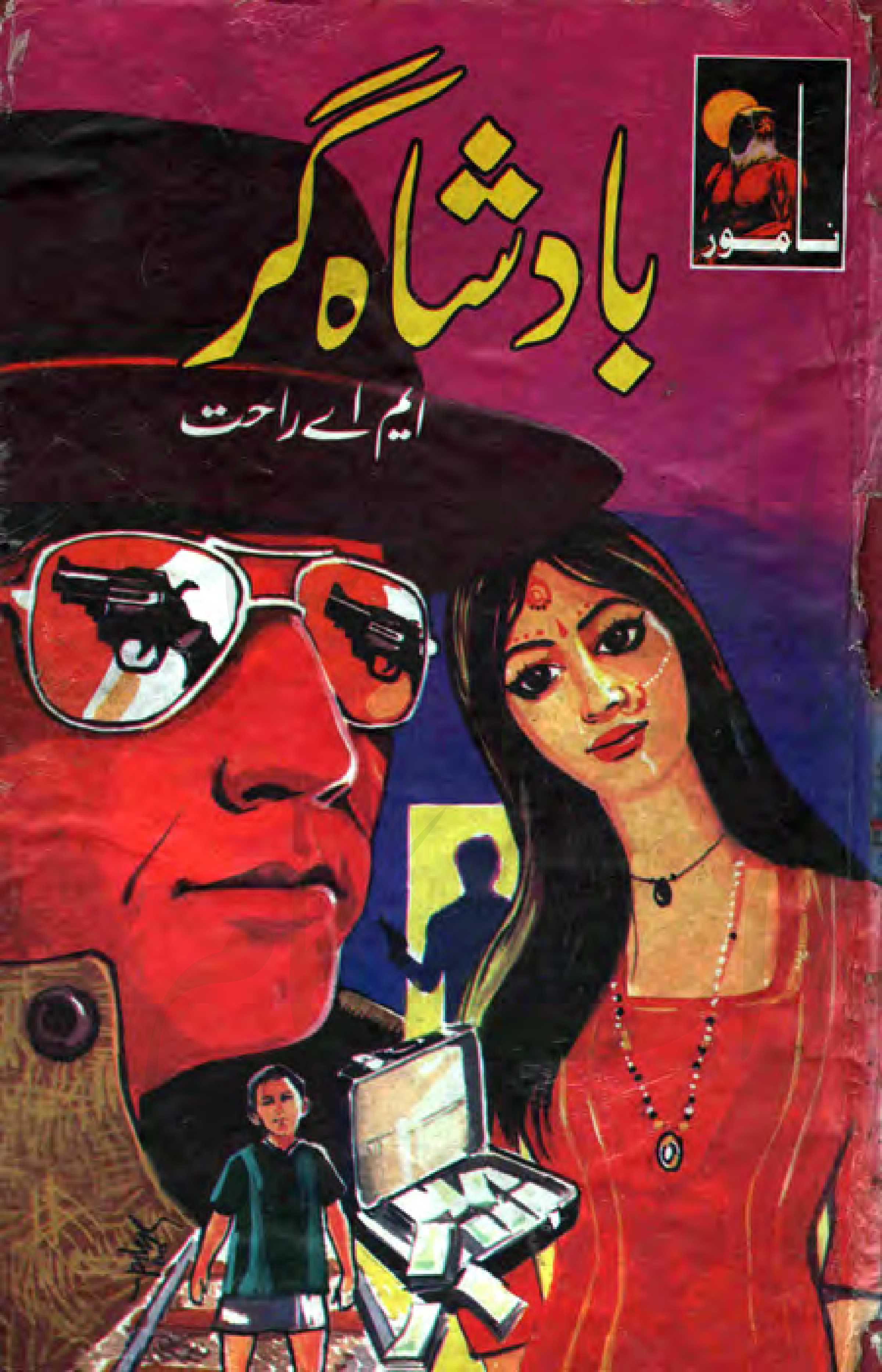
نامور
بادشاہ گر
ایم اے راحت

یہ حیرت صرف چند لمحے کے لیے تھی دوسرے ہی لمحے انہوں نے لڑکی کو اپنے پاس سے دور کر دیا اور غراتی ہوئی آواز میں بولے۔

''کون ہو تم اندر کیسے داخل ہوئے کیسے یہاں آ گئے۔''

''معافی چاہتا ہوں مسٹر ٹائی بورٹ آپ کی عیش گاہ میں آکر آپ کے معمولات میں دخل اندازی کی مجھے امید ہے کہ آپ اپنی شرافت سے کام لیتے ہوئے اس کے لیے مجھے معاف کر دیں گے۔'' مسٹر ٹائی بورٹ نے سامنے رکھی ہوئی بوتل اٹھائی اور اسے پوری قوت سے میرے منہ پر کھینچ مارا میں نے بڑی احتیاط سے بوتل کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا وقت سے پہلے شور شرابا نہیں چاہتا تھا البتہ میں نے سہمے ہوئے انداز میں کئی قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

''میں آپ سے معافی چاہتا ہوں مسٹر ٹائی بورٹ لیکن بات کچھ ایسی ہی تھی۔''

''کتے کے پلے اس وقت یہاں کسی کو پر مارنے کی گنجائش بھی نہیں ملتی کسی کو اجازت نہیں ہے کہ جب میں اپنی خواب گاہ میں پہنچ جاؤں اور قیامت برپا ہو جائے ایٹم بم گر پڑے یا کوئی بھی آواز ہو کوئی اس طرف آنے کی کوشش نہ کرے میں پوچھتا ہوں تو بند دروازے سے اندر کیسے داخل ہو گیا۔''

''یہی آپ نے نہیں سوچا مسٹر ٹائی بورٹ بلکہ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بات سے آگاہ کر دیا کہ اس وقت آپ کی مدد کے لیے کوئی نہیں آ سکتا۔''

''کیا مطلب۔'' مسٹر ٹائی بورٹ پہلی بار چونکا تھا۔

''میں آپ سے کچھ معلومات کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں یہ معلومات مجھے فراہم کر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دیجیے میں خاموشی سے یہاں سے چلا جاؤں گا اور سنیئے یہ بوتل میں واپس پھینک کر آپ کے سر پر مار سکتا ہوں بہتر ہے اس قسم کے احمقانہ اقدامات سے گریز کیجیے۔''

''تو تم مجھ سے کچھ معلوم کرنے کے لیے یہاں آئے ہو۔''

''ہاں۔''

''کون ہو تم۔'' مسٹر ٹائی بورٹ کے لہجے میں مذاق کا عنصر شامل ہو گیا تھا لڑکی البتہ وہاں سے سہمے ہوئے انداز میں اٹھ گئی تھی اور مسہری کے برابر جا کھڑی ہوئی تھی۔

''مسٹر ٹائی بورٹ کیا آپ مجھے میرے سوالات کا جواب دینا پسند کریں گے۔''

''سرکاری آدمی ہو۔'' مسٹر ٹائی بورٹ کا لہجہ نرم ہو گیا بہرحال عمر بھر کا تجربہ تھا ایسے وقت پر اور ایسے اوقات میں جن لوگوں کا لہجہ نرم اور رویہ بہت ٹھنڈا ہو جائے یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اپنے آپ پر بہت زیادہ اعتماد ہوتا ہے اور وہ واقعی کچھ کرنے کے اہل بھی ہوتے ہیں مسٹر ٹائی بورٹ اپنی جسامت سے ایسے ہی نظر آ رہے تھے اور میں جانتا تھا کہ مجھے خاصا سخت مقابلہ کرنا پڑے گا ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کو میں نے ایک خالی جگہ دیکھ کر رکھ دیا یہ بوتل بھی ہتھیار بن سکتی تھی لیکن میں اسے مسٹر ٹائی بورٹ کے ہاتھوں میں ہتھیار بنتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے ایسی جگہ منتخب کی تھی جہاں سے اسے آسانی سے نہ اٹھایا جا سکے۔ مسٹر ٹائی بورٹ نے بدستور اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے کہا۔

''ہاں تو تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا۔''

''آپ مجھے مکمل طور پر سرکاری آدمی سمجھ لیجیے مسٹر ٹائی بورٹ حالانکہ کسی طور میں اپنے اور آپ کے درمیان کسی کی مداخلت نہیں چاہتا تھا لیکن اب یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ میں اس لڑکی کو باہر نکل جانے دوں کیونکہ باہر جا کر یہ جو کچھ کرے گی وہ میرے حق میں نقصان دہ ہو گا۔''

''نہیں لڑکی یہیں رہے گی البتہ تم کہاں جاؤ گے اس کا فیصلہ بعد میں کر لیا جائیگا تم یہ بتاؤ کہ کیا تم حکومت کے آدمی ہو؟''

''میں اس کا اقرار کر چکا ہوں۔''

''کسی باہر کی ایجنسی سے تعلق رکھتے ہو۔''

''جی آپ نے زیمرز کے بارے میں سنا ہو گا میرا تعلق زیمرز گروپ سے ہے۔'' میں نے کہا۔

''اوہو ویری گڈ ویری گڈ تب تم یقینی طور پر مجھ سے مسٹر ہینڈون کے بارے میں معلومات کرنے کے لیے آئے ہو گے۔''

''میں بھی اس کے جواب میں آپ کی ذہانت کی تعریف کر سکتا ہوں واقعی ایسی ہی بات ہے۔''

''پچھلے دنوں میں نے سنی تھی یہ بات بلکہ مسٹر ہینڈون نے ہی مجھے آگاہ کیا تھا کہ زیمرز قبیلے کے کچھ افراد جو باقاعدہ دنیا بھر میں اپنا ایک نظام پھیلائے ہوئے ہیں اس وقت اسکارٹو میں مقامی حکومت کے حق میں کام کرنے کے لیے آگئے ہیں ان سے ذرا ہوشیار رہوں اب مسٹر ہینڈون جیسی شخصیت سے تو میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں کچھ ضرورت سے زیادہ ہی ہوشیار ہوں اصل میں بات یہ ہے مائی ڈیئر نام بھی بتا دو اپنا۔''

''وہ آپ کے لیے بے کار ہو گا۔'' میں نے کہا۔

''تو پھر زیمرز کہہ دینا کافی ہے۔''

''ہاں یقیناً''

''ہاں تو مائی ڈیئر زیمرز اصل میں انسان کسی مقام کے حصول کے لیے اگر وہ ممکن محنت کر لے جو اسے کرنی چاہیے تو پھر اسے اس مقام تک پہنچنے میں زیادہ دقت نہیں ہوتی میں نے یہ جگہ مذاق میں نہیں حاصل کی ہے اور نہ ہی کسی کے کندھے پر رکھ کر میں یہاں تک پہنچا ہوں جو مقام میں نے حاصل کیا ہے تم یقین کرو بڑی مشکلات کے بعد پہلے میں ایک اخبار فروش تھا ایک ہاکر کی حیثیت سے میں نے زندگی کا ایک بڑا حصہ گزارا اور اس کے بعد رفتہ رفتہ اس دنیا کو پہچاننے کی کوشش کی پھر اس کے بعد آہستہ آہستہ میں نے یہ محسوس کیا کہ دنیا میں اپنا مقام بنانے کے لیے اپنے آپ پر بھروسا کرنا ضروری ہے اور اپنے آپ میں اتنی قوت حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے کہ مد مقابل پر قابو پایا جا سکے اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر تمہارے لیے گندی نالیوں میں جینے کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں رہ جاتا۔''

''یہ اہم بات ہے مسٹر ٹائی بورٹ اور واقعی میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔''

''ابھی نہیں تم مجھ سے اس وقت اتفاق کرو گے میری جان جب مجھے مکمل طور سے دیکھ لو گے تو پھر آؤ چلو شروع ہو جائے ہمارے اور تمہارے درمیان کام کی بات۔''

''جی میں یہی چاہتا ہوں۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"گڈ۔" مسٹر ٹائی بورٹ نے کہا اور اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے سیلپنگ سوٹ میں ملبوس وہ اچھی خاصی جسامت کے مالک نظر آرہے تھے انہوں نے میز پر رکھے ہوئے سامان کو دیکھا اور پھر میز کو اٹھا کر ایک جانب رکھ دیا اس کے بعد وہ اپنی آستین چڑھانے لگے ان کے ہاتھوں کی مضبوط کلایاں نمایاں ہو گئی تھیں لڑکی کے چہرے پر سہمی ہوئی کیفیت تھی وہ بدستور اپنی جگہ ساکت کھڑی تھی یوں لگتا تھا جیسے اسے سکتہ ہو گیا ہو مسٹر ٹائی بورٹ
دو قدم آگے بڑھے اور بولے۔

"ہاں اب بولو کیا چاہتے ہو؟"

"مسٹر ہینڈون کے بارے میں معلومات مسٹر ہینڈون کے پانچ ٹھکانے معلوم ہوئے تھے مجھے جن میں سے ایک یہ ہے کیا مسٹر ہینڈون یہاں موجود ہیں؟"

"نہیں وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔"

اس وقت وہ کہاں مل سکیں گے؟"

"میں جانتا ہوں مگر تمہیں بتانا نہیں چاہتا۔" اس نے کہا۔

"افسوس مجھے بس یہی معلوم کرنا ہے آپ سے"

"تو پھر معلوم کر و یہ بتاؤ اس کا کیا ذریعہ ہو گا۔"

"آپ کو ماروں گا۔" میں نے پرسکون لہجے میں کہا اور مسٹر ٹائی بورٹ کا چہرہ آہستہ آہستہ سخت ہونے لگا۔

"جتنی گستاخی تم نے مجھ سے اب تک کی ہے نا زندگی میں شاید کوئی اس کی جرات نہیں کر سکتا باقی ساری باتیں بعد میں سب سے پہلے تم نے جو الفاظ کہے ہیں میں تمہیں ان کی قیمت چکا دوں۔" مسٹر ٹائی بورٹ نے کہا اور پھر انہوں نے ایک عجیب طریقہ کار استعمال کیا انہوں نے دونوں ہاتھ پھیلائے جھکے اور پھر دونوں ہاتھ زمین پر ٹکائے اور جس طرح کوئی دوڑنے والا دوڑنے کے لیے اسٹارٹ لیتا ہے اسی طرح وہ جھک گئے میں خاموشی سے ان کی یہ کوشش دیکھ رہا تھا لیکن اس کے بعد مسٹر ٹائی بورٹ نے دوڑنے کے بجائے مجھ پر دونوں ہاتھ پھیلا کر چھلانگ لگائی اور ایک عجیب انداز اختیار کیا وہ کسی تیر کی طرح سیدھے ہو کر میرے بدن کی طرف آئے تھے اور میں نے زمین پر لیٹ کر دونوں پاؤں ٹکائے اور انہیں پوری قوت سے پیچھے کی سمت اچھال دیا مسٹر ٹائی بورٹ مارشل آرٹ کے ماہر معلوم ہوتے تھے کیونکہ

انہوں نے جس انداز میں پہلا حملہ کیا تھا وہ کوئی معمولی انداز نہیں تھا اور بہت بڑی اور عظیم مہارت کے بعد یہ کیفیت حاصل کی جا سکتی تھی کہ فضا میں کسی راکٹ کی طرح بلند ہو کر کوئی ایک سمت اختیار کی جا سکے اور مدمقابل پر حملہ کیا جائے لیکن مجھے بھی بروقت ہی سوجھی تھی اور میں نے مسٹر ٹائی بورٹ کو صحیح معنوں میں پہلا عظیم نقصان پہنچا دیا تھا اور کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ پہلی ہی کوشش کارگر ہو جاتی ہے۔ مسٹر ٹائی بورٹ اس طرح میرے پیٹ پر ٹکر مار کر مجھے پہلے ہی حملے میں قابو میں کر لینا چاہتے تھے لیکن میں نے جس قوت سے اپنی دونوں ٹانگیں سیدھی کر کے انہیں پیچھے اچھالا تھا اس نے ان کا سارا توازن خراب کر دیا اور جب وہ زمین پر گرے تو سر کے بل گرے اور ایک لمحے کے لیے چکرا کر رہ گئے لیکن اچھی شخصیت تھی کھڑے ہو کر اس نے پھر مجھ پر دوبارہ اسی انداز میں حملہ کیا اور اس بار میں نے اپنی جگہ خالی دے کر اس کی گردن اپنی بغل میں دبائی اور اسے ایک مخصوص انداز میں ٹیڑھا کر کے زمین پر دے مارا پھر میں نے اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر مروڑیں اور انہیں ایک مخصوص داؤ سے ایک دوسرے پر ٹکا کر خود اس کے اوپر بیٹھ گیا مسٹر ٹائی بورٹ کے حلق سے چیخیں نکلنے لگی تھیں میں نے کہا۔

"ہاں مسٹر ٹائی بورٹ مسٹر ہینڈون۔" لیکن میر جملہ ادھورا گیا۔ مسٹر ٹائی بورٹ نے غالباً اپنی آخری قوت جمع کر کے اپنی دونوں ٹانگوں کو سیدھا کیا تھا اور وہ مجھے اپنی قوت کے سہارے اچھالنے میں کامیاب ہو گیا لیکن میں نے فضا ہی میں قلا بازی کھائی اور سیدھا ہو گیا۔ مسٹر ٹائی بورٹ نے بھی دونوں ہاتھ زمین پر ٹکا کر ایک لمبی چھلانگ لگائی تھی اور اس بار وہ مسہری پر پہنچے تھے پھر میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی کیونکہ انہوں نے تکیے کے نیچے سے ریوالور نکال لیا تھا بعض اوقات انسان کی چھوٹی سی کوشش بھی اس کے لیے بڑی کارآمد ثابت ہوتی ہے مسٹر ٹائی بورٹ ایک لمحے کے اندر ساری اخلاقیات بھول گئے تھے اور انہیں اپنی قوت کی جانب سے بھی اعتماد نہیں رہا تھا۔ چنانچہ وہ آتشی ہتھیار کا سہارا لینا چاہتے تھے پھر وہ پستول نکال کر سیدھے کھڑے ہو گئے اصولی طور پر تو انہیں چاہئے تھا کہ پستول کے وزن سے یہ اندازہ لگا لیتے کہ اس وقت اس میں کارتوس موجود نہیں ہیں اور ویسے بھی انہیں یہ قدیم ساخت کا ریوالور ساتھ نہیں رکھنا چاہیے تھا اس وقت تو نہایت جدید ریوالور موجود ہوا کرتے ہیں جن سے ایک لمحے میں اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ لوڈ ہیں یا نہیں لیکن مسٹر ٹائی بورٹ شاید قدامت پسند بھی تھے ریوالور میری جانب سیدھا کر کے بولے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''تم اس قدر شاندار آدمی ہو یقین کرو میرے ہاتھوں قتل ہو گئے تو طویل عرصے تک افسوس کرتا رہوں گا۔ میں نے مارشل آرٹ میں بہت وقت ضائع کیا ہے اور میں مارشل آرٹ کا ڈان ہوں لیکن اپنے پہلے داؤ پر جس طرح میں نے تمہارا عمل دیکھا اس نے مجھے دنگ کر دیا ہے یہ بتاؤ ریک لنک پر یہ داؤ استعمال کرنا کون سا آرٹ ہے۔''

''مسٹر ٹائی بورٹ جان بچانے کے لیے جو کچھ بھی موقعے پر سوجھ جائے آپ اسے کوئی بھی نام دے لیں یہ تو آپ کی اپنی پسند پر منحصر ہے۔''

''جینا چاہو گے۔''

''بالکل۔''

''تو حکومت کی وفاداری چھوڑ دو کم از کم تین مہینے تک میرے قیدی بن کر زندہ رہو اور جب مجھے اس بات کا یقین ہو جائے کہ تم میرے وفادار بن گئے ہو تو میں تمہیں آزادی دوں گا اور اس کے بعد تمہیں زندگی کے جو عیش حاصل ہوں گے وہ تمہیں کوئی بھی نہیں دے سکے گا اگر تم زیمرز بھی ہو تب بھی یوں سمجھ لو کہ یہاں تمہارا مشن بے مقصد رہے گا کیا خیال ہے؟ میری یہ پیشکش قبول کرتے ہو۔''

''دلکش اور موثر پیش کش ہے لیکن اس سے پہلے آپ میرا ایک کام کر دیجئے بعد میں آپ کی تمام باتیں مان لوں گا میں۔''

''ہاں بولو کیا۔''

''مسٹر ہینڈون کہاں ہیں؟ مجھے ان کا پتا بتا دیجئے بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو مسٹر ہینڈون کو ختم کرنے میں میری مدد کیجئے۔'' مسٹر ٹائی بورٹ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں انہوں نے کہا۔

''گویا تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو۔''

''اگر آپ اسے مذاق سمجھتے ہیں تو مجھے اس کا افسوس ہے لیکن درحقیقت یہ مذاق نہیں ہے بلکہ میرا مشن ہے پانچ جگہوں میں سے مسٹر ہینڈون کو اس پہلی جگہ پر نہ پا کر میں دوسری جگہ کوشش کروں گا اور یہ چاہوں گا کہ یا تو آپ خود ان کی صحیح نشاندہی کر دیں ورنہ پھر آپ کو اس دنیا سے رخصت کر دیا جائے۔''

''اس کے باوجود کہ تم میرے ہاتھ میں ریوالور دیکھ رہے ہو۔''

''ہاں پہلے آپ یہ بتائیے کہ کیا آپ مسٹر ہینڈون کی نشاندہی کر سکتے ہیں؟''

''کسی قیمت پر نہیں۔''

''تو پھر مجھے مجبوراً نئی جگہ کی تلاش کے لیے آپ کا خاتمہ کرنا پڑے گا۔''

''افسوس تمہیں مارتے ہوئے مجھے دکھ ہو رہا ہے سوری ڈرالنگ کیا ایک لاش کی موجودگی میں تم اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکتی ہو۔'' مسٹر ٹائی بورٹ نے کہا لڑکی کچھ نہیں بولی تھی مسٹر ٹائی بورٹ نے ریوالور سامنے کر کے اس کا ٹرائیگر دبا دیا ایک مدہم سی آواز نکل کر رہ گئی اور مسٹر ٹائی بورٹ ٹرائیگر دباتے چلے گئے اب ان کے چہرے پر حیرت کے آثار نظر آ رہے تھے میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ میں جسمانی طور پر ہی نہیں ذہنی طور پر بھی آپ پر حاوی ہوں مسٹر ٹائی بورٹ آخری بار آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ بتانا پسند کریں گے کہ مسٹر ہینڈون کہاں ہیں؟''

''کتے کے بچے میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔'' مسٹر ٹائی بورٹ نے ریوالور مجھے پر کھینچ مارا لیکن میں نے اسی طرح اسے کیچ کر لیا جس طرح شراب کی بوتل پکڑی تھی اور پھر مسٹر ٹائی بورٹ پاگل ہو کر مجھ پہ دوڑ پڑے اور پاگل کتے کا جو انجام ہوتا ہے وہ دنیا جانتی ہے پہلے تو میں انہیں کھلاتا رہا اور اس کے بعد میں نے ان کی گردن پکڑ کر بازوؤں میں دبائی اور اسے پوری قوت سے موڑ دیا مسٹر ٹائی بورٹ کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی یہ ایک حقیقت تھی کہ ہینڈون کے بارے میں معلومات حاصل نہ ہونے پر مجھے غصہ بھی تھا اور یہ بات بھی میں جانتا تھا کہ اگر مسٹر ٹائی بورٹ کو میں نے زندہ چھوڑ دیا تو وہ میری موت کا سبب بن جائے گے اور میں آگے کچھ بھی نہیں کر سکوں گا۔ مسٹر ٹائی بورٹ کے منہ اور ناک سے خون بہہ نکلا تو لڑکی چیختی ہوئی دروازے کی جانب بھاگی لیکن اب اس کے سوا کوئی اور چارہ کار نہیں تھا کہ میں اسے بھی ٹھنڈا کر دوں جیسے ہی وہ میرے قریب سے گزری میں نے اس کے لمبے خوبصورت بال پکڑے اور اس کے بعد اس کی گردن کی ہڈی بھی توڑ کر مسٹر ٹائی بورٹ کے قریب ڈال دی۔ دو انسان میرے ہاتھوں ختم ہو چکے تھے خیر ماضی میں تو بہت کچھ ہو چکا تھا اس لیے یہ میرے لیے نئی بات نہیں تھی۔ یہ بدکار لڑکی بھی اپنی موت کا سامان کر کے یہاں تک آئی تھی میں کوئی بھی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا جو کرنے کا عہد کر کے آیا تھا وہ کرنا ہی تھا مجھے اور پھر یہ اندازہ بھی تھا کہ ان لوگوں کا تعلق روز آرگنائزیشن سے ہے۔ بات کو اگر گہرائی کی جانب لے جاتا تو دل کی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

حالت بہت عجیب ہو جاتی تھی اور دل کی آواز کو نظر انداز کر دینا کوئی آسان کام نہیں ہوتا میں بھی ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ ان دونوں کو ختم کرنے کے بعد میں نے افسوس بھری نگاہوں سے انہیں دیکھا مسٹر ٹائی بورٹ تو خیر جو کچھ تھے ہی لیکن خوبصورت لڑکی کے بھیانک اور مسخ چہرے کو دیکھ کر مجھے دکھ ہو رہا تھا پتا نہیں کن حالات کا شکار ہو گی لیکن بہر حال یہ ان کا اپنا ذاتی معاملہ تھا میرے پاس ایک پر سکون وقت تھا او اس وقت میں ایسی جگہوں کی تلاشی لے لینا چاہتا تھا جہاں مسٹر ٹائی بورٹ کے کاغذات وغیرہ مجھے مل سکیں پوری عمارت کی تو بات نہیں کرتا تھا اتنا زیادہ شیر دل بن کر کام کرنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں تھا لیکن کم از کم مسٹر ٹائی بورٹ کا یہ بیڈ روم جس کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ ان کی مرضی کے بغیر کوئی چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی ہو سکتا ہے کسی ایسی کیفیت کا امین ہو کہ مجھے اس کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہو جائیں بہر حال میں نے تلاشی لینا شروع کر دی خوبصورت الماریوں اور ریکوں کا جائزہ لیتے ہوئے میری نگاہ ایک ڈریسنگ الماری پر پڑی اتفاق کی بات یہ ہے کہ اس میں ڈریس تو بے شک ٹنگے ہوئے تھے لیکن کچھ ہینگر اپنی جگہ سے ہٹے ہوئے تھے اور ان کے پیچھے مجھے ایک عجیب سی چیز نظر آرہی تھی غالباً کوئی تجوری تھی جس میں ہینڈل لگا ہوا تھا لماری کے عقبی حصے میں یہ ہینڈل ٹائپ کی چیز ہونا ذرا ایک عجیب سی بات تھی میں نے احتیاط کے ساتھ پہلے اسے چھو کر دیکھا اور جب یہ اندازہ ہو گیا کہ اس میں کوئی کرنٹ وغیرہ نہیں ہے تو ہینڈل کو پکڑ کر زور سے کھینچا لیکن ہینڈل کھینچنا تھا کہ سامنے کی الماری اوپر اٹھتی گئی اور اس کے عقب میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا میں حیرت اور دلچسپی سے اس دروازے کو دیکھنے لگا اور پھر آہستگی سے اندر داخل ہو گیا۔ پانچ سیڑھیاں نیچے جاتی تھیں اور جیسے ہی میں نے آخری سیڑھی پر قدم رکھا تھا ایکدم سے وہاں تیز روشنی پھیل گئی یہ ایک کمرہ تھا اور اس کمرے میں ایک شخص موجود تھا جو اس وقت مسہری پر سو رہا تھا میرے دل کی دھڑکنیں ایکدم تیز ہو گئیں کیا یہ ہینڈون ہے میں نے سوچا ایک لمحے کے لیے میں سکتے کے عالم میں کھڑا رہا اگر یہ ہینڈون ہے تو کیا اس نے اپنے لیے یہ جگہ محفوظ تصور کی ہے؟ کیا وہ اس انداز کی زندگی گزار رہا ہے بات ذرا تعجب خیز تھی لیکن مارگو نے ہینڈون کے جو پانچ ٹھکانے بتائے تھے یہ ان میں سے ایک تھا بہر حال میرے لیے اس سے زیادہ سنسنی خیز لمحات اور کچھ نہیں ہو سکتے تھے اس دوران مجھے ہینڈون کی تصویریں دکھا دی گئی تھیں میں اس کے چہرے کو پہچان سکتا تھا ابھی تک اسے

میری آمد کا اندازہ نہیں ہو سکا تھا لیکن چونکہ کمرے میں روشنی پھیل گئی تھی جو کسی خاص میکنزم کے ذریعے ہو جاتی ہو گی اس لیے کچھ لمحوں کے بعد وہ کسمسایا اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں اس کا چہرہ تصویر کے مطابق نہیں تھا جسم بھی ہلکا پھلکا تھا شیو بڑھی ہوئی تھی بال بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پر کمزوری نظر آرہی تھی ایک لمحے میں میرے ذہن نے یہ فیصلہ کر لیا کہ یہ کسی قیمت پر ہینڈون نہیں ہو سکتا بلکہ کوئی اور ہی شخصیت ہے۔ وہ پھرتی سے اٹھ کر بیٹھ گیا ور عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا میں خود بھی حیران سا کھڑا اسے دیکھ رہا تھا پھر اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''کک کیا بات ہے رات کے اس وقت تم یہاں اور شاید میں تمہیں پہلی بار یہاں دیکھ رہا ہوں۔'' میں ایک دم سنبھل گیا اور میں نے ایک قدم آگے بڑھ کر کہا۔

''کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''کیا تم میرے بارے میں نہیں جانتے میرے بھائی میرے دوست میں خود تم سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں تم کون ہو؟ کیا کوئی اجنبی جسے اس عمارت کی حقیقت نہیں معلوم کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سی جگہ ہے۔'' میری آنکھیں اس شخص کا جائزہ لے رہی تھی اور میرا ذہن چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ یہ کسی مشکل کا شکار ہے غالباً اس تہہ خانے کا قیدی ایک نگاہ چاروں طرف ڈالنے کے بعد میں نے اس سے کہا۔

''تم بتا سکتے ہو مجھے اپنے بارے میں کہ تم کون ہو؟''

ہاں کیوں نہیں میرا نام ایلوس مور ہے اور میں، میں ایک سرکاری محکمے کا افسر اعلیٰ ہوں ایک انتہائی اہم عہدے پر یہاں کام کرتا ہوں لیکن تقریباً ڈھائی مہینہ ہو گیا میں یہاں قیدی ہوں اور مجھے ٹائی بورٹ نے قید کر رکھا ہے۔''

''اوہ کیا میں تمہاری اس بات پر یقین کر لوں۔''

''خدا کے واسطے اگر تم کوئی ایسی شخصیت ہو جسے میرے بارے میں معلوم نہیں ہے اور جو ٹائی بورٹ کے ساتھ نہیں ہے تو مجھے یہاں سے نکال لو اگر تم اسکارٹوز کے وفادار بھی ہو تب بھی انسانیت کے نام پر مجھے یہاں سے نکالو میں، میں بڑی مشکل میں ہوں اس انداز میں مرنا نہیں چاہتا میری مدد کرو میرے بھائی تمہارا یہ احسان میں زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔

''مسٹر ایلوس مور اگر آپ واقعی ایسی ہی مشکل کا شکار ہیں تو پھر آپ یوں سمجھ لیجیے کہ آپ کی بد

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بختی کا وقت ختم ہوگیا آپ کو میں یہاں سے باہر لے جاؤں گا مجھے یہ بتایئے کہ مسٹر ہینڈون کے بارے میں آپ کو کچھ معلوم ہے۔''

''صرف اتنا کہ وہ اس بغاوت کا سربراہ ہے اور اس حکومت کا خاص نمائندہ جو اسکارٹو میں بغاوت کی ذمے دار ہے یوں سمجھ لیجئے کہ اگر ہینڈون کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو اس بغاوت پر باآسانی قابو پایا جاسکتا ہے۔ کیا تمہیں ہینڈون کی تلاش ہے۔''

''ہاں۔''

''کیا تم اسکارٹو حکومت کے حامی ہو؟''

''ہاں۔''

''کیا تم مارشل ویڈن سے متعلق ہو کیا تم فیڈ رینو سے دلچسپی رکھتے ہو؟''

''یہ سب کچھ بالکل درست ہے۔''

''تو خدا کے لیے مجھے یہاں سے نکال کرلے چلو باقی ساری باتیں میں تمہیں بعد میں بتادوں گا۔''

''میں یہاں ایسی چیزوں کی تلاش کرنا چاہتا ہوں مسٹر ایلوس مور جن سے مجھے میرے اس کام میں مدد مل سکے۔''

''کچھ نہیں ملے گا' کچھ نہیں ملے گا یہاں یہ لوگ شیطان کی طرح چالاک ہیں۔ انہوں نے اپنے تحفظ کے لیے ہر طرح کا بندوبست کر رکھا ہے تم یقین کرو بہت چالاک لوگ ہیں یہ کچھ نہیں ملے گا' تمہیں یہاں' میری بات مان لو میرے دوست یقین کرلو میری بات پر تمہیں یہاں کچھ نہیں ملے گا۔''

''تم کیسے یہ بات پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہو۔''

''اس لیے کہ میں یہاں کے چپے چپے کی تلاشی لے چکا ہوں اور اسی تلاشی کے چکر میں یہاں آکر پھنسا ہوں یہ جگہ بے شک ہینڈون کا ایک مرکزی ڈیپارٹمنٹ ہے لیکن یہاں وہ ایسی کوئی چیز نہیں رکھتے جس سے ان کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہوسکیں اگر تم مناسب سمجھو تو جس قدر جلد ممکن ہوسکے یہاں سے نکل چلو ٹائی بورٹ اس وقت کسی مصروفیت میں ہی ہوگا اگر وہ آگیا تو ہمارے لیے یہاں سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔''

''اور میں تم پر یقین کرلوں مسٹر ایلوس مور۔''

''تم مجھ پر واقعی یقین کرلو میں تمہارا شکر گزار ہوں گا۔'' میں نے ایک لمحے کے لیے کچھ سوچا بہر حال مجھے تو ہینڈون کی تلاش تھی۔ ٹائی بورٹ مارا جاچکا تھا اور کوئی صورت حال ایسی نہیں تھی جس سے اس کے بارے میں مجھے مزید کچھ معلومات حاصل ہوسکتیں بحالت مجبوری ایلوس مور سے تعاون کرنے کا فیصلہ کیا اور میں نے کہا۔

''یہاں کوئی چیز ایسی ہے جسے تم اپنے ساتھ لینا چاہتے ہو۔''

''یہاں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے سوائے میری زندگی کے۔''

''ٹھیک ہے آؤ میں نے ایک فیصلہ کرنے کے بعد کہا اور پھر اس تہہ خانے سے باہر نکلنے کے راستے کی جانب چل پڑا۔ ایلوس مور اگر سچا آدمی ہے تو دیکھا جائے گا ویسے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ ہینڈون یہاں موجود نہیں ہے اس کے بعد وقت برباد کرنا بے کار تھا۔ چنانچہ سیڑھیاں طے کرنے کے بعد ہم اس الماری کے ذریعے باہر نکل آئے باہر ٹائی بورٹ اور لڑکی کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں کمرہ روشن تھا ان لاشوں کو دیکھ کر ایلوس مور کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار پھیل گئے وہ دوڑتا ہوا ٹائی بورٹ کے قریب پہنچا اسے دیکھا اس کے چہرے پر حیرت اور خوشی کے آثار نمودار ہوگئے پھر اس نے میری جانب دیکھا اور پرمسرت لہجے میں بولا۔

''یہ ٹائی بورٹ ہے کیا یہ مرگیا؟''

''ہاں۔''

''اور یہ لڑکی' لڑکی۔''

''یہ بس یہ مرنے آئی تھی۔''

''تم مگر ٹائی بورٹ کی موت کی اطلاع اوہوان لاشوں کو ٹھکانے لگانے کا بندوبست کرو کہیں .... انہیں ٹھکانے لگانا ضروری ہے ورنہ' ورنہ بات وقت سے پہلے کھل جائے گی میرے دوست میں تمہیں بہت کچھ بتادوں گا میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ کرو ان لاشوں کو اٹھا کر تہہ خانے میں پہنچادو اس تہہ خانے کے بارے میں بقول ٹائی بورٹ کے کسی کو کچھ بھی نہیں معلوم یہ دونوں لاشیں کافی عرصے تک یہاں پوشیدہ رہ سکتی ہیں اس وقت تک جب تک کسی ذریعے سے ان کے جسموں کے سڑنے کی بدبو اس عمارت میں نہ پھیل جائے اس بات کا مجھے اچھی طرح اندازہ ہے اور اس بات کا اندازہ اس سے لگالو کہ خود اب تک ٹائی بورٹ مجھے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کھانے وغیرہ کی چیزیں پہنچاتا رہا ہے اس نے اپنے کسی ملازم کو بھی اس تہہ خانے کے بارے میں نہیں بتایا اس کا کہنا یہی تھا کہ وہ تہہ خانہ صرف اس کے علم میں ہے اور کسی کے علم میں نہیں ہے اب میں یہ نہیں جانتا کہ تم نے اسے کیسے تلاش کر لیا شاید میری تقدیر نے تمہاری رہنمائی کی ہے۔''

''اور اس کے بعد ایلوس مور نے ان لاشوں کو تہہ خانے تک پہنچانے میں میری مدد کی اور انہیں مسہری پر لیٹا کر آہستہ سے بولا۔

''ٹائی بورٹ آج تک نجانے تو نے اپنے کتنے قیدیوں کو اس تہہ خانے میں اس مسہری پر سونے کے لیے مجبور کیا ہوگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ جس طرح تو نے مجھ سے کہا تھا کہ جب تک میں زندہ ہوں یہاں رہوں گا ہو سکتا ہے تیرے دوسرے قیدی موت کے بعد ہی یہاں سے نکل سکے ہوں لیکن آج تو اس مسہری پر سو رہا ہے وقت اپنی کہانی خود بخود دہراتا ہے ٹھیک ہے مسٹر ٹائی بورٹ میں تمہارے حق میں دعائے خیر کروں گا۔'' اور اس کے بعد ایلوس مور واپس پلٹ گیا اور میں خاموشی سے اس کی یہ مدہم مدہم سرگوشیاں سن رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ یہ شخص مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش تو نہیں کر رہا لیکن بہرحال جو کچھ بھی ہے وہ اپنے آپ کو حکومت اسکارٹو کا نمائندہ بتا رہا ہے اگر وہ نمائندہ ہے تو ممکن ہے کہ اس سے کچھ کام کی باتیں معلوم ہو جائیں اور اگر نہیں ہے تب بھی بہرحال مجھے اس سے کوئی بہت زیادہ فرق نہیں پڑتا تھا اور میں اس سلسلے میں ذرا برابر پریشان نہیں تھا جو کچھ ہے دیکھا جائے گا آگے چل کر دیکھوں گا اور سوچوں گا کہ میرا اگلا قدم کیا ہونا چاہیے اس کے بعد ہم نے باہر نکلنے کے لیے انتہائی محتاط راستے منتخب کیے تھے اور میں ایلوس مور کے ہمراہ باہر نکل آیا تھا۔ ٹائی بورٹ کی کہانی ختم ہو گئی تھی اور واقعی جیسا کہ ایلوس مور کا کہنا تھا کہ تہہ خانے کے بارے میں کسی کو علم نہیں چنانچہ یہ لاشیں اسی وقت دستیاب ہو سکیں گی جب ان کی سڑاند باہر کا رخ اختیار کرے گی اور بہرحال بدبو کو باہر نکلنے کے لیے کوئی نہ کوئی راستہ مل ہی جائیگا لیکن ابھی میرے سامنے چار ٹھکانے اور تھے جہاں پر مجھے ہینڈون کو تلاش کرنا تھا۔ یہ پہلا کام تو ہو گیا تھا زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا تھا کہ جب ٹائی بورٹ کی تلاش ہو تو اسے گمشدہ سمجھ لیا جائے اور اس وقت تک اس کے بارے میں زیادہ جدوجہد نہ کی جائے جب تک کہ اس کی گمشدگی کو ایک پراسرار گمشدگی نہ تصور کر لیا جائے۔ ایلوس مور کے ساتھ اس عمارت سے باہر نکلنے کے بعد میں آہستہ قدموں

سے اسے ساتھ لیے ہوئے ایک طرف چل پڑا تھا۔ وہ واقعی بہت بری حالت میں نظر آ رہا تھا ننگے پاؤں تھا لیکن جیسی شخصیت تھی اس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ بری حالت کا شکار ہونے کے باوجود اس کے اندر ایک وقار ہے اور وہ ایک عجیب سی کمی محسوس کر رہا ہے اس نے آہستہ سے کہا۔

''میرا جو حلیہ ہو رہا ہے اس کے تحت۔''

''فکر مت کرو یہ بتاؤ اب یہاں سے کہاں جانا پسند کرو گے۔'' میں نے اس سے کہا اور وہ عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا اور بولا۔

''کیا تمہارے پاس کوئی ایسا ٹھکانہ ہے جہاں تم مجھے لے جا سکو۔'' جواب میں میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی میں نے آہستہ سے کہا۔

''وہ ایک ایسی جگہ بھی ہو سکتی ہے جس کی بعد میں تم کسی کو نشاندہی کر دو۔''

''ہاں تمہارا یہ شک بہتر ہے لیکن یوں کرو میں تمہیں ایک جگہ بتاتا ہوں وہاں کے لیے کوئی ٹیکسی وغیرہ کر لو اور مجھے وہاں ساتھ لے چلو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہاں لے جا کر تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا یقین کر سکتے ہو تو کر لو۔''

''کر لیا۔'' میں نے ہنس کر کہا اور پھر اس ٹیکسی اسٹینڈ کی جانب بڑھ گیا جو تھوڑے فاصلے پر نظر آ رہا تھا رات کا وقت تھا ایلوس کی حالت پر کسی نے کوئی خاص طور سے غور نہیں کیا تھا۔ یہ بات زیادہ تشویش ناک تھی کہ وہ ننگے پاؤں تھا لوگ اسے کچھ بھی سمجھ سکتے تھے لیکن ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور تک اندازہ نہیں ہو سکا کہ کوئی شخص ننگے پاؤں اس کی ٹیکسی میں بیٹھا ہے میں ایلوس مور کے ساتھ پچھلی سیٹ پر ہی بیٹھا تھا اور ٹیکسی ڈرائیور کو ایلوس مور نے ایک پتا بتا دیا تھا چنانچہ ٹیکسی اسٹارٹ ہو کر چل پڑی میں خاموشی سے اطراف کا جائزہ لے رہا تھا ویسے ایلوس مور جس کیفیت میں نظر آ رہا تھا اور اس کے ساتھ جو واقعات پیش آئے تھے ان کے تحت عقل تو تسلیم نہیں کرتی تھی کہ اس وقت وہ اپنے اس محسن یعنی میرے ساتھ کوئی نازیبا سلوک کرے گا لیکن پھر بھی اپنے آپ کو ہوشیار رکھنا بہت ہی ضروری تھا ٹیکسی جس علاقے میں داخل ہوئی وہ بہت ہی گنجان تھا اور یہاں مکانات بھی پاس پاس بنے ہوئے تھے حالانکہ اسکارٹو میں میں نے یہ بات محسوس کی تھی کہ یہاں کا طرز تعمیر بھی بہت اچھا ہے اور اگر کبھی کسی زمانے میں قدیم عمارتیں ہوں گی تو وہ اب ختم کر کے ان کی جگہ نئے مکانات بنا دیے گئے تھے فلیٹوں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی اور اسے ایک جدید ترین آبادی کہا جاسکتا تھا شہر کی سڑکیں چوڑی، بازار زندگی سے بھرپور اور ہر چیز سے خوشحالی کا احساس ہوتا تھا۔ لیکن اس وقت ہم جس علاقے میں داخل ہوئے تھے اسے کسی قدر پس ماندہ علاقہ کہا جاسکتا تھا ایلوس مور نے پتا نہیں کیوں اس علاقے کا انتخاب کیا تھا ہوسکتا ہے یہاں اس کے پاس کوئی جگہ موجود ہو پھر ہم ٹیکسی سے اتر گئے اور ایلوس مور نے تقریباً سو قدم کا فاصلہ پیدل طے کیا اور اس کے بعد ایک چھوٹی سی گلی میں داخل ہوگیا۔ گلی کے بالکل درمیانی حصے میں رک کر اس نے سیڑھیاں طے کیں اور پھر ایک فلیٹ کے سامنے رک گیا۔ یہ فلیٹ چھوٹے چھوٹے تھے اور خاصے گندے بنے ہوئے تھے جس فلیٹ کے دروازے پر اس نے دستک دی تھی وہ چند منٹ کے بعد کھل گیا اور دبلی پتلی سی جسامت کا ایک شخص نظر آیا جس کا حلیہ خاصا خراب نظر آرہا تھا ایلوس نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''ایمن میں ایلوس مور ہوں۔'' جس شخص کو ایمن کے نام سے مخاطب کیا گیا تھا وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ایلوس مور کو دیکھنے لگا پھر بولا۔

''کیا تم نے کسی فلم میں اداکاری شروع کردی ہے آؤ اندر آجاؤ یہ کون ہے۔؟''

''بکواس بند کیے بغیر دروازہ بند کرکے میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔'' ایلوس مور نے کسی قدر سخت لہجے میں کہا اور ایمن نے اس کے حکم کی تعمیل کی ایک بڑا سا کمرہ تھا اور بس باقی اس میں کچھ بھی نہیں تھا جگہ جگہ گندے برتن شراب کی بوتلوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے ایلوس مور نے ایمن سے کہا۔

''تم باہر جاکر مرو۔ ہمیں رات کے قیام کے لیے یہ فلیٹ درکار ہے۔''

''تم دونوں تو مرد ہو پھر مجھے بھلا باہر بھگانے کی کیا ضرورت ہے یہیں کسی گوشے میں، میں بھی پڑ جاؤں گا۔''

''تم نے سنا نہیں۔''

''خیر باہر گیلری میں موجود ہوں۔''

''چابیاں کہاں ہیں؟۔'' ایلوس مور نے پوچھا۔

''یہاں کسی الماری میں تالا نہیں ہوتا۔''

''ایمن نے جواب دیا اور پھر دروازے کی جانب مڑتا ہوا بولا۔

''یہ سامنے والی گلی کے بائیں حصے میں میری قیام گاہ ہے اگر کوئی ضرورت ہو تو مجھے آواز دے لینا فاصلہ زیادہ نہیں ہے۔'' اس کے بعد وہ باہر نکل گیا تھا اب تک کے تمام ماحول کو میں نے حیران نگاہوں سے دیکھا تھا۔ ایلوس مور نے کہا۔

''ایمن ایک سرکاری آدمی ہے ابھی تک ڈیوٹی دیتا ہے لیکن جو کام اس کے سپرد کیا گیا ہے وہ ایسا ہی ہے کہ اسے اس حلیے میں رہنا پڑتا ہے ویسے تمہیں تعجب ہوگا کہ اس کی دوہری شخصیت ہے جب یہ ہوش و حواس میں ہوتا ہے اور اپنے گھر جاتا ہے تو وہاں موجود لوگ اس طرح مستعد ہوجاتے ہیں جیسے ان کے درمیان کوئی بھیڑیا گھس آیا ہو تم نے ایسا لاگر بھیڑیا کہیں نہیں دیکھا ہوگا میرے ہی محکمے کا آدمی ہے اور میرے ماتحتوں میں شمار ہوتا ہے لیکن انتہائی قابل اعتماد۔''

''کیا تم یہاں حلیہ تبدیل کرسکتے ہو۔''

''اس کا بندوبست رات کو تو نہیں ہوسکتا صبح کو ہوجائے گا ویسے مجھے یہاں اپنے کچھ لباس مل جائیں گے چونکہ بعض معاملات میں مجھے کبھی کبھی ان کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے ویسے بھی ایمن میرا راز دار ہے اور اس نے کئی بار مجھے میری خونخوار بیوی سے بچایا ہے۔ تفصیلات جاننے دو پہلی بات تو یہ کہ وہ میرے تصور میں خوشگوار نہیں ہے دوسری بات یہ کہ تمہارے لیے بے مقصد ثابت ہوگی۔''

''بعض تفصیلات کہے بغیر ہی علم میں آجاتی ہیں مسٹر ایلوس مور۔'' پھر ہم لوگوں نے اپنے لیے رات کے قیام کی جگہ بنائی اور اس کے بعد میں ایلوس مور سے گفتگو کرنے لگا اس نے کہا۔

''اپنے بارے میں جس حد تک بھی بتانا چاہو بتا دینا اور جو بات نہ بتانے کی ہو میں اسے پوچھنے کے لیے کسی بھی صورت میں تم پر دباؤ نہیں ڈالوں گا اپنے بارے میں تو اتنا ہی کہہ سکتا ہوں اور زبانی ہی کہہ سکتا ہوں کہ برا آدمی نہیں ہوں جن حالات کا شکار ہونا پڑا ہے اور جس طرح تم نے مجھے وہاں سے نکال کر میری مدد کی ہے اس کے بعد تو تمہارا غلام بن گیا ہوں اور احسان مند بھی ہوں چنانچہ کوئی ایسا عمل نہیں کروں گا جس سے تمہیں نقصان ہو یا کوئی تکلیف پہنچے بے فکر رہنا۔''

''میں بے فکر ہوں میرے بارے میں فکر مت کرو مسٹر ایلوس مور اتنا تو تمہیں بتا چکا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوں کہ مرا تعلق زیمرز سے ہے اور مقامی حکومت نے زیمرز سے اپنے کام کے سلسلے میں مدد طلب کی ہے جہاں تک معاملہ مسٹر فیڈریو کا ہے تو ہم یہی چاہتے ہیں کہ مسٹر فیڈریو بر سراقتدار رہیں اور کیسھال جو اس مشکل کا شکار ہوگیا ہے ہمیں زندہ سلامت مل جائے مارشل ویڈن ہینڈون کے سلسلے میں جس قدر متردد ہے اس کے بارے میں بھی تمہیں معلوم ہوگا بس یوں سمجھ لو کہ یہ ایک الجھا ہوا معاملہ ہے اور مسٹر کیسھال اگر دستیاب ہوجاتے ہیں تو صورت حال بہتر ہوجائے گی باقی سارے معاملات مقامی حکومت کے ہیں۔ جنہیں نہ میں سمجھتا ہوں اور نہ سمجھنے کی خواہش رکھتا ہوں کیونکہ میرا تعلق اسکارٹو سے نہیں ہے۔''

''آہ اگر ایسی بات ہے تو تم یہ سمجھ لو کہ تم میرے لیے بڑی اہمیت کے حامل ہو مجھے اس مشکل سے نجات دلا کر تم نے بہت بڑا کام کیا ہے مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟''

''ہمارا اصل مسئلہ یہی ہے مائی ڈیئر ایلوس کہ ہمیں اب کیا کرنا چاہیے میرے ذہن میں اس سلسلے میں ایک تجویز ہے۔''

''کیا۔'' اس نے سوال کیا۔

''جو شخص تمہاری جگہ کام کر رہا ہے وہ ہمارے لیے بہت کارآمد ثابت ہوگا۔ تم انتہائی خاموشی سے اپنے گھر جاؤ اور اتنی ہی خاموشی سے اس شخص کو اپنے قبضے میں لے کر اس کی جگہ حاصل کرلو لیکن ظاہر یہ کرو کہ تم ایلوس مور نہیں بلکہ وہی ہو جو باغیوں کا آلہ کار ہے اور ہینڈون کے لیے کام کر رہا ہے اس طرح تمہیں ہوسکتا ہے کوئی اتنی اہم بات معلوم ہوجائے جس سے ہم مسٹر کیسھال کا سراغ پاسکیں بہرحال یہ ساری باتیں اپنی جگہ میں ایلوس مور سے یہ کام لے کر اپنے بھی بہت سے مفادات حاصل کرسکتا تھا۔ ایلوس مور تو خوشی سے اچھل پڑا تھا اس نے تحیر آمیز نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جب حکومت اسکارٹو نے زیمرز کو اپنی مدد کے لیے طلب کیا ہے تو کم از کم اتنا تو میں جانتا ہوں کہ زیمرز یقینی طور پر اس قدر طاقت ور ہوں گے کہ حکومت ان سے مدد لینے پر تل گئی بالکل ٹھیک ہے بالکل ہی مناسب ہے اور اس سے عمدہ تجویز کوئی اور نہیں ہوسکتی میں اپنی عمارت میرا مطلب اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جاؤں تو یہ سمجھ لو کہ اس شخص کو قابو میں کرنا میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہوگا دن کی روشنی میں یہ بھی اندازہ لگا سکوں گا میں کہ کون کون سے ایسے

نئے افراد موجود ہیں جو اب میری حیثیت سے کام کرنے والے کے مددگار ہیں یہ کام میں با آسانی کرسکتا ہوں اور اب جب کہ ہم نے اپنا یہ منصوبہ بدل دیا ہے اور یہ طریقہ کار اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو میرا خیال ہے کہ اس میں ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے تاکہ کسی تبدیلی کا خطرہ پیدا ہوجائے میں فوری طور پر اس عمل کے لیے تیار ہوں اور مجھے اب اس شخص کی بھی ضرورت نہیں ہے اگر تم میرا ساتھ دو۔''

''کسی کی بات کر رہے ہو۔''

''ایمن اور اس کے اس فلیٹ کی۔''

''میرا خیال ہے خاموشی سے یہاں سے چل پڑو ایمن کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔''

''اور میرا حلیہ بھی یہی رہنا چاہیے کیا خیال ہے تمہارا۔''

''ٹھیک ہے۔''

''ویسے تم میرا ساتھ دوگے نا اس سلسلے میں۔''

''ہاں میں تمہارے ساتھ ہوں۔'' ایک بار پھر ہمیں سفر کرنا پڑا تھا لیکن اس بار ایلوس نے اتنا کام کیا تھا کہ کسی نہ کسی طرح ایمن کے چھوٹے چھوٹے جوتے اپنے پیروں میں ڈال لیے تھے حالانکہ وہ جوتے اس کے پیروں میں تنگ تھے لیکن بہرحال کام اتنا چل گیا تھا کہ اس کے پیروں میں جوتے نظر آئیں اور اس کے بعد ہم خاموشی سے اس کمرے کا دروازہ بند کر کے باہر نکل آئے ایمن کو بالکل پتا نہیں تھا کہ اس کے مہمان واپس جاچکے ہیں نیچے آنے کے بعد کافی فاصلہ طے کیا گیا اور تب ٹیکسی ہمیں دوبارہ مل سکی اور اس ٹیکسی میں بیٹھ کر ایلوس مور نے اپنی رہائش گاہ کا رخ کیا تھا اور جس جگہ ٹیکسی رکی وہ ایک شاندار جگہ تھی چھوٹے سا خوبصورت مکان جس کا لان بہت خوبصورت نظر آرہا تھا ایلوس نے آہستہ سے کہا۔

''مین گیٹ سے داخل ہونے کی بجائے آؤ میں تمہیں چور دروازے سے اندر لے جاتا ہوں یہ چور دروازہ خاص طور سے میں نے اپنے آنے جانے کے لیے بنوایا تھا کیونکہ کبھی کبھی اپنی بیوی سے چھپ کر مجھے نکلنا پڑتا ہے اور میری بیوی انتہائی خطرناک عورت ہے دروازہ بنانے کے دوران میں نے اسے ملک سے باہر بھیج دیا تھا اور وہ اس بات پر بہت خوش تھی کہ پہلی بار اسے میرے بغیر کہیں جانے کا موقع مل رہا ہے لیکن اس دوران میں نے جو کارروائی کی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہ میرے لیے بہت شاندار اور کارآمد رہی اور میں آج تک اس پر فخر کرتا ہوں آؤ میں تمہیں دکھاؤں ایک انوکھا دروازہ۔"

"اور دروازہ واقعی انوکھا تھا بظاہر سپاٹ دیوار تھی لیکن اس دیوار میں کچھ ایسا میکنزم لگا ہوا تھا جسے دبانے سے ایک چھوٹا سا گول دروازہ نمودار ہو جاتا تھا اور اس دروازے کی دوسری جانب ایک راہداری اور راہداری کا اختتام عمارت کے بالکل اندرونی حصے میں ہوتا تھا اور یہاں پہنچنے کے بعد ایلوس مور آہستہ سے بولا۔

"وہ سامنے میری خواب گاہ نظر آرہی ہے پتا نہیں ویسے تو ساری باتیں ٹھیک ہوں گی لیکن جس شخص نے میری جگہ لی ہے اگر وہ میری جگہ کو برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہو رہا ہے اور اسے کوئی دقت پیش نہیں آرہی تو اس کا مطلب ہے کہ میری بیوی سے وہ اچھی خاصی مار کھا چکا ہوگا۔ وہ اصل میں مارشل آرٹ کی ماہر ہے اور ایسا ہاتھ جھاڑتی ہے کہ انسان کم از کم پندرہ منٹ تک چکر کھاتا رہے بس یوں سمجھ لو کہ قدرت نے مجھ پر ایک عذاب نازل کیا ہے پتا نہیں میرا ہم شکل اس عذاب کو کیسے برداشت کر رہا ہے۔" پھر ہم اس کمرے کے دروازے پر پہنچ گئے اندر مدہم روشنی پھیلی ہوئی تھی اور دروازے کے شیشوں سے مسہری پر سونے والے کو باآسانی دیکھا جا سکتا تھا ایلوس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا اس نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"یہ ہے وہ بدبخت شخص جس نے میری شخصیت پر قبضہ جمایا ہوا ہے۔"

"ایلوس اسے قابو میں کرنے کے بعد کیا ہمارے پاس ایسی کوئی جگہ موجود ہے جہاں ہم اسے اپنے قبضے میں رکھ سکیں۔"

"بالکل بے فکر رہو جس حال میں تم نے مجھے دیکھا ہے اب میں اس قدر معمولی حیثیت کا مالک بھی نہیں ہوں ویسے مجھے تعجب ہے کہ کسی کو اس پر شبہ نہیں ہو سکا لیکن خیر کوئی بات نہیں ہے تیار ہو۔"

"ہاں۔" میں نے جواب دیا اور ایلوس نے ایک خاص طریقہ کار سے دروازے کو کھول لیا ویسے بھی دروازہ شاید اندر سے بند نہیں تھا چنانچہ ہم دونوں اندر داخل ہو گئے لیکن وہ شخص جس نے ایلوس کی جگہ لی ہوئی تھی غیر محتاط آدمی نہیں تھا۔ ہم نے اندر داخل ہوتے ہوئے ذرا برابر آہٹ نہیں ہونے دی تھی لیکن اس شخص کو احساس ہو گیا کہ کوئی گڑبڑ ہے وہ جاگا اور پھر اس نے انتہائی پھرتی سے تکیے کے نیچے ہاتھ ڈال کر پستول نکالا لیکن یہی تو وہ لمحات ہوتے ہیں

جب اگر انسان ہوشیاری سے کام لے لے تو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے ورنہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسے ہی میں نے محسوس کیا کہ سونے والا جاگا ہے تو میں نے ایک لمبی چھلانگ اس کے بستر پر لگا دی اور اس سے پہلے کہ وہ پستول کو استعمال کر سکے میں نے اس کی کلائی پر کراٹے کا ایک ایسا ہاتھ مارا کہ اس کے حلق سے کراہ نکل گئی دوسرے ہاتھ نے پستول اس کے ہاتھ سے نکال دیا تھا اور میں نے فوراً ہی یہ پستول اٹھا کر اس کی داہنی آنکھ پر رکھ دیا اور ایک بے رحمانہ دباؤ ڈالتے ہوئے غراتے ہوئے اس سے کہا۔

"اگر ذرا برابر آواز نکالی یا جنبش کی تو شاید مجھے ٹرائیگر دبانے کی ضرورت نہ پیش آئے اور پستول کی یہ نال میں تمہاری آنکھ کے ہی سوراخ میں نہ اتار دوں اس لیے پہلے اپنی زبان پر کنٹرول رکھو آواز باہر نہ نکلنے پائے اس کے بعد حواس قائم کرو۔" آنکھ پر جو دباؤ پڑ رہا تھا اس سے اس نے یہ اندازہ لگا لیا کہ صورت حال اس کے حق میں بالکل خراب ہو گئی ہے اور اس کے لیے اذیتوں کے سوا اور کوئی باقی چیز نہیں رہی ہے ادھر ایلوس میری کارروائی سے مطمئن نظر آرہا تھا اس نے پھرتی سے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا اور یہ اس کی ذہانت کا ثبوت تھا میں نے اس شخص کی آنکھ پر دباؤ ہلکا کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں ہوش آ گیا ہے تو میں تمہیں چھوڑوں۔" اس نے گردن ہلائی وہ بے حد خوفزدہ نظر آرہا تھا ویسے میں یہ دیکھ چکا تھا کہ وہ ایلوس ہی کے میک اپ میں ہے اور یقینی طور پر اس کے چہرے پر بہترین میک اپ کیا گیا ہے اس کے بعد پستول میں نے اس کی آنکھ پر سے ہٹایا اور اسے گریبان سے پکڑ کر اٹھایا پھر مسہری سے نیچے اتار لایا۔

"مسٹر ایلوس تمہارا دوست تمہارے سامنے ہے ہمیں اس کی زندگی اور موت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ ہم اس سے کچھ معلوم نہیں کرنا چاہتے۔"

"بے شک۔"

"چنانچہ سب سے پہلے اس کی آرام گاہ کا بندوبست کرو۔" میں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی میں نے اس کے سر کی پشت پر ایک ضرب لگا دی اس کے دونوں ہاتھ فضا میں پھیلے لیکن دوسری ضرب نے اسے ہوش و حواس سے بیگانہ کر دیا میں نے اسے زمین پر گرنے سے بچایا تھا اور احتیاط کے ساتھ نیچے لیٹا دیا تھا۔ شب خوابی کے لباس میں ملبوس تھا اور اس وقت اس کے پاس کوئی اور چیز نہیں تھی تب میں نے ایلوس سے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''اصولی طور پر ہم اس پر تشدد کر کے یہ معلوم کر سکتے تھے کہ یہاں اس نے کس حد تک نیچے گاڑے ہوئے ہیں اور اس کے ساتھی کون کون اور کہاں کہاں ہیں لیکن یہ رسک ہو جاتا ایلوس ہو سکتا ہے یہ کسی طریقے سے ان لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کر لیتا اور ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ جاتا۔''

''بالکل ٹھیک کہتے ہو اس کی پرواہ مت کرو کل دن کی روشنی میں' میں یہ دیکھ لوں گا کہ یہاں کی صورت حال کیا ہے؟ کون سا چہرہ نیا ہے اور کون سا پرانا بلکہ کل ایک باقاعدہ گیم کھیلا جائے گا اور اس شخص کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں گی۔''

''ٹھیک ہے اب مجھے بتاؤ وہ تہہ خانہ کون سا ہے جہاں اسے رکھا جا سکتا ہے۔''

''آؤ میرے ساتھ۔'' اس نے کہا اور اپنی خواب گاہ کے ایک گوشے کی جانب بڑھ گیا سفید رنگ کی ایک خوبصورت الماری نظر آ رہی تھی اس نے الماری کے ایک حصے کو دبایا ویسے تو یہ وزنی الماری شاید چار آدمی بھی مل کر نہ سرکا سکتے لیکن جو جگہ اس نے دبائی تھی وہ غالباً کوئی لیور تھا جسے دبانے سے الماری خود بخود دو فٹ آگے سرک آئی اور پیچھے سے اندر جانے کا راستہ بن گیا دیوار سپاٹ تھی لیکن نیچے ایک گہرا خلا نظر آ رہا تھا اور یہ خلا ایسا تھا کہ اس میں آسانی سے اترا جا سکے بڑے اچھے میکنزم کے ساتھ یہ جگہ بنائی گئی تھی ہم نے نقلی ایلوس کو گھسیٹا اور اسے اس خلا تک لے آئے پھر اس کے بعد ایلوس مور نے نیچے تک میری رہنمائی کی تھی تہہ خانہ زیادہ گہرائی میں نہیں تھا اور بہت بڑا بھی نہیں صاف شفاف' ستھرا........ جگہ ایسی بنائی گئی تھی کہ گھٹن کا گزر نہ ہو صرف ایک بستر تھا اس کے علاوہ اور کوئی چیز موجود نہیں تھی ایلوس نے کہا۔

''یہ جگہ ہے اور اس کے بارے میں مرے علاوہ کسی اور کو کچھ معلوم نہیں اور یہ بھی اندازہ ہے مجھے کہ میرے غیر موجودگی میں کوئی اس تہ خانے کو دریافت نہیں کو سکا ہے۔''

''اب رسی اور ایسا کپڑا لے آؤ جس سے ہم اسے باندھ کر یہاں ڈال دیں کیونکہ اب ایک دو گھنٹے سے پہلے تو یہ ہوش میں نہیں آئے گا۔''

''اگر ہم یہ رات جاگ کر گزار لیں تو کیا حرج ہے۔ ہوش میں آنے کے بعد اس سے کچھ سوالات کریں گے۔''

''ایلوس میرا خیال ہے اسے یہاں قید کرنے کے بعد ہمیں سوالات وغیرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کل صورت حال کو دیکھ لیا جائے گا بلکہ کیا خیال ہے اگر میں اس کے

ساتھ رہوں تو۔''

''نہیں تمہیں تو یہاں تکلیف ہو گی۔''

''بظاہر تو کوئی ایسی صورت حال نظر نہیں آ رہی۔''

''ہوں میرے دوست کہ تم میرے ساتھ ہی رہو کم از کم اس وقت تک جب تک صورت حال کی کوئی مناسب وضاحت نہ ہو جائے۔''

''میں تمہارے ساتھ ہوں ایلوس لیکن مجھے یہاں کس حیثیت سے رکھو گے۔''

''اس کی فکر مت کرو میرے دوست اکثر یہاں آتے جاتے رہتے ہیں تم میرے دوست کی حیثیت سے یہاں قیام کر سکتے ہو۔'' میں نے کچھ لمحے سوچا کہ تہہ خانے میں وقت گزارنا بے حد مشکل کام تھا حالانکہ نقلی ایلوس کو زمین پر ڈالنے کے بعد میں آرام سے مسہری پر سو سکتا تھا اور اس وقت مجھے کسی اور شے کی ضرورت بھی نہیں تھی لیکن پھر بھی میں نے ایلوس کے ساتھ ہی آنا مناسب سمجھا ایلوس مجھے اپنے کمرے میں لے گیا تھا وہ ایک عجیب سی وحشت کا شکار نظر آ رہا تھا پھر اس نے کہا۔

''برابر کا کمرہ میری بیوی کا ہے لیکن وہ تاریک پڑا ہوا ہے جب کہ میں تمہیں بتا دوں کہ وہ کم بخت روشنی جلا کر سونے کی عادی ہے۔''

''مطلب۔''

''مطلب یہ کہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ وہاں ہے ہی نہیں۔''

''تم یوں کرو ایلوس کہ اپنا حلیہ درست کر کے شب خوابی کا دوسرا لباس پہن لو تا کہ کوئی تم پر شبہ نہ کر سکے اور اس کے بعد اس کمرے کی تلاشی لے ڈالو ممکن ہے کوئی ایسا ٹرانسمیٹر وغیرہ موجود ہو جس پر وہ لوگ اپنے ساتھی سے رابطہ قائم کرتے ہوں جو تمہارے میک اپ میں ہے۔''

''بالکل ٹھیک کہتے ہو۔'' اس کے بعد ایلوس نے ایک گھنٹہ صرف کیا تھا اور پھر وہ اپنی اصلی شکل میں آ گیا تھا اب تک جو کچھ اس پر بیتی تھی وہ ایک الگ بات تھی لیکن اب اپنے گھر میں آنے کے بعد اور آزادی محسوس کرنے کے بعد اس کی شخصیت میں ایک عجیب سی تیزی اور چستی پیدا ہو گئی تھی اس کے بعد وہ پورے کمرے کی تلاشی لیتا رہا پھر اس کے بعد اس نے کہا۔

''نہیں کوئی خاص انتظام نہیں کیا گیا اب گھر میں تین ملازم ہیں ایک ڈرائیور' دو اور ان

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کا جائزہ لینا ہے کہ ان میں سے کوئی اس کا آدمی تو نہیں ہے۔''

''مگر یہ کام تو دن ہی میں ہوسکتا ہے۔''

''بالکل بالکل' اس کا جائزہ لینا پڑے گا ہمیں .... اس وقت تک اس شخص کو اس کی جگہ ہی رہنے دیا جائے۔'' پھر ایلوس نے کہا۔

''بہتر ہوگا میرے دوست کہ اب تھوڑی دیر آرام کر لو میں نہیں چاہتا کہ تم بھی تھکن ک شکار ہو کر بیمار ہو جاؤ چنانچہ میں بھی سو جاتا ہوں تم بھی سو جاؤ۔''

''میرے لیے جگہ بتاؤ۔''

''تمہارے لیے جگہ میرے دل میں ہے تم اس مسہری پر آرام سے سو جاؤ میں ا لیے دوسری جگہ تلاش کیے لیتا ہوں بلکہ تھوڑا سا جائزہ بھی لے لوں کہ میری بیگم صاحبہ کہاں ہیں۔''

''اب اگر تم اس حالت میں ان کے پاس پہنچ بھی گئے تو وہ شبہ نہیں کر سکیں گی۔'' میں نے کہا اور ایلوس مسکراتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا میں مسہری پر لیٹ گیا تھا اور اس کے بع میں نے اپنے ذہن کو آزاد چھوڑ دیا اس وقت سو جانا ہی مناسب تھا کیونکہ ذہنی ورزش تو ابھ کافی کرنی تھی ویسے اس دوران مجھے ایک دوبار ریتم کا خیال بھی آیا تھا لیکن ان جذباتی باتو حماقت کا درجہ دینے کے سوا اور کوئی کام نہیں تھا ریتم اپنے طور پر مصروف ہوگی ہمارے درمیا کوئی ایسا رشتہ موجود نہیں تھا جسے جذباتی رشتہ کہا جا سکے چنانچہ ریتم کو نظر انداز کر دینا مناسب تھا ویسے بھی وہ اپنے طور پر کام کر رہی تھی اور میں اپنے طور پر دیکھیں کون کامیابی زیادہ قریب پہنچتا ہے پھر نجانے کس وقت نیند آگئی تھی اور اس کے بعد مجھے ایلوس نے جھنجوڑ کر اٹھایا تھا۔

''معاف کرنا میرے دوست وقت کافی ہو گیا ہے مجھے یقین ہے سب سے پہلے تمہ ناشتے کی ضرورت ہوگی اور میں بہت دیر انتظار کر چکا ہوں ناشتا بالکل تیار ہے آؤ پہلے ناشت لیں اس کے بعد کام شروع کرتے ہیں۔''

''ناشتہ کرتے ہوئے میں نے اس سے کہا۔

''ملازموں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔؟''

''جہاں تک میرا اپنا اندازہ ہے وہ تینوں وہی ہیں جو میرے ملازم تھے یقینی طور پر ا

شخص نے ان لوگوں کو شبہ نہیں ہونے دیا اور ان لوگوں کو میری اس بدلی کیفیت میں کوئی شبہ نہیں ہو سکا ہے میں پوری طرح اندازہ لگا چکا ہوں لیکن اس کے باوجود اگر تم چاہو تو امونیا سے ان کے چہرے دھلوا کر دیکھ لو کہ اس کے چہرے پر میک اپ ہے یا نہیں۔''

''ٹھیک ہے پہلے یہ کام کر لیتے ہیں پھر اس کے بعد کچھ اور سوچیں ہیں۔'' ایلوس بولا ملازموں کو ہم نے جس عمل سے گزارا اس پر وہ سخت حیران تھے اس کے بعد ایلوس سوالات کرتا رہا اس نے یہاں آنے جانے والوں کے بارے میں پوچھا اور ملازم اسے جواب دیتے رہے ایلوس نے آخر میں مجھے یہ بات بتائی۔

''بیگم صاحب تو گئی ہوئی ہیں اور تقریباً پندرہ روز کا پروگرام بنا کر گئی ہیں یعنی جو بھی صورت حال ان کے اور نقلی ایلوس کے درمیان طے ہوئی ہو اس کے بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم لیکن اس نے یہاں اپنے قیام کے لیے ایک بہتر طریقہ کار اختیار کیا اور کم بخت کتنا خوش نصیب ہے ورنہ اس سے پہلے میری لاکھ کوششوں کے باوجود منحوس عورت کبھی پندرہ دن کے لیے اپنے والدین سے ملنے نہیں گئی اصل میں اس کے والدین ایک دوسرے شہر میں رہتے ہیں۔''

''چلو یہ اچھا ہے ہمیں کام کرنے کے لیے کچھ وقت مل جائے گا۔''

''اب یہ بتاؤ کہ کیا کریں کس طرح اس بارے میں مزید معلومات حاصل کریں۔''

''آؤ اب اس سے ملاقات کرتے ہیں۔'' پھر نقلی ایلوس سے ہم نے ملاقات کی اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے منہ میں کپڑا پھنسا ہوا تھا وہ غالباً اس دوران اپنی کیفیت پر اچھی طرح غور کر چکا تھا اس نے اصلی ایلوس کو دیکھا اور اس کی آنکھیں بند ہو گئیں ایلوس اس کے قریب پہنچا اور اس نے اس کے بال کھینچتے ہوئے کہا۔

''آنکھیں بند کر لینے سے بلی نہیں بھاگ جاتی دوست اب اگر تم زندگی چاہتے ہو تو اپنے بارے میں تمام تفصیلات بتا ڈالو ورنہ اس کے بعد تمہارے ساتھ جو کچھ بھی ہوگا۔ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔'' مجھے خود بھی واقعی اس کا احساس نہیں تھا کہ ایلوس اندرونی طور پر اتنا خطرناک نکلے گا۔ اس نے اس شخص سے حقیقتیں اگلوانے کے لیے ایک خاص طریقہ کار اختیار کیا تھا مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کہ اس کے گاؤن کی جیب میں کوئی ایسی چیز موجود ہے یہ ایک چپٹی سی شیشی تھی جس پر سائیفن لگا ہوا تھا اور پتا نہیں اس کے اندر جو سیال موجود تھا وہ تیزاب

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تھا یا کوئی اور چیز ایلوس نے سب سے پہلے اس کی مشق اس کے بازو پر کی تھی۔ شب خوابی کا لباس جو ایلوس کا اپنا ہی تھا ایک لمحے کے اندر گل گیا اور اس شخص کے بازو سے ہلکا ہلکا دھواں اٹھنے لگا وہ اس بری طرح دہاڑنے لگا تھا جیسے اس کی گردن پر چھری پھیر دی گئی ہو لیکن میں نے بھی جو کچھ دیکھا تھا وہ بھی لرزا دینے والی چیز تھی وہ جگہ جہاں ایلوس نے اسپرے کیا تھا پہلے تو جلی تھی پھر اس کے بعد وہاں کا گوشت اپنی جگہ چھوڑتا چلا گیا تھا اور غالباً سوراخ ہڈی تک پہنچ گیا تھا خدا کی پناہ یہ تیزاب نہیں ہو سکتا بلکہ کوئی ایسی ہی بھیانک چیز تھی جسے استعمال کرنے سے یہ سب کچھ ہو سکتا تھا۔ ایلوس نے کہا۔

''میں اگر اسے دیوار پر اسپرے کروں تو دیوار میں دس منٹ کے اندر اندر آر پار سوراخ ہو جائے گا۔ یہ ایک عجیب و غریب ایجاد ہے جو خصوصی طور پر ہمیں ایک خاص مقصد کے لیے دی گئی تھی۔'' ایلوس اس وقت مجھے بہت پر اسرار نظر آیا لیکن وہ شخص جو شدید اذیت کا شکار ہو گیا تھا اب خوفناک کرب کے عالم میں تھا۔

''ہاں اب سب سے پہلی بات یہ بتاؤ کہ تمہیں یہاں کس نے بھیجا تھا اور میری حیثیت میں رہ کر تم کیا کیا کچھ کر چکے ہو دیکھو ایک بات ذہن میں رکھنا اگر ایک لفظ بھی غلط نکلا تمہارے منہ سے تو میں تمہیں۔''

''سانتا مارگو' سانتا مارگو میں سانتا مارگو کا ساتھی ہوں اور اسکارٹو ہوں اور اسکارٹوز کے لیے کام کر رہا ہوں ایلوس کے بارے میں مجھے تمام تر معلومات فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی تھی اور یلوس کو اغواء کر کے ان لوگوں نے اپنے قبضے میں کر لیا تھا میں نے بہت سے کاغذات کی نقول جو ایلوس کی تحویل میں ہیں ان تک پہنچا دی ہیں اور اب دو یا تین دن کے اندر اندر مجھے واپس بلایا جانے والا تھا۔'' اس شخص نے اپنی تکلیف سے مجبور ہو کر اور اس خوفناک اسپرے کی شیشی کو دیکھ کر وہ تمام باتیں اگل دی تھیں جو ضروری تھیں تب ایلوس نے مجھے دیکھا اور بولا۔

''اب اس شخص کے بارے میں بتاؤ۔''

''ہم ابھی اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔''

''مگر میں فیصلہ کر سکتا ہوں۔'' ایلوس نے کہا۔

''مثلاً۔ میں نے کہا اور ایلوس نے اس کے دل کے مقام پر خوفناک سیال اسپرے کر

دیا۔ یہ کام اس نے مجھ سے پوچھے بغیر کر ڈالا تھا۔ وہ شخص پھر دہاڑا اور زمین پر اس کے تڑپنے کا انداز عجیب و غریب تھا وہ بہت دیر تک اس طرح تڑپتا رہا جس سے اس کی شدید اذیت کا احساس ہوتا تھا میں ایلوس کی شخصیت پر غور کر رہا تھا پھر چند لمحات کے بعد وہ سرد ہو گیا تو ایلوس نے کہا۔

''میں اسے ٹھکانے لگانے کے بعد آتا ہوں تم اوپر جانا چاہو تو جاؤ ہم اس کے بعد اس کی بتائی ہوئی باتوں کی روشنی میں یہ فیصلہ کریں گے کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔'' اس شخص کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا وہ میرے لیے بڑا تکلیف دہ تھا لیکن بہرحال ایلوس بھی ان کے قبضے میں رہا تھا۔ ہاں یہ ایک نیا انکشاف تھا مجھ پر کہ ایلوس اس قدر بے رحم آدمی ہے جب وہ میرے پاس واپس پہنچا تو خاصا نارمل نظر آ رہا تھا۔ اس نے کہا۔

''اور میں اپنی بیوی کو کئی بار یہ وارننگ دے چکا ہوں کہ حد کے اندر رہے حد سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو ایک دن میں اس کے ساتھ یہی سلوک کروں گا تم یقین کرو میرے لیے ایک لاش کو ٹھکانے لگا دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے وہ کم بخت کی بچی مجھے زندگی بھر تنگ کرتی رہی ہے اور اب میں اس سے تنگ آ گیا ہوں۔''

''تو کیا یہ محلول تم نے اس کے لیے حاصل کیا تھا؟''

''نہیں یہ ایک سرکاری راز ہے اور افسوس میں تمہیں بتانا پسند نہیں کروں گا لیکن اس کا طریقہ تم نے دیکھ لیا یہ واقعی خوفناک چیز ہے جو کسی بھی شخص کو زبان کھولنے پر مجبور کر سکتی ہے اور ضرورت پڑنے پر اس سے زیادہ شاندار ہتھیار ہمارے پاس کوئی اور نہیں ہو سکتا۔'' ایلوس کا معاملہ جہاں تک میرے ذہن میں تھا کہ اس سے مجھے معلومات بھی حاصل ہوئی تھیں اور ایک ساتھی بھی حاصل ہو گیا تھا لیکن ہینڈون کے وہ چار ٹھکانے ابھی تک میرے علم میں تھے اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ سب سے پہلا کام یہ کروں کہ ہینڈون کی صحیح رہائش گاہ کا پتا لگاؤں البتہ نقلی ایلوس مور نے ہمیں جو مخصوص جگہ بتائی تھی وہ ان چار ٹھکانوں سے بالکل مختلف تھی میری اور ایلوس مور کی اس سلسلے میں خاصی بحث ہوئی ایلوس کہنے لگا۔

''ہو سکتا ہے کہ اس بدبخت نے ہمیں مس گائیڈ کرنے کی کوشش کی ہو چونکہ ایسی جگہ کے بارے میں ابھی تک میرے علم میں کوئی بات نہیں ہے۔''

''لیکن کیا ایسی کوئی جگہ موجود ہے؟''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ہاں اسے تلاش کیا جا سکتا ہے۔''

''اور کیا تم اس تلاش میں میری مدد کر سکتے ہو؟''

''تمہارے لیے میں زندگی تک دے سکتا ہوں میرے دوست تم میرے دل میں اپنا مقام نہیں سمجھ سکتے۔''

''ہوں ٹھیک ہے لیکن مائی ڈیئر ہمیں اس ٹھکانے کے بارے میں معلوم کرنا ہے۔''

''اور اگر تم یہ سوچتے ہو کہ میں تمہارا ساتھ چھوڑ دوں گا اور تمہیں تنہا ہی کام کا موقع دوں گا تو ایسی کوئی بات نہیں ہے میں آج کا دن تھوڑی دیر اپنے افس میں گزار لوں یہ معلوم کرلوں کہ اس شخص کم بخت نے کون کون سے میرے کاغذات کی نقول اس تک پہنچا دی ہیں اور کون سے کاغذات غائب کر دیئے ہیں بس اتنا معلوم ہونے کے بعد میں اپنے آپ کو آزاد محسوس کروں گا اور اگر میں نے یہ محسوس کیا کہ کچھ ایسے کاغذات وہاں سے غائب ہیں جن کی گمشدگی میرے لیے موت کا باعث بن سکتی ہے تو پھر مجبوری ہوگی ہم تم دونوں ہی گم ہو جائیں گے چونکہ مجھے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنا ہوگا۔'' میں نے ایلوس مور کی بات سن کر کہا۔

''اس کی لاش کا کیا کیا؟''

''اس کی لاش میں نے ایسی جگہ پہنچا دی ہے جہاں سے وہ اسی وقت دریافت ہوگی جب پورے شہر کی ڈرینج کی جائے گی اور سال میں ایک بار ایسا ہوتا ہے لیکن ابھی اس کام کے لیے بھی آٹھ ماہ پڑے ہوئے ہیں اور آٹھ ماہ میں صرف انہیں ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ دریافت ہوگا جو پانی کے ساتھ بہتا ہوا بہت دور نکل جائے گا۔''

''اس کا مطلب ہے تم نے اسے کسی گٹر لائن میں اتار دیا ہے۔''

''اس کے علاوہ کوئی اور چارہ کار ہی نہیں تھا اور وہی اس بد بخت کے لیے بہتر جگہ تھی جس نے مجھے اس قدر اذیتوں میں مبتلا رکھا ہے۔'' ایلوس مور نے جواب دیا اور میں نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر ایلوس مور کے بارے میں سوچنے لگا۔

❁ ❁ ❁

اس تمام کارروائی کے دوران ایلوس مور مجھے ایسی شخصیت ملی تھی جس کے بارے میں اپنے طور پر اطمینان بخش انداز میں کہہ سکتا تھا کہ اسکارٹو میں وہ میرے لیے سب سے زیادہ کار آمد ہے اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی یہی شخص سب سے زیادہ کار آمد ثابت ہو۔ ایلوس مور کی رہائش گاہ بھی اطمینان بخش تھی اور اپنے طور پر اس نے ان تینوں ملازموں کو میرے بارے میں اچھی طرح سمجھا دیا تھا' ایک ملازم جو کار ڈرائیو کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہی چلا گیا تھا باقی دو افراد نے مجھے اپنی خدمات پیش کر دی تھیں۔ میں نے یہ دن پرسکون رہ کر ہی گزارا۔ شام کو ساڑھے پانچ بجے ایلوس مور وہاں پہنچ گیا۔ وہ خاصا پریشان اور مضمحل نظر آتا تھا' اس نے کہا۔

''بس انہوں نے اتنا احسان کیا ہے مجھ پر کہ ان فائلوں کی مائیکرو فلمیں بنالی ہیں۔ ایک خاص قسم کا پاؤڈر جو مائیکرو فلم بنانے کے لیے ہوتا ہے وہ اس قسم کے کاغذات پر پایا گیا ہے لیکن وہ سب کے سب محفوظ ہیں۔ میں نے آج صرف یہ کام کیا ہے کہ ان کی جگہ بدل دی ہے لیکن بہرحال ان کاغذات کا علم انہیں ہو جانا ہمارے لیے جس قدر نقصان دہ ہے مجھے اس کا احساس ہے۔ اب یہ ضروری ہے کہ میں بھی اپنی عزت بچانے کے لیے زندگی کی بازی لگا کر کام کروں۔ مائی ڈیئر مسٹر دانش منصور آپ کی مجھے اس سلسلے میں قدم قدم پر ضرورت پیش آئے گی' ویسے بھی آپ اس سلسلے میں کام کر ہی رہے ہیں۔

''ہاں' اب یہ بتاؤ اس ٹھکانے کے سلسلے میں تم نے معلومات حاصل کرنے کے لیے کیا کیا؟''

''کل کا دن میں بہ آسانی اس کام میں گزار سکتا ہوں۔ آج کا دن تو نکل ہی گیا۔'' اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پھر یہ رات ہم لوگوں نے مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے ہوئے گزاری۔ ریتم اپنے طور پر کام کر رہی تھی اور یقینی طور پر اسے کوئی ایسا اشارہ یا کامیابی حاصل نہیں ہو سکی تھی جس کی اطلاع دینے کے لیے وہ مجبور ہو جاتی چنانچہ اس نے مجھ سے رابطہ قائم نہیں کیا تھا۔ میں نے بھی یہ طے کر رکھا تھا کہ کام کی بات ہوئی تب ہی ریتم سے رابطہ قائم کرنا مناسب ہوگا۔ ورنہ وہ سر لگنے کی کوشش کرے گی۔ چنانچہ میں نے خاموشی اختیار کیے رکھی تھی۔ بہر حال دوسرے دن ایلوس نے جس طرح بھی اپنا کام کیا ہو مجھے اس بارے میں نہیں معلوم لیکن وہ نکل گیا تھا' پھر اس نے مجھے فون کیا تھا۔

''میں تمہیں ایک ریسٹورنٹ کا نام بتا رہا ہوں اس کے قریب میں تمہارا انتظار کروں گا اور شاید تمہیں کام کی کچھ باتیں بتا سکوں گا۔ اب سے ایک گھنٹے کے بعد مجھ سے مل لو۔'' میں ٹھیک ایک گھنٹے کے بعد اس ریسٹورنٹ کو تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ میرے سامنے تھا۔

''ہاں اب بتاؤ کیا صورتحال معلوم کی تم نے؟''

''وہ کام ہوا ہے دوست جس کے لیے میں بس یہی کہہ سکتا ہوں کہ یہ صرف تمہاری برکت ہے' میرا خیال ہے میں نے ہینڈون کے بارے میں ایک ایسی جگہ کا پتا لگایا ہے جہاں بڑے کام کی باتیں ہو سکتی ہیں۔''

''مثلاً۔''

''مثلاً ایک اور نام علم میں آیا ہے جو اس وقت ہینڈون کا دست راست ہے۔ ہم لوگ بھول کر بھی نہیں سوچ سکتے تھے کہ ایسی کوئی شخصیت ہینڈون کے ساتھ کام کر رہی ہوگی۔''

''کون ہے وہ؟''

''تم شاید اسے نہیں جانتے ہو اس کا نام مائیک بورن ہے اور ہینڈون اس وقت جس جگہ موجود ہے وہ مائیک بورن کی رہائش گاہ ہی ہے مگر مائیک بورن کے بارے میں تمہیں یہ بتا دوں کہ مقامی حکومت کا بہت اہم آدمی سمجھا جاتا ہے۔''

''ہاں' یہاں اصل میں یہ بات خاص طور سے محسوس کی جا رہی ہے کہ بے شمار افراد جو باغیوں کے ساتھ شامل ہیں وہ حکومت کے اہم ستونوں میں سے ہیں۔ بس یہی چیز ابھی تک پریشان کیے ہوئے ہے ورنہ باقی سب کچھ تو ٹھیک ٹھاک ہے۔''

''تو اب پھر تمہارا کیا پروگرام ہے اس سلسلے میں؟''

''میرا خیال ہے کہ ہم ہینڈون پر ہاتھ ڈالیں' ہو سکتا ہے کہ ہینڈون اگر ہمارے قبضے میں آجائے تو خود بخود مسٹر کیسھال کا پتا معلوم ہو جائے۔''

''ٹھیک ہے' میں تمہارے ساتھ ہوں۔''

''ویسے ایک بات میں تمہیں بتاؤں میں تنہا ہی وہاں جاؤں گا' یہ ضروری ہے۔''

''ارے کیوں' کیا تم مجھے کسی طور کمزور سمجھتے ہو۔ دیکھو ایک بار میں بے شک ان کے قبضے میں آ گیا تھا لیکن اب یہ سمجھ لو کہ میں دوبارہ ان کے جال میں نہیں پھنسوں گا۔ میں تمہیں مکمل طور سے مدد دوں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے پاس جو معلومات موجود ہیں وہ بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔''

''میری جان تم نے مجھ سے کہا ہے کہ تم اسکارٹو میں مقامی حکومت کے وفادار ہو اور زیمرز سے تعلق قائم کر کے تم نے صرف یہ چاہا ہے کہ مارشل ویڈن اور فیڈرینو اس سلسلے میں اپنا اقتدار قائم رکھیں تو پھر یہ ضروری ہے کہ چند باتیں میری بھی مان لو۔'' اس نے پر خیال انداز میں رخسار کھجاتے ہوئے کہا۔

''اگر تم اتنا ہی ضروری سمجھتے ہو تو خیر تمہاری مرضی میں واقعی تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔ بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں جن میں یہ مجبوریاں سامنے رکھی جاتی ہیں۔''

''مجھے اس بارے میں تفصیلات بتاؤ۔''

''علاقے تک میں تمہیں پہنچا دوں گا۔ وہ ایک تین منزلہ عمارت ہے۔ اصل میں ان لوگوں نے ایک مخصوص طریقہ کار رکھا ہے یعنی ویسے تو وہ یہاں انتہائی صاحب حیثیت ہیں اور ظاہر ہے جب اس قسم کے مشن چلائے جاتے ہیں تو مالی طور پر بڑا پاور فل ہونا ضروری ہے لیکن ان لوگوں نے یہ طریقہ کار رکھا ہے کہ خود عوام میں گھسے رہیں اور کام کریں' تو میں تم سے کہہ رہا تھا کہ ایک انتہائی معروف جگہ ایک تین منزلہ عمارت ہے۔ اس عمارت میں مختلف قسم کے دفاتر ہیں' دوسری منزل پر بھی دفاتر ہیں اور تیسری منزل پر بھی انہوں نے تیسری منزل کو بری طرح گھیر رکھا ہے اور ایک بات میں تمہیں بتاؤں کہ وہاں پر حفاظت کا انتہائی معقول انتظام ہے۔''

''اس کا تمہیں کیسے پتا چلا مائی ڈیئر ایلوس مور۔''

''میں نے بڑی گہری نگاہوں سے وہاں کا جائزہ لیا ہے۔ عمارت کی تیسری منزل پر تو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

خیر مختلف افراد سے تمہارا واسطہ پڑے گا لیکن باہر بھی ان کے آدمی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ میں نے دو ایسی کاریں دیکھی ہیں جن میں دو دو افراد بیٹھے ہوئے ہر وقت مستعدی سے عمارت کے دروازے پر نگاہ رکھے رہتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔ تم فکر مت کرو' میں اس سلسلے میں اپنے آپ کو مطمئن پاتا ہوں۔ ہاں' مجھے کچھ اشیاء کی ضرورت ہوگی جنہیں فراہم کرنا تمہارے لیے بہت ضروری ہے۔"

"دل تو یہ چاہتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہی رہوں لیکن تمہاری مجبوریاں' ہاں جس چیز کی تمہیں ضرورت ہو مجھے بتا دو تاکہ میں جلد از جلد تمہیں وہ اشیاء مہیا کر دوں۔"

اور پھر ایلوس مور کے بارے میں میرا جو اندازہ تھا وہ بالکل درست ہی ثابت ہوا۔ اس نے مجھے میری مطلوبہ اشیاء فراہم کر دی تھیں۔ زندگی میں بہت سے دور گزارے تھے کوئین میکوویا نے مجھے سپرمین بنا دیا تھا اور ایسی ایسی چیزیں میرے لیے مہیا کر دی تھیں کہ جس کے بارے میں اگر کسی سے تذکرہ بھی کرتا تو وہ سن کر حیران رہ جاتا لیکن بہرحال کوئین میکوویا کا مسئلہ بھی کچھ عجیب و غریب کیفیت اختیار کر چکا تھا اور اب میں اس سے اتنی دور رہنا چاہتا تھا کہ دوبارہ اسے تکلیف نہ دوں۔ اس نے بھی غالباً میرا پیچھا چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ میں تو اس جگہ کا تربیت یافتہ تھا۔ ایلوس مور نے جس جگہ کے بارے میں مجھے بتایا تھا۔ وہاں پہنچ کر میں نے پہلے ایک عام آدمی کی حیثیت سے قرب و جوار کا جائزہ لیا' اس وقت میری کیفیت ایک بالکل ایسے شخص کی تھی جو بہت عرصے سے مصائب کا شکار رہا ہو' میرے پاس ایک پھٹی ہوئی جیکٹ تھی۔ لیکن اس پھٹی ہوئی جیکٹ کے اندرونی حصے میں جو کچھ موجود تھا وہ بڑی اہمیت کا حامل تھا۔

بہرحال وقت گزرتا رہا اور میں نے اس عمارت کا بھرپور جائزہ لے لیا' مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ شخص جس کا نام ایلوس مور ہے کم از کم ذہنی طور پر انتہائی طاقتور ہے اور اس سلسلے میں اس نے مجھے جو معلومات فراہم کی تھیں وہ بالکل درست تھیں' اس جگہ جہاں وہ تین منزلہ عمارت تھی' دو کاریں پارک تھیں اور ان کے جو نمبر مجھے بتائے گئے تھے وہی تھے۔ میں نے دونوں کاروں میں دو افراد کو بیٹھے ہوئے دیکھ بھی لیا تھا' علاقہ پر رونق تھا۔ بہرحال میں ایک لمبا چکر کاٹ کر اس عمارت کے عقب میں آ گیا اور سامنے کے بجائے پیچھے سے اندرونی منزل پر جانے کے لیے میں نے قدم بڑھا دیے' بہرحال میں اندر داخل ہو کر سیڑھیاں عبور کرتا ہوا پہلی

منزل پر پہنچا' رات کا یہ وقت دفاتر کے بند ہونے کا وقت تھا لیکن کچھ دفاتر میں اب بھی روشنی تھی' غالباً کچھ لوگ خصوصی کاموں میں مصروف تھے۔ میں نے اس بات کو بھی محسوس کیا اور بڑی اچھی طرح سامنے والا راستہ استعمال کرتے ہوئے اوپر چڑھنے لگا۔ راستہ بالکل دشوار گزار نہیں تھا۔ عمارت کے عقبی طرف بھی لوہے کی سیڑھیاں لگی ہوئی تھیں جنہیں ایمرجنسی میں استعمال کیا جا سکتا تھا۔ بہرحال میں تھوڑا سا آگے بڑھا اور پھر میں نے یہی سیڑھیاں استعمال کرنا مناسب سمجھا' اول تو یہ کہ یہ سیڑھیاں عمارت کے عقبی حصے میں تھیں اور عقبی حصے میں جو گلی تھی وہ خاصی تلی تھی' بہرحال سیڑھیاں پہلی منزل کے بعد دوسری منزل تک پہنچ کر ختم ہو گئیں اور اس کے بعد مجھے پھر زینوں کی ہی جانب سفر کرنا پڑا' یہاں تک کہ جب میں تیسری منزل کے قریب پہنچا تو یہ پوری منزل ان لوگوں کے قبضے میں تھی اس لیے رات کے حصے میں انہوں نے دروازہ بند کر لیا تھا لیکن پھر میں نے اس کے لیے بھی ایک طریقہ کار دریافت کر لیا۔ دوسری منزل کی بالکنی کو میں نے بغور دیکھا تھا اگر نیچے اتر کر اس دوسری منزل تک پہنچا جائے اور پھر وہاں سے اس لوہے کے زینے کے ذریعے تیسری منزل کا راستہ اختیار کیا جائے تو بہ آسانی وہاں تک پہنچا جا سکتا تھا۔ جبکہ سامنے کے دروازے سے یہ راستہ کھلے ہوئے ملنا ممکن نہیں تھا۔ چنانچہ میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس جگہ پہنچا اور پھر وہاں سے اپنی پسند کے مطابق اس تلی سی راہداری میں اتر گیا جو آگے چل کر چوڑی راہداری میں تبدیل ہو جاتی تھی' یہاں تیسری منزل کا ایک راستہ موجود تھا' بہرحال میں وہاں پہنچ گیا اور ایک جگہ کھڑے ہو کر آہٹیں سننے کی کوشش کرنے لگا۔ ہو سکتا ہے یہاں باقاعدہ پہرے کا بندوبست ہو۔ چنانچہ صورتحال کا جائزہ لینا بڑا ضروری تھا اور میرا اندازہ بالکل درست نکلا' یہاں اس راہداری میں بے شک تاریکی چھائی ہوئی تھی لیکن تاروں کی مدھم مدھم روشنی نے اسے تھوڑا بہت نمایاں کر رکھا تھا اور میں نے ایک لمحے کے اندر محسوس کر لیا تھا کہ وہاں پہرے کا معقول بندوبست ہے' دو محافظ ٹہلتے ہوئے میری جانب آ رہے تھے اور ان دونوں کے کاندھوں سے رائفلیں لٹکی ہوئی تھیں' میں جس جگہ کھڑا ہوا تھا وہ ایسی نہیں تھی کہ وہاں میں اپنے آپ کو مکمل طور سے محفوظ سمجھ سکوں' دیوار سے چپک کر کھڑا ہو جانا ایک الگ بات ہے۔ لیکن قریب پہنچنے کے بعد کوئی بھی اس سیاہ دھبے کو بہ آسانی محسوس کر سکتا تھا جو اچانک دیوار میں نمودار ہو گیا ہو' اس سلسلے میں کیا کیا جا سکتا ہے۔ میں نے ایک لمحے میں فیصلہ کیا اور سوچا کہ ویسے تو جو صورتحال ہو گی اس سے نپٹنے کے لیے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کارروائی کرنا پڑے گی لیکن کھڑے رہنے کی نسبت لیٹ جانا زیادہ مناسب ہے۔ چنانچہ میں دیوار کے ساتھ ساتھ زمین پر لیٹ گیا اور اس کے بعد میں نے آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع کر دیا' میں خود ان لوگوں سے فاصلہ کم کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا میں اس فاصلے کو عبور کرتا رہا' وہ دونوں محافظ اپنی رائفلیں سنبھالے ہوئے تھوڑے سے آگے آئے اور اس کے بعد پلٹ کر دور چلے گئے' میں دیوار سے لگا آہستہ آہستہ رینگتا ہوا اس عمارت کے ایک ایک کمرے کے سامنے سے گزرتا رہا اور پھر میں نے بالکل آخری حصے کی جانب دیکھا' یہاں سے راہداری دوسری جانب مڑ گئی تھی اور پہرہ دینے والے محافظ اسی سمت جا رہے تھے۔ بہر حال اب اس کے بعد مجھے کوئی نہ کوئی عمل کر ڈالنا تھا۔ چنانچہ میں نے ان محافظوں کی واپسی کا انتظار شروع کر دیا۔ اب میرے اندر وہی قوت ابھر آئی تھی جو ایسے خطرناک معاملات میں کام کرتے ہوئے میری فطرت میں پیدا ہو جاتی تھی۔ میں بارہا اس کیفیت کا تجزیہ کر چکا تھا۔ شاید آپ کو یاد ہو کہ کسی زمانے میں روز آرگنائزیشن والوں نے مجھ پر کچھ تجربات کیے تھے۔ ان تجربات کو وہ ان مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال کرنا چاہتے تھے لیکن بعد میں میرے اندر پیدا کی جانے والی یہی تمام کیفیات ان کے لیے عذاب جان بن گئی تھیں اور انہیں بہت سے نقصانات اٹھانے پڑے تھے۔ انہوں نے اپنی سائنسی قوتوں سے کام لے کر میرے اندر یہ کیفیت بھی پیدا کی تھی کہ جب کبھی میں اپنے آپ کو خطرات میں گھرا ہوا محسوس کرتا تھا تو میرے اندر سے ایک ایسی اعصابی قوت نمودار ہو جاتی تھی جو مجھے دنیا کے ہر خطرے سے بے نیاز کر دیتی تھی اور اس وقت میں زیادہ طاقتور اور چوکنا ہو جاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت بھی میں ایسی ہی کیفیت کا شکار تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ مجھے ان محافظوں کو ٹھکانے ہی نہیں لگانا ہے بلکہ عمارت کے اندر بھی پہنچانا ہے۔ ویسے یہ اندازہ بھی مجھے ہو گیا تھا کہ وہ محافظ جو چھت پر ٹہل رہے ہیں خاصے تربیت یافتہ ہیں ان میں سے ایک دوسرے کے پیچھے اس طرح ٹہل رہا تھا کہ اس کی حفاظت کر سکے' مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ان دونوں کو بیک وقت ختم نہیں کیا جا سکتا' چنانچہ مجھے جو کچھ بھی کرنا تھا بڑی احتیاط کے ساتھ کرنا تھا اور ایسے کسی قدم پر عمل کرنا تھا کہ ان دونوں کو ایک ہی وقت میں شکار کیا جا سکے اگر کسی ایک کو ذرا بھی موقع مل گیا تو لازمی بات تھی کہ پھر دوسرے پر قابو پانا مشکل ہو جاتا اور اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ عمارت میں کتنے افراد موجود ہوں۔ چنانچہ اس وقت زبردست مہارت کے ساتھ کام کرنا ہی کامیابی کی

ضمانت تھی ورنہ پھر شدید نقصان اٹھانے کے لیے تیار رہنا چاہیے تھا اور میں نے تو اب ویسے بھی ہر طرح کا چیلنج قبول کر لیا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح پھیلائے لیے کہ ان دونوں کے درمیان کا فاصلہ میرے ہاتھوں کی گرفت میں آ جائے' پھر وہ آہستہ آہستہ ادھر بڑھنے لگے ان کے قدموں کی دھمک مجھے اپنی کنپٹی میں محسوس ہو رہی تھی۔ اس وقت مجھے ایک زبردست کارنامہ سرانجام دینا تھا اور اس کے لیے انتہائی مہارت کے ساتھ عمل کرنا تھا' پہلا محافظ میرے سامنے سے گزرا' اسے محسوس نہیں ہوا کہ دیوار کے پاس کوئی انوکھی چیز ہے لیکن یہ صرف ایک لمحے کی بات تھی' اب اندھا تو وہ نہیں تھا اور پھر راہداری اس قدر شفاف تھی کہ کسی اجنبی چیز کا ہر دم احساس ہو جائے البتہ جھونک میں وہ میرے پاس سے گزر گیا تھا اور اسی درمیاں دوسرا محافظ بھی میرے قریب سے گزرا' پہلا محافظ میری مدد کے لیے آگے بڑھ آیا تھا' میں اسے اپنی مدد ہی کہہ سکتا ہوں اس لیے میرے ہاتھوں کی رینج اتنی نہیں رہی تھی جتنی میں چاہتا تھا اور اگلا محافظ ذرا سا آگے نکل گیا تھا البتہ واپس پلٹ کر اس نے اپنے منہ سے کچھ کہنے کی کوشش کی اور اسی دوران میں نے اپنے بازوؤں اور کلائیوں کی پوری قوت استعمال کی' میرے ہاتھ دونوں سمت سے ان کی گردنوں پر پڑے تھے اور اس قوت سے پڑے تھے کہ ان دونوں کے سر آپس میں ٹکرا گئے تھے بالکل ایسی ہی آواز سنائی دی تھی جیسے کچے تربوز کے پھٹنے کی آواز ہوتی ہے' پتا نہیں میری کلائیوں میں اس وقت اتنی قوت کہاں سے آ گئی تھی یا پھر یہ زندگی اور موت کا معاملہ تھا ان کے حلق سے آوازیں تک نہ نکل سکیں۔ میں نے ایک بار پھر ان کے بال پکڑے' طریقہ کار بہت ہی شاندار رہا تھا۔ چنانچہ میں نے پوری قوت سے ان دونوں کے سر ایک بار پھر ٹکرا دیئے اور اس بار ان کے حلق سے ہلکی ہلکی آوازیں نکل گئیں لیکن میرا کام ہو چکا تھا میں نے انہیں ایک لمحے کے اندر بے بس کر دیا اور پھر زمین پر ان کے گرنے کا دھماکا بھی ہوا تھا لیکن اب اتنا خطرہ تو مول لینا ہی تھا۔ چنانچہ میں نے دونوں کے نرخروں پر ہاتھ جما دیئے اور بدن کی پوری قوت اپنے ہاتھوں پر منتقل کر دی۔ نتائج عمدہ ہی نکلے تھے۔ ویسے بھی خدا کے فضل سے میں ایک طاقتور آدمی ہوں' چند لمحوں کے بعد ہی ان کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ زندگی سے محروم ہو گئے ہیں یا پھر ہوش و حواس سے' اس وقت یہ باتیں جاننے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ میں نے راہداری کے دوسرے سرے پر کچھ آہٹیں سنی تھیں غالباً ان کے گرنے کی آوازیں اور ان کے منہ سے نکلنے والی آوازوں پر کوئی نہ کوئی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چونک کر اس جانب متوجہ ہوا تھا' میں نے ایک لمحے کے اندر ان کے جسموں کو گھسیٹا اور دیوا کے ساتھ ساتھ لٹا دیا' میرا اندازہ درست نکلا تھا۔ کیونکہ دوسری راہداری ایک دم روشن ہوئی تھی اور مجھے اس کی وجہ بھی معلوم ہوگئی تھی۔ کسی ایسے کمرے کا دروازہ کھلا تھا جس کے اندر تیز روشنی پھیلی ہوئی ہوگی اور اس کی وجہ سے یہ روشنی راہداری میں پھیل گئی تھی۔ میں دم روک کر کھڑا ہو گیا۔ تبھی کسی کی آواز سنائی دی۔

''سائمن' روفس کدھر ہو تم لوگ' سائمن' روفس۔''

عجیب گونج دار آواز تھی جو سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ کیسی شخصیت کی ہے۔ پھر قدموں کی چاپ سنائی دی اور میں ہوشیار ہوگیا لیکن اچانک ہی مجھے یہ احساس ہوا کہ قدموں کی چاپ اس جانب نہیں بڑھ رہی بلکہ غالباً مخالف سمت جاری ہے اپنی جگہ سے تھوڑا سا کھسک کر میں نے سامنے کی سمت دیکھا اور مجھے وہ نظر آ گیا جو شاید غلط فہمی میں اس طرف آنے کے بجائے راہداری کے دوسرے حصے کی جانب جا رہا تھا اور اس خیال کا شکار تھا کہ شاید وہ دونوں محافظ اس سمت گئے ہیں۔ میں نے ایک لمحے کے اندر فیصلہ کیا اور برق رفتاری سے دوڑتا ہوا اس روشنی کی جانب بھاگا اگر یہ شخص اس کمرے سے تنہا نکلا ہے تو اس کی واپسی سے پہلے میں اس کمرے میں داخل ہو جاؤں اور اپنے آپ کو کہیں پوشیدہ کرلوں' لیکن بڑا ہی لطف آیا اس وقت جب میں اپنے اس کام کو مکمل کر کے اس کمرے میں داخل ہوا اور میں نے اپنے سامنے ایک شخص کو کھڑے پایا جو بڑی اچھی شخصیت کا مالک تھا' خوب صورت لباس میں ملبوس لیکن اس بدبخت کا چہرہ میرے علم میں تھا یعنی تمام مصیبتوں کی جڑ' یہ ہینڈون تھا سو فیصد ہینڈون' ایک طرف جہاں میرا دل خوشی سے اچھل پڑا تھا وہیں مجھے یہ احساس بھی تھا کہ ہینڈون معمولی شخصیت نہیں ہے بلکہ یقینی طور پر یہاں اس نے معمولی انتظامات نہ کر رکھے ہوں گے' بہر حال میرے لیے ایک دلچسپ صورتحال پیدا ہوگئی تھی۔ ہینڈون نے تعجب بھری نگاہوں سے مجھے دیکھا اور پھر نہایت پرسکون انداز میں کئی قدم پیچھے ہٹ گیا تھا۔ ایک لمحے کے لیے میں نے اس کی شخصیت پر غور کیا۔ اب تک مجھے اس کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوتی رہی تھیں ان کے تحت یہی اندازہ قائم کیا جا سکتا تھا کہ وہ انتہائی خونخوار شخصیت کا مالک تھا ایک ہیبت ناک آدمی ہوگا لیکن یہ شخص یقینی طور پر ایسا نہ تھا جیسا اس کے بارے میں کہا گیا تھا بلکہ نہ جانے کیوں وہ مجھے کسی قدر ایک مہذب انسان نظر آیا' حلیہ بھی اتنا برا نہیں تھا اور اس کے پیچھے ہٹنے

کے انداز میں بھی یہ کیفیت نہیں تھی کہ وہ فوری طور پر مجھ سے مقابلے کا خواہشمند ہے البتہ تھوڑا سا پیچھے ہٹنے کے بعد اس نے مجھ سے سوال کیا۔

''تم میرے لیے اجنبی ہو اور کچھ ایسا احساس ہوتا ہے مجھے جیسے خفیہ طریقے سے یہاں داخل ہوئے ہو۔ کیا ایمبر سے تمہاری ملاقات ہوئی؟'' میں نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ پھرتی سے پیچھے ہٹ کر دروازہ بند کر دیا تاکہ وہ شخص جو آگے گیا ہے واپس پلٹے تو فوری طور پر اندر نہ داخل ہو سکے کیونکہ بہرطور اسے دونوں محافظوں کی لاشیں دستیاب ہو جائیں گی اور وہ صورتحال سے واقف ہو جائے گا۔ میرے دروازہ بند کرنے پر بھی ہینڈون نے کسی خاص ردعمل کا اظہار نہیں کیا تھا بلکہ وہ پیچھے ہٹ کر بالکل گوشے میں پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا بس ایسا ہی انداز تھا جیسے کوئی تھکا ہوا آدمی ہو' پھر وہ آہستہ سے بولا۔

''کون ہو اور کس مقصد سے یہاں تک پہنچے ہو ویسے میں تمہیں ایک بات سے آگاہ کر دوں کہ یہ دروازہ جو تم نے اپنے عقب میں بند کیا ہے اس کے بند کرنے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ایمبر کے پاس اس کی چابی موجود ہے اور وہ باہر سے اسے کھول سکتا ہے۔'' ہینڈون نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ درحقیقت مجھے دروازے پر سرسراہٹ سی محسوس ہوئی اور پھر اس سے پہلے کہ میں پلٹتا دروازہ پوری قوت سے کھلا اور ایمبر اندر داخل ہو گیا۔ اس کا نام مجھے ہینڈون کی زبانی ہی معلوم ہوا تھا' آنے والا شخص شاید مارشل آرٹ کا بہت بڑا ماہر تھا اور جانتا تھا' دشمن کو کسی طرح زیر کرنا چاہئے' ایک انتہائی خوب صورت داؤ کے تحت اندر داخل ہوتے ہی وہ سیدھا زمین پر لیٹ گیا اور اس طرح سلپ لگائی کہ ایک لمحے کے اندر مجھ تک پہنچ گیا' اس نے اپنی دونوں ٹانگیں میرے گھٹنوں کے جوڑ پر ماری تھیں اور چونکہ یہ داؤ واقعی میرے لیے اجنبی تھا اس لیے میں مار کھا گیا۔ میں جس طرح اپنا توازن کھو بیٹھا کہ مجھے خود اس کا اندازہ نہیں ہو سکا تھا اور دوسرے لمحے میں اوندھا اسی کے اوپر گر پڑا۔ وہ غالباً مجھے لپکنے کے لیے تیار ہی تھا۔ چنانچہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اس نے میری پسلیوں پر ضربیں لگائیں اور درد کی شدت سے میں دوہرا ہو گیا مجھے یوں لگا تھا جیسے ان ضربوں سے میرے پھیپھڑے پھٹ گئے ہوں شدید تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے میں نے لوٹ لگائی اور وہ جو دوبارہ اپنے ہاتھ پھیلا کر مجھ پر دوبارہ ضرب لگانے کی کوشش کر رہا تھا صرف ایک ہاتھ سے میری پشت پر ضرب لگانے میں کامیاب ہو سکا اور میں اس کے دوسرے ہاتھ سے پھسلتا ہوا لڑھک کر اس سے کچھ فاصلے پر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پہنچ گیا۔ اس نے بھی میرے ہی انداز میں لوٹ لگائی اور ایک بار پھر مجھ تک پہنچنے کی کوشش
لیکن اس بار میں نے پلٹ کر ایک لات اس کی گردن پر رسید کر دی صرف ایک لمحے کے
اس کے حلق سے ایک آواز سی نکلی تھی لیکن دوسرے لمحے اس نے کسی بریک ڈانسر کی طرح
کروٹ بدلی' ایک ہاتھ پر اپنے بدن کو گھمایا او پھر سیدھا کھڑا ہو کر ایڑیوں پر گھوم کر میر
دائیں جانب آ گیا وہ انتہائی توانا اور پھرتیلا معلوم ہوتا تھا پاؤں بہت زیادہ مضبوط اور اعص
قوت نا قابل یقین حد تک طاقت ور محسوس ہوئی تھی اس کے انداز میں ذرہ برابر خوف یا پریشا
نہیں تھی بلکہ اس کے موٹے موٹے ہونٹوں پر ایک عجیب سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی ایسے لوگو
سے مجھے اچھی واقفیت تھی جو کسی مد مقابل کو سامنے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور ان کا انداز فکر
ہوتا ہے کہ چلو کوئی تو ایسا ملا جس سے اپنی پسند کی جنگ کی جا سکتی ہے اور اس کی تصدیق ا
کے الفاظ سے بھی ہو گئی' وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا تھا۔

''جان دار لگتے ہو' سنو مجھ سے بھرپور مقابلہ کرو میں بہت دن سے کسی مد مقابل ک
لیے ترس رہا ہوں کوئی کم بخت ٹکتا ہی نہیں اگر تم میرے دونوں ہاتھوں کی ضربیں برداشت
گئے ہو تو سنو میں تمہیں اپنا طریقہ جنگ بتا دوں' میں کیکٹس ہوں اور تم سے کیکٹس لڑوں گا۔''

درحقیقت یہ نام میرے لیے بھی اجنبی تھا اور میں نہیں جانتا تھا کہ مارشل آرٹ م
کیکٹس کا کیا مقام ہوتا ہے لیکن اس وقت کسی معلومات کی گنجائش نہیں تھی اس نے اپنا دا
ہاتھ سیدھا کیا اور پھر اسے ایک جھٹکا دیا۔ غالباً اس کی آستین میں چھپا ہوا ایک سیدھا نوک د
خنجر اس کے ہاتھ میں آ گیا اس نے خنجر کو ہاتھ میں پکڑا اور اسے سانپ کے پھن کی طر
میرے سامنے لہرایا۔ میں سناٹے میں آ گیا تھا دل میں' میں نے سوچا کہ بھائی کیکٹس یہ تو کو
شریفانہ جنگ نہ ہوئی میں خالی ہاتھ ہوں اور تم کیکٹس' لیکن سوچ کی زبان نہیں ہوتی' وہ انتظ
کرنے کی کیفیت میں نہیں تھا بلکہ اس نے ایک عجیب سے انداز میں اپنے ہاتھ کو جنبش دی ا
پھر ایڑیوں پر گھوم کر بجلی کی طرح ہاتھ چلایا' یہ میرا وہم نہیں تھا بلکہ یا تو حقیقت تھی یا پھر ممکن ہے
مجھے دھوکا ہوا ہو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ہاتھ کی جسامت بڑھ گئی ہو' نوک دار خ
میرے بازو پر لگا تھا اور اگر تھوڑا سا اور آگے بڑھ جاتا تو یقینی طور پر میرے بازو پر لگنے والا ز
بڑا شدید ہوتا ایسا کہ شاید مجھے ناکارہ ہی کر دیتا البتہ میرا لباس کٹ گیا تھا اور میں اس ک
مہارت کو داد دیے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔ میں نے اسے مہلت دیے بغیر خود بھی اس پر وار کیا گ

وہ ایڑیوں کے بل پر گھوم کر خود کو بچا گیا۔ حقیقت میں اس وقت ایک مشینی انسان سے جنگ کر
رہا تھا اب یہ ضروری تو نہیں کہ فلموں کے ہیرو کی طرح ہر شخص پر اپنی مرضی کے مطابق قابو پا لیا
جائے۔ اصل میں جسامت تو جو کچھ بھی اس کی تھی وہ ایک الگ بات تھی لیکن کم بخت کے
پورے بدن میں بجلیاں دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں اس کے مسلز سے اندازہ ہو رہا تھا کہ
مختلف پرزے اپنا اپنا عمل کر رہے ہیں وہ میرے اردگرد اس طرح ناچ رہا تھا کہ میں اسے
چھو بھی نہیں پا رہا تھا بہر حال میں نے اس سے تھوڑا سا فاصلہ اختیار کیا' دوسری طرف مجھے
ہینڈون کی طرف سے بھی خطرہ تھا۔ ہینڈون جس طرح خطرناک شخصیت کا مالک قرار دیا گیا تھا
اس کی نسبت اس وقت وہ نہایت پرسکون تھا اور اب بھی میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ اس کے
چہرے پر ایک تماشائی کی سی حیثیت نہیں بلکہ ایک گہری سنجیدگی طاری ہے یوں محسوس ہوتا تھا
جیسے وہ اس جنگ کے اختتام کا منتظر ہو اور یہ بھی لگ رہا تھا کہ بذات خود وہ اس جنگ میں کوئی
حصہ لینے کا خواہش مند نہ ہو لیکن' یہ تمام باتیں سوچنے یا غور کرنے کا وقت بھلا کہاں تھا' میں تو
اس عفریت سے نپٹ رہا تھا جو کسی بھی لمحے مجھے موت کی نیند سلا سکتا تھا اس کی آنکھوں کی
چمک' اس کے لڑنے کا انداز اس سے پہلے بھی میرا سابقہ بہت سے خطرناک لوگوں سے پڑ چکا
تھا' لیکن یہ اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس وقت ایک انوکھی ہی کیفیت سے دوچار تھا'
اچانک ہی مجھے موقع ملا اور میں نے اس وقت اس پر حملہ کیا جب وہ خنجر کا وار مجھ پر کر کے اپنی
ناکام کوشش میں پلٹ کر اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے تھا اس بار میں نے کوشش کی تھی کہ اس
کے ہاتھ سے خنجر چھین لوں مگر وہ اس موقعے پر بھی پھرتی دکھا گیا' میرا ہاتھ اس کی کلائی پر سے
پھسلتا ہوا اس کے چہرے پر جا لگا تھا اور مجھے یقین تھا کہ اس کی ناک میرے ہاتھ کی زد میں
آئی مگر اس نے اس زوردار ضرب کو بھی برداشت کر لیا' وہ بلا کا خود اعتماد معلوم ہوتا تھا اور تعجب
کی بات تھی کہ اس نے آہستہ سے آنکھیں بھینچ کر گردن جھٹکی اور انتہائی ماہرانہ انداز میں مجھ پر
حملہ کیا اس کی کوشش تھی کہ وہ میری گردن ہی شانوں سے اتار پھینکے اگر میں اچھل کر پیچھے نہ
ہٹ جاتا تو اس بار شاید وہ کامیابی حاصل کر لیتا اس کے ہاتھ میں دبا ہوا عجیب و غریب
ساخت کا خنجر جو اب اس کی انگلیوں کا ایک حصہ معلوم ہو رہا تھا ہر طرف سے مجھ پر لپک رہا تھا
اور اگر اس وقت میں بھی ایک عجیب و غریب رقص نہ کر رہا ہوتا تو یقینی طور پر میرے بدن پر
اتنے زخم بن چکے ہوتے کہ ان کا گننا مشکل ہو جاتا ادھر ہینڈون کے سکون پر مجھے حیرت تھی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہینڈون اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے اس کی اس معاملے میں کوئی غرض ہی نہ ہو۔ اب صور حال یہ تھی کہ اس وسیع و عریض کمرے کے درمیانی حصے میں ایک ایسی ناقابل یقین جنگ ہو رہی تھی جس کا صحیح نام بھی نہیں لیا جا سکتا تھا یا اگر اسے کیمرے سے شوٹ کر کے کسی سامنے پیش کیا جاتا تو وہ اپنی زندگی کی حیرت انگیز جنگ دیکھتا' میں یہ سوچ رہا تھا کہ اس تیلے شخص پر قابو پانا آسان نہیں ہوگا کوئی ایسا ہی عمل کرنا چاہیے جو اسے حیران کر دے اور آ کار ایسی ایک ترکیب میری سمجھ میں آ گئی چھت سے فانوس لٹک رہا تھا گو یہ فانوس اس وقت روشن نہیں تھا لیکن اس کی بناوٹ ایسی تھی کہ اگر میں کوشش کرتا تو برق رفتاری سے اس فانو تک پہنچ سکتا تھا اور اس کے بعد کم از کم اسے حیران کر کے کوئی ایسا عمل کر لیتا جو اس کی توقع خلاف ہوتا اس وقت میں دفاعی جنگ لڑ رہا تھا اور اسے مجھ پر فوقیت حاصل تھی میں نے آ اپنی اس کوشش پر عمل کر ڈالی اور برق رفتاری سے فانوس پر چھلانگ لگائی حالانکہ فانوس زم سے تقریباً کوئی نو فٹ اونچا تھا لیکن میں نے اپنے اندازے کی بنا پر اس میں کامیابی حاصل لی اور فانوس کے سب سے آخری پیس کی راڈ پکڑ کر لٹک گیا' بڑے مزے کی بات ہوئی تھی غالباً اس وقت اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش میں مصروف تھا اور اس نے یہ نہیں دیکھا تھا میں نے کیا حرکت کی ہے اپنے آپ کو سنبھال کر وہ پھر پلٹا لیکن اسے یہ اندازہ نہیں ہو سکا میں فانوس پر پہنچ گیا ہوں میں نے اپنے پاؤں بھی اوپر کر لیے تھے اس نے خنجر والا ہاتھ آ بڑھایا اور مجھے نہ پا کر کسی قدر حیران ہو گیا' پھر اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھا' فانوس کی جانب اس کی توجہ نہیں گئی تھی اور میں سمجھتا تھا اس سے اچھا موقع مجھے کوئی نہیں مل سکے گا۔ چنانچہ جیسے ہی وہ میری زد میں آیا میں نے پوری قوت سے اپنے دونوں پاؤ اکٹھے کر کے اس کے سر پر مارے اور فانوس چھوڑ دیا اس بار وہ بری طرح اچھل کر نیچے گرا اور کچھ اس طرح گرا تھا کہ اس کی گردن بھی مڑ گئی تھی بس اس کے بعد میں اگر اسے موقع دیتا شاید مجھ سے بڑھا بے وقوف روئے زمین پر دوسرا نہ ہوتا ایک بار اسے گرانے کے بعد دوبا اٹھنے دینا اپنی زندگی کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے ٹھوکروں رکھ لیا اور اتنی زوردار ٹھوکریں اس کے جسم پر ماریں کہ آپ کو بتا نہیں سکتا لیکن محسوس یہی ہو تھا' جیسے کسی پتھر کی سل پر ٹھوکریں مار رہا ہوں اگر یہ یقین نہ ہوتا کہ وہ انسان ہی ہے تو اپنی ا کوشش پر مجھے خود ہی شرمندگی ہوتی' مجھے ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے میری ان ٹھوکروں کا اس پر کو

نہ ہو رہا ہو لیکن کچھ لمحوں کے بعد یہ خیال غلط ثابت ہو گیا کیونکہ میری ٹھوکر اس کی کنپٹی پر لگی تھی اور اس بار وہ اوندھا ہو گیا تھا اس نے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور یوں محسوس ہوا جیسے وہ اپنے چکراتے ہوئے دماغ پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہو۔ چنانچہ میں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور اس کے بعد پے در پے ٹھوکریں اس کے سر کے اس حصے پر مارتا رہا جسے نشانہ بنا میں نے صحیح معنوں میں اپنا مقصد حاصل کیا تھا۔ وہ اب بری طرح اچھل رہا تھا مجھے اصل خطرہ ہینڈون کی طرف سے تھا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ میری عقل چکرا کر رہ گئی تھی ہینڈون جس طرح ان سارے معاملات سے بے تعلق نظر آ رہا تھا وہ ناقابل یقین بات تھی یہاں تک کہ میں نے آخر کار اس دیو کو پچھاڑ لیا اور اس کے بعد میں برق رفتاری سے ہینڈون کی جانب متوجہ ہوا۔ ہینڈون اب بھی اس طرح بیٹھا ہوا تھا میں اس کی طرف بڑھا تب بھی اس نے کوئی جنبش نہیں کی تھی۔

''کیا آپ پتھرا گئے ہیں مسٹر ہینڈون اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی یہ خاموشی آپ کو بچا لے گی تو اس خیال کو دل سے نکال لیجیے۔ میں آپ کی چھوڑوں گا نہیں۔''

ہینڈون کے پتھرائے ہوئے وجود میں جیسے میرے ان الفاظ سے جان پڑ گئی۔ وہ آہستہ سے بولا۔

''اگر مجھ سے گفتگو کیے بغیر تم مجھے دشمن سمجھ کر ہلاک کرنا چاہتے ہو تو ایمر جیسے شخص کو جس طرح شکست دے دینے والے سے میں جنگ نہیں کر سکتا جو کرنا چاہو کر لو' مجھ سے بات کرنا چاہتے ہو تو میں اس کے لیے حاضر ہوں۔''

''سب سے پہلے آپ یہ بتائیے کہ کیسھال کہاں ہے؟ کیا اسی عمارت میں.....؟''

''کیسھال اس عمارت میں نہیں ہے لیکن وہ جہاں ہے میں تمہیں اس کا پتا بتا سکتا ہوں تمہیں وہاں پہنچنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔''

''گڈ' بات عمدہ ہے لیکن مسٹر ہینڈون آپ نے اس طرح ہتھیار کیوں ڈالا ہے؟''

''یہ سوال بھی تم اس وقت اگر نہ کرو تو بہتر ہے۔''

''چلیے ٹھیک ہے یہ بتائیے کہ اس عمارت میں اس وقت کتنے افراد موجود ہیں؟''

''اس وقت تقریباً تیرہ افراد یہاں ہیں اور وہ جو سامنے کالے رنگ کی بیل لگی ہوئی ہے اسے دبا دیا جائے تو وہ بہترین ہتھیاروں کے ساتھ یہاں پہنچ جائیں گے۔ اصل میں تم نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اسے حیران کر کے شکست دی ہے ورنہ اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ کم از کم بیس آدمیوں کے برابر طاقت رکھتا ہے'' میں نے اپنے انداز میں کسی قدر حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

''اور مائی ڈیئر مسٹر ہینڈون تم مجھے اس کے بارے میں اس طرح بتا رہے ہو جیسے یہ تمہارے لیے کوئی اجنبی شخص ہو۔''

''تفصیلات میں اگر فوراً ہی چلے جانا چاہتے ہو تو تمہاری مرضی ہے اگر کیسھال کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو اور بہتر ہے کہ زیادہ وقت ضائع نہ کرو تم' اس بات کا امکان تو نہیں ہے کہ اس وقت یہاں کوئی آئے گا۔ ہاں ذرا اتنا بتا دو کہ باہر موجود پہرے دار کسی پوزیشن میں ہیں اگر وہ یہاں تک آسکتے ہیں تب تم خطرے میں ہو۔ پہلے ان کا بندوبست کر لو اس کے بعد باقی باتیں کرنا۔'' میں کسی قدر تحیر زدہ انداز میں ہینڈون کو دیکھنے لگا۔ یہ شخص انتہائی چالاکی سے مجھے بے وقوف بنا رہا ہے اور ایک عجیب و غریب کیفیت کا اظہار کر کے شاید ذہنی طور پر مجھے معطل کر دینا چاہتا ہے حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ دوران جنگ یعنی اس وقت جب میں اس دیو قامت اور فولادی انسان سے مقابلہ کر رہا تھا اگر ہینڈون مداخلت کرتا تو میرے لیے بڑی مشکل پیش آجاتی اور شاید میں اس جنگ کو اپنی زندگی کی آخری جنگ قرار دے دیتا لیکن ہینڈون نے پرسکون رہ کر ایک عجیب و غریب کیفیت کا مظاہر کیا تھا یہ شخص یا تو دوسروں کو متحیر کر دینے کا عادی تھا یا پھر اس قدر طاقت ور اور ایسی قوتوں سے آراستہ جن کی موجودگی میں اسے اپنے دشمن سے کوئی خطرہ محسوس نہ ہوتا ہو۔ بہرحال اس نے مجھے بے شک متحیر کر دیا تھا یہ الگ بات ہے کہ میں اس تحیر کا اظہار نہیں کر رہا تھا۔ ہینڈون نے کہا۔

''ابھی حالانکہ کافی دیر تک اس بات کا خطرہ نہیں ہے کہ نیچے موجود سیکورٹی کے افراد کو اس جنگ اور ایمبر کی شکست کے بارے میں علم ہو جائے گا۔ میں نے تم سے پہرے داروں کے بارے میں پوچھا ہے ان کی کیا کیفیت ہے؟''

''دونوں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔''

''کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ تم انہیں بھی یہیں اٹھا لاؤ ویسے میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ ایمبر کے سلسلے میں زیادہ غلط فہمی کا شکار نہ ہو یا تو اسے قتل کر دو یا پھر اس طرح کر دو کہ وہ تم پر

دوبارہ وار نہ کر سکے۔ یہ انسان نہیں جنگلی جانور ہے۔ تمہاری ٹھوکروں نے بے شک اسے بے ہوش کر دیا ہے لیکن زیادہ دیر تک یہ بے ہوش نہیں رہ سکے گا۔''

''مسٹر ہینڈون کیا آپ اپنی تلاشی دینا پسند کریں گے؟''

میں نے کہا اور وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھ اوپر تک بلند کر لیے تھے ذہنی طور پر اس شخص نے میرا دماغ چکرا کر رکھ دیا تھا۔ یہ یہاں اس سازش کا سربراہ تھا اور اسی کے ایما پر کام ہو رہے تھے' جس شخص سے بھی میری ملاقات ہوئی تھی' اس نے ایک ہی بات کہی تھی کہ ہینڈون ایک خطرناک ترین شخصیت ہے اور یہ بات تو بڑی مشکل سے سامنے آئی تھی کہ ہینڈون کو ہی اسکارٹو میں اس بغاوت کا سربراہ متعین کیا گیا تھا لیکن یہ جس طرح تعاون کر رہا تھا اور اپنے آپ کو ایک بے ضرر انسان ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس چیز نے مجھے چکرا کر رکھ دیا تھا اور جب میں نے اس کے پورے بدن کی تلاشی لے ڈالی اور اپنے نظریے کے مطابق ایک ایسا وہم بھی نہ چھوڑا جو ایک سوئی اس کے پاس ہونے کے مترادف ہوتا یعنی یہ کہ وہ شخص کسی بھی طرح کے ہتھیار سے مسلح نہیں تھا اور نہ ہی اس کے پاس کوئی ایسی چیز برآمد ہوئی تھی جس سے یہ اندازہ ہوتا کہ وہ کسی کو اطلاع دے کر اس صورت حال کو کہیں اور پہنچا کر اور مجھے باتوں میں لگا کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہے تو میں نے اس سے کہا۔

''اس شخص کو میں بلاوجہ قتل نہیں کرنا چاہتا' تم اسے باندھنے میں میری مدد کرو۔''

''وہ جو سامنے میز کی دراز ہے اس میں ایک رسی پڑی ہوئی ہے بلکہ وہ رسی نہیں خاص قسم کے تاروں کا ایک کوائل ہے وہ اس کام آسکتا ہے لیکن میں تمہیں پھر بتائے دے رہا ہوں کہ اس سلسلے میں جلدی کرو اور کوئی کسر نہ چھوڑو اگر تم اجازت دو تو میں باہر جا کر ان پہرے داروں کو اندر گھسیٹ لاؤں حالانکہ اس وقت اگر اوپر کی آوازیں نیچے نہیں پہنچی ہیں تو باقی کسی کے آنے کا کوئی امکان نہیں ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضروری ہے۔''

''نہیں مسٹر ہینڈون انہیں وہیں پڑا رہنے دیجیے جو ہوگا دیکھا جائے گا اگر میں کمرے سے باہر جا کر انہیں اٹھا کر لانے کی کوشش کرتا ہوں تو اس دوران آپ کو غائب ہونے کا موقع مل جائے گا اور یہی کیفیت بعد کی بھی ہے یعنی یہ کہ اگر میں آپ کو اجازت دیتا ہوں تو بھلا آپ کی واپسی یہاں کیوں ہوگی۔''

ہینڈون مسکرانے لگا اور پھر بولا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''پھر ایک ہی ترکیب ہوسکتی ہے۔''

''آپ ان دونوں کی فکر بالکل مت کریں مسٹر ہینڈون تاروں کا وہ کوائل کون سی دراز میں بتایا ہے آپ نے؟''

''میں تمہیں نکال کر دیتا ہوں۔'' اس نے کہا اور میز کی جانب بڑھا لیکن میں پھرتی سے اس کے قریب پہنچ گیا اور میں نے اس سے کہا۔

''وہ بھی مجھے نکالنے دیں زیادہ بہتر ہوگا۔''

'محتاط ہونا اچھی بات ہے اور پھر ظاہر ہے تم میرے دوست نہیں دشمن ہو۔'' لیکن اس کے کہنے کے مطابق وہاں مضبوط تاروں کا ایک بڑا سا کوئل موجود تھا یہ تار میری سمجھ میں نہیں آئے تھے لیکن اتنا میں جانتا تھا کہ ان سے بہ آسانی اس شخص کو کسا جاسکتا ہے۔ چنانچہ میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ مسٹر ہینڈون بھی میرے ساتھ ہی تھے انہوں نے اسے سیدھا کیا تو میں نے دیکھا کہ ایمبر کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور وہ بے سدھ نظر آرہا ہے۔ مسٹر ہینڈون نے متحیرانہ انداز میں کہا۔

''اوہ' میرے خدا یہ تو مر گیا' یہ تو واقعی مر گیا۔ دیکھو اس کے سینے میں سانسوں کا زیروبم نہیں ہے۔'' میں نے بھی ایک لمحے میں محسوس کرلیا تھا کہ ایمبر مر چکا ہے۔ میں نے بے دریغ اس کے جسم کے تمام حصوں پر ٹھوکریں ماری تھیں ہوسکتا ہے، کچھ ٹھوکروں نے اس کے دل پر بھی ضربیں لگائی ہوں اور اس کا دل پھٹ گیا ہو۔ بظاہر باہر سے کچھ علامات نہیں تھیں لیکن اس کی آنکھوں کی رنگت' سانسوں کی غیر موجودگی اور سرد ہوتا ہو بدن یہ بتا رہا تھا کہ اب اس کے جسم میں روح باقی نہیں رہی ہے۔ میں ایک ٹھنڈی سانس لے کر سیدھا ہوگیا' پھر میں نے مسٹر ہینڈون سے کہا۔

''آپ براہ کرم یہ نہ سمجھئے کہ میں آپ کی جانب سے غیر مطمئن ہوں۔''

''پہلے یہ بتاؤ تنہا ہو یہاں پر یا کوئی اور بھی تمہارے ساتھ ہے' اپنی زندگی بچانے کا بندوبست کرو' کوئی بھی گڑبڑ ہوسکتی ہے میں نہیں چاہتا تمہاری کامیابی ناکامی میں تبدیل ہوجائے' بہت زیادہ خوش فہمیاں انسان کو نقصان ہی پہنچاتی ہیں۔''

''آپ کی اس مہربانی اور مشورے کا انتہائی شکریہ مسٹر ہینڈون۔'' میں نے کہا' بات واقعی صحیح تھی اور سمجھ میں آتی تھی۔ چنانچہ اس وقت ایک ہی فیصلہ کرسکتا تھا وہ یہ کہ ریتم سے

رابطہ قائم کر کے اسے اپنی مدد کے لیے بلاؤں' ذہن میں مسٹر ایلوس مور کا بھی خیال آیا تھا لیکن بہر حال ایلوس کو فوری طور پر اس کام میں شامل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ریتم اور میں اپنے اپنے طور پر کام کر رہے تھے اور ہمارے درمیان یہ بات طے ہوگئی تھی کہ ہم اپنے اپنے طور پر کام کریں گے اور اس کوشش میں کامیابی حاصل کرلیں گے۔ میں ہینڈون تک پہنچ گیا تھا تو اب ڈرامائی انداز میں سارے کام خود ہی کر کے ریتم تک نہیں جانا چاہتا تھا بلکہ ہینڈون کے ذریعے مجھے لیسھال کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہوسکتی تھی اس کے لیے فوری طور پر ریتم کی امداد حاصل کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ میں نے انتہائی ضروری حالات میں استعمال کرنے کے لیے اپنے پاس موجود ٹرانسمیٹر نکالا اور ریتم کو کال کرنے لگا' ایک لمحے کے اندر میری کال موصول کر لی گئی تھی۔

''ہاں' میں جانتی ہوں کون بول رہا ہے۔''

''ریتم میں تمہیں ایک پتا بتا رہا ہوں اس پتے پر جس قدر جلد ممکن ہو زیمرز کے ایک گروپ کے ساتھ پہنچ جاؤ۔ خبردار بہت سے مسلح افراد تمہیں موجود ملیں گے جو مدافعت کر سکتے ہیں بڑی احتیاط کے ساتھ اس کی آخری منزل پر آجاؤ اور میں یہاں تمہیں منتظر ملوں گا۔'' ایک لمحے کے لیے ریتم کی آواز سنائی نہیں دی تھی۔ میں نے پھر اسے مخاطب کیا تو وہ بولی۔

''ہاں' ٹھیک ہے' آخری منزل پر یعنی' یعنی........''

''ہاں''

''او کے' میں پہنچ رہی ہوں۔'' اس نے کہا اور میں نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا لیکن اچانک ہی مجھے اچھل کر دروازے کی جانب متوجہ ہوجانا پڑا کوئی اس دروازے سے اندر داخل ہوا تھا۔ میں فوری طور پر ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوگیا لیکن ریتم کو دیکھ کر سچی بات ہے میرے حواس بھی گم ہوگئے تھے۔ میں نے تو ابھی ابھی ٹرانسمیٹر پر ریتم کو اس عمارت کے بارے میں اطلاع دی تھی اور اسے اس کا پتہ بتایا تھا کوئی زندہ وجود پلک جھپکتے اس طرح کسی جگہ نہیں پہنچ سکتا' یہ تو روحوں کا ہی کمال ہوسکتا ہے۔ ریتم نے حیران نگاہوں سے پہلے زمین پر پڑے ہوئے ایمبر کو دیکھا تھا' پھر ہینڈون کو اور اس کے بعد مجھے' پھر اس کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ پھیل گئی تھی' اس نے کہا۔

''یقین کرو مائی ڈیئر دانش منصور! اپنے آپ سے پہلے تمہاری اس کامیابی پر میں حسد کا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

شکار نہیں ہوئی بلکہ انتہائی خوش ہوں۔ تمہاری اس کامیابی کو میں اپنی کامیابی تصور کرتی ہوں۔“

”اب اگر مجھے بے ہوش ہو جانے سے بچانا چاہتی ہو تو یہ بتاؤ کہ تم اتنی برق رفتاری سے یہاں کیسے پہنچ گئیں۔“

”نیچے موجود تیرہ افراد کو قابو میں کر لیا گیا ہے بلکہ بحالت مجبوری انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے اور میں تیسری منزل کی سیڑھیوں سے اوپر آ چکی تھی اور اس تنہا اور روشن کمرے کو دیکھ کو اس کی جانب بڑھ رہی تھی کہ ٹرانسمیٹر پر تمہاری کال موصول ہوئی۔

”کیا واقعی‘ لیکن تم ....“

”ہاں‘ میں بھی اپنے ذرائع سے کام لے رہی تھی اور آخر کار اس عمارت پر میری نشاندہی ہوئی تھی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ میں تمہیں اس عمارت پر کارروائی کرنے کے بعد کامیاب ہو کر سرپرائز دینا چاہتی تھی لیکن تم مجھ سے آگے نکلے‘ مجھے خوشی ہے اور مسٹر ہینڈون۔“

”یہاں خوشیاں منانے کی بجائے اگر تم چاہتے ہو کہ کیسھال کو حاصل کرو تو جو کچھ میں سن چکا ہوں اس کے تحت مجھے یہ اندازہ ہے کہ تمہارے آدمی یہاں موجود ہیں‘ خدا کے لیے مجھے یہاں سے لے چلو جہاں دل چاہے لے چلو‘ اس وقت تمہیں اس عمارت کے اردگرد کوئی اور ایسی شخصیت نہیں ملے گی جس سے تمہیں خطرہ ہو۔ یہ میری تلاشی لے چکا ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ میں کسی اور کو اپنے اس طرح قابو میں آ جانے کا پیغام دے دوں گا لیکن تم خطرہ مول لے رہے ہو‘ مجھے یہاں سے لے جا کر ایسی جگہ قید کرو جہاں تم مجھے محفوظ سمجھو اور اس کے فوراً بعد کیسھال کو حاصل کرنے کے لیے میرے بتائے ہوئے پتے پر ریڈ کرو‘ کیا سمجھے۔“ ریتم نے بھی مجھے حیرت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔ میں نے مختصر الفاظ میں ریتم کو صورت حال سمجھائی اور ریتم تیار ہو گئی لیکن اس کے باوجود ہم نے مسٹر ہینڈون کو عمارت سے باہر لے جاتے ہوئے ان کے دونوں ہاتھ ان کی پشت پر باندھ دیئے تھے اور منہ میں کپڑا ٹھونس دیا تھا اس کے ساتھ ساتھ ہی ان کی گردن سے ریوالور کی نالی بھی لگائی تھی۔ ریتم نے جو کچھ بھی کہا تھا سچ کہا تھا زیمرز اس وقت اس پوری عمارت میں قابض ہو گئے۔ ہمیں اس عمارت سے کچھ نہیں لینا تھا حالانکہ کرنے کے لیے تو بہت سے کام موجود تھے لیکن سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اس وقت ہم انتہائی سنسنی خیز کیفیت سے دوچار تھے‘ اور یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ آنے والے لمحات میں کیا صورت حال رہے اس لیے پہلے یہاں سے نکل جانا ضروری تھا بعد میں سوچا جائے گا کہ آگے

کیا کیا جائے یہ تھی صورت حال‘ چنانچہ مسٹر ہینڈون کو نیچے لایا گیا‘ زیمرز تین گاڑیوں میں موجود تھے‘ جن میں سے ایک ریتم کے استعمال میں تھی اسی گاڑی میں مسٹر ہینڈون کو بٹھایا گیا‘ تاحد نظر خاموشی اور سناٹا چھایا ہوا تھا لیکن مسلح زیمرز دور دور تک نگاہیں رکھے ہوئے تھے۔ چنانچہ ایک گاڑی آگے اور ایک پیچھے چل پڑی جن میں زیمرز سوار تھے ہماری کار درمیان میں تھی اور خود ریتم اسے ڈرائیو کر رہی تھی جبکہ میں اور مسٹر ہینڈون پچھلی سیٹ پر تھے اور میں نے مسٹر ہینڈون کو کور کر رکھا تھا چونکہ اس وقت ہمارا سفر کسی ایسی منزل کی جانب تھا جس کے بارے میں مجھے نہیں معلوم تھا۔ چنانچہ میں نے راستے میں ریتم سے اس کے لیے کوئی سوال بھی نہیں کیا۔ سفر اچھا خاصا طویل ثابت ہوا اور ہم ایک ایسی عمارت میں داخل ہو گئے جو شہر سے تھوڑے فاصلے پر نواحی علاقے میں کسی فارم ہاؤس کی شکل میں تھی۔ ریتم نے بہرحال مجھ سے زیادہ بہتر طریقے سے یہاں اپنا ٹھکانہ بنایا تھا اور فارم ہاؤس کی عمارت کے اندرونی حصے میں اس نے شاندار انتظامات کر رکھے تھے‘ غالباً یہ عمارت پہلے سے زیمرز کے قبضے میں تھی کیونکہ ریتم بہتر طور بتا چکی تھی کہ زیمرز دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور بڑی اچھی حیثیتوں کے مالک ہیں‘ تینوں گاڑیاں ساتھ ساتھ رک گئیں‘ راستے میں کوئی ایسا مشکل مرحلہ پیش نہیں آیا تھا جو باعث پریشانی ہوتا۔ مسٹر ہینڈون کو سب سے پہلے ایک کمرے میں پہنچایا گیا اور پھر ان سے کین تھال کے بارے میں تفصیلات معلوم کی گئیں۔ مسٹر ہینڈون نے کہا۔

”کیسھال ابھی تک یہیں موجود ہے اگر ان لوگوں کو موقع مل جاتا تو وہ فوری طور پر اسے یہاں سے منتقل کر دیتے‘ لیکن بہرحال انہیں یہ بھی احساس ہے کہ ان کے خلاف بھی اعلیٰ پیمانے پر کام ہو رہا ہے اور کوئی بھی اتنی آسانی سے کیسھال کو یہاں سے نکال کو نہیں لے جا سکتا‘ چنانچہ ابھی انہوں نے اسے ایک عمارت میں قید کر رکھا ہے اور موقع کے منتظر ہیں۔“

”عمارت کا پتا؟“ ریتم نے سوال کیا۔

”پوری طرح ذہن نشین کر لو ابھی رات کا کافی وقت باقی ہے مجھ سے مغز ماری کرنے کی بجائے بہتر ہے کیسھال کو بھی یہاں تک لے آؤ اور اس کے بعد تم لوگ جس طرح مناسب سمجھو‘ ویسے اگر تم چاہتے ہو کہ میں ان لوگوں کی نشاندہی بھی کر دوں جو اس سلسلے میں مکمل طور پر ذمہ دار ہیں تو میں یہ بھی کر سکتا ہوں لیکن تم جس طرح مناسب سمجھو‘ کیا تم رات بھر میں یہ کارروائی کر سکتے ہو؟“

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ایک سوال میں آپ سے کرنا چاہتا ہوں مسٹر ہینڈون؟''

میں نے کہا۔

''ہاں بولو۔''

''کیا اس عمارت میں جہاں آپ قید تھے باقاعدہ کام ہوتا ہے اور ان لوگوں کو پتا چل جائے گا کہ عمارت کی کیفیت کیا ہے۔''

''عمارت پوری طرح ہمارے قبضے میں ہے اور اگر تم وہ تیرہ افراد قتل کر چکے ہو جو وہاں موجود تھے تو سمجھو کہ ابھی اس عمارت کے سلسلے میں کوئی اہم کاروائی نہیں ہوگی یا پھر اتفاقیہ طور پر اگر کسی کو جانے کی ضرورت پیش آجائے یا کسی اہم سلسلے میں کوئی مجھ سے گفتگو کرنا یا مشورہ کرنا چاہے تو پھر صورت حال بگڑ جائے گی اور اصل مجرم روپوش ہو جائیں گے' کیسھال کو برآمد کرنے کے ساتھ ساتھ اگر تم چند افراد کو اپنے قبضے میں اور کر لو تو سمجھو کہ عارضی طور پر تم ان لوگوں کو ابھی صورت حال کی اطلاع نہ ہونے دو گے۔''

''ہاں اور وہ نام بھی بتایئے۔'' میں نے کہا اور ریتم کسی قدر پریشانی سے میری صورت دیکھنے لگی' لیکن بہرحال میں مسٹر ہینڈون سے ان ناموں کی تفصیلات معلوم کرنے لگا اور جو نام میرے علم میں آئے تھے وہ واقعی بڑے تعجب خیز تھے کیونکہ یہی تو وہ لوگ تھے جو ہینڈون کی بازیابی کے لیے سرگرداں تھے اور یہ چاہتے تھے کہ ہینڈون ان کے قابو میں آجائے اور مسٹر کیسھال وزیر اقتصادیات رہا ہو کر مارشل ویڈن کی تحویل میں آجائیں۔ بہرحال اس قسم کی سازشیں اتنے اعلیٰ پیمانے پر ہوتی ہیں اور زیمرز نے درحقیقت اس کام کو بہت بڑے چیلنج کے طور پر قبول کیا تھا۔ جب مسٹر ہینڈون یہ تفصیلات بتا چکے تو میں نے اس کمرے سے باہر نکلنے کے بعد ریتم سے کہا۔

''ہاں ریتم' تم اس بارے میں کیا کہتی ہو؟''

''میرا خیال ہے میری زندگی میں اتنے مشکل لمحات پہلے کبھی نہیں آئے بڑے بڑے خطرناک مراحل میں' میں نے خود کو پرسکون رکھا ہے۔ کیروشین قبائل کے درمیان جس طرح تم نے مجھے دیکھا دانش منصور! اس سے تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا میں جن حالات میں کام کر لینے کی عادی ہوں لیکن سچ بتا رہی ہوں کہ مسٹر ہینڈون کو یہ تمام باتیں کرتے دیکھ کر میری حیرت انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔''

''اب صرف میرے پاس ایک ہی ذریعہ رہ جاتا ہے۔''

''کیا؟''

''اس کا نام ایلوس مور' ایک عجیب و غریب شخصیت ہیں' میں نہیں جانتا اس کے وسائل کیا ہیں لیکن بہرحال میں تنہا یہ سب کچھ نہیں کر سکتا اور میں سمجھتا ہوں کہ زیمرز کی تعداد بھی اتنی نہیں ہے کہ وہ راتوں رات ان جگہوں پر چھاپے ماریں اور وہ عمل کر ڈالیں جو ہم چاہتے ہیں۔''

میرے پاس اس وقت یہاں تقریباً ساٹھ آدمی جمع ہو چکے ہیں۔ اصل میں اس صورت حال سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد میں بھی بڑی برق رفتاری سے کام کرتی رہی ہوں۔ میں نے قرب و جوار سے زیمرز کی بڑی تعداد جمع کر لی ہے اور یہ فارم ہاؤس بڑی وسعتوں میں ہے اگر ہم راتوں رات ان پانچ افراد کو جمع کر لیں جن کے نام ہمارے سامنے لائے گئے ہیں تو یہ سمجھو کہ عارضی طور پر تو ہم ان لوگوں کو معطل کر ہی دیں گے باقی جہاں تک معاملہ اس عمارت کا ہے وہاں سے اگر مقامی سیکورٹی کو کچھ لاشیں ملیں تو فوری طور پر وہ یہ تو نہ جان سکیں گے کہ قاتل کون ہے۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ اس کی تشہیر ہو جائے گی اور کچھ لوگ یہ جان جائیں گے کہ مسٹر ہینڈون مقامی حکومت کے قبضے میں آچکے ہیں' بڑا غور کرنے کا مقام تھا دماغ میں کھچڑی پک رہی تھی تب میں نے مدہم لہجے میں کہا۔

''تو پھر ایک اور تدبیر میرے ذہن میں آتی ہے مائی ڈیئر ریتم۔''

''کیا؟''

''عمارت سے تمام لاشوں کو غائب کر دیا جائے اور کسی خاص ذریعے سے وہاں سیکورٹی لگا دی جائے۔''

''تم نے ابھی ایک شخص کا حوالہ دیا تھا غالباً ایلوس مور۔''

''ہاں' حکومت کا ایک اہم رکن جو اس وقت میرے ساتھ مکمل طور سے شاندار تعاون کر رہا ہے۔ میں اسے ان حالات سے آگاہ کر کے مدد لے سکتا ہوں۔''

''بات اصل میں عجلت بازی کی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ یہ تمام لوگ پوشیدہ ہو جائیں اگر تم ناگوار نہ محسوس کرو تو ایک بات میں تم سے کہوں دانش منصور؟''

''ہاں بولو۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ایلوس مور سے اگر تم مدد لے سکتے ہو تو صرف اتنی مدد لو کہ اس عمارت کو مقامی سیکورٹی کی تحویل میں دے دو اور کسی کو یہ پتا نہ چلنے دو کہ اس عمارت کے گرد پہرہ لگا ہوا ہے اور اگر کوئی اس عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو اسے انتہائی احتیاط سے گرفتار کر لیا جائے اور اسی عمارت میں قید کر لیا جائے۔ میرا مطلب صرف اتنا ہے کہ کیونکہ وہ عمارت بڑی احتیاط کے ساتھ اپنی تحویل میں لی ہوئی تھی اور صرف اہم افراد ہی یہ بات جانتے ہیں کہ شہری آبادی کے بیچوں بیچ اس عمارت کو انتہائی خطرناک مقصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے چنانچہ ہم ان لوگوں پر راتوں رات ہاتھ ڈال لیتے ہیں اور اس کے علاوہ مسٹر کیسھال کو برآمد کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں یوں عارضی طور پر ہمیں تھوڑا سا وقت مل جائے گا باقی جہاں تک تعلق رہے گا مقامی حکام کا تو مناسب صورت حال سامنے آتے ہی ہمیں بھرپور امداد حاصل ہو جائے گی لیکن اس شرط پر کہ پہلے ہم مسٹر کیسھال کو برآمد کر لیں۔''

''تو پھر تم یوں کرو کہ اپنے ان افراد کے گروپ بناؤ اور ہر گروپ کا ایک انچارج مقرر کر کے اسے مطلوبہ پتے پر روانہ کر دو۔''

''ہمیں یہ بھی خیال رکھنا ہوگا دانش منصور کہ مسٹر ہینڈون جو انوکھا تعاون ہم سے کر رہے ہیں اس کا پس منظر کیا ہے یہ شخص جو گہری چال چل رہا ہے وہ ہمارے اور ہمارے ساتھیوں کے لیے موت کا باعث بن سکتی ہے۔ یہ ساری باتیں ہمیں سوچنا ہوں گی اور اس کے لیے ہمارے پاس بہت مختصر وقت ہے۔'' میں نے سرد نگاہوں سے ریتم کو دیکھا اور کہا۔

''جس مقصد کے لیے ہم لوگوں نے قدم آگے بڑھائے ہیں اس میں اصولی طور پر ہمیں تنہا ہونا چاہیے کیونکہ اس کا مقصد دولت کا حصول یا کسی ملک سے وفاداری نہیں۔ ہم تو اپنے طور پر کچھ چاہتے ہیں اور اس کے لیے ہی سرگرم عمل ہیں لیکن تم اپنے قبیلے کے ساتھ ہو اور تمہیں ان پر مکمل اعتماد ہے اس بات کے مکمل امکانات ہر لمحہ موجود رہیں گے کہ تمہارے قبیلے کے افراد ان کوششوں میں موت کا شکار ہوتے رہیں گے اگر اس قدر احتیاط سے کام لینا ہے تو میرے خیال میں ان لوگوں کو تکلیف نہ دینا ہی بہتر ہوگا۔''

''اوہ، تم میری بات کا برا مان گئے مائی ڈیئر دانش منصور، نہیں میرا یہ مطلب بالکل نہیں ہے میں تو یہ کہہ رہی تھی۔''

''میں ایلوس مور سے مکمل طور پر مدد طلب کر سکتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس

قدر صاحب اختیار ہے اور مجھ پر اعتماد کرتا ہے کہ کوئی وجہ بتائے بغیر وہ یہ سب کچھ کر سکتا ہے مجھے تعجب ہے کہ تم جس طرح معلومات حاصل کر کے اس عمارت تک پہنچے اور تم نے وہ مرحلہ حل کر ڈالنا چاہا جس کے لیے ہم کام کر رہے تھے لیکن اب تم اس قدر محتاط انداز میں سوچ رہی ہو۔''

''آئی ایم سوری، میرا یہ سوچنا غلط ہے۔''

''ایلوس مور سے میں اس عمارت کی حفاظت کی نگرانی بھی نہیں طلب کر رہا بلکہ ایک ذرا سی ترمیم اس میں کر لو کہ ساٹھ میں سے دس افراد کو سادہ لباس میں اس عمارت کے گرد پھیلا دو اور وہ کام جو ہم مقامی لوگوں سے لینا چاہتے تھے وہ زیبرز کی ہی نگرانی میں کراؤ اور اس کے بعد ایک ٹیم اپنے طور پر منتخب کر کے کیسھال کو برآمد کرنے کے لئے چل پڑو۔''

''او کے۔'' ریتم نے مستعدی سے کہا اور پھر وہ اپنے طور پر اپنے ساتھیوں سے رابطے قائم کرنے لگی۔ سارا پروگرام طے ہو گیا اور تھوڑی دیر کے بعد اس نے مجھے اطلاع دی کہ مطلوبہ افراد کی گرفتاری کے لیے اس کے ساتھی پوری ذمہ داری کے ساتھ روانہ ہو چکے ہیں، تب ہم نے پانچ افراد کے ایک گروپ کو اپنے ساتھ لیا اور اس کے بعد مسٹر ہینڈون کے بتائے ہوئے پتے پر چل پڑے جہاں کیسھال کو رکھا گیا تھا، بقیہ پانچ افراد کو مسٹر ہینڈون کی نگرانی کے لیے اس فارم ہاؤس پر چھوڑ دیا گیا تھا ویسے اس میں کوئی شک نہیں کہ ریتم کے مل جانے کے بعد میرے ذہن میں ایک نئی امنگ بیدار ہو گئی تھی وہ ایک انوکھے اور پراسرار قبیلے کی سربراہ تھی اور قبیلے کے افراد اسے اپنا روحانی پیشوا بھی مانتے تھے یہ بات بڑی تعجب خیز تھی اور میرے اپنے حساب سے بڑی مضحکہ خیز بھی کیونکہ روحانیت کا تو ریتم سے کوئی تعلق بھی نہیں تھا لیکن بہرحال کیا کہا جا سکتا ہے البتہ مارشل آرٹ کے قدیم اصولوں کے مطابق روحانیت کا تعلق اس آرٹ سے بھی ہو سکتا ہے کچھ ایسی ہی کہانی ہے مارشل آرٹ کی، بہرحال اس وقت ان تمام چیزوں پر غور کرنے کے لیے ہمارے پاس کوئی وقت نہیں تھا۔ ریتم شدت سے اس بات پر حیران تھی کہ مسٹر ہینڈون کو کیا ہو گیا۔

''اگر اس شخص نے کوئی بہت گہری چال چلی ہے صورت حال کی نزاکت کا احساس کر کے تو اس بات کو ذہن میں رکھنا دانش منصور کہ وہ چال معمولی نہیں ہوگی یقینی طور پر وہ ہماری موت کا سامان بھی بن سکتی ہے۔ ہینڈون نے آخر اپنے آپ کو اس طرح کیوں بنا کر پیش کر دیا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کیا صرف اس لیے کہ صورت حال اس کے حق میں نہیں تھی ایسی صورت میں وہ ہمیں بھٹکا سکتا ہے جب کہ تم دیکھو ان لوگوں نے کیا شاندار منصوبہ بندی کی تھی یعنی اپنے ٹھکانے دور دراز اور محفوظ جگہ پر بنانے کی بجائے انہوں نے ایک ایسی عمارت کو منتخب کیا تھا جو آبادی کے بیچو بیچ تھی اور اس سے ایک بڑا فائدہ اور بھی ان کو تھا کہ اگر کوئی عظیم کارروائی ہو جاتی ہے تو اس عمارت کے ایک ایک گوشے کو وہ لوگ اپنی پناہ گاہ اور مدافعت کے لیے استعمال کر سکتے تھے تو دانش منصور جیسی شخصیت ہی تھی جس نے ان کے اس منصوبے کو ناکام بنا دیا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب ...."

"بات اصل میں یہ ہے ریتم کہ جب کچھ صورتیں سامنے آتی ہیں تو ہمیں ان کا تجزیہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ ہمارے پاس بھلا کون سے ذرائع ہیں جس سے ہم یہ معلوم کرسکیں کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ اب دیکھتے ہیں کہ کیا صورت حال ہوتی ہے۔"

آخر کار ہم مسٹر ہینڈون کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچ گئے اور ہم نے اس عمارت کا اچھی طرح جائزہ لیا۔ زیمرز ہمارے ساتھ تھے۔ ریتم نے انہیں مختلف جگہوں پر تعینات کیا اور اس کے بعد ہم دونوں اس عمارت میں داخل ہو گئے یہ ایک اندھی کارروائی تھی فوری طور پر قدم اٹھا کر ہم ان لوگوں کو حیران کر دینا چاہتے تھے لیکن یہاں ذرا سی گڑبڑ ہو گئی۔ کیونکہ جیسے ہی ہم عمارت کے اندرونی حصے میں داخل ہوئے اچانک ہی ہم پر گولیوں کی بوچھاڑ ہو گئی' خود کار ہتھیار سے یہ فائرنگ ہم پر کی گئی تھی اور ایک لمحے کے اندر اندر ہمیں احساس ہو گیا کہ ہم بری طرح گھیر لیے گئے ہیں۔ ہم پر فائرنگ کرنے والے بہت سے انسان تھے۔ اب اس کے بعد مجبوراً ریتم کو ان لوگوں کو اشارہ کرنا پڑا جو یہاں محفوظ مقامات پر تھے۔ چنانچہ انہوں نے جوابی کارروائی شروع کر دی یہ بھی ایک گنجان اور رہائشی علاقہ تھا اتنا گنجان تو نہیں تھا کہ مکانات آس پاس ہوتے اور اندھا دھند چلنے والی گولیاں دوسروں کو نقصانات پہنچا سکتیں لیکن یہ ضرور ہوا کہ چاروں طرف سے لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے اور صورت حال انتہائی سنگین صورت اختیار کر گئی اور پھر جب پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دیئے تو بحالت مجبوری ریتم کو زیمرز کو اطلاع دے کر وہاں سے ہٹانا پڑا۔

"تم لوگ گولیاں چلانا بند کر دو اور فوراً یہاں سے فاصلہ اختیار کر لو بلکہ عوام میں شامل ہو جاؤ اور صورت حال کا جائزہ لو نئی اطلاع تک تمہیں کوئی عمل نہیں کرنا ہم خود صورت حال کو

ہیں گے۔" پولیس کی کئی کاریں وہاں پہنچ گئی تھیں اور تیزی سے سائرن بجا رہی تھیں بہت سے پولیس والے پوزیشن لیے ہوئے نیچے اتر آئے تھے جو افراد اطراف میں جمع ہو گئے تھے ان سے ہٹنے کے لیے کہہ دیا گیا تھا اور اب اس کے سوا کوئی اور چارہ کار نہیں تھا کہ ہم دونوں اپنے پوشیدہ ہونے کا بندوبست کریں۔ ہم نے دوڑ لگا دی اور مختلف راہداریوں سے گزرتے ہے پھر میں اور ریتم ایک ساتھ ہی ایک ایسی جگہ منتخب کرنے میں کامیاب ہو گئے جہاں ہم با آسانی چھپ سکتے تھے۔ ڈرائنگ روم جو کہ بہت زیادہ وسیع تھا اور اس میں بڑی خوب صورتی سے الماریاں بنائی گئی تھیں ان میں سے ایک الماری ہمارے لیے بڑی کارآمد ثابت ہوئی۔ یہ عجیب و غریب ساخت کی الماری تھی زمین پر اس طرح نصب کی گئی تھی کہ گھوم جاتی تھی اور دو افراد اس میں بہ آسانی سما سکتے تھے کچھ عجیب سی نوعیت تھی اس کی لیکن ہمارے پاس اس کے سوا کوئی اور چارہ کار نہیں تھا کہ ہم اس میں پناہ لیں' الماری کو سامنے کے رخ سے پچھلے رخ پر تبدیل کر لیا گیا اور یہ پچھلا رخ دیوار سے جا لگا۔ ہمیں ابھی یہاں داخل ہوئے کچھ ہی لمحات ہوئے تھے کہ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں عمارت کے مختلف گوشوں میں گونجنے لگیں اور پھر چند افراد اندر داخل ہو گئے۔ یہ پولیس والے تھے مستعد اور چاک و چوبند اور صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے یہاں تک پہنچے تھے ان کے ہاتھوں میں پستول دبے ہوئے تھے اور وہ کسی بھی لمحے کسی بھی خطرے سے نپٹنے کے لیے مکمل طور سے تیار تھے۔ بہرحال یہ صورت حال کچھ اجنبی سی تھی اور ایک لمحے کے لیے دماغ بھی چکرا گئے تھے اور ہم یہ سوچ رہے تھے کہ ہم اگر ان کی نگاہوں میں آ گئے تو اپنے بارے میں انہیں کیا بتائیں گے۔ پھر کمرے میں کچھ آوازیں گونجنے لگیں اور ہم نے ان آوازوں پر کان لگا دیے۔

"ہاں آفیسر میں خود حیران ہوں بات میری سمجھ میں بالکل نہیں آ رہی آپ مسٹر پوپ سے ملیئے ہم دونوں تو یوں سمجھ لیجئے کہ بس زندگی کے آخری لمحات گزار رہے ہیں اور اس بات کے منتظر ہیں کہ کب ہماری زندگی کی کہانی ختم ہوتی ہے جہاں تک ہمارے کسی دشمن کا تعلق ہے تو آپ یہ سمجھ لیجئے بلکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیجئے کہ کیا عمر کے اس دور میں دشمنی پالی جا سکتی ہے۔"

"آپ کے متعلقین میرا مطلب ہے اس عمارت میں آپ لوگ۔"

"ہم تنہا رہتے ہیں مسٹر پوپ اور ہم بڑی آسان اور سادہ سی زندگی گزار رہے ہیں۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہمیں تو خود تعجب ہے ویسے میں آپ کو بتاؤں ہوا کیا ہے۔؟''

''جی آپ کا کیا خیال ہے اس بارے میں''

''صرف ایک' دو ایسی پارٹیاں جو شاید ایک دوسرے کی دشمن تھیں ایک دوسرے تعاقب کرتی ہوئی یہاں تک پہنچی ہیں۔ وہ لوگ صرف ایک آسان راستہ دیکھ کر ہماری ا رہائش گاہ میں داخل ہوگئے ہیں اور پھر دونوں پارٹیوں نے ایک دوسرے پر گولیاں چلائی ہیں لیکن آخر کار وہ بھاگ گئے۔ اب یہ اندازہ ہے کہ یہاں کوئی اور موجود نہیں ہے پھر بھی آپ براہ کرم تلاشی لے لیجئے گا کہیں بعد میں ہم کسی مشکل میں گرفتار نہ ہو جائیں۔ آہ' دیکھئے انہوں نے کتنا نقصان پہنچایا ہے ہماری اس رہائش گاہ کو ہم تو بڑی محدود آمدنی والے لوگ ہیں ہم ایسی کارروائیاں کر رکھی ہیں جن سے تھوڑا سا روپیہ ہمیں حاصل ہو جاتا ہے اور وہی ہمارا ذریعہ معاش ہے' تصور میں بھی نہیں لاسکتے اس بات کو کہ کوئی یہ سوچ کر یہاں ہنگامہ آرائی کرنے کے لیے داخل ہوسکتا ہے کہ یہاں سے اسے دولت وغیرہ ملے گی' بھلا ہم غریبوں کے پاس کیا رکھا ہے' پھر بھی آفیسر آپ براہ کرم یہاں کی تلاشی لے لیجئے۔''

''ہاں........ہاں' مطمئن رہیں۔ مجھے افسوس ہے مسٹر اینڈ مسز پوپ کہ آپ کو زحمت سے دوچار ہونا پڑا ویسے میں آپ کی بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں ظاہر ہے دو فوجیں آپس میں جنگ پر آمادہ نہیں ہوگئیں' کوئی ایسا ہی کھیل معلوم ہوتا ہے لیکن کم بختوں نے بڑی تباہی مچائی ہے۔ خیر' آپ اطمینان رکھیے ویسے یہ بتایئے کہ خود آپ کے اپنے ذہن میں کوئی تصور تو نہیں ابھرتا یعنی کچھ ایسے لوگ جو آپ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہوں''

''میں آپ کو تمام صورت حال بتا چکی ہوں نہ تو ہماری کسی سے کوئی دشمنی ہے اور نہ ہی ہم کسی ایسے شخص کا تصور کرسکتے ہیں جو اس عمارت میں کسی بری نیت سے داخل ہو۔''

''ٹھیک ہے۔ میں تلاشی لیے لیتا ہوں اور اگر اس کے باوجود آپ کو کوئی احساس ہو تو بعد میں آپ مجھے اطلاع دے دیجئے یہ میرا کارڈ۔'' پولیس آفیسر نے اپنا کارڈ مسز پوپ کو دیتے ہوئے کہا۔ جس کی آواز بوڑھی تھی اور یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کی عمر پینسٹھ' ستر سے اوپر ہی ہے۔ میں اس وقت کچھ بھی نہیں سوچ رہا تھا کہ اب پولیس چلی جائے تو اس سے آگے کے بارے میں سوچا جائے۔ ہم لوگ تو سانس بھی نہیں لے پا رہے تھے' تھوڑی دیر تک وہاں گفتگو ہوتی رہی پھر اس کے بعد پولیس آفیسر نے مسٹر اینڈ مسز پوپ کی فرمائش پر ہلکی پھلکی تلاشی

بندوبست کیا۔ شکر ہے اس لماری کے بارے میں نہیں سوچا گیا اور ہم محفوظ ہی رہے' پتہ نہیں وہاں مسٹر اینڈ مسز پوپ بھی اس الماری کا جائزہ لینے کے لیے پولیس آفیسروں سے بات نہیں کرسکے' قصہ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا تھوڑی دیر کے بعد ڈرائنگ روم خالی ہوگیا اور ہم نے محسوس کیا کہ صورت حال بالکل مختلف ہے' پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک بار باہر قدموں کی آوازیں سنائی دیں' یہی شکر تھا کہ ہم نے جلد بازی نہیں کی تھی۔ مسٹر اینڈ مسز پوپ اسی کمرے میں موجود تھے اور اتنے خاموش بیٹھے ہوئے تھے جیسے خود بھی سانس نہ لے رہے ہوں لیکن دروازہ کھلا تھا اور آفیسر اندر داخل ہوا تھا اور پھر آفیسر نے کہا۔

''آپ بالکل بے فکر ہو جائیں۔ یہ واقعی صرف ایک اتفاق تھا کہ دو پارٹیاں جنگ کرتی ہوئی یہاں آگئی تھیں' لیکن پوری عمارت میں کسی کا نام و نشان نہیں ہے۔ وہ لوگ فرار ہوگئے ہیں اور ہم کچھ ملنے والے شواہد کی بنا پر ان کے تعاقب میں جا رہے ہیں۔ میرا کارڈ آپ کے پاس ہے کوئی بھی خاص بات محسوس کریں تو فوری طور پر مجھے اطلاع دیجئے۔ یہ میرا موبائل نمبر ہے۔''

''تھینک یو آفیسر' ہم ذاتی طور پر آپ کے شکر گزار ہیں۔''

''مسز پوپ ہی ضرورت سے زیادہ بول رہی تھیں۔ مسٹر پوپ تو ابھی تک خاموش ہی رہے تھی پھر ایک بار عمارت میں گہرا سناٹا چھا گیا لیکن وہ دونوں اب بھی یہیں موجود تھے پھر پہلی بار مسٹر پوپ کی آواز ابھری۔

''یہ بات باعث تشویش ہے آخر کسی کو یہاں تک آنے کی ضرورت کیوں پیش آئی جو ہمارے آدمیوں کو ان سے مقابلہ کرنا پڑا ویسے انہوں نے عقل سے کام لیا اتنی ہنگامہ آرائی کے بعد ان کا یہاں سے نکل جانا ہی بہتر تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں خاصی ذہانت سے کام لیا گیا' لیکن آخر وہ لوگ تھے کون؟''

''دیکھو ڈیئر میں صرف ایک بات کہہ سکتی ہوں کہ اگر اس عمارت میں چھوٹی سی ہنگامہ آرائی بھی ہوئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ ٹارگٹ بن گئی ہے اور ہمیں فوری طور پر عمل کرنا چاہیے یعنی یہ کہ مسٹر کیسھال کو یہاں سے فوری طور پر منتقل کر دینا چاہیے یہی ذہانت کی بات ہے۔'' ایک لمحے کے اندر اندر ہمارے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے میری ساری توجہ اسی جانب لگی ہوئی تھی۔ مسٹر پوپ نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''یہ کام میں کر چکا ہوں۔''

''کیا مطلب؟''

''تم نہیں سمجھتیں' واش روم میں جا کر میں نے سب سے پہلے یہی ہدایت کی تھی لوگ انڈر گراؤنڈ بھی ہو گئے تھے۔ تہہ خانے سے انہوں نے وہ سیدھا راستہ اختیار کیا کیسھال کو لے کر روانہ ہو گئے ہیں۔ یہ عمارت تو اب بالکل ہی مشکوک ہو گئی' تھوڑا گزار لو اس کے بعد ہم خود بھی یہ جگہ چھوڑ دیں گے۔'' یہ الفاظ ریتم نے بھی سنے تھے مطلب ہے کہ مسٹر کیسھال اسی عمارت کے کسی تہہ خانے میں موجود تھے اور اب یہاں آرائی ہوئی تھی اس لئے ان دونوں نے انہیں یہاں سے منتقل کر دیا تھا۔ مسٹر پوپ واش روم میں گئے ہوں گے اور وہاں سے انہوں نے کسی ٹرانسمیٹر وغیرہ پر اپنے سا ہدایت کر دی تھی' اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ ہم یہاں ایک بار پھر ناکامی سے دو چار ہونے والے تھے ایسے موقعہ پر خطرہ لیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں تھا' پولیس آفیسر یہ کہہ کر نہیں گ یہاں وہ پولیس کے افراد کو تعینات کر دے گا بلکہ اپنے طور پر وہ ان لوگوں کے تعاقب گیا تھا' اس کا مقصد تھا کہ میدان خالی ہے کیونکہ مسٹر پوپ نے بقیہ افراد کو بھی روانہ کر اب یہی دونوں بتا سکتے تھے کہ مسٹر کیسھال کو لے کر وہ کہاں گئے ہیں۔ بہر حال چند لمحہ بعد ہم نے اپنے طور پر وہ خطرہ مول لینے کا فیصلہ کر لیا اور اس کے بعد اچانک ہی الما کر باہر نکل آئے لیکن ہم نے دیکھا کہ سامنے ایک صوفے پر بیٹھا ہوا جوڑا اس برق کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا یہ دوسری بات ہے کہ میں نے اور ریتم نے انہیں لمحے کا موقع نہیں دیا تھا۔ ریتم تو کسی پھرکی کی طرح گھومتی ہوئی بوڑھی پر جا کر پڑی نے دونوں ہاتھ زمین پر لگا کر ٹانگیں پھیلا دی تھیں اور لٹو کی طرح گھومتی ہوئی بوڑھی تھی۔ پھر اس کی لات بوڑھی کے جبڑے اور سینے پر پڑی اور بوڑھی اچھل کر کافی دور جا مرد کی کیفیت بھی اس سے زیادہ مختلف نہیں ہوئی تھی میں نے اس کی گردن اپنی بغل میں اس کے دونوں ہاتھوں میں قینچی ڈال دی تھی اور پھر اس کے لباس کی تلاشی لے کر بغلی سے پستول نکال لیا تھا' بوڑھی کے پاس سے البتہ پستول برآمد نہیں ہوا تھا ریتم نے اسے نیچے قالین پر دے مارا اور اس کی پنڈلیوں پر کھڑی ہو گئی' بوڑھی کے حلق سے کراہیں نکلیں ریتم نے جھک کر انگوٹھا اس کے حلقوم پر رکھ دیا۔

''صرف ایک لمحہ' پھر اس کے بعد اس زندگی سے تمہاری دلچسپی ختم ہو جائے گی اس اپنی زبان بالکل بند رکھو۔''

وہ دونوں دہشت زدہ ہوئے تھے اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہمیں دیکھ رہے تھے ویسے عمر رسیدہ ہیں' کم بخت اس عمر میں نجانے کیوں اور کس کے لیے کام کر رہے تھے ورنہ یہ عمر تو ان سے گزارنے کی ہوتی ہے۔ وہ ہم سے مقابلہ نہیں کر سکے اور ہم نے انہیں گریبان سے کر صوفے پر بٹھا دیا' وہ دونوں خوف زدہ نگاہوں سے ہمیں دیکھ رہے تھے' پھر ریتم نے مجھ سے کہا۔

''تم باہر کا جائزہ لے لو اور اپنے طور پر حفاظت کا بندوبست کر لو' میں باقی کام کرتی ہوں۔''

''ٹھیک ہے۔'' میں نے کہا اور اس کے بعد انتہائی برق رفتاری سے میں عمارت کا ایک لگا آیا۔ اب حالات بالکل پرسکون تھے' لوگ جو تھوڑی دیر پہلے جمع ہو گئے تھے پولیس والوں کی زبانی اصل صورت حال معلوم کر کے واپس جا چکے تھے' ہاں' اس بات کا خطرہ تھا کہ کہیں پڑوس کے لوگ اس بوڑھے جوڑے سے ازراہ ہمدردی کے طور پر اندر نہ آ جائیں اس لیے میں نے مین دروازہ بند کر دیا تھا اور یہ طے کر لیا تھا کہ لاکھ گھنٹی بجتی رہے دروازہ نہیں کھولیں گے' پھر میں اندر آ گیا' ریتم خاموشی سے اپنی جگہ کھڑی انہیں گھور رہی تھی' میں نے کہا۔

''ٹھیک ہے اب باہر کچھ بھی نہیں ہے۔''

''او کے' ہاں تو دوستو! ابھی تم گفتگو کر رہے تھے کہ مسٹر کیسھال کے بارے میں' کیا تم بتانا پسند کرو گے کہ مسٹر کیسھال کو کہاں شفٹ کیا ہے تم نے اور اس تہہ خانے کا راستہ کون سا ہے جو تھوڑی دیر پہلے مسٹر کیسھال کا قید خانہ بنا ہوا تھا۔''

''تم کون ہو یقیناً تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے نہ ہم کسی مسٹر کیسھال کو جانتے ہیں اور نہ ہمارا ان سے کوئی تعلق ہے اور نہ اس عمارت میں کوئی قید خانہ ہے اور نہ ہی........'' ابھی بوڑھی اتنا ہی کہنے پائی تھی کہ ریتم نے اس کے سفید بالوں کی ایک لٹ اپنی انگلی میں لپیٹی اور پھر باقی انگلیوں سے۔

پکڑ کر اسے پوری قوت سے ایک جھٹکے سے کھینچ لیا لٹ اکھڑ کر ریتم کے ہاتھ میں آ گئی تھی اور بوڑھی کے حلق سے ایک دلدوز چیخ نکلی تھی لیکن ریتم نے اپنا پاؤں اوپر اٹھایا اور جوتے کی نوک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بوڑھی کے منہ میں ٹھونس دی اور اس کے بعد وہ خونخوار آواز میں بولی۔

''اگر تم نے حلق سے دوسری آواز نکالی تو میں یہ پورا جوتا تمہارے حلق میں اتار دوں اور اس کے بعد تم جانتی ہو کہ تمہارا کیا حشر ہوگا۔'' بوڑھی شدید خوفزدہ ہوگئی تھی ادھر بوڑھا پھٹی پھٹی آنکھوں سے بوڑھی کو دیکھ رہا تھا اور اس کے چہرے پر ایکدم سے غم کے نقوش نمودار ہوگئے تھے۔

''باندھ دو ان دونوں کو۔'' ریتم نے مجھ سے کہا اور میں نے ریتم کی اس ہدایت پر عمل کیا بوڑھے کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ دیئے گئے۔ وہ بری طرح مدافعت کر رہا تھا لیکن بہر حال یہ مداخلت اس کے لیے بے مقصد ثابت ہوئی اسی طرح بوڑھی کے ساتھ بھی سلوک کیا گیا تھا۔

''ہاں اگر تم چاہتے ہو کہ بڑھاپے میں کسی طور تمہارا ساتھ نہ چھوٹے تو مجھے بتاؤ مسٹر کیسھال کو کہاں لے جایا گیا ہے۔''

''میں کہتا ہوں کہ تم لوگ......'' بوڑھے نے کہنا چاہا لیکن ریتم نے جھک کر بوڑھی عورت کو نیچے گرادیا اور پھر اس کی پنڈلی پر زوردار پاؤں مارا' بوڑھی ایک بار پھر کٹتے ہوئے بکرے کی طرح چیخی تھی بوڑھے جسم کی ہڈی ریتم جیسی طاقت ور عورت کے سامنے کچھ ثابت نہ ہوئی اور چور چور ہوگئی۔ ریتم نے دوسرا پاؤں بوڑھی کی گردن پر رکھا اور بوڑھی ہاتھ پاؤں مارنے لگی۔ بوڑھا جلدی سے بولا۔

''سنو میری بات سنو بتاتا ہوں بتاتا ہوں میں بتا رہا ہوں ابھی بتا رہا ہوں۔'' لیکن ریتم جو کچھ کر چکی تھی وہ بہت کافی تھا بوڑھی کی آنکھیں پھیل گئی تھیں اور وہ اس دنیا کو چھوڑ چکی تھی لیکن بوڑھا شاید یہ بات نہیں سمجھ سکا وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔

''ہاں تو پھر کیا کہتے ہو تم۔'' میں نے کہا۔

''اسے چھوڑ دو' اسے چھوڑ دو پلیز' وہ تو' وہ تو بالکل بے گناہ ہے قصور میرا ہے' اصل میں سارے کام میں نے کئے ہیں۔''

''جواب' جواب' صرف جواب' یہ بتاؤ کہ وہ لوگ کیسھال کو کہاں لے گئے ہیں؟''

''ایک اپارٹمنٹ میں' تم براہ کرم اس عمارت اور اپارٹمنٹ کا نمبر نوٹ کر لو میں بتا رہا ہوں۔'' بوڑھے نے کہا اور ایک پتا بتایا۔

''اور اگر یہ پتا غلط ہوا تو۔''

''نہیں' غلط نہیں ہے' بالکل ٹھیک' ٹھیک کہہ رہا ہوں میں' پلیز میری بات سنو تم' تم لیکن اسے تو چھوڑ دو اس جلاد لڑکی سے کہو کہ میری بیوی کو چھوڑ دے۔'' بوڑھا خاصا مضطرب نظر آرہا تھا۔ ریتم نے بوڑھی کی کروٹ بدلا دی تھی تا کہ بوڑھا اس کی صورت نہ دیکھ سکے اور اس کے بعد میں نے بوڑھے سے بہت سی باتیں معلوم کیں لیکن اس سے زیادہ کا وقت میرے پاس نہیں تھا۔

ہمیں اپنا کام سرانجام دینا تھا چنانچہ بحالت مجبوری عمر کی اس آخری منزل پر پہنچنے والے اس شخص کو جو نجانے کس کے لیے ساری کاروائیاں کر رہا تھا زندگی سے محروم کرنا پڑا پھر میں نے ریتم کی جانب دیکھا تو وہ بولی۔

''بوڑھی پہلے ہی مرچکی ہے۔''

''آؤ' میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس عمارت سے اور کچھ نہیں ملے گا لیکن بہر حال ہم نے دیکھنا ہے جس جگہ کا اس نے اشارہ کیا ہے کیا واقعی مسٹر کیسھال کو وہاں لے جایا گیا ہے یا نہیں۔''

''آؤ۔'' اس کے بعد ہم دونوں باہر نکل آئے تھے باہر آکر ایک مناسب جگہ دیکھ کر ریتم نے سب سے پہلے اپنے ان پانچ ساتھیوں سے رابطہ کیا اور چند لمحات کے بعد مجھے خوشخبری سنائی کہ زیمرز مکمل طور سے محفوظ ہیں اور ہم سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہیں۔

''ان سے کہو ہمارے تعاقب میں چل پڑیں۔''

''اوکے۔'' ریتم نے کہا اور انہیں ہدایات دے کر ہم ایک بار پھر اس طرف چل پڑے جدھر جس عمارت کا ہمیں پتا بتایا گیا تھا۔ ریتم نے بالکل صحیح سمت اختیار کی تھی فاصلہ طے کرتے ہوئے آخر کار ہم اس عمارت میں پہنچ گئے۔ عمارت ایک اچھی خاصی وسیع و عریض تھی اور اس کے احاطے میں جو چہل پہل نظر آرہی تھی اس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ لوگ بھی ابھی تھوڑی دیر قبل ہی پہنچے ہیں ہمارے دلوں کی دھڑکنیں تیز تھیں ایک بار پھر ہمیں شاید ہنگامہ آرائی کرنا پڑتی یہاں بھی ریتم نے اپنے پانچوں ساتھیوں کو ویسی ہی ہدایات دیں ان لوگوں کو محفوظ رکھنا بھی ضروری تھا کیونکہ بہر حال یہ تو بعد ہی میں پتا چل سکتا تھا کہ ہم مقامی حکومت کے لیے کام کر رہے ہیں یا ہمارا مقصد کچھ اور ہے سیکورٹی کے عام افراد تو یہ بات نہیں جانتے تھے کہ ہماری

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کیا حیثیت ہے چنانچہ میں نے اور ریتم نے عمارت کا جائزہ لیا اندر داخل ہونے کے لیے ہمیں مناسب جگہ درکار تھی لیکن عام آدمی کے لیے اس عمارت میں داخل ہونے کا بظاہر کوئی ذریعہ نہیں تھا اور ہم بہت دیر تک اس کا جائزہ لینے کے بعد کم از کم اس بات سے مایوس ہو گئے تھے کہ بیرونی گیٹ کے علاوہ اور کوئی جگہ بھی اس عمارت میں داخل ہونے کے لیے استعمال نہیں کی جاسکتی ہے۔ ریتم نے مجھ سے کہا۔

''یہ بات تو طے ہے کہ مسٹر کیسھال کو یہاں منتقل کرنے کے بعد وہ لوگ فوری طور پر انہیں یہاں سے ہٹانے کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ صورت حال معلوم کریں کے ہنگامہ آرائی شدت اختیار کر چکی ہے ممکن ہے زیبرز ان دوسرے لوگوں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہوں اس طرح خاصی مشکلات پیش آجائیں گی۔ کیا خیال ہے کیا کیا جائے۔''

''اس کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں کہ ہم بیرونی راستے سے ہی اند داخل ہوں لیکن اس میں شدید خطرات لاحق ہیں۔ آؤ کم از کم یہ اندازہ تو لگایا جاسکے کہ باہر کی سمت کیا ہو رہا ہے۔'' اور پھر ہم لوگوں نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور بیرونی راستے منتخب کر کے آگے بڑھ گئے اور پھر ایک ایسی بات ذہن میں آئی جو نا قابل یقین تھی لیکن اس کے سوا چارہ کار ہی نہیں تھا میں نے گیٹ پر کھڑے ہوئے ان دو مسلح افراد کو دیکھ لیا تھا جو مستعدی سے اپنی ذمے داریاں پوری کر رہے تھے تب میں نے ریتم سے کہا۔

''ریتم وہ دیکھو ہمارے اندر داخل ہونے کا ذریعہ۔''

''یعنی وہ پہرے دار۔''

''سو فیصدی۔''

''لیکن طریقہ کار۔''

''ہنگامی۔''

''او کے۔''

''لیکن اس کے لیے ہمیں دو لمبے چکر کاٹنے ہوں گے۔ تم پوری عمات کا چکر لگا کر اس طرف سے آؤ اور میں ادھر سے جاتا ہوں۔''

''ٹھیک ہے۔'' ریتم نے کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی عمارت کا بغلی فاصلہ طے کر کے اس کے عقب پر اور پھر وہاں سے اس کے دوسرے کونے میں پہنچ گئی۔ عمارت کے پہرے دار

کے باہر ہی موجود تھے غالباً ضرورت سے زیادہ ہی مستعدی کا مظاہرہ کر رہے تھے لیکن دیکھ کر وہ یہ اندازہ نہیں لگا سکے کہ دوڑ کر آنے والی عورت کون ہے اور دونوں ہی یکجا ہو یہ موقع ریتم کیلئے بھی بڑا کارآمد ثابت ہوا تھا۔ میں نے عقب سے دبے پاؤں آگے ان پر چھلانگ لگا دی اور دونوں کو رگڑتا ہوا زمین تک لے گیا ریتم اچھل کر پیچھے ہٹ گئی اور اس کے بعد ہم نے ماہر جمناسٹوں کی طرح اچھل کود کر کے ان کے سروں پر اپنے برسانا شروع کر دیئے اور چند ہی ٹھوکروں نے انہیں نڈھال کر دیا پھر میں نے یہ محسوس کہ ریتم بے شک لڑکی ہے مارشل آرٹ کی ماہر بھی ہے لیکن ایک طاقتور لڑکی ہے کیونکہ اس محافظ کو اپنے کندھے پر اٹھا کر باآسانی ایک لمبا سفر طے کیا تھا دوسرے محافظ کو میں لے ہوئے تھا ہم انہیں لیے ہوئے عمارت کے بغلی حصے میں پہنچ گئے اور اس کے بعد ہم انہیں بے لباس کر دیا۔ ریتم نے جس محافظ کا لباس پہنا وہ اس کے قد و قامت سے زیادہ تھا اور اس ڈھیلے ڈھالے لباس میں وہ جو کچھ نظر آرہی تھی اسے دیکھ کر میرے منہ سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ ریتم خود بھی ہنس پڑی اس نے کہا۔

''ایسا بے تکا محافظ کسی نے نہ دیکھا ہوگا آؤ۔'' اور پھر ہم محافظوں کی وردی میں گیٹ تک پہنچ گئے یہاں سے آگے بڑھے تو گیٹ سے اندر داخل ہوئے اور گیٹ کو مضبوطی سے بند کر کے ہم اندرونی عمارت میں پہنچ گئے۔ اس سے بڑا خطرہ شاید ہی کسی نے مول لیا ہو جو شخص سامنے آیا اسے دیکھ کر ایک لمحے کے لیے ہم سخت خوفزدہ ہو گئے چونکہ یہ بھی ایک قامت انسان تھا اسنے ہم دونوں کو دیکھا اور پہلے اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمودار ہوئے لیکن پھر اس نے فوراً ہی پستول نکال لیا لیکن ریتم اس کے لیے پہلے سے تیار تھی اس نے اپنے پستول سے اس کے ہاتھ پر گولی چلائی اور یہی بات ہماری کامیابی کا باعث بن گئی اس کا ہاتھ کلائی کے پاس سے ٹوٹ گیا اور پستول اس کے ہاتھ سے نکل گیا لیکن اتنا جاندار تھا وہ اس نے اف تک نہ کی اور دونوں ہاتھ پھیلا کر ہم پر چھلانگ لگا دی۔ یہ حقیقت ہے کہ اس میں کوئی بھی حرف آخر نہیں بڑے بڑے طاقتور پڑے ہوئے ہیں وہ ہم دونوں کی دونوں کو اپنے بازوؤں سے ضرب لگاتا ہوا آگے بڑھ گیا اور ہم دونوں زمین پر گر پڑے لیکن حماقت اس نے یہ کی کہ اس نے فوراً ہی ہم پر چھلانگ لگا دی اب ایسا تو ممکن نہیں تھا کہ اس کی کوشش کامیاب ہو جاتی ہم دونوں لڑھک کر اس کی گرفت سے نکل گئے اور جیسے ہی وہ زمین

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پر اوندھا گرا ہم نے پھرتی سے اس پر چھلانگیں لگا دیں پھر اسے قابو میں کرنے کے لیے جتنے جتن کرنے پڑے تھے ہمارا دل ہی جانتا تھا۔ ہم نے اس کی دونوں ٹانگیں الگ الگ تھیں اور پوری قوت سے انہیں اپنی جانب کھینچ رہے تھے کئی بار اس نے اپنی ٹانگوں کو آپس ملا کر ہمیں ایک دوسرے سے ٹکرایا لیکن ریتم بھی اور میں بھی اس کی ٹانگ چھوڑنے پر آمادہ ہوئے ہم نے اسے اٹھنے کا موقع نہیں دیا تھا البتہ خود اسیا ٹھانے کی کوشش میں ناکام رہے ورنہ خیال یہی تھا کہ دونوں مل کر پہلے اسے جھولا جھولائیں اور پھر دیوار پر دے ماریں لیکن بجت اتنا وزنی تھا کہ یقین کریں حیرت ہوتی ہے۔ بہرحال جو کچھ ہم کر رہے تھے اس نے اسے تھوڑا سا نڈھال کر دیا تھا پھر میں نے اس کی دونوں ٹانگیں بغل میں لیں اور بوسٹن کر کے انداز میں اپنے پاؤں زمین پر جما کر ٹیڑھا ہو گیا وہ با آسانی مجھے اپنی دونوں ٹانگوں بہت فاصلے پر پھینک سکتا تھا لیکن ریتم نے بھی اس موقع پر کام کر دکھایا وہ اچھل کر اس گردن پر سوار ہو گئی اور زور زور سے اپنے گھٹنے سے اس کی گردن پر ضرب لگانے لگی جس بناء پر وہ اپنی ٹانگوں پر پوری قوت صرف کرنے میں ناکام ہو گیا۔ اس ایک دیو کو مارنے لیے ہمیں جتنی محنت کرنا پڑی تھی ہمارا دل ہی جانتا تھا بمشکل تمام ہم اسے ٹھکانے لگانے کامیاب ہو سکے۔ ہم نے اس کی ریڑھ کی ہڈی پر ضربیں لگائیں سر پر چوٹیں لگائیں ٹانگوں ضربیں لگائیں اور اس کے بعد کہیں جا کر اسے نڈھال کرنے میں کامیاب ہو سکے جب زندگی سے محروم ہو گیا تو میں نے گہری سانس لی اور ریتم کو دیکھنے لگا ریتم ہنس کر بولی۔

”لطف آ رہا ہے۔ قسم لے لو دانش منصور لطف آ رہا ہے۔ اب بھی اگر ہم مسٹر کیسھال تلاش نہ کر سکے تو ہم پر لعنت۔“

اور اس کے بعد ہم اس عمارت کا جائزہ لینے لگے وہ لوگ چونکہ مسٹر کیسھال کو لے زیادہ وقت پہلے یہاں نہیں آئے تھے اس لیے مسٹر کیسھال ایک بڑے سے کمرے میں ہم دستیاب ہو گئے انہیں ایک کرسی سے باندھ دیا گیا تھا منہ میں کپڑا ٹھونسا ہوا تھا' ہاتھ کرسی پشت پر باندھ دیئے گئے تھے اور پاؤں ویسے ہی بندھے ہوئے تھے ہمیں دیکھ کر انہوں عجیب بے بسی سے پلکیں جھپکائیں ایک دکھ کا سا احساس ہوا تھا لیکن اس سے زیادہ خوشی کی بات ہو سکتی تھی کہ اس وقت ہم مسٹر کیسھال کے پاس موجود تھے اور پھر ہم نے یہ فیصلہ کر لیا راستے میں آنے والی رکاوٹ کو ہٹانے میں کوئی دقت محسوس نہیں کریں گے مسٹر کیسھال کو سہ

بھی دینا پڑا تھا۔ میں نے ریتم سے کہا کہ وہ مسٹر کیسھال کے وجود کو پوری طرح سنبھالے رکھے باہر کے معاملات میں دیکھتا ہوں میرے دونوں ہاتھوں میں ریوالور دبے ہوئے تھے اور چار آدمیوں کو گرانا پڑا تب کہیں جا کر ہم اس کار تک پہنچے تھے جسے لے کر ہم یہاں سے نکل سکتے تھے۔ ڈرائیونگ ریتم کو دی تھی اور خود اپنے دونوں ریوالور سنبھالے ہوئے ایک ایک طرف نگاہ رکھے ہوئے تھا لیکن یہ اندازہ مجھے تھوڑی دیر کے بعد ہو گیا کہ ہمارا تعاقب نہیں کیا جا رہا پھر ہم اس عمارت میں داخل ہو گئے جہاں ایلوس مور نے مجمع لگایا ہوا تھا اور اپنی شاندار کامیابی پر نازاں تھا لیکن مسٹر کیسھال کو دیکھ کر اس کا منہ بھی حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا تھا پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے مسٹر کیسھال کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ مسٹر کیسھال ہی ہیں جناب' میرا نام ایلوس مور ہے۔“ مسٹر کیسھال نے اسے دیکھا اور آہستہ سے بولے۔

”مجھے فوری طور پر آرام کی ضرورت ہے براہ کرم اگر تم لوگ میرے ساتھ مخلص ہو اور میری زندگی چاہتے ہو تو فوری طور پر میرے لیے ڈاکٹر کا بندوبست کیا جائے اندر سے میں بہت خراب کیفیت محسوس کر رہا ہوں۔“

”او کے سر او کے۔“ پھر باقی کام ایلوس مور کا ہی تھا۔ ہمارا کام یہ رہ گیا تھا کہ ہم ان پانچوں گرفتار شدگان کی حفاظت کریں جنہیں زیمرز نے بڑی کامیابی کے ساتھ حاصل کر لیا تھا ایلوس مور تو ہمارا ایک طرح سے غلام ہو کر رہ گیا تھا بہرحال وہ جانتا تھا اسے کس سے رابطے قائم کرنے ہیں۔ چنانچہ اسی عمارت کے گرد بے شمار فوجی جوان پھیل گئے اور اس عمارت کو ایکدم سے سی پی آئی کی حیثیت حاصل ہو گئی ہمیں جو کچھ کرنا تھا وہ ایک الگ بات تھی لیکن مسٹر کیسھال کے لیے فوراً ہی ایک سرکاری ڈاکٹر آ گیا اور اس کے ساتھ ساتھ نجانے کون کون آیا تھا۔ یہ عمارت جو ویسے تو کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی لیکن اس وقت شاید اسکارٹو کی سب اہم عمارت بن گئی تھی۔ کیونکہ ہینڈون بھی اسی عمارت میں قید تھا باقی وہ افراد بھی جو مقامی حکومت کے سرکردگان سمجھے جاتے تھے لیکن جن کے بارے میں آخرکار خود مارشل ویڈن نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ان کی موت ان کی زندگی سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ چنانچہ انہیں خاموشی سے محفوظ کر دیا جائے اور موقع ملتے ہی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے مسٹر ویڈن اب کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتے تھے ہاں' البتہ ایلوس مور کی صورت حال بالکل مختلف تھی یہاں تک کہ وہ وقت آ گیا جب

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ان پانچوں افراد کو انتہائی خاموشی کے ساتھ موت کا نشانہ بنا دیا گیا۔ مسٹر ہینڈون ابھی باقی ہے اور انہیں کچھ معلومات کے لیے محفوظ کر لیا گیا تھا۔ ایلوس مور نے انتہائی دیانتداری کے ساتھ بات مارشل ویڈن کو بتا دی تھی کہ زیمرز نے اس سلسلے میں اپنا کیا کردار ادا کیا ہے۔ مارشل ویڈن نے ریتم سے کہا۔

''میڈم میں جانتا تھا کہ آخر کار آپ ہمارے لیے کچھ نہ کچھ ضرور کریں گی۔ درحقیقت مجھے آپ کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئی تھیں ان کا ذریعہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں۔ آپ یوں سمجھ لیجئے کہ اس کے لیے میں کچھ ایسے لوگوں کا احسان مند ہوں جنھوں نے بڑی مہربانی کی میرے ساتھ اور مجھ سے کہا کہ میں زیمرز سے رابطہ قائم کروں بہرحال اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس سازش کو ختم کر کے آپ نے اسکارٹو پر جو احسان کیا ہے کم از کم حکومت اسکارٹو اس وقت تک آپ کے احسان کو نہیں بھول سکتی جب تک کہ میں برسر اقتدار ہوں آپ اپنی شرائط اپنے ذہن میں طے کر لیجئے میں آپ سے انتہائی پرخلوص فرمائش کرتا ہوں کہ اگر آپ اسکارٹوں میں ہی زیمرز کا ہیڈ کوارٹر بنا لیں تو میں آپ کو وہ تمام سہولتیں فراہم کر سکتا ہوں جن کی آپ خواہش مند ہوں گی۔''

''آپ کا بے حد شکریہ جناب' اس سلسلے میں ہم لوگ آپس میں مشورہ کر سکتے ہیں ویسے آپ کی تصحیح کے لیے میں یہ بتا دوں کہ زیمرز کی سربراہ میں نہیں بلکہ مسٹر دانش منصور ہیں اور تمام فیصلے اور تمام احکامات انہی سے ہمیں حاصل ہوتے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے تا ہم میں اس سلسلے میں مسٹر دانش منصور سے گفتگو کرنے کے بعد آپ کو ضرور زحمت دینا چاہوں گی۔ اسکارٹو بہترین جگہ ہے اور اگر ہم یہاں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیں تو ہمیں بہت سی آسانیاں حاصل ہو سکتی ہیں بشرطیکہ آپ کو اس سلسلے میں کوئی دقت نہ ہو۔''

''میں اپنی پیشکش کر چکا ہوں جو صرف ایک مفروضے پر مشتمل نہیں ہے۔ ہاں' اب یہ بتائیے کہ ان لوگوں کے بارے میں آپ کی اپنی کوئی رائے یا مشورہ میری مراد ان گرفتار شدگان سے ہے جنہیں میں نے بحالت مجبوری گرفتار کیا ہے۔''

مسٹر ویڈن یہ بات آپ زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ ان میں سے کون غلط فہمی کی بنیاد پر آپ کی مشکلات کا باعث بنا ہے اور کون درحقیقت ان لوگوں کا آلہ کار ہے جو آپ کو اقتدار سے ہٹا کر کام کرنا چاہتے ہیں۔ بہرحال اس کا فیصلہ آپ بہتر طور پر کر سکتے ہیں جہاں

تک میری رائے کا تعلق ہے تو آپ صرف اتنا ضرور کریں اگر مناسب سمجھیں کہ ان لوگوں کو زندگی سے محروم نہ کریں بلکہ انتہائی احتیاط کے ساتھ ایک طویل عرصے تک ان پر گہری اور کڑی نگاہ رکھیں اور ان کا نام منظر عام سے ہٹا دیں تاکہ ان پر انحصار ختم ہو جائے اور اس کے بعد آپ اپنا کنٹرول تو قائم کر ہی سکتے ہیں میں آپ کو بھی مشورہ دے سکتی ہوں بہرحال دیکھ لیجئے جیسے آپ مناسب سمجھیں۔''

''سارے لوگوں کو میں اپنے طور پر یہ سہولت دے سکتا ہوں لیکن مسٹر ہینڈون تو کسی حمایت کے مستحق ہی نہیں ہیں۔''

''اور یہی ایک ایسا معاملہ ہے جس کے سلسلے میں ہم آپ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں مارشل ویڈن۔''

''مسٹر ہینڈون کو آپ ہمارے حوالے کر دیجئے' بس صرف اتنا سا معاملہ ہے' بات اصل میں یہ ہے کہ مسٹر ہینڈون نے جس طرح ہماری مدد کی ہے آپ سوچ بھی نہیں سکتے' یہ سمجھ لیجئے کہ مسٹر کیسھال کی برآمدگی مسٹر ہینڈون کی نشاندہی پر ہی ہوئی ہے۔'' ان الفاظ پر مارشل ویڈن شدید حیران رہ گیا تھا۔ ریتم نے کہا۔

''یہ ایک بڑی سچائی ہے اور ظاہر ہے ہم آپ کو کوئی ایسی غلط بات نہیں بتائیں گے جو ہمارے معیار کے خلاف ہو اور بعد میں آپ کو ہمارے بارے میں یہ سوچنا پڑے کہ شاید ہم اپنے مفادات کے لیے سب کچھ کرتے رہے ہیں۔''

''آپ کے مفادات اب میرے مفادات سے بالکل الگ نہیں ہیں اور آخری وقت تک یہی کوشش کرتا رہوں گا کہ جس طرح بھی بن پڑے میرے اور آپ کے درمیان وہ یگانگت اور تعاون برقرار رہے جس سے آپ ہمارے بارے میں بہتر انداز میں سوچ سکیں اور یہ محسوس کریں کہ ہمارے لیے کام کر کے آپ نے درحقیقت غلطی نہیں کی ہے لیکن مسٹر ہینڈون کے بارے میں مجھے تعجب ہے جبکہ یہ بات میرے علم میں تھی کہ مسٹر ہینڈون ہی ایسی شخصیت ہیں جو اس پورے مشن کو کنٹرول کر رہی ہے یعنی مجھے منظر عام سے ہٹانے کی کوشش۔''

''یہ بات بالکل درست ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ مسٹر کیسھال کی برآمدگی مسٹر ہینڈون ہی کی مرہون منت ہے۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''بہر حال آپ دیکھ لیجئے گا بعد میں ان کے لیے کیا کرنا ہے۔ وہ آپ اپنے طور پر سوچ سکتے ہیں۔'' مارشل ویڈن تیار ہوگیا تھا' ابتدائی معاملات میں جو کارروائی ہم لوگوں نے کی تھی وہ ایک الگ نوعیت کی حامل تھی لیکن اب ہم ان تمام معاملات سے بری الذمہ ہوگئے تھے۔ ایلوس مور ہمارے ساتھ مسلسل تعاون کر رہا تھا۔ مسٹر ہینڈون کو جس عمارت میں رکھا گیا تھا وہ خاصی محفوظ عمارت تھی اور پہلی بار ہم نے مسٹر ہینڈون سے ان سارے مسائل سے نمٹنے کے بعد تفصیلی ملاقات کی۔ مسٹر ہینڈون خاموش فطرت طبع کے مالک تھے۔ ہمیں دیکھ کر انہوں نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہا اور کہنے لگے۔

''کہیے آپ لوگ مسٹر کیسھال کو برآمد کر سکے یا نہیں۔'' جواب میں میرے اشارے پر ریتم نے مسٹر ہینڈون کو پوری تفصیل بتا دی تھی۔ مسٹر ہینڈون نے کہا۔

''ان میں سے تین نام بالکل درست ہیں' باقی دو افراد کے بارے میں' آپ بہتر سمجھتے ہیں لیکن مجھ سے زیادہ صحیح نشاندہی اور کون کر سکتا ہے اس بارے میں' آپ یہ سمجھ لیجئے کہ وہ تینوں اسکارٹو کی بغاوت کے ذمہ دار ہیں اور یہ بھی ایک سچائی ہے کہ اسکارٹوز کو مکمل طور پر میں نے تربیت دی ہے اور اس کے علاوہ اسکارٹو میں بغاوت کو ہوا دینے کا مکمل طور پر ذمہ دار میں ہوں۔''

''لیکن مسٹر ہینڈون اس کے بعد آپ کے اندر یہ تبدیلی پیدا کیوں ہوئی؟''

''بیکار سوال ہے۔ آپ یہ بتائیے تمام معاملات پر آپ کا کنٹرول ہو چکا ہے تو اب مسٹر ویڈن میرے بارے میں فیصلہ کیوں نہیں کرتے۔ میں آرزومند ہوں اس بات کا کہ میری زندگی کا خاتمہ کر دیا جائے۔''

''مسٹر ہینڈون اصل میں یہ بات تو آپ کے علم میں آچکی ہے کہ زیمرز ایک ایسا گروپ ہے جو نہ تو دہشت گرد ہے نہ ملکوں کے سربراہوں کے قتل میں ملوث ہونے والا کوئی گروپ لیکن اس قوم کی کارروائیوں میں حصہ ضرور لے لیا کرتے ہیں جس میں انسانی مفاد پوشیدہ ہو اور ہم اس میں کوئی دقت نہیں محسوس کرتے۔ بہر حال ہم یہ نہیں کرتے کہ آپ ہماری ہر بات مان لیں لیکن ہم آرزومند ہیں اس بات کے کہا آپ ہمیں اس بات کی تفصیل بتائیے گا کہ آپ اس معاملے میں اتنے سرگرم کیوں رہے اور اس کے بعد آپ نے یہ سب کچھ کیوں کیا یعنی ہمارے ساتھ تعاون۔''

''بنیادی وجہ جاننا چاہتے ہو تو سنو وہ حکومت جس کے بارے میں تمہیں علم ہے کہ ساری ہم اپنے اقتدار کے علاوہ کوئی اور اقتدار نہیں چاہتی اور اس نے اس سلسلے میں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ مجھے استعمال کرنے کے لیے شدید ظلم پر آمادہ ہوگئی تھی اس وقت بھی ے بیوی بچے اس کے قبضے میں ہیں اور ان کی زندگی کی ضمانت یہی ہے کہ میں اسکارٹو میں بغاوت کو کامیاب کراؤں اور وہاں ان کا اقتدار قائم کروں۔ آپ یہ سمجھ لیجئے کہ میں ان ہاتھوں بلیک میل ہو کر اس کام پر آمادہ ہوں اور اپنے تین بچوں اور بیوی کی زندگی کے لیے ب کچھ کرتا رہا ہوں جبکہ میں دل سے اس بات کا بالکل مخالف رہا اور میں نے کبھی نہ چاہا میں ایسا کروں' یقین کریں یا نہ کریں یہ صورتحال ہے آپ اگر چاہیں تو میں آپ کو تفصیل ے دیتا ہوں جس طرح سے بھی آپ کا ذریعہ بن سکے۔ آپ اس بارے میں معلوم کر لیں کے علاوہ کوئی اور بات نہیں تھی۔'' مسٹر ہینڈون کی زبانی یہ بات سن کر ہم لوگ ششدر رہ ے تھے۔ ریتم نے مجھ سے کہا۔

''او میرے خدا' یہ بتاؤ مائی ڈیئر دانش منصور کہ اعلیٰ ترین معاوضوں کے عوض ہی ہم وہ ام کر سکتے ہیں جسے بعد میں ہم ایک انسانی مسئلہ کہہ کر اپنے آپ کو اعلیٰ ظرف اور اعلیٰ شخصیت ا مالک سمجھ لیا کرتے ہیں یا پھر ایسے معاملات میں بھی ہماری کچھ ذمہ داری ہے جس میں ہمارا وئی مالی مفاد وابستہ نہ ہو۔''

''سو فیصد ہے۔''

''تو پھر مسٹر ہینڈون جنہوں نے ہمارے ساتھ اس سلسلے میں تعاون کیا ہے ہماری توجہ ے مستحق ہیں اور لازمی طور پر ہمیں ان کے لیے کچھ کرنا چاہیے' یہ انسانی اصولوں کے مطابق ے۔'' میں سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ پھر میں نے کہا۔

''لیکن اس سے پہلے ایک اور فیصلہ کرنا ہوگا ریتم۔''

''کیا۔''

''وہ یہ کہ ہم یہاں اپنا ہیڈکوارٹر بنائیں گے بھی یا نہیں۔''

''مائی ڈیئر دانش منصور میں زیمرز کے ایک بڑے گروپ کے سامنے اور مسٹر مارشل یڈن کے سامنے اس بات کا اظہار کر چکی ہوں کہ اب زیمرز کے بارے میں ہر طرح کا فیصلہ رنے والے مسٹر دانش منصور ہیں اور یہ زیمرز کے چیف ہیں۔ اور دانش منصور میں یہ کوئی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

احسان نہیں کر رہی تم پر' زیمرز مجھے اپنا روحانی پیشوا سمجھتے ہیں لیکن اس روحانیت کی ایک داستان ہے وہ کیوں ایسا کرتے ہیں اس کی ایک کہانی ہے اور اگر میں اصولوں سے ہٹ بات نہ کروں اب صحیح معنوں میں تم زیمرز کی سربراہی اور ان کی روحانی راہنمائی کے حقدار ہو چکے ہو کیونکہ تم نے مارشل آرٹ میں اسے شکست دی ہے جسے میں شکست نہیں دے پائی اور میں نے جو ایک نام تراشا ہوا تھا شیمرک' تم نے اپنے آپ کو اس پر مکمل ذمہ دار ثابت کیا ہے۔ تو اگر ایک پراسرار روحانی رشتے کو تم تسلیم کر لو حقیقت یہ ہے کہ اب تم میرے بھی مالک ہو۔ یہ صرف ایک محبت کی بات نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت ایک سچائی ہے۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' میں کچھ لمحے ریتم کو دیکھتا رہا پھر میں نے کہا۔

"ریتم محبت' سچائی بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کے بارے میں ہم خوبصورت انداز میں تذکرہ تو کر سکتے ہیں لیکن کبھی کبھی ہمیں ان کے اظہار میں دقتیں پیش آتی ہیں۔ میں اسے موضوع نہیں بنانا چاہتا' میری زندگی میں ابھی کوئی اور مقصد شامل نہیں ہے۔ رخسار مل جائے تو میں اب بھی کوئی پرسکون گوشہ اپنانے کے لیے تیار ہوں۔ میرا دل نہیں چاہتا کہ میں ان ہنگامہ آرائیوں میں اتنے اعلیٰ پیمانے پر حصہ لوں۔ لیکن میں کیا کروں نجانے میری تقدیر میں یہ سب کچھ کیوں لکھا گیا۔ میری کہانی تو بہت مختصر' بہت معمولی اور سادہ سی تھی لیکن خیر تقدیر سے شکوہ تو سبھی کو ہوتا ہے۔"

معاملہ یہ ہے کہ زیمرز کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تم پہلے فیصلہ کرو' میں کیا ہوں مجھے کیا سمجھتی ہو اسے میرے اور اپنے درمیان رہنے دو۔"

"دیکھو ڈیئر دانش منصور' اسکارٹو میں مارشل ویڈن کو ابھی ہماری اشد ضرورت ہے۔ اپنی حکومت کو مستحکم کرنے کے لیے وہ کئی ادارے رکھتا ہے مگر یہ ادارے ابھی تجربے کار نہیں ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وزیر اقتصادیات کو اس مصیبت میں گرفتار ہونا پڑا۔ وہ تو خوش بختی تھی ہماری کہ ہم ہینڈون تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور باقی سارے معاملات حل ہو گئے۔ ہینڈون نے جو کہانی سنائی ہے وہ اپنی جگہ ایک الگ نوعیت کی حامل ہے' بات وہیں تک آ جاتی ہے یعنی روز آرگنائزیشن۔ یہ بات بھی طے ہے کہ اس معاملے میں صرف وہ بڑا ملک ملوث نہیں ہے جسے ہم اس کا ذمہ دار سمجھ رہے ہیں بلکہ وہاں جو اقتدار ہمارے لیے بہت بڑا چیلنج ہے اور ہمیں وہی کرنا ہے یعنی ہم دونوں کو ایک ہی شخصیت کی تلاش ہے۔ زیمرز کے حوالے

سے سہی اور ہم زیمرز کے سربراہ نہ ہوتے تو تب بھی اپنے دل کی لگن کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے وہ تو ہماری زندگی کا مقصد' ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے۔"

"بے شک اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ میں اس سے کب انکار کر رہا ہوں۔"

"انکار کی بات نہیں ہے' مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں نکوسیا کی بجائے اگر یہاں اسکارٹو میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنانے کا موقع مل رہا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب حالات کو اپنے لیے ناموافق دیکھیں گے تو کہیں بھی اپنا یہ ہیڈ کوارٹر ٹرانسفر کر سکتے ہیں۔ میں اب سارے اعداد و شمار تمہارے سامنے پیش کر دینا چاہتی ہوں۔ یہ بات پہلے سے میرے ذہن میں تھی کہ میں ایسا کروں لیکن صورتحال وہی رہی یعنی یہ کہ ہم اس مسئلے میں الجھے رہے اور کوئی موثر قدم نہ اٹھا سکے۔ تم کیا سمجھتے ہو اب کچھ باقی رہ گیا ہے' میرا مطلب ہے مارشل ویڈن کے لیے ہمیں جو کچھ کرنا تھا اس کی تکمیل ہو چکی ہے یا کچھ باقی ہے۔"

"میرے خیال میں مارشل ویڈن کے ساتھ ہمیں ایک میٹنگ کر لینی چاہیے۔ ہم لوگوں کو جو عزت اور مقام یہاں ملا تھا اس کے تحت مارشل ویڈن نے ان لوگوں سے نمٹنے کے بعد جو کھلم کھلا اس کے دشمن تھے از سر نو اپنا کام شروع کر دیا تھا۔ کیبھال وزیر اقتصادیات ہی نہیں بلکہ مارشل ویڈن کے دست راست تھے اور اس کے بعد مارشل ویڈن نے اپنے گرد جو حصار قائم کیا تھا اس سے ہم دونوں نے بھی اطمینان کا اظہار کیا۔ میٹنگ کے دوران مارشل ویڈن نے کہا۔

"میں ایسا کوئی ذریعہ نہیں رکھتا کہ زیمرز کو یہ عمل کرنے پر مجبور کر سکوں لیکن میری دلی آرزو ہے کہ اگر آپ لوگ یہاں اسکارٹو میں ہر وہ آسائش حاصل کر کے ہر وہ ضرورت پوری کر کے جو آپ کے ذہن کے گوشوں میں موجود ہو یا آپ کے لیے کوئی مسئلہ ہو قیام کر سکیں تو آپ یوں سمجھ لیجیے کہ میں اپنی حکومت کو مستحکم ترین سمجھوں گا۔ جس انداز میں آپ نے یہ تمام کام کر کے مجھے اور میری حکومت کو مستحکم کیا ہے میں سمجھتا ہوں ابھی ہم لوگ اپنی سیکورٹی کو اتنا مستعد نہیں پاتے کہ وہ اس طرح کام کر سکتی جس طرح آپ نے کر ڈالا ہے۔ یہ ہماری خواہش ہماری آرزو ہے' ہماری درخواست ہے کہ ہر شرط پوری کرا کے آپ لوگ یہاں قیام کریں اور اس بات سے بالکل مطمئن رہیں کہ آپ کے ذاتی معاملات میں کبھی کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔"

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''مارشل ویڈن آپ کی یہ پیشکش جس قدر خلوص پر مبنی ہے ظاہر ہے کسی بھی رشتے سے، کسی بھی ناطے سے ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے بالکل ایسا ہی ہوگا اور ایسا ہی ہوسکتا ہے اگر آپ اسے پسند کریں تو، ہمارے لیے جو کچھ بھی ضروری ہوگا وہ ہم آپ سے طلب کریں گے، مثلاً ایک شاندار عمارت جو ہمارے ہیڈکوارٹر کی حیثیت رکھتی ہو لیکن تمام باتوں کے علاوہ ہم آپ سے یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ جب بھی کبھی آپ کو یہ محسوس ہو کہ ہم آپ کے لیے گراں ہیں اور ہماری سرگرمیاں آپ کو نقصان پہنچا سکتی ہیں تو آپ ہم سے کہہ سکتے ہیں۔'' مارشل ویڈن نے پراسرار نگاہوں سے مجھے دیکھا۔ پھر بولا۔

''پہلی بات تو یہ ہو جاتی ہے کہ میں اور میرے وہ تمام ساتھی افراد جو اس سلسلے میں آپ سے عقیدت رکھتے ہیں یا اس مشکل سے نکلنے کے بعد خوشیاں منا رہے ہیں اس بات کے خواہش مند ہیں کہ آپ یہاں رہیں اور یہیں اپنا ہیڈکوارٹر بنائیں۔ باقی بعد میں جو کچھ بھی ہوگا ہم لوگ آپس میں مل کر طے کرلیں گے۔ آپ کو اس پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔''

''نہیں، بالکل نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔ مارشل ویڈن کے ساتھ یہ میٹنگ بہت عمدہ رہی تھی۔ ہینڈون ابھی ہماری تحویل میں تھا اور اس سلسلے میں ہم کوئی فیصلہ نہیں کر سکے تھے لیکن اس وقت مجھے حیرت ہوئی جب رات کو ایسے وقت جب ہم اپنی آرام گاہوں میں آرام کر رہے تھے، ہمارے سیکورٹی گارڈز نے ہمیں اطلاع دی کہ ایک شخصیت ہم سے ملنا چاہتی ہے اور وہ کہتی ہے کہ ملنا انتہائی ضروری ہے اور اگر ہم اس سے مل لیں تو بڑے کام کی بات ہوسکتی ہے۔

''نام نہیں بتایا اس نے اپنا۔''

''نہیں جناب۔''

''کیا حلیہ ہے؟''

''ذرا پراسراری شخصیت کا حامل ہے وہ آدمی، تنہا کار ڈرائیو کر کے آیا ہے۔''

''بلاؤ، لیکن اس کا پوری طرح جائزہ لے لو کہ وہ مسلح تو نہیں ہے۔'' کچھ دیر کے بعد جو شخص ہمارے سامنے آیا اور اس نے اپنے فلیٹ ہیٹ کا گوشہ اٹھا کر چہرہ ہمیں دکھایا تو ہم دنگ رہ گئے۔ یہ مارشل ویڈن تھا۔ سیکورٹی کے بغیر اتنے پراسرار انداز میں وہ ہمارے پاس پہنچا تھا۔ یہ بات ہمارے لیے بڑی تعجب خیز تھی۔ ہم شدید حیرت کے عالم میں اسے دیکھنے لگے۔ مارشل ویڈن نے کہا۔

''اور کبھی کبھی کچھ دوستیاں ایسی ہی جان کا عذاب بن جاتی ہیں۔ تمام ترلین دین کے
ھی آپ لوگوں کو میرے لیے جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے معذرت کے سوا اور کوئی
نہیں ہے میرے پاس۔''

ں مارشل، یقینی طور پر آپ کی اس وقت آمد کسی خاص مقصد کے تحت ہوگی۔''

''ہاں، جب اسکارٹو کے بارے میں اس میٹنگ میں گفتگو ہو رہی تھی تو اچانک کچھ الفاظ
ے ہونٹوں پر آتے آتے رہ گئے، تو میں نے سوچا کہ وہ لوگ جو وہاں موجود ہیں سب
ے اچھے ساتھی اور اچھے رازدار ہیں لیکن اس کے باوجود جو پیشکش میں آپ کو کرنا چاہتا تھا
ں کے لیے میں نے یہی فیصلہ کیا کہ پہلے آپ سے بالکل تنہائی میں یہ گفتگو کی جائے اس کے
بعد ایسے ذمہ دار لوگوں کو اپنا رازدار بنا لیا جائے جن پر اتنا اعتماد ہو جتنا اپنے آپ پر۔''

''ایسی کیا خاص بات ہے؟''

''وہ میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں اور اس کے لیے وقت نہیں ضائع کروں گا۔ معافی تو
ہی مانگ چکا ہوں کہ اس وقت آپ کے آرام میں خلل انداز ہوا۔''

''نہیں مارشل ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کام کی بات کے لیے ہر وقت موزوں ہوتا
ے۔'' میں نے کہا۔

''میں نے پیشکش کی تھی کہ زیمبرز کا ہیڈکوارٹر اسکارٹو ہی میں بنا لیا جائے اور اس کے
لیے میں ہر سہولت دینے کے لیے تیار ہوں۔ وہ پیشکش پوری طرح خلوص پر مبنی تھی۔ اصل میں
پ لوگ یا میں جو شکار ہوئے ہیں وہ روز آرگنائزیشن کے شکار ہوئے ہیں۔ ہمارے وزیر
معادیات کو صرف اس لئے اغوا کیا تھا کہ انہوں نے ایک ایسا منصوبہ بنایا تھا جو اسکارٹو کی
شت میں ایک شاندار اضافہ کرتا کہ دیکھنے والے دیکھتے رہ جاتے کچھ ایسے راز ہمارے پاس
ظ ہیں جنہیں ابھی منظر عام پر نہیں لایا جاسکا۔ لیکن کم بخت روز آرگنائزیشن اپنے خفیہ
بروں کو ایسی جگہوں پر بھیجتا رہتا ہے جہاں کے بارے میں اسے یہ معلومات ہوتی ہیں کہ
اں معدنی ذخائر یا ایسی اشیاء موجود ہیں جنہیں اگر صحیح انداز میں حاصل کر کے استعمال کیا
ے تو ان سے ملکوں کی تقدیریں بدل سکتی ہیں۔ روز آرگنائزیشن جیسا کہ آپ لوگ جانتے
کہ پوری دنیا پر اپنی اقتصادی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں اس کا عمل جاری
ہمارے لیے بھی یہی مشکل اسے درپیش تھی۔ ہمیں جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بارے میں مختصر میں نے آپ کو بتادیا ہے ایسی صورت میں اگر ہم اسکارٹو میں زیمرز کا ہیڈ کوارٹر قائم کر لیتے ہیں تو اس سے ہمیں بیشتر فائدے حاصل ہوں گے' مثلاً اسکارٹو کی اقتصادی ترقی زیمرز کی نگرانی میں ہو' یہاں تیل بھی ہے' سونے کے ذخائر بھی' پلاٹینم کی کانیں بھی ہیں۔ میں آپ کو وہ تمام شواہد مہیا کروں گا جن کی وجہ سے ہمیں یہ معلومات حاصل ہوئیں لیکن ان تمام شواہد کو دبا دیا گیا۔ میں واحد فرد ہوں جو یہ بات جانتا ہوں یا پھر کچھ میرے ایسے ساتھی جن میں اپنے آپ کی طرح ہی بھروسہ کرتا ہوں۔ آپ سمجھ رہے ہیں نا میری بات۔ میں چاہتا ہوں زیمرز کی نگرانی میں اسکارٹو کی حکومت چلتی رہے' کام تو وہی لوگ کریں گے جن کا یہ کام ہے لیکن ہمیں ایک تحفظ حاصل رہے گا۔ اور اس کے بعد ہم زیادہ پرسکون طریقے سے اپنی ترقی جاری رکھ سکیں گے۔ آپ یہ سمجھ لیجیے کہ یہ میری زندگی کی بہت بڑی آرزو ہے اور میں اسے پوری کرنا چاہتا ہوں۔''

''ہمارے اور آپ کے درمیان اس سلسلے میں شرائط کیا ہوں گی۔''

''بہت عمدہ بات کہہ دی آپ نے وہ جس کا میں خواہشمند تھا۔ میں ہر طرح سے آپ کے ساتھ تعاون پر حاضر ہوں اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسکارٹو کی حکومت میں آپ کے افراد بھی شامل ہوں تو آپ یقین کیجیے کہ یہ آپ کی نہیں میری خواہش ہوگی۔'' میں ہنسنے لگا میں نے ریتم کی طرف دیکھا تو ریتم آہستہ سے بولی۔

''خیر اس حد تک ہم نہیں چاہیں گے' لیکن ایک بات ذہن میں رکھی جائے کہ ہم کسی کے لیے کوئی ناجائز کام نہیں کریں گے۔''

''آپ جس کام کو ناجائز محسوس کریں اس کے بارے میں مجھے فوراً بتادیں' میری ضد بالکل نہ ہوگی میں خود بھی یہی چاہتا ہوں کہ روز آرگنائزیشن کے خلاف مہم جاری رہے' میں آپ کی ہر طرح کی سہولتیں' معلومات اور آپ کو ضرورت کا تمام مواد فراہم کروں گا۔''

''ٹھیک ہے اگر ایسی بات ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔'' میں نے کہا اور وہ مسکراتے ہوئے گردن ہلانے لگا' پھر بولا۔

''آپ یقین نہیں کریں گے اس بات سے مجھے کس قدر خوشی ہوئی ہے' الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔''

''شکریہ مارشل ویڈن' اب آپ اطمینان رکھیں' اب ہم ہر طرح سے آپ کے ساتھ

''

''ایک سوال کر سکتا ہوں۔''

''ہاں ضرور''

''ہینڈون کے لیے آپ نے کیا فیصلہ کیا' وہ ابھی آپ ہی کی تحویل میں ہے۔''

''بہت اچھا ہوا آپ نے یہ سوال کر ڈالا مارشل ویڈن' ہینڈون کی کہانی بڑی عجیب ہے' آپ سنیں گے تو حیران رہ جائیں گے۔''

''مطلب۔'' مارشل ویڈن تجسس بھرے انداز میں بولا۔ اور میں نے ہینڈون کے بارے میں مکمل تفصیلات مارشل ویڈن کو بتادیں۔ مارشل ویڈن ششدر رہ گیا تھا بہت دیر تک خاموش رہا' پھر اس نے کہا۔

''یہ تو افسوسناک بات ہے' اب جب ہمیں کامیابی حاصل ہوگئی ہے اور ہینڈون نے ہمارے لیے یہ سب کچھ کیا ہے تو فرض تو ہم پر بھی عائد ہوتا ہے کہ کسی طرح ہینڈون کی معاونت کریں۔''

''ہم اسی بارے میں غور کر رہے ہیں۔''

''ٹھیک ہے' اس کے بعد ہینڈون کی کہانی کا کوئی حصہ منظر عام پر نہیں آئے گا۔ میں اب یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھ پر مکمل اعتماد کریں اور ہر کام کے سلسلے میں یہ محسوس کریں کہ آپ سے بہترین تعاون کر رہا ہوں۔''

''مارشل اب اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہی ہے' ہاں' ہم ضرورت محسوس کریں تو آپ سے براہ راست رابطہ قائم کریں گے۔'' پھر مارشل اسی انداز میں رخصت ہوگیا۔ ریتم بھی شدید حیران تھی' وہ بہت دیر تک خاموش بیٹھی رہی پھر اس نے کہا۔

''نیند تو خراب ہو ہی گئی' کیا خیال ہے کافی پیو گے۔''

''میرا خیال ہے ریتم اس وقت ہم آرام کریں' صبح کو اس بارے میں گفتگو کریں گے۔''

''ٹھیک ہے۔'' ریتم نے کہا۔

''دوسری صبح ناشتے کے بعد ہم دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ گئے تو ریتم

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''کچھ سوال میرے ذہن میں ہیں جو میں تم سے کرنا چاہتی ہوں دانش منصور۔''

''ہاں کہو۔''

''نمبر ایک اگر میں تم سے تمہارے نام میں تبدیلی کرنے کی گزارش کروں تو کیا تم قبول کرلو گے۔'' میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' میں نے مدھم لہجے میں کہا۔

''میرے لیے کوئی نئی بات نہیں ہوگی۔ ریتم بہت بار درجنوں بار مختلف لوگوں نے مختلف ناموں سے پکارا ہے۔ ناموں سے کیا ہوتا ہے' انسان کی اپنی شخصیت مکمل حیثیت ہے۔''

''تو پھر میں تمہیں شیمرک کا نام دینا چاہتی ہوں۔'' میں ہنسنے لگا' میں نے کہا۔

''گویا تم میری ہڈیاں تڑوانے پر تلی ہوئی ہو۔''

''کیا مطلب؟''

''شیمرک کی حیثیت سے مجھے مختلف لوگوں سے مارشل آرٹ کے مقابلے کرنا گے۔ یقین کرو میں مارشل آرٹ کا بہت زیادہ ماہر نہیں ہوں۔ بس یہ سمجھ لو کہ جس مذہب جن لوگوں سے تعلق رکھتا ہوں ان میں ایک چیز قدرتی ہے وہ یہ کہ جب اپنے مدمقا شکست دینے کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو پھر مدمقابل کو شکست کھانا ہی پڑتی ہے۔ یہ ہمارے جذبات ہوتے ہیں جو ہر وقت اتنے مخلصانہ طور پر سامنے نہیں آتے' تم میرے مذہب بارے میں زیادہ نہیں جانتی ہوگی یا جانتی بھی ہوگی تو کم از کم ان جذبوں کے ساتھ نہیں ہوگی جو جذبے ہمارے سینے میں ہوتے ہیں۔ ہم نیک اور سچے جذبوں کے ساتھ ہمیشہ ہو جاتے ہیں لیکن عام حالات میں اگر تم نے مجھے کسی سے بھڑا دیا تو وہ میری ہڈی پسلی رکھ دے گا۔'' ریتم ہنسنے لگی اور بولی۔

''نہیں ایسی بات نہیں ہے میں شیمرک کو بہت کم منظر عام پر لاؤں گی۔ زیمر شیمرک کے نام سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں بے شک یہ ایک تراشہ ہوا نام ہے لیکن جس طرح اس وقت اس نام کی رونمائی کی تھی وہ اس کے شایان شان تھی یا یوں سمجھ لو کہ بھی عزت کا معاملہ ہے۔''

''بابا ٹھیک ہے اگر صرف میرا نام دانش منصور سے شیمرک کر دینے سے تمہاری بچ جاتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔''

''دلی طور پر شکر گزار ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہینڈون کے سلسلے میں کیا سوچا' مارشل ویڈن کی پیشکش'' ہمیں ہر لحاظ سے بہتر نظر آتی ہے۔ قبرص میں میں نے جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس کی تفصیل تقریباً تمہارے علم میں ہے لیکن جس قدر پائیدار ہم یہاں ہوں گے میرا خیال ہے وہاں نکوسیا میں نہیں ہو سکتے' سمجھ رہے ہو نا تم۔''

''ہاں' میں سمجھ رہا ہوں۔''

''کیا ایسے حالات میں ہمیں مارشل ویڈن کی یہ پیشکش قبول نہیں کر لینی چاہیے۔''

''یہ پیشکش تو ہم قبول کر چکے ہیں۔''

''تمہیں اعتراض تو نہیں ہے۔''

''نہیں' میں نے خود مارشل ویڈن سے اس سلسلے میں اعتراف کیا تھا۔''

''اب دوسری بات مسٹر ہینڈون کی آجاتی ہے۔''

''سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مسٹر ہینڈون سے ہم نے اب تک اپنے مقصد کی بات نہیں کی ہے۔''

''ہاں' یقین کرو شاید میری زبان سے بھی دوسرا جملہ یہی نکلتا۔''

''تیسری بات مسٹر ہینڈون کے اپنے بیوی بچوں کا معاملہ بھی اس کے بارے میں ہمیں دلسوزی سے سوچنا ہے۔''

''بالکل ایسا بھی کرنا ہے۔''

''آؤ پھر مسٹر ہینڈون سے ملاقات کریں۔'' مسٹر ہینڈون کی صحت گرتی جا رہی تھی وہ لازمی بات ہے غور و فکر میں ڈوبا ہوا تھا اور جانتا تھا کہ کیا ہو چکا ہے۔ ہمیں دیکھ کر اس نے بڑے پرخلوص انداز میں گردن ہلائی اور بولا۔

''میرے پاس تم لوگوں سے کہنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے' بس میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھ پر رحم کرنا اور مجھے میری ان برائیوں کی سزا نہ دینا' میں زندگی نہیں مانگتا تم سے بس ایک بات کا خواہشمند ہوں اگر ممکن ہو سکے تو میری بیوی اور بچوں کے حصول کے لیے کچھ کرو۔''

''مسٹر ہینڈون آپ کا تعلق براہ راست روز آرگنائزیشن سے رہ چکا ہے۔''

''ہاں بالکل' میں روز آرگنائزیشن کا ہی نمائندہ ہوں۔''

''آپ کو علم ہے کہ روز آرگنائزیشن کیا کیا کرتا رہا ہے۔ میں دانش منصور کا نام لینا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چاہتا ہوں آپ کے سامنے' دانش منصور کے بارے میں آپ کچھ جانتے ہیں؟''

''ہاں' روز آرگنائزیشن کے ریکارڈ میں دانش منصور کے بارے میں مکمل تفصیلات موجود ہیں اور اسے روز آرگنائزیشن کی سب سے زیادہ خطرناک شخصیت یعنی اس کے دشمنوں میں سب سے زیادہ خطرناک قرار دیا گیا ہے۔''

''ابھی کچھ عرصہ قبل اس کی بیوی رخسار کو ایک اسرائیلی ایجنٹ کے ذریعے حاصل کیا گیا تھا۔ کیا آپ کو ایک اس کے بارے میں کچھ معلوم ہے۔'' ریتم نے سوال کیا۔

''نہیں' میں نہیں جانتا لیکن اس سلسلے میں ایک نام کی نشاندہی کر سکتا ہوں۔''

''وہ کیا۔'' ریتم نے سوال کیا۔

''مسٹر فیرولن' اصل میں اسرائیلی محکمہ جاسوسی کے سب سے بڑے افراد کے ساتھ جس شخص کا سب سے گہرا تعلق ہے اس کا نام فیرولن ہی ہے ویسے فیرولن فیلڈ آفیسر ہے یعنی وہ دنیا کے کسی بھی ملک میں روز آرگنائزیشن کے لیے کام کرنے نکل جاتا ہے اور وہاں سے اس کام کی تکمیل کر کے واپس آ جاتا ہے۔ اسرائیلی محکمہ موساد کے ایک رکن ایرش واش کے ذریعے غالباً یہ کام کیا گیا تھا۔ یہ بات تذکرے کے طور پر کبھی میرے سامنے آئی تھی زیادہ نہیں جانتا۔''

''ایک اور شخصیت ہے جس کا نام سہیل تھا جو روز آرگنائزیشن میں موجود ہے یعنی اس کے عتاب زدگان میں۔''

''سہیل کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ سہیل روز آرگنائزیشن کا ایک سرگرم کارکن تھا لیکن شاید کسی موقع پر اس نے روز آرگنائزیشن کے کچھ کاموں سے انحراف کیا تھا جس کے نتیجے میں اسے زیڈ ڈپارٹمنٹ پہنچا دیا گیا تھا۔''

''زیڈ ڈپارٹمنٹ۔'' میں نے سوال کیا۔

''ہاں' ایک ایسا خفیہ سیل جس کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا کہ کہاں واقع ہے لیکن جن لوگوں کو ذہنی اعتدال پر لانا ہوتا ہے انہیں زیڈ ڈپارٹمنٹ کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔'' ہینڈون کا یہ انکشاف سن کر ریتم کے چہرے پر غم کے جو تاثرات ابھرے تھے۔ میں نے انہیں اچھی طرح محسوس کیا تھا۔ میں نے سوال کیا۔

'کیا زیڈ ڈپارٹمنٹ کے حوالے کر کے ان کی زندگی ختم کر دی جاتی ہے۔''

''بالکل نہیں' ان لوگوں کا طریقہ کار بہت ہی عجیب ہے ان کے اپنے قوانین ہیں ویسے

اس میں تو کوئی شک کی بات نہیں ہے کہ یہ لوگ دنیا پر حکومت کر رہے ہیں' سرمایہ دار ساری دنیا کو اپنی مٹھی میں لپیٹے ہوئے ہے اور اس وقت روز آرگنائزیشن واحد ادارہ ہے جو بڑے سرمائے سے ملکوں کی تقدیروں پر اثر انداز ہوتا ہے اور ہر جگہ اپنی پسند کے لوگ لا کر دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اس نے اپنے کام بھی اس طرح متعین کیے ہوئے ہیں' میں یہ کہہ رہا تھا کہ کام کے جو لوگ ہوتے ہیں اور جو راستہ بھٹک جاتے ہیں زیڈ ڈپارٹمنٹ ایک طرح سے ان کی تربیت کرتا ہے اور یہ تربیت بھی تشدد پر مبنی نہیں ہوتی بلکہ وہ ان کی ذہنی تربیت کرتا ہے'' ریتم خاموشی سے ہینڈون کو دیکھ رہی تھی۔ میں نے سوال کیا۔

''مسٹر ہینڈون کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ہماری اتنی رہنمائی کریں کہ ہم ان دو شخصیتوں کو تلاش کر سکیں۔''

''مجھے سوچنے کا موقعہ دیجیے بلکہ مجھے کم از کم یہ بتا دیجیے کہ میرا مستقبل کیا ہے؟ بات اصل میں یہ ہے کہ جو حقیقتیں میں نے بتائی ہیں اگر ان سے آپ کو کوئی فائدہ پہنچا ہے تو یقینی طور پر مجھ پر یقین کرنے کے بعد آپ میرے حق میں کچھ نرمی اختیار کریں گے اور اگر اس کے امکانات نہیں ہیں اور صورت حال مسلسل میرے حق کے خلاف ہے تو کم از کم ایک فیصلہ ہو جانے دیجیے تاکہ میں بھی اپنے طور پر کچھ سوچ سکوں کچھ لمحات گزار سکوں۔''

''مسٹر ہینڈون شاید اتفاق سے آپ سے اس بات کا تذکرہ نہیں ہوا لیکن میں اتنا آپ کو بتا دینا ضرور پسند کرتا ہوں کہ زیمرز آپ کے حق میں ہر طرح کا کام کرنے کے لیے تیار ہے۔ آپ نے ہماری مدد کر کے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے نتیجے میں آپ بالکل محفوظ ہیں جبکہ دوسرے لوگ خراب صورت حال کا شکار ہو چکے ہیں۔ ہاں' باقی جہاں تک معاملہ رہا آپ کے بیوی بچوں کا تو آپ اطمینان رکھیے اس سلسلے میں کوئی بہت ہی موثر کارروائی کی جائے گی اور ہم اس پر پورا غور کر رہے ہیں۔''

''آپ نے ایک طرح سے مجھے نئی زندگی دے دی ہے۔ یہ الفاظ ادا کر کے آپ کا دل شکرگزار ہوں میں' جو بھی منصوبہ آپ کے ذہن میں ہو براہ کرم اس کی تکمیل کیجیے' جہاں تک میرا تعلق ہے تو ظاہر ہے میں آپ سے ہر طرح کا تعاون کروں گا کیونکہ بہرحال میں اس قابل تو نہیں ہوں لیکن پھر بھی.....''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

’’ان تمام باتوں کو ذہن سے نکال دیجئے جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ اس کی پرواہ
بالکل نہ کیجئے گا‘ سمجھ رہے ہیں نا آپ۔‘‘

’’ہاں‘ کیوں نہیں۔‘‘ اس نے جواب دیا اور پھر بولا۔

’’میں ذرا ذہنی طور پر خود کو مجتمع کرلوں اس کے علاوہ ایک ایسی پوشیدہ جگہ ہے
میری یادداشتیں محفوظ ہیں لیکن میرا وہاں جانا ابھی بالکل مناسب نہیں ہوگا۔ آپ یقین کے
میں کوئی فضول بات نہیں کر رہا‘ میں نے اپنے طور پر بھی اپنے تحفظ کا بندوبست کیا تھا جا
میں جن حالات سے گزر رہا تھا میرا دل ہی جانتا ہے مجھے تھوڑا سا موقعہ دیں میں آپ کا
طور پر ایسا راستہ فراہم کروں گا جس سے آپ کو ان دو شخصیتوں کے حصول میں کامیابی حا
ہو۔‘‘ ہینڈون نے بہرحال جو کچھ کہا تھا وہ ذہن میں اترتا تھا۔ میں نے اور ریتم نے اس
میں اب نئی منصوبہ بندیوں کا آغاز کر دیا‘ ادھر مارشل ویڈن ہمارے ساتھ ہر طرح کا تعاو
رہا تھا اور ہماری خواہش کے مطابق وہ تمام تیاریاں بھی کر رہا تھا جس کے ہم خواہشمند تھے
لوگ ہم سے بہت زیادہ مخلص ہوگئے تھے زیمرز کے لئے ہر طرح کی سہولتیں فراہم کر دی
تھیں ویسے ان کی تعداد یہاں جتنی بھی تھی ہم نے اسی پر اکتفا کیا تھا۔

بیرون ممالک میں جو سارے کام ہو رہے تھے وہ اپنے طور پر الگ لگ تھے۔ میر
کئی ملکوں کو دانش منصور کے اکاؤنٹس کے سلسلے میں کچھ کاغذات زیمرز کو بھیجے اور سا
معاملات اپنی جگہ‘ زیمرز نے نہایت ذہانت کے ساتھ میرا سرمایہ اسکارٹو منتقل کرنا شروع
اور ہم لوگ اپنے طور پر منصوبہ بندیاں کرتے رہے یہاں تک کہ ایک بہترین تصور ہما
ذہن میں آیا اور ہم نے اس پر عمل کرنے کا آخری فیصلہ کر لیا۔ مارشل ویڈن کو بھی اس
میں ہم نے اپنا راز دار نہیں بنایا تھا‘ ہوا یوں کہ ایک دن ہم ہینڈون کے پاس پہنچے اور ہم
اس سے کہا کہ ہم اس کے چہرے پر میک اپ کرنا چاہتے ہیں۔ ہینڈون ہماری کسی بات
اختلاف نہیں کرتا تھا۔ جو میک اپ میں نے ہینڈون کے چہرے پر کیا وہ نہایت عجیب و غ
تھا اس کی پیشانی پر ایک ایسا نشان بنایا گیا تھا جو گولی کا نشان محسوس ہوتا تھا اس کے علاو
نے بازوؤں‘ سینے اور کمر پر زخموں کے نشان ڈالے گئے تھے اور اس کے بعد ہم نے کچھ ا
لئے نتیجے میں ایک پراسرار کہانی اخبارات میں منظر عام پر آئی جو ہینڈون سے متعلق تھی۔
مارشل ویڈن کے خلاف سازش کا خاتمہ تو ہوا ہی تھا اور اخبارات اس کے بارے میں کھل

تھے‘ صورت حال واضح ہوگئی تھی۔ اسکارٹوز کی بغاوت کچل دی گئی تھی اور حکومت کا
سامنے آیا تھا حکومت نے ان تمام افراد کو عام معافی دینے کا اعلان کر دیا تھا جو بغاوت
شامل تھے‘ حکومت نے یہ اعتراف کیا تھا کہ یہ ان لوگوں کی غلطی نہیں تھی بلکہ بڑے پیمانے
پراسرار اور بڑی قوتیں اسکارٹو کے خلاف زیر عمل تھیں لیکن اب ان کا خاتمہ کر دیا گیا تھا
اس سازش کے سربراہ کا نام ابھی صیغہ راز میں رکھا گیا تھا لیکن پھر ہماری اس تجویز کے
ایک دن ہینڈون کا نام بھی بمعہ اس کی تصویروں کے سامنے آگیا اور اس میں بتایا گیا کہ
ان جو اس سازش کا سرغنہ تھا مفرور تھا اور اس کی تلاش میں ہر ممکن کوشش کی جارہی تھی‘
میں وہ سامنے آیا اور آخرکار پولیس کی گولیوں کا نشانہ بن گیا۔ اخبارات کو یہ تمام خبریں
ویر کے ساتھ مہیا کی گئی تھیں ادھر زیمرز کو جو اس بڑے ملک میں موجود تھے جہاں سے یہ
روائی شروع ہوئی تھی اطلاع دے دی گئی تھی کہ مسٹر ہینڈون کی فیملی کے بارے میں
مات حاصل کریں اور اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں۔ اس کام میں بھی ایک طویل عرصہ
گیا‘ خود ہینڈون اپنی تصویریں دیکھ کر ششدر رہ گیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ بات اس کی سمجھ
نہیں آئی تھی لیکن بات جب سمجھ میں آئی تو ہینڈون نے میرے قدم پکڑ لئے تھے۔ زیمرز
پہلے ہمیں اطلاع دی تھی کہ مقامی حکومت نے ہینڈون کی بیوی اور اس کے تین بچوں کو
اد کر دیا ہے کیونکہ ہینڈون ہی شکار ہو چکا ہے وہاں یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ ہینڈون اسکا
ی سازش ناکام ہونے کے بعد اسکارٹو کی پولیس کے ہاتھوں مارا گیا‘ چنانچہ اس کے بیوی
بچوں کو قبضے میں رکھنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ زیمرز نے جو بھی اطلاع دی کہ وہ چار افراد جو
بچوں اور ایک خاتون پر مشتمل ہیں اپنے گھر میں منتقل ہو چکے ہیں تو یہاں سے انہیں
ایات جاری کی گئی کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے انہیں پوری حفاظت کے ساتھ مختلف ملکوں
ے گزارتے ہوئے آخرکار اسکارٹو تک پہنچا دیا جائے اور اسکارٹو میں ان کا استقبال کیا گیا
۔ ہینڈون اپنی بیوی اور بچوں کو دیکھ کر جس کیفیت کا شکار ہوا وہ منطقی نوعیت کی حامل تھی۔ ہم
ے اس وقت ان کے ساتھ رہنا مناسب نہیں سمجھا تھا‘ بعد میں ہینڈون سے ملاقات ہوئی تو
نے جس حد تک بھی ایک انسان اپنی سپاس گزاری کا اظہار کر سکتا ہے یہ اظہار اس نے کیا
اور پھر ہم نے اس سے اپنے مطالبے کا اظہار کیا تھا‘ وہ بولا۔

’’بس تھوڑا سا وقت اور‘ آہ‘ اب میں اسکارٹو کا شہری ہوں۔ آپ لوگوں نے میرے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ساتھ جو سلوک کیا ہے اس کا صلہ تو میں آپ کو شاید ہزاروں بار کی زندگی پانے کے باو
نہ دے سکوں' لیکن بہر حال میں یوں سمجھ لیجئے کہ اب ان دونوں شخصیتوں کے حصول م
فریق ہوں۔ براہ کرم مجھے باہر نکلنے کا موقعہ دیا جائے۔''

''اس کے لئے تمہیں اپنا حلیہ تبدیل کرنا پڑے گا ہینڈون۔'' میں نے کہا۔

''آپ نے جو حلیہ دیکر مجھے باہر بھیجا تھا وہ بڑی حیثیت کا حامل تھا اور یقین ک
خود بھی ششدر رہ گیا تھا' لیکن اب بھی آپ ہی میرے لیے جو بھی فیصلہ کریں گے و
سے مناسب اور بہتر ہوگا۔''

''ہوں' ٹھیک ہے مقصد صرف آپ کا چہرہ تبدیل کرنا ہے اور وہ با آسانی کر لیا ج
اس میں کوئی دقت کی بات نہیں ہے۔'' ہینڈون کے چہرے پر میک اپ بھی میں نے ہ
اور ایسا میک اپ کیا تھا کہ وہ خود بھی ششدر رہ گیا تھا۔ پھر اس کے بعد ہم نے ہینڈ
آزادی کے ساتھ باہر نکلنے کا موقع دیا۔ مارشل ویڈن کا یہ معاملہ تھا کہ بس جو ہم کہہ د
وہ سوچتا تھا کہ یہ سب کچھ ہے اور اس میں کہیں بھی کوئی سوچنے کے لائق کوئی بات نہیں
یہ سب چیزیں ایسی تھیں جس نے ذہین کو خاص طور سے مطمئن کیا تھا اور ہم کافی فرحت
حالات میں وقت گزار رہے تھے' ادھر ہینڈون اپنے طور پر مصروف عمل تھا اور آخر کار ا
وہ ہمارے پاس پہنچ گیا' میرے اور ریتم کے درمیان بہر حال یہ معاہدہ تو ہو ہی چکا تھا ک
کی جو پبلسٹی ہے اور جس کے تحت دنیا کے کسی بھی ملک کو ہماری ضرورت پیش آسکتی ہے
سے پہلو نہیں بچائیں گے اور اس کام کو اسی احتیاط کے ساتھ عمل میں لائیں گے جس ک
جو احتیاط ضروری ہو۔ چنانچہ ہینڈون نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔

''آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں ویسے بھی بہت دن ہو گئے میں ایک مطمئن
گزار رہا ہوں میری بیوی اور میرے بچے اب حقیقتوں کو جان چکے ہیں اور وہ بھی آپ
چاہتے ہیں تو مجھے اپنی خدمت میں آنے کا موقع دیجئے۔''

''ایسا کیوں نہ ہو مسٹر ہینڈون کہ آپ ہماری ایک اچھی سی دعوت کر ڈالیے۔''

''اتنی جرات نہیں کر سکا تھا لیکن یہ میری خوش بختی ہوگی۔'' اور ہم آخر کار ہینڈو
پاس پہنچ گئے۔ ہینڈون نے ہمارا پرجوش استقبال کیا تھا۔ میں اور ریتم جب وہاں
تو ہینڈون کی بیوی زینس نے ہمارا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

''ایک خوبصورت جوڑا جو اگر تمام باتوں سے مختلف انداز میں دیکھا جائے تو اس پر
آتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ اس جوڑے کو مبارک باد دی جائے لیکن مجھے حیرت ہے کہ
لوگوں کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہے۔''

''ہاں افسوس محترمہ زینس یہ اہلیہ ہے ہمارے ساتھ۔''

''وجہ۔''

''وجہ یہ ہے کہ محترمہ ریتم کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی میری شادی ہو چکی ہے لیکن
وی گم ہے۔''

''کیا؟'' زینس کا منہ حیرت سے پھیل گیا اور ہینڈون کا زبردست قہقہہ گونج اٹھا اس
ا۔

''ہاں' یہ اتفاق ہے کہ مجھے بھی اس بارے میں کوئی تفصیل نہیں معلوم کہ ان دونوں کا
میں کیا رشتہ ہے؟ مطلب تم نہیں سمجھیں یہ میاں بیوی نہیں ہیں۔''

''او' تت تب تو میں نے........''

''نہیں' محترمہ زینس کبھی کبھی ایسی تفریحات دلچسپ معلوم ہوتی ہیں۔'' بعد میں مسٹر
نے مجھ پر جو انکشاف کیا وہ میرے لیے بڑا دلدوز تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس
فاظ نے میری کیا کیفیت کر دی ہے۔ اس نے کہا۔

''خاصی پرانی بات ہے روز آرگنائزیشن کے پاس کچھ ایسی تفصیلات پہنچی تھیں جن میں
نہ کے ایک پراسرار علاقے میں واقع ایک ایسے ہیڈ کوارٹر کا تذکرہ کیا گیا تھا جس میں
امور پر کام ہو رہا تھا اور کوئین میکوویا نامی کوئی خاتون وہاں زبردست سائنسی سرگرمیوں
مروف تھی پھر روز آرگنائزیشن نے دنیا کے کئی ملکوں سے مدد لے کر بارسلونہ کے ان
علاقوں پر تباہ کاری مچائی اور بعد میں یہ علم ہوا کہ کوئین میکوویا کا وہ ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا
وہاں سے فرار ہو گئی کیونکہ اس کی لاش دستیاب نہیں ہو سکی تھی لیکن پھر اب سے کچھ عرصے
وز آرگنائزیشن کو یہ اطلاع ملی کہ کوئین میکوویا نے پھر ایک چھوٹے سے علاقے میں اپنی
روائیوں کا آغاز کر دیا ہے اور ایک بار پھر وہاں منظم ہو رہی ہے۔ کوئین مکویا کے بارے
طے کر لیا گیا تھا کہ وہ ایک خطرناک عورت ہے اور دنیا میں کبھی نہ کبھی بڑے خطرناک
ں کے ساتھ منظر عام پر آئے گی اور اس وقت اسے اس قدر قوت حاصل ہو چکی ہوگی کہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دنیا اس کا مقابلہ نہ کر سکے اس چیز کو بڑی تشویش کی نگاہ سے دیکھا جارہا تھا اور اس پر غ جارہا تھا یہاں تک کہ آخر کار تمام ترانداز وں کے مطابق ایک منظم ترتیب کی گئی اور میکو ویا پر حملہ کیا گیا۔ اصل میں اس وقت کوئین میکو ویا انڈورا میں کچھ کارروائیوں میں مص تھی اور انڈورا جس کے بارے میں آپ کو یقینی طور پر معلومات حاصل ہوں گی کہ جنوب م یورپ میں واقع ہے اور اسپین اور فرانس کے درمیان موجود ہے اس کا دارالحکومت لاویلا اور یہ کئی ملکوں کے زیر اثر چل رہا ہے تو مطلب یہ ہے کہ لاویلا کے شمال مشرق میں آرگنائزیشن نے اپنا ایک بہت بڑا اسٹیشن قائم کر رکھا ہے اور وہاں روز آرگنائزیشن مفادات کے لئے کام ہو رہا ہے۔ مطلب یہ کہ کوئین میکو ویا جو وہاں شاید اپنا کوئی ایسا قدم چاہتی تھی جو روز آرگنائزیشن کے مقاصد کے خلاف ہو اور پھر ویسے بھی وہ کوئین میکو خاتمہ چاہتے تھے چنانچے انڈورا کے نواحات میں انہوں نے اپنے مفادات حاصل کر لئے کوئین میکو ویا کو اس کے پورے گروپ کے ساتھ ختم کر دیا گیا۔"

"اس بات کا پتا کیسے چلا مسٹر ہینڈون کہ کوئین میکو ویا ختم ہو گئی۔"

"آپ یہ سمجھ لیجئے کہ یہ بالکل تصدیق شدہ اطلاع ہے۔" میں نے ایک لمحے کے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔ ریتم نے چونک کر مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"خیریت' کوئین میکو ویا کی موت پر کیا تمہیں کوئی افسوس ہوا ہے کوئی تعلق رہا ہے۔"

"ہاں ریتم' بس یہی سمجھ لو کہ رہا ہے۔" میں نے افسردگی سے کہا۔

"بہر حال مجھے افسوس ہے۔" ریتم بولی اور میں ذہنی طور پر سوچوں میں ڈوب گیا۔

❁ ❁ ❁

دنیا میں کوئی بھی انسان کتنا ہی طاقتور ہو، کتنے ہی وسائل رکھتا ہو لیکن کبھی کبھی زندگی میں ایسی بے بسی محسوس کرتا ہے کہ اسے اپنے آپ پر ہی غصہ آنے لگے۔ خیر میری کیفیت تو ایسی نہیں تھی میں نے تو ہمیشہ ہی اپنی ذات کو کمتر سمجھا تھا۔ کبھی اس بات پر گمان نہیں کیا تھا کہ میں بہت بڑے بڑے کام کر رہا ہوں اور مجھ جیسے شخص کو یہ گمان کرنا بھی نہیں چاہئے تھا۔ ماضی کے کسی بھی لمحے پر غور کر لیتا تو اپنی بے بسی اور بے کسی کا احساس ہو جاتا تھا۔ جو شخص اپنی حقیقت تلاش نہ کر سکے اسے دنیا میں کوئی حیثیت اختیار کرنے کا کیا حق ہے؟ بے اوقات ہوتا ہے وہ مکمل طور پر۔ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ میں نے لوگوں کی دانست میں دنیا فتح کر لی تھی۔ ہر جگہ کامیابیاں حاصل کی تھیں۔ ان میں بہت کچھ کھویا تھا۔ بہت کچھ پایا تھا لیکن وہ چیز جو میری زندگی کا پہلا مسئلہ تھی۔ میں اس مسئلے کو حل نہیں کر سکا تھا۔ اب اگر اس کے بعد اپنے آپ کو کچھ سمجھ لیا جائے تو بے وقوفی کے سوا اسے کیا کہا جا سکتا ہے؟ بہر حال جینا تو تھا۔ خودکشی کرنے کا کوئی تصور ذہن میں نہیں تھا۔ وہی والی بات ہے کہ انسان شاید زندگی کو سب سے زیادہ قیمتی سمجھتا ہے اور میں نے کبھی یہ نہیں سوچا تھا کہ میں انسان نہیں ہوں۔ انسان نہ ہوتا تو اپنی ضرورت کی سب سے قیمتی شے حاصل نہ کر لیتا، یعنی اپنی شناخت۔ جس کے حصول میں پوری زندگی گزر گئی تھی۔ بڑے اچھے اچھے ساتھی آئے تھے زندگی میں اور چلے گئے تھے۔ بس وقت تھا جو میرا سب سے قدیم اور سب سے مستحکم ساتھی تھا۔ نہ جانے کیسے کیسے کردار ملے تھے زندگی میں ان ہی میں ریتم بھی تھی۔ ریتم جس کا مقصد بھی میرے مقصد سے مختلف نہیں تھا اور اتفاق سے ہمارے راستے یکجا تھے۔ اس کی پاکیزہ محبت اپنے بھائی کی تلاش میں سرگرداں تھیں اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مجھے نجانے کیا کیا چاہئے تھا۔ ہاں میرے خیال میں بدنصیب رخسار تھی جس کی تقدیر میں زندگی کے پرسکون لمحات لکھے ہی نہیں تھے۔ وہ ایک خواب دیکھتی تھی اور جب خواب سے جاگتی تھی کسی نہ کسی عذاب میں ہی گرفتار ہوتی تھی نہ جانے کہاں ہوگی، نہ جانے کیا کیا سوچتی ہوگی بہرحال انسان کے بس میں یہ سب کچھ نہیں ہوتا۔ یہ فیصلے تقدیر کے ہوتے ہیں اور ہزاروں بار کی کہی ہوئی بات ہے کہ تقدیر سے کوئی جنگ نہیں کرسکتا۔ نہ کرسکا ہے۔ چنانچہ دو ہی باتیں ہیں، وقت کے دھاروں پر سفر کرتے رہو اور اپنی خواہشوں کے لئے آسمان کی جانب نگاہیں اٹھائے رہو وہاں سے اشارہ ہوگا تو سب کچھ ہو جائے گا بس اسی کو ایمان بھی کہتے ہیں اور یہی انسان کی انتہا بھی ہوتی ہے۔ ریتم کے پاس بے پناہ سرمایہ اکٹھا ہو چکا تھا۔ زیمرز کے نام پر دنیا بھر میں جو کچھ کرتی تھی وہ بہرحال ایک اہمیت کا حامل تھا۔ اس میں بہت سوں کے مفادات بھی ہوا کرتے تھے۔ اپنی جستجو اور اپنی تلاش بھی۔ بقول ریتم کے مقدس قبیلے کے افراد ایک مقدس پیشوا کی حیثیت سے اس کا احترام کرتے تھے۔ یہ بھی ایک انوکھی بات تھی جس پر ریتم بعض اوقات خود ہنستی تھی اور کہتی تھی۔

''تم بتاؤ! میرے اندر کیا تقدیس ہے۔ زمانے ساز ہوں، زمانہ سے بس اتنی ہی محبت رکھتی ہوں کہ میرے مقاصد پورے ہوتے ہیں۔ آرزو یہ ہے کہ میرا بھائی مجھے مل جائے جب بھی کبھی سہیل مجھے ملا تو تم یقین کرو دانش منصور! میں گوشہ نشین ہو جاؤں گی اور اس کے بعد دنیا سے اپنے بہت سے رشتے ختم کرلوں گی۔ بس اپنے بھائی کے ساتھ زندگی کی ہر خوشی حاصل کرلوں گی۔ تم چاہے مجھ سے کتنی ہی بڑی قسم لے لو۔ اس کے علاوہ میں اپنی زندگی کا اور کوئی مقصد نہیں سمجھتی۔'' میں اس کے جذبات کی پذیرائی کے لئے خاموش رہا تھا۔ پھر ریتم نے مجھ سے پوچھا۔

''تم ایک بات بتاؤ دانش منصور!''

''ہاں پوچھو!''

''تمہیں رخسار کے علاوہ کسی اور سے بھی محبت ہے؟ میرا مطلب ہے رخسار تو تمہاری بیوی ہے۔ تم سے چھن گئی ہے۔ میں کسی عورت کی بات تو نہیں کر رہی۔ تمہارے کردار کی بلندی کا مجھے احساس ہے اور یقین کرو میرے دل میں تمہارے لئے بڑی عزت ہے۔ مجھے معاف کرنا کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے کہ میں تم سے بہت بے تکلفی سے گفتگو کروں۔ یہ سوچ

کر بات کروں تم سے کہ نہ میں عورت ہوں اور نہ تم مرد۔ ہم دو بے جان ستون ہیں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ہیں۔ ہمارے ذہنوں میں جذبات کا کوئی ایسا عمل دخل نہیں ہے جو کبھی ہمیں ایک دوسرے کی جانب چور نگاہوں سے دیکھنے پر مجبور کر دے۔ سمجھ رہے ہو نا میری بات؟''

''ریتم! تم بار بار یہ الفاظ کیوں کہتی ہو، کیا تم اس بات پر یقین کرو گی کہ میری زندگی میں بے شمار ساتھی آئے ہیں مگر میں نے اپنے آپ کو کسی کے لئے مجبور نہیں سمجھا۔ میں نے اپنا ایک معیار تلاش کیا ہے، دوستوں کے لئے، اگر کوئی اچھے معیار کا دوست مل گیا تو میرا دوست رہا ورنہ چند دنوں کا ساتھ اور اس کے بعد واپسی۔''

''مجھے تو نہیں چھوڑو گے نا؟''

''اس دن ریتم جب تمہیں سہیل اور مجھے رخسار مل جائے گی۔'' میں نے جواب دیا۔

''ہاں، یہ ٹھیک ہے، تو میں یہ پوچھ رہی تھی کہ کوئی اور ایسی شخصیت یا کوئی اور خواہش؟''

''میرے بارے میں جتنا تم جانتی ہو نا ریتم! وہ نامکمل ہے۔ میں نے ایک ایسے گھر میں آنکھ کھولی جہاں میں ایک معمولی سے نوکر کی حیثیت سے اپنی بساط بھر کام کرتا رہا یعنی کہ چھوٹا سا فرنیچر اور فرش کی جھاڑ پونچھ کرتا تھا۔ تھوڑا سا بڑا ہوا تو گھر کے دوسرے کام شروع کر دیئے میرے تصور میں کوئی خاص بات نہیں تھی جو عورت ماں کی حیثیت سے مجھ سے روشناس کرائی گئی تھی وہ درحقیقت میری ماں نہیں تھی اس کے بارے میں مجھے بعد میں معلوم ہوا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ جس گھر میں، میں رہتا ہوں اور میرا باپ کہاں ہے؟ پھر میں ان کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور ریتم! آج تک ناکام ہوں۔ زندگی میں لاتعداد الٹ پھیر آئے اور اس دنیا کے رہنے والوں نے مجھے فولاد بنا دیا لیکن یہ فولاد آج بھی اپنی محبتوں کو ترسا ہوا ہے اور میں اب بھی انہیں تلاش کر رہا ہوں۔ شاید یہ تلاش مکمل ہو جائے۔ جہاں تک محبت کی بات ہے ریتم تو میں تمہیں ایک سچی بات بتاؤں؟ اپنے وطن کا ہر شخص مجھے انتہائی قریبی عزیز اور ایسا دوست لگتا ہے جس سے بچھڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ لیکن میں ان سے بچھڑ گیا ہوں۔ ریتم میرے ملک میں غربت ہے آج بھی کبھی کبھی کسی بک اسٹال پر جب میں اپنے وطن کا کوئی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اخبار کوئی رسالہ کوئی کتاب دیکھ لیتا ہوں تو اسے احتراماً خرید لیتا ہوں کہ اس کی رقم میرے وطن تک پہنچے۔ پتا نہیں کس کے کام آجائے۔ کبھی کبھی اخبارات ہاتھ لگ جاتے ہیں میں پڑھتا ہوں کہ وہاں ایک عورت نے اپنے چھ بچوں کو نہر میں پھینک کر خودکشی کر لی کیونکہ اس کے پاس ان بچوں کی پرورش کے لئے کچھ نہیں تھا۔ ریتم! میں گھنٹوں روتا رہتا ہوں۔ میں سوچتا ہوں کاش! میں اپنے وطن کی یہ غربت دور کر سکتا۔ کاش میں وطن عزیز کو کوئی ایسی فراہمی کر سکتا جس سے اسے کچھ حاصل ہو سکتا۔" ریتم ایک دم چونک کر مجھے دیکھنے لگی تھی، پھر اس نے کہا۔

دانش! ایک بات کہوں میں؟"

"ہاں ریتم بولو۔"

"دانش! ہم لاتعداد لوگوں کے لئے کام کرتے ہیں۔ اس سے بڑی بڑی رقومات وصول کرتے ہیں۔ ہم زیمرز کے لئے بہت کچھ فراہم کرتے ہیں۔ ہمارا بھی اس میں صحیح حصہ ہے۔ اگر ہم چاہیں تو اس حصے کو بہت زیادہ بڑھا سکتے ہیں۔ بڑے بڑے کاموں کی بڑی بڑی رقمیں وصول کی جائیں۔ ان میں میرا بھی حصہ ہو تمہارا بھی ہو۔ ہم ایک ایسا ادارہ بنا لیتے ہیں دنیا کے کسی ایسے ملک میں جہاں زیمرز ہمارے اس ادارے کو کنٹرول کر سکیں۔ پھر یہ ادارہ مختلف شکلوں میں تمہارے حصے کا معاوضہ تمہارے وطن بھجواتا رہے تم وہاں تقسیم کا ایک نظام قائم کرو، بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس ادارے کی معرفت حکومت کو امداد فراہم کرو۔ اور حکومت وہاں غریبوں کو امداد فراہم کرے۔ کیا کہتے ہو تم؟" میں نے حیرت سے ریتم کو دیکھا۔ درحقیقت اس انداز میں پہلے کبھی نہیں سوچا تھا۔ ساری دنیا سے خراج وصول کر رہا تھا اور کر سکتا تھا۔ خود میرا بے پناہ سرمایہ لندن کے بینکوں میں پڑا تھا۔ کیوں نہ اس سلسلے میں کارروائی کی جائے اور یہ سرمایہ دانش منصور میموریل سوسائٹی کے نام سے اپنے وطن کو منتقل کیا جائے اور ایک پورا لائحہ عمل متعین کر دیا جائے۔ ریتم میری صورت دیکھ رہی تھی۔ اس نے کہا۔

"کیوں! کیا کہتے ہو میری اس تجویز کے بارے میں؟"

"ریتم بہت اچھی تجویز ہے۔ ممکن ہو سکتا ہے یہ۔"

"تمہارے ہاں کہہ دینے کی دیر ہے دیکھو میں کیا کرتی ہوں۔" پھر ایک دلچسپ مشغلہ ہاتھ آگیا اور لندن میں زیمرز کے کارکنوں کے گروپ نے ریتم کی خواہش کے مطابق کام شروع کر دیا۔ یہ کام بہت بڑا اور مشکل تھا۔ لیکن بہرحال اس کا ذیلی ہیڈ کوارٹر لندن میں

قائم کر دیا گیا اس کے لئے ایک باقاعدہ اسٹاف متعین کیا گیا اب صورت حال مختلف تھی۔

لندن میں بہت سی یادوں کو چھوڑ آیا تھا۔ یہیں سے رخسار گنوائی تھی لیکن اس وقت مجھے ان باتوں کے امکانات نہیں تھے۔ ایرش واش اور کچھ اور دشمنوں کے درمیان پھنس کر میں اپنی شخصیت کھو بیٹھا تھا۔ کوئین میکوویا جو میری عزیز ترین ہستی تھی اور جس نے میرے لئے بہت کچھ کیا تھا اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی۔ نہ جانے کیا کیا یادیں لندن میں باقی تھیں۔ بہرحال ہمیں محتاط انداز میں کام کرنا تھا کیونکہ ہماری زمینوں پر دوستوں سے زیادہ دشمنوں کی کاشت ہوتی تھی اور اس کے لئے ہم مجبور تھے البتہ اس ادارے کو تکمیل پاتے دیکھ کر مجھے بے پناہ خوشی ہو رہی تھی اور جب اس ادارے کے تحت مجھے یہ معلوم ہوا کہ میرے وطن میں دانش میموریل سوسائٹی کا وجود زیر عمل آگیا ہے تو مجھے بے پناہ خوشی ہوئی اور نہ جانے کیوں دل کو ایک عجیب سے سکون کا احساس ہوا۔ اس ادارے کے تحت غریب علاقوں میں اور ان تمام جگہوں پر یہ اعلان کرا دیا گیا کہ یہاں سے غریب لوگوں کو باقاعدہ امداد ملے گی۔ اور اس کے لئے انہیں محنت کرنا ہوگی۔ یہ وہ پروگرام تھا جو میں نے ابتدا میں زیر عمل لانا چاہا تھا۔ لیکن بعد میں روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر نے اس پروگرام کو بڑی محنت کے ساتھ فیل کرا دیا تھا اور میں اس میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا ایک بار پھر اس کا آغاز ہوا تھا اور اس کے لئے مجھے بہت سے منصوبے تراشنے پڑے تھے اس بات کی ڈائریکٹ تکمیل ذرا مختلف انداز میں ہوئی تھی اور میں نے کوشش کی تھی کہ اب اس میں کوئی گڑبڑ نہ ہونے پائے۔ اپنے نام کو بہت زیادہ منظر عام پر نہیں لانا چاہتا تھا میں۔

رقومات وطن بھیجنے کا طریقہ کار بھی ذرا مختلف رکھا گیا تھا۔ لندن میں قائم شدہ اس ادارے کو ہدایات کر دی گئی تھیں کہ دانش میموریل سوسائٹی سے وہ معلومات حاصل کرتا رہے کہ کون کون سی اشیاء کی ضرورت ہے تاکہ وہ اشیاء بھی فراہم کی جاتی رہیں فراہمی کے اس نظام سے میں اور بھی بہت سے فائدے مستقبل میں حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ریتم کے تعاون سے یہ بہت بڑا کام ہوا تھا اور اس کام نے درحقیقت مجھے زندہ رہنے کا حوصلہ بخشا تھا اور جب بھی کبھی رات کی تنہائیوں میں مجھے موقع ملتا میں خدا کے حضور ہاتھ پھیلا کر بیٹھ جاتا اور کہتا کہ معبود کریم اگر ان میں سے ایک بھی کاوش تجھے پسند آجائے تو اس کے صلے میں مجھے میرے ماں باپ اور رخسار واپس کر دینا اور کچھ نہیں مانگوں گا میں تجھ سے۔ ایک بھوکے کا پیٹ بھر جائے ایک گھر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

خودکشی سے گریز کرلے تو بس میری یہ آرزو پوری کر دینا۔ ایسے لمحات میں میری آنکھوں سے آنسو نکل آتے تھے۔ لیکن آنسو ہمیشہ پوشیدہ رکھنے کے لئے ہوتے ہیں اگر کسی کو تمہاری آنکھ کا آنسو نظر آجاتے تو تم بے وقعت اور بے حقیقت ہو جاتے ہو۔ پھر ہمارے پاس ایک فائل آیا۔ ریتم نے شاید اپنے طور پر اس کی دیکھ بھال کی تھی اور اس وقت جب اس نے فائل میرے حوالے کیا تو مجھے دانش منصور کہہ کر نہیں مسٹر شیمرک کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ اس کے اس تخاطب پر ہی میں چونک پڑا تو وہ بولی۔

’’مسٹر شیمرک ایک بہت بڑے ملک کے دارالحکومت سے زیمرس کے کارکنوں نے یہ فائل ترتیب دے کر بھیجا ہے مختصری بات ہے لیکن اصل معاملہ یہ ہے کہ وہ بہت بڑا ملک ہم سے ایک پیکیج ڈیل کرنا چاہتا ہے اور اس کے عوض اس نے دو کروڑ یو ایس ڈالر کا معاوضہ پیش کرنے کی پیشکش کی ہے بہت مختصر الفاظ میں اس کی ترتیب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں شاید ایک مشکل کام سرانجام دینا پڑے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک مناسب معاوضہ ہے اگر آپ پسند کریں تو۔‘‘ میں نے فائل کا مطالعہ کیا واقعی اس کے کہنے کے مطابق بڑی مختصری تفصیل تھی لیکن بہرحال! معاوضے کی بات بھی تھی میں نے کہا۔

’’اوہو، مسٹر شیمرک شاید وہ تفصیل آپ کے ذہن سے نکل گئی۔ میرا مطلب ہے وہ فہرست جس میں ڈان سنٹر اور روز آرگنائزیشن کے نمائندوں کے نام ترتیب دیے گئے تھے آپ نے خصوصی طور پر ایک نام نہیں پڑھا۔ جس میں ڈان ہولی کیمرس لکھا ہوا ہے۔‘‘ ’’ڈان ہولی کیمرس‘‘ ڈان سنٹر کے زمانے میں امریکا میں ڈان سنٹر کی نمائندگی کرتا تھا اور اس کے بعد اس نے کئی ملکوں میں اپنا اثر قائم کیا اور امریکا کے نام پر اس نے یہ ساری کارروائی کی لیکن حکومت امریکا کو اس بارے میں کچھ نہیں معلوم تھا کہ اس کے ایک بہت بڑے ادارے کا رکن اس کے نام پر ان ملکوں سے کیا ڈیل کر رہا ہے بعد میں جب اس کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں تو امریکا کے تمام انتظامی ادارے حرکت میں آگئے۔ لیکن ڈان ہولی روپوش ہو گیا اور اس کے بعد سے اب تک اس کا کوئی پتا نہیں چل سکا لیکن وہ کچھ ایسی کارروائیاں کر رہا ہے جن کی تفصیل ظاہر ہے ہمیں اس وقت تک نہیں بتائی جاسکتی جب تک کہ ہم اپنی آمادگی کا اظہار نہ کر دیں۔‘‘

’’جس دوسرے ملک کی تم بات کر رہی ہو کیا وہ حکومت امریکا سے اس سلسلے میں

مدد نہیں لے سکتا۔‘‘

’’اس کے کچھ اپنے مسائل ہیں اور کچھ ایسے ذاتی معاملات بھی جنہیں وہ کسی حکومت کو نہیں بتا سکتا۔ اس لئے پرائیویٹ طور پر اس نے ڈان ہولی کے خلاف زیمرس کی خدمات حاصل کرنے کا اظہار کیا ہے یعنی ہوگا یہ کہ ہمارا تعلق حکومتی افراد سے رہے گا۔ ہم ان کی ضروریات پوری کریں گے۔ وہ اپنے طور پر سارے معاملات مکمل کر کے اگر مناسب سمجھیں گے تو حکومت امریکا سے رابطہ قائم کریں گے۔ مطلب یہ کہ یہ ان کا بالکل ذاتی معاملہ ہے اب یہاں دو کروڑ یو ایس ڈالر بھی ہیں جس میں سے پچاس لاکھ یو ایس ڈالر تمہارے وطن بھیج دیے جائیں گے۔

پچاس لاکھ کے اکاؤنٹ میں کھولوں گی اور باقی ایک کروڑ زیمرس میں تقسیم ہو جائیں گے۔‘‘

’’تمہاری یہ تقسیم بتاتی ہے کہ تم ذہنی طور پر اس کیس کو لینے کے لئے تیار ہو گئی ہو۔‘‘

’’نہیں اس پر میرا کوئی شناختی نشان نہیں ہے۔ میری مراد اس فائل پر ہے اس فائل پر شناختی نشان مسٹر شیمرک لگائیں گے یعنی منظوری یا نامنظوری کا۔ ایک کراس، اس کیس کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے نامنظوری کا اظہار ہوگا اور یس کا لفظ اس کیس کی منظوری کے لئے ہوگا۔ کیا خیال ہے مسٹر شیمرک؟‘‘ اس نے ایک خوب صورت بال پوائنٹ میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی اور فائل پر یس لکھ دیا۔

☆......☆......☆......☆

طیارہ اسکائی لینڈ ایئر پورٹ پر اتر گیا۔ میں پہلے بھی یہاں آچکا تھا اور اس برف کے شہر پر بہت سی مصیبتیں نازل کر چکا تھا لیکن اس وقت صورتحال بالکل مختلف تھی۔ آج یہاں ایک اور حیثیت سے داخل ہوتا تھا۔ برف کا یہ شہر بے حد حسین تھا اور یہاں کی زندگی جدید ترین لیکن برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔ ہم نے پہلے ہی یہاں کے ایک شاندار ہوٹل میں اپنے لئے کمرا بک کرالیا تھا۔ مسٹر اینڈ مسز شیمرک کو ریسیور کرنے کے لئے ہوٹل کا نمائندہ ایک قیمتی کیڈلک لئے ہوئے موجود تھا اور اس کے ہاتھ میں پلے کارڈ دبا ہوا تھا۔ بہرحال ہم کیڈلک کی جانب بڑھ گئے اور کیڈلک نے ہمیں ہمارے ہوٹل پہنچا دیا اور آخر کار ہم ہوٹل کے اس وسیع و عریض کمرے میں داخل ہو گئے۔ بہ ظاہر ہمارا تمام کا تمام انداز ایسا ہی تھا جیسے ایک نوجوان

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جوڑے کا ہوسکتا ہے اور ریتم بھی بڑی اچھی اداکاری کرلیتی تھی اور اب اس اداکاری میں کوئی جذباتیت نہیں تھی۔ اپنے کپڑے لے کر غسل خانے کی جانب بڑھتے ہوئے اس نے مجھ سے کہا۔

’’اور بہت مناسب ہوگا ڈارلنگ تم عمدہ سی کافی منگوالو، یہ کافی لمحوں میں ہماری تھکن دور کردے گی۔‘‘ یہ کہہ کر وہ مسکراتی ہوئی واش روم میں داخل ہوگئی تھی۔ میں نے روم سروس کو ٹیلی فون کرکے کافی طلب کرلی۔

جہاز کے سفر میں بھلا تھکن کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ میں آرام دہ کرسی پر دراز ہوگیا اور آنکھیں بند کرلیں۔ ریتم کے انداز اور اس کے الفاظ پر غور کرنے لگا تھا۔ کوئی بھی دیکھنے والا ہم دونوں کے بارے میں یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ ہمارے درمیان میاں بیوی کا رشتہ نہیں ہے۔ خیر ہوٹل کے رجسٹر میں تو ہمارے نام مسٹر اینڈ مسز شیمرک ہی درج تھے لیکن اگر درج نہ بھی ہوتے تو ہم دونوں جس طرح ایک دوسرے کے ساتھ پیش آتے تھے دیکھنے والوں کو شبہ بھی نہ ہوتا کہ ہمارے درمیان اصل میں یہ رشتہ نہیں ہے۔ اپنی پسندیدہ لڑکی کے ساتھ چلتے ہوئے اگر کوئی بھکاری پیسے مانگتے ہوئے یہ کہہ دے کہ اللہ جوڑی سلامت رکھے تو وہ جوڑی بلاوجہ بن جاتی ہے اور اس کے بعد حالات پیچیدگی اختیار کرلیتے ہیں لیکن پہلی بات تو یہ کہ ریتم کا تعلق ایسے علاقوں سے نہیں تھا جہاں یہ جذباتی کھیل ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ وہ ایک ٹھوس لڑکی تھی الفاظ کچھ بھی ہوں لیکن اصل بات دل سے تعلق رکھتی ہے اور عمل کی ہوتی ہے چنانچہ میں انتظار کرتا رہا۔ پھر ویٹر کافی لے کر دروازے سے اندر داخل ہوا تھا اور ریتم واش روم سے باہر آئی تھی۔ ویٹر نے کافی ہمارے سامنے سجا دی۔ اور پرادب انداز میں واپس چلا گیا۔ ریتم میرے سامنے دوسری آرام کرسی پر بیٹھ کر کافی بنانے لگی۔ کافی کے ساتھ اور بھی چند چیزیں تھیں جو ہوٹل کی اپنی پیشکش تھی۔ ہم دونوں دیر تک خاموش رہے تھے۔ ریتم نے کہا۔

’’یہاں ہماری اس آرگنائزیشن کا چیف نمائندہ سیڈان ہے۔ سیڈان ایک اچھا آدمی ہے اور یہاں ایک ڈیپارٹمنٹل اسٹور میں منیجر کی حیثیت سے ملازمت کرتا ہے۔ اب میں ٹیلی فون پر سیڈان سے رابطہ قائم کروں گی اور وہ ہمیں بتائے گا کہ ہمیں مزید کیا کرنا ہے؟‘‘

میں نے خاموشی سے کافی کے چند گھونٹ لئے۔ ریتم نے بھی کچھ نہیں کہا تھا۔ میرے خاموش رہنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ جو کچھ کرنا چاہتی ہے شوق سے کرے۔ مجھے اس سے کوئی سروکار

نہیں ہے۔ ویسے بھی مجھے ریتم کی یہ خوبی پسند تھی کہ وہ جب کام کے موڈ میں ہوتی تھی تو صرف کام کرتی تھی۔ اور سیر و تفریح میں فضول وقت ضائع نہیں کرتی تھی۔ چنانچہ کافی سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اس نے مسٹر سیڈان سے ٹیلی فون پر رابطہ قائم کیا اور کچھ لمحوں کے بعد ایک بھاری آواز ابھری۔

’’ہاں! کون ہے؟‘‘ یہ ٹیلی فون اس طرح کا تھا کہ اگر دل چاہے تو دوسری طرف سے آنے والی آواز بہ آسانی اس کے اسپیکر پر سنی جاسکتی تھی اور اس وقت یقینی طور پر ریتم نے یہ بٹن اس لئے آن کیا تھا کہ میں بھی اس گفتگو میں شریک ہو جاؤں۔ ریتم نے کہا۔

’’ہیلو مسٹر سیڈان، آپ کی چہیتی یہاں آچکی ہے۔ آپ اس سے ملاقات کرنا پسند کریں گے۔‘‘

’’ہاں کیوں نہیں، میں کس وقت اور کہاں حاضر ہو جاؤں۔‘‘ سیڈان نے کہا۔

’’میرے ہوٹل کا نام اور نمبر میرا مطلب ہے روم نمبر لکھ لیجئے، جب بھی آسکیں مجھے خوشی ہوگی۔‘‘

’’تو پھر اگر میں کھانا آپ ہی کے ساتھ کھاؤں تو؟‘‘

’’ضرور ساڑھے آٹھ بجے۔‘‘ ریتم نے کہا اور فون بند کر دیا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے ہونٹوں پر ایک عجیب سی نفرت کی لہر لکیر کی شکل میں کھنچی نظر آئی تھی لیکن اس نے کچھ کہا نہیں۔ ساڑھے آٹھ بجے ہمارے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ آنے والی شخصیت ایک چوکور جسم کا مالک شخص تھا جس کا چہرہ بے تاثر بلکہ کسی قدر کرخت اور شخصیت میں کوئی ایسی بات تھی جو پسند نہیں آتی۔ وہ بہت مئودب انداز میں اندر آیا تھا اور اس نے کہا تھا۔

’’ہیلو میڈم! آپ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ یہ رسمی الفاظ نہیں ہیں بلکہ آپ جانتی ہیں کہ آپ سے ہمارا روحانی رشتہ بھی ہے۔‘‘

’’لیکن مسٹر سیڈان! آپ بوڑھے ہوتے جارہے ہیں۔ براہ کرم تشریف رکھئے۔‘‘

ریتم نے ناخوشگوار لہجے میں کہا اور مسٹر سیڈان کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے پریشانی کے آثار نمودار ہوئے۔ پھر وہ ریتم کے اشارے پر بیٹھتا ہوا بولا۔

’’یہ ناخوشگوار لہجہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے جہاں تک بوڑھے ہونے کا اصل معاملہ ہے تو آپ یقین کیجئے میڈم! ایسا تو ہوا ہے اور میں نے کئی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بار اپنے دل میں سوچا ہے کہ میڈم سے کہوں کہ اب میری خدمات محدود کر دیں۔''

''ابھی نہیں! جب آپ کے ریٹائر ہونے کا وقت آئے گا۔ آپ کو ریٹائر کر جائے گا۔''

''لیکن میں ابھی دنیا میں رہنے کا خواہش مند ہوں بے شک مجھے میری ڈیوٹی سے ریٹائر کریں۔ دنیا سے نہیں۔''

''واقعی آپ بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے ہیں مسٹر سیڈان۔ اپنا نعم البدل تلاش کر لیجئے۔ آپ کو ریٹائر کر دوں گی۔ ویسے کیا آپ کے خیال میں آج تک میں نے اپنے کسی ساتھی کو جسمانی نقصان پہنچایا ہے؟''

''پتا نہیں کیوں، طبیعت میں یہ کم بخت شوخی پیدا ہو جاتی ہے اور الفاظ صحیح نہیں ہوتے۔ ویسے آپ مجھے میری غلطی تو بتائیے۔''

''میں نے فون پر آپ سے کیا کہا تھا؟''

''کب۔؟''

''جب آپ کو فون کیا تھا۔''

''میرا مطلب ہے آج؟''

''جی۔''

''معافی چاہتا ہوں میڈم، کوئی ایسی بات یاد نہیں آ رہی جو اہمیت کی حامل ہو۔ واقعی اگر کوئی خاص ہی بات تھی تب تو آپ کا کہنا ہی ٹھیک ہے۔ براہ کرم صرف ایک بار بتا دیجئے گا۔''

''میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کی چہیتی آ گئی ہے اس لہجے سے اور ایک جملے سے آپ کو کیا تاثر ملتا ہے؟''

''یہی کہ میری چہیتی آ گئی ہے۔'' مسٹر سیڈان نے جواب دیا اور ریتم کو بے اختیار ہنسی آ گئی۔

''بس یا اور کچھ؟''

''آپ قسم لے لیجئے میڈم! اس وقت واقعی اپنے آپ کو گدھا نمبرون محسوس کر رہا ہوں۔''

''جواب میں آپ نے کہا تھا کہ میں کب حاضر ہو جاؤں۔ چہیتی کہنے کا مطلب یہ تھا کہ کوئی ایسی لڑکی جو آپ کو اپنا بزرگ سمجھتی ہو اور آپ کو اپنے آنے کی اطلاع دی رہی ہو اور آپ نے فوراً ہی باادب ہونے کا اظہار کر دیا کہ میں کب حاضر ہو جاؤں؟ بزرگ اپنے بچوں سے ایسے سوال تو نہیں کرتے۔ آپ سے یہ الفاظ کہنے کا مطلب یہ تھا کہ آپ بھی بزرگانہ انداز میں جواب دیں تا کہ کوئی ہماری گفتگو سن بھی رہا ہو تو یہ سوچے کہ کسی لڑکی نے اپنے کسی بزرگ سے رابطہ قائم کیا ہے اور پھر فون پر آپ مسلسل مودبانہ لہجہ اور آپ، آپ کا لفظ استعمال کرتے رہے۔ اب اگر کوئی ہماری تاک میں ہو اور ہماری اس ملاقات کا اندازہ لگانے کی کوشش کرے تو کیا وہ شبہ کا شکار نہیں ہو سکتا۔''

''میرے خدا! میرے خدا۔'' مسٹر سیڈان نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ پھر آہستہ سے بولے۔

''بالکل مانتا ہوں، خلوص دل سے تسلیم کرتا ہوں۔''

''خیر آئندہ خیال رکھئے گا۔ اب سنائیے کیا پوزیشن ہے؟''

''آپ کی آمد کی اطلاع مل گئی تھی اور یہ اطلاع بھی کہ آپ نے اہل ڈیل کو منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ میں نے بات آگے بڑھا دی۔ یہاں ہمارا تعلق میرا مطلب ہے اسکائی لینڈ میں مسٹر روڈ پارک سے رہے گا۔ اور مسٹر روڈ پارک کا کہنا ہے کہ جب بھی آپ اجازت دیں وہ آپ سے ملاقات کرے گا۔'' اس دوران نہ تو ریتم نے میرا مسٹر سیڈان سے تعارف کرایا تھا اور نہ مسٹر سیڈان نے میرے بارے میں پوچھنے کی جرات کی تھی۔ آخر میں ریتم نے کہا۔

''آپ مسٹر روڈ پارک سے ہماری ملاقات کرائیں گے لیکن یہ ملاقات براہ راست نہیں ہو گی۔''

''وہ تو میں جانتا ہوں لیکن آپ اسی ہوٹل میں قیام کریں گی؟''

''نہیں ہمیں قیام کے لئے جگہ درکار ہو گی۔''

''فلیٹ بھی مل سکتا ہے اور مکان بھی۔ کیا پسند کریں گی آپ؟''

''فلیٹ اگر محفوظ ہے تو یقینی طور پر زیادہ بہتر رہے گا ہاں علاقہ پُر رونق ہونا چاہئے اور سہولتیں مکمل۔''

''میڈم کے لئے ان کے جاں نثار جو کچھ کر سکتے ہیں ضرور کریں گے تو آپ کب

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

یہاں سے شفٹ ہو رہی ہیں۔''

''آج! اور جب آپ کہیں۔''

''نیچے نیلے رنگ کی ایک مرسڈیز کھڑی ہوئی ہے۔ یہ اس کی چابی ہے۔ میں یہاں سے چلا جاؤں گا وہ اس وقت آپ کی تحویل میں رہے گی۔ کچھ دیر کے بعد آپ کو فون کر دوں اور وہ جگہ بتا دوں گا جہاں آپ کو پہنچنا ہے۔ کیا آپ کو اس جگہ تک پہنچنے میں دقت ہو گی؟''

''آپ گائیڈ تو کر دیں گے نا۔''

''ہاں بالکل۔''

''تو پھر ٹھیک ہے آپ کو تفصیلات معلوم ہو گئیں۔ باقی ذمہ داری آپ سنبھال لیں آپ یوں سمجھ لیجئے کہ ہم یہ کام سرانجام دے رہے ہیں اور ان سے ملئے یہ میرے ساتھی م ڈینش ہیں۔ سیڈ ڈینش یوں سمجھ لیجئے کہ شیمرک کے خصوصی ساتھی ہیں اور مسٹر شیمرک نے انہ اپنا کام، نیا نام دے کر یہاں بھیجا ہے۔''

''ہیلو! مسٹر ڈینش۔'' اس شخص نے اٹھنے کی کوشش کی تو میں نے اس بھاری بدا والے کو خود نہ اٹھنے دیا۔ چوکور بدن کو اٹھنے میں بھی خاصی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچ اس کی مدد کرنا ضروری تھا۔ میں نے خود اس سے ہاتھ ملایا اور اس کے بعد وہ میرے ہاتھ سہارا لے کر کھڑا ہو گیا۔

''تو میڈم! مجھے اجازت دیں۔''

''جی۔''

اور وہ مشینی انداز میں باہر نکل گیا۔ ریتم اس کے جانے کے بعد میری طرف دیکھ کر مسکرائی اور بولی۔

''ان لوگوں کو ہینڈل کرنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات ذرہ برابر غلطی بہت بڑے نقصان کا باعث بن جاتی ہے۔''

''یس میڈم!'' میں نے جواب دیا اور ریتم ہنس پڑی۔

مسٹر سیڈان نے جس فلیٹ کا تذکرہ کیا تھا اور جہاں ہم اس نیلی مرسڈیز میں پہنچے تھے اور مسٹر سیڈان نے اس عمارت میں ہمارا استقبال کیا تھا وہ فلیٹ واقعی ایک شاندار رہائش گاہ کہی جا سکتی تھی۔ ہر طرح کی آسائشوں اور آرائشوں سے مزین اس فلیٹ کو میں نے اور ریتم

نوں نے ہی پسند کیا تھا۔ مسٹر سیڈان نے سوالیہ انداز میں ریتم کو دیکھا تو وہ بولی۔

''ٹھیک ہے مسٹر سیڈان اچھی جگہ ہے۔ مجھے اور مسٹر ڈینش دونوں کو پسند آئی۔''

''تھینک یو میڈم اب آپ یہ لیجئے، یہ مشین ہمیں ان ہی کی جانب سے دی گئی ہے ا، اس پر ہم ان سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ آپ جس طرح بھی مناسب سمجھیں میں اس کا یقہ استعمال آپ کو بتائے دیتا ہوں۔''

''ٹھیک۔'' ریتم نے کہا۔ جسے مسٹر سیڈان نے مشین کہا تھا وہ ایک چھوٹا سا ریڈیو پ ریکارڈر معلوم ہوتا تھا۔ اس کے بٹن بھی اسی انداز کے تھے لیکن یہ ریڈیو ٹیپ ریکارڈر نہیں بلکہ ریڈیو ٹرانسمیٹر تھا اور سیڈان نے بتایا کہ کس طرح ہمیں بات کرنی ہے۔ پھر مسٹر سیڈان س فلیٹ کے بارے میں مکمل بریفنگ دے کر وہاں سے چلے گئے تھے۔ ریتم نے ہنس کر کہا۔

''ایک اچھے انسان کو جب زندگی گزارنے کا خیال آتا ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ کیا ہتا ہے۔ میں ایک نارمل انسان کی بات کر رہی ہوں۔'' میں نے مسکراتی نگاہوں سے ریتم کو یکھا اور کہا۔

''تم خود بتاؤ ریتم۔''

''میں اگر انسانوں کی طرح زندگی گزاری رہی ہوتی اور میری زندگی کے ساتھ یہ زین المیہ منسلک نہ ہوتا تو یقین کرو اس وقت میرے ذہن میں پیدا ہونے والا یہ تصور ان ہی لات کی پیداوار ہے۔ خوب صورت کار، یہ خوب صورت فلیٹ اور تم جیسا کوئی خوب صورت ہر جس کا ذریعہ آمدنی اتنا ہو کہ گزارا آسانی سے ہو سکے۔ بس اتنی ہی انسان کی اصل خواہش ہے۔ اس سے آگے پیچھے کی باتیں میرے اپنے خیال میں بس کہانی ہے۔'' میں ریتم کی بات پر س کر خاموش ہو گیا۔ میں جانتا تھا کہ یہ الفاظ اس نے بے تکلفی سے کہہ دیئے ہیں لیکن اصل ں وہ نہ ان سے مجھے متاثر کرنا چاہتی ہے اور نہ اس کے پس پردہ اس کا کوئی مقصد ہے۔ پھر یک وقت کا تعین کر کے ہم نے اس مشین کو استعمال کیا اور کچھ وقت کے بعد ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''میرا نام روڈ پارک ہے اور مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ مجھ سے رابطہ قائم کریں گی۔''

''ہیلو مسٹر روڈ پارک۔''

''آپ کیسے ہیں۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ٹھیک ہوں اور آپ کے لئے کچھ نہ کر کے افسردہ بھی ہوں لیکن بہر حال! ہم ذمہ داریوں کو اپنی ذات کی خواہشات سے افضل سمجھتے ہیں اور انہیں افضلیت کا درجہ د ہیں۔ میں آپ سے اس مشین پر جو گفتگو کر رہا ہوں خود تو اس کی جانب سے مطمئن ہوں۔ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ہماری اپنی ایجاد ہے۔ اب اس کی فریکوئنسی کہیں نہیں ہے یعنی گفتگو ہم اس مشین پر کر رہے ہیں اس میں کسی قسم کی ایسی گنجائش نہیں ہے کہ کوئی اور ہماری بات کو سن سکے۔''

''بالکل ٹھیک۔''

''اور میڈم میں اس بات کا خواہش مند ہوں کہ ہماری آپ کی گفتگو بالکل مکمل جامع ہو۔ اس میں کہیں کوئی وہم والی بات نہیں ہونی چاہئے۔''

''بالکل ٹھیک۔ آپ مجھ سے سوال کیجئے اس بارے میں۔''

''میڈم پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا آپ کو ہماری یہ پیشکش منظور ہے۔''

''ہاں۔''

''تو اس سلسلے میں ہم جس طرح بھی آپ کو مطمئن کر سکتے ہیں اس کے لئے ہما طرف سے ہر عمل مکمل سمجھئے۔ یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔ اس مشن کے سرکاری سربراہ کا ع مجھے دیا گیا ہے اور ہر طرح کے اختیارات بھی۔ ویسے بھی میں اپنی حکومت کا ایک ذمہ دار ہوں۔ آپ سے جو کچھ گفتگو کروں گا آپ یہ سمجھ لیجئے کہ وہ مکمل ہو گی اور کوئی ایسی بات ا سلسلے میں اگر آپ مجھ سے کرنا چاہیں۔''

''ادائیگی کا طریقہ کیا ہوگا؟'' ریتم نے سوال کیا۔

''دینا کے جس ملک میں جس اکاؤنٹ میں آپ چاہیں یہ رقم آپ کے کہنے مطابق جمع کرا دی جائے گی اور اس کے کاغذات آپ کو پیش کر دیے جائیں گے۔''

''تو پھر ٹھیک ہے مسٹر روڈ پارک، ہم آپ کو بہت جلد ایک اکاؤنٹ نمبر اور پتا د گے آپ یہ رقم اس اکاؤنٹ میں جمع کرا دیجئے گا اور کاغذات ملنے پر ہم کام کا آغاز کر د گے۔''

''آپ بے شک ایسا ہی کیجئے، لیکن ایک شخص ایسا ہے جس کے بارے میں آ سے خصوصی طور پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔''

''جی فرمائیے۔''

''آپ نے ہماری یہ پیش کش قبول کر لی ہے؟ اور ہمارے درمیان ایک ایماندارانہ معاہدہ ہو چکا ہے جتنی جلد ممکن ہو سکا یہ رقم آپ کے اکاؤنٹ میں آپ کے مطلوبہ ملک میں پہنچ جائے گی۔ لیکن اگر آپ کام کا آغاز کر دیں تو اس سلسلے میں کوئی اعتراض ہوگا آپ کو؟''

''اگر آپ یہ چاہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کام اتنی جلدی ہی شروع ہو جانا چاہئے اور اس کا شروع نہ ہونا آپ کے لئے نقصان دہ ہو تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔''

''میں اس اعتماد کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں، ہماری یہ پہلی اخلاقی کارروائی ہے بس میں آپ نے پہل کی ہے آپ دیکھیں گے کہ ہم بھی آپ کے لئے آج اور مستقبل میں اچھے دوست ثابت ہوں گے۔''

''ٹھیک ہے آپ کام بتائیے۔''

''ایک اور سوال آپ سے کرنا چاہتا ہوں۔''

''جی کیجئے۔''

''میڈم کیا میں اور آپ کبھی آمنے سامنے بیٹھ کر گفتگو نہیں کر سکتے۔''

''آپ کہتے ہیں کہ آپ کی یہ مشین ہر طرح کے شکوک سے پاک ہے تو فوری طور پر اس کی کیا ضرورت پیش آ گئی؟''

''نہیں فوری طور پر نہیں، کسی بھی وقت، بعد میں سہی۔''

''تو پھر میں یہی کہوں گی کہ کیوں نہیں، ہمارے رابطے بہر حال ہمیں ایک دوسرے کے سامنے لائیں گے اور مجھے آپ سے ملنے میں کوئی عار نہیں ہوگی۔''

''شکریہ، سب سے پہلا کام ایک آدمی کا قتل ہے آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم ایک شخص کو اپنے راستے سے نہیں ہٹا سکتے لیکن افسوس یہ کہ وہ شخص ہم میں سے ایک ہے۔''

''جی.....'' ریتم نے حیرت سے کہا۔

''ہاں، زندگی میں کبھی کبھی ایسے ناخوشگوار کام بھی سرانجام دینے ہوتے ہیں، یہ شخص جس کا نام وکٹر ہے ہمارا اپنا آدمی تھا، ہمارے ایک اہم ادارے کا سرگرم کارکن ہے، حالانکہ اس کے پاس بہترین وسائل ہیں۔ ایک ادارہ اس نے ذاتی طور پر بنایا ہوا ہے جو امپورٹ ایکسپورٹ کرتا ہے لیکن نہ جانے کس طرح وہ ہمارے دشمنوں کے جال میں پھنس گیا۔ نہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جانے کس طرح کی بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ عموماً ہمارے اہم اداروں کے لوگ ا
نہیں ہوتے اور ہم ان پر مکمل اعتماد کرتے ہیں، ہمارے لئے زیادہ دکھ کی بات یہ ہے ک
میں سے ایک ایسا شخص گم ہوگیا جو اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک تھا لیکن یہ جاننے کے باوجود ک
لوگ بھی اپنے ہی بل پر جی رہے ہیں اس نے نہ جانے کیوں اپنی زندگی داؤ پر لگا دی
خطرات مول لے لئے، بہرحال یہ ایک افسوسناک امر ہے۔ جس پر ہم بے پناہ دکھی ہیں اا
کسی بھی طور پر اسے معاف نہیں کرسکتے، کیونکہ ہمارے بہت بڑے بڑے اور اہم راز اس
پاس موجود ہیں اور یہ بات ہمارے علم میں آچکی ہے کہ ان میں سے ہر راز کی وہ بڑی بڑ
قیمتیں وصول کررہا ہے۔ اس نے اپنی شخصیت کو پوری طرح کیش کرایا ہے اور اس کی ف
زبردست ترقی کرتی جارہی ہے۔ وہ اپنا کاروبار پھیلا رہا ہے لیکن ہم اسے اس کا موقع نہی
دے سکتے کہ وہ ہمارے راز ان تک پہنچا دے۔''

''تو کیا وہ اب بھی آپ کے اس اہم محکمے میں کام کررہا ہے؟''

''ہاں۔''

''جب آپ کو یہ بات معلوم ہوچکی ہے مسٹر روڈ پارک کہ وہ ایک غدار ہے اور آپ
کے راز باہر پہنچا رہا ہے تو آپ نے فوری طور پر اس کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی، آپ
اسے اس کے عہدے سے ہٹا کر گرفتار بھی کرسکتے ہیں۔''

''بالکل ٹھیک سوال کیا آپ نے، درحقیقت اس کی بھی وجہ ہے۔''

''وہ وجہ آپ بتانا پسند کریں گے۔'' ریتم نے سوال کیا۔

''اس کے پاس ایک ایسا گروپ ہے یا یہ کہنا چاہئے کہ اس کے ساتھ ایک ایسا
گروپ ہے جو غدار نہیں ہے بلکہ حکومت اسکائی لینڈ کا وفادار ہے لیکن اس گروپ کو ٹریپ کر
رکھا ہے اور اگر یہ بات منظر عام پر لائی جائے کہ وہ غدار ہے تو وہ گروپ شدت سے حکومت کا
مخالف ہوجائے گا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ اسکائی لینڈ کا ایکشن گروپ ہے اس
گروپ میں سارے کمانڈو شامل ہیں جو مختلف کام سرانجام دیتے ہیں۔''

''یعنی اس بات کا آپ کو علم ہے کہ وہ کمانڈوز اس کے غلط کاموں میں اس کے
ساتھی نہیں ہیں۔''

''مکمل علم ہے۔''

''تو آپ اسے بے نقاب کیوں نہیں کرتے۔'' ریتم بہت مناسب سوال کررہی
تھی۔ وہ بار بار میری جانب دیکھتی بھی جاتی تھی مقصد یہ تھا کہ اگر وہ کہیں غلط گفتگو کررہی ہے تو
میں اسے اشارہ کروں لیکن چونکہ وہ بالکل اطمینان بخش طریقے سے گفتگو کررہی تھی اس لئے
میں نے اس کی باتوں میں کوئی مداخلت نہیں کی۔

''ہمیں ان لوگوں پر مکمل اعتماد ہے لیکن وکٹر میسن نے ایسی فضا پیدا کردی ہے کہ
اگر ہم اس بات کو کوڈ مکلوز کرتے ہیں تو وہ لوگ باقاعدہ ایک خاص سیکشن کے مخالف ہوجائیں
گے اور ہوسکتا ہے کہ آپس ہی میں خونریزی ہوجائے۔ اس نے ان لوگوں کو یہ یقین دلا رکھا
ہے کہ اس کے دشمن پیدا ہوگئے ہیں جو اسے حکومت کی نگاہ میں گرانا چاہتے ہیں جبکہ جن لوگوں
کو اس نے دشمن قرار دیا ہے وہ بے چارے ابھی تک یہ بھی نہیں جانتے کہ ایسی کوئی بات ہوئی
ہے۔'' ریتم خاموش ہوگئی۔ صورتحال سمجھ میں آرہی تھی پھر ریتم نے کہا۔

''مسٹر روڈ پارک میں آپ سے چند سیکنڈ کا وقفہ چاہتی ہوں۔''

''بالکل بالکل، کیوں نہیں۔'' اس نے کہا لیکن میں نے ہاتھ کے اشارے سے ریتم
سے کہا کہ اس کی یہ پیشکش منظور کرلے چنانچہ کچھ لمحے خاموشی کے بعد ریتم بولی۔

''ٹھیک ہے مسٹر روڈ پارک، پیکیج ڈیل میں اور کیا کام ہیں۔''

''اس شخص سے نجات حاصل کرنے کے بعد ہم ڈان ہولی کیمرس کے بارے میں
بات کریں گے لیکن آپ یہ سمجھ لیجئے کہ یہ ضروری ہے، گویا یہ ایک نمونہ ہوگا، زیمرز کی کارکردگی
کا، اور اس بات سے بے فکر رہئے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان جو ڈیل ہوئی ہے اس میں
نہیں کوئی بددیانتی کی جائے گی یا کوئی نئی کہانی درمیان میں لائی جائے گی۔ آپ اس سلسلے میں
پلیز ہم پر مکمل اعتماد کرلیں اور ہم کوشش کریں گے کہ آپ کے اعتماد پر پورے اتریں۔''

میں نے آنکھیں بند کرکے گردن ہلائی تو ریتم نے کہا۔

''ٹھیک ہے مسٹر روڈ پارک اب آپ وکٹر میسن کے بارے میں ہمیں تفصیلات
فراہم کردیں۔'' میں نے فوراً ایک بال پوائنٹ اور پیڈ سنبھال لیا اور روڈ پارک جو کچھ کہتا رہا
ہم اسے نوٹ کرتے رہے، پھر روڈ پارک نے ہمیں نیک تمناؤں کی دعا دی اور اس کے بعد یہ
سلسلہ منقطع ہوگیا۔ مشین کے بٹن آف کرکے ریتم نے میری جانب دیکھا اور بے اختیار ہنس
پڑی۔ میں نے بھی اس کے ساتھ مسکرانے پر اکتفا کیا تھا، پھر میں نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ہنسی کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی؟''

''وہ بس، ڈیئر دانش، ہر شخص جو عمل کرتا ہے اس میں اپنے آپ کو مطمئن کر کے ا کی تاویلیں تلاش کر لیتا ہے، مسٹر روڈ پارک نے ایک شخص کو قتل کرنے کے لئے مجھے نیک تمناؤں کی دعا دی ہے جبکہ کسی انسان کی زندگی لینا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔''

میرے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ پھیل گئی، میں نے کہا۔

''ہاں اس وقت تک کسی انسان کی زندگی لینا کوئی نیک کام نہیں ہے جب تک کہ انسان دوسروں کی زندگی کے لئے کوئی بڑا خطرہ نہ بن جائے۔'' ریتم ایک بار پھر ہنس پڑی، ا ہنس کر بولی۔

''دیکھو نا ہم نے بھی بہرحال اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے لئے ایک ذریعہ نکال ہی لیا۔'' میں نے اس بار ریتم کی ہنسی میں شرکت نہیں کی تھی اس کا تو ایک ہی مسئلہ تھا اس بھائی اسے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہزاروں انسانوں کی توجہ اور احترام حاصل تھا جبکہ میری ساری زندگی وطن کی خدمت میں گزری تھی اور اب بھی میرے سینے میں وطن کے پیار کا جذبہ سمندر کی طرح موجزن تھا لیکن میرے اپنے ہی وطن میں میرا داخلہ ممنوع تھا اور وہاں کے لئے میں ایک مجرم تھا ایسے حالات پیدا کرنے والے میرے لئے کیا حیثیت رکھتے تھے اگر وہ سارے کے سارے جمع ہو کر میرے سامنے آ جاتے تو اس وقت میری دلی خواہش یہ ہوتی کہ میرے پاس ایک مشین گن ہو اور اس میں نہ ختم ہونے والی بیلٹ لگی ہو اور میں ان میں سے ایک ایک فرد کو اتنی گولیاں ماروں کہ ان کے چھوٹے چھوٹے گوشت کے ٹکڑے، ہڈیاں، ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں بکھر جائیں اور میرے درمیان ان کے گوشت کی دیوار بن جائے۔ اس دائرے میں کھڑا ہو کر میں اپنے آپ کو جس قدر پرسکون محسوس کروں شاید زندگی میں کبھی مجھے ایسے سکون کا احساس نہ ہوا ہو، بہرحال یہ انسان کی اپنی سوچ ہوتی ہے جس میں کبھی کبھی وہ انتہا پسند ہو جاتا ہے اور ایسی باتیں سوچ لیتا ہے جن کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں ہوتا، میری اس سنجیدگی پر ریتم بھی سنجیدہ ہو گئی، غالباً اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس کی گفتگو کا کوئی حصہ میرے سینے پر ضرب کا باعث بنا ہے، بہت اچھی لڑکی تھی، ساری باتیں اپنی جگہ جس حیثیت کی بھی مالک تھی میری حیثیت کو ہمیشہ مدِ نگاہ رکھتی تھی اور میرے ہر خیال کا احترام کرتی تھی، میں نے اس کے چہرے پر سنجیدگی پائی تو مسکرا دیا اور پھر میں نے کہا۔

''تو پھر اس سلسلے میں ریتم، کیا پروگرام ترتیب دے رہے ہیں ہم؟''

''ویسے یہ بات تو طے پا چکی ہے کہ مسٹر ملیسن یا وکٹر ملیسن اس دنیا میں اپنے دن ے کر چکے ہیں، ہمیں تو بہرحال حقیقتوں کا سراغ لگائے بغیر اسکائی لینڈ کے مسٹر روڈ پارک ہر خواہش کی تکمیل کرنی ہے، کیونکہ ہم نے بہرحال ان سے سودا کیا ہے اور ہم اپنے سودے ...یل کریں گے۔''

''ہاں بالکل، ہمارا اصول یہی کہتا ہے لیکن اگر......''

''نہیں ریتم، اگر مگر کی کوئی گنجائش نہیں ہے، ہم کہاں حقیقتوں کا سراغ لگاتے پھریں ''بس ٹھیک ہے یہ نمبر ایک بات ہوئی ہے۔ ویسے اب میرے ذہن میں یہ چیلنج ڈیل کا مقصد ا ہے میں اکثر سوچتا رہا ہوں کہ ایسے بہت سے کون سے کام ہوں گے جو حکومت اسکائی ہم سے لینا چاہتی ہے لیکن اب مجھے صحیح طور پر اس کا اندازہ ہو گیا ہے۔ اسکائی لینڈ کی ...مت ہم سے اپنے دشمنوں کے خلاف ایک بڑا آپریشن کرانا چاہتی ہے اور خود اپنے آپ کو ں میں ملوث نہیں کرنا چاہتی، لیکن ابھی مسٹر روڈ پارک سے ایک اور گفتگو بھی کرنی ہے اور میں ...تا ہوں یہ گفتگو ان کے لئے دلچسپ ہوگی۔''

''کیا۔''

''ابھی تم ریتم، ابھی اس سلسلے میں سوال نہ کرو، پہلے میں اپنے ذہن میں اس تصور ا جڑیں مضبوط کر لوں۔''

''ٹھیک ہے مائی ڈیئر دانش منصور، جب انسان کسی کو اپنے آپ سے بڑا مان لیتا ہے اور اس کے ذہن میں یہ تصور پیدا ہو جاتا ہے کہ اس سے زیادہ ذہن اور اس سے زیادہ اعلیٰ ے کی شخصیت ایک کام کر رہی ہے تو اس کام میں مداخلت میں سمجھتی ہوں جہالت کے ...ادف ہے۔''

''خیر نہیں ریتم، زیمرز کو ساری دنیا میں کنٹرول کرنا معمولی بات نہیں ہے اس سلسلے یں بہرحال تمہارا ایک کردار ہے جسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ اب ریتم ہمیں مسٹر وکٹر ملیسن کے ے میں ذرا سی چھان بین کرنا ہوگی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام مجھے چوبیس گھنٹے کے اندر ، کر لینا چاہئے۔''

''ایک درخواست کروں مسٹر شیمرک۔'' اچانک ہی ریتم کا لہجہ بدل گیا اور میں نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چونک کر اسے دیکھا۔ ریتم کی آنکھوں میں نیم خوابیدہ سی کیفیت تھی۔ نہ جانے کس خیال میں گئی تھی وہ۔ اور اس نے مجھے شیمرک کہہ کر مخاطب کیا تھا، جب میں کچھ نہ بولا تو وہ بولی۔

''یہ کام میں خود سر انجام دوں گی۔''

''کیوں ریتم؟ کیا مجھے اس کے لئے نا قابل سمجھتی ہو۔'' میں نے کہا۔

''نہیں مسٹر شیمرک، بڑے بڑے کام آپ کے سپرد، چھوٹے چھوٹے کام مجھے کرنے دیا کریں، تاکہ ایک دن ریتم، ایک بالکل ہی بیکار شے بن کر نہ رہ جائے۔''

''یہ کام تو تم کر رہی ہو ریتم، میں تو صرف تمہارے ساتھ قدم ملا رہا ہوں۔''

''میں ہاتھ جوڑ کر درخواست کرتی ہوں ڈیئر دانش منصور کہ مجھے اس کام کے لئے اپنے آپ کو آزمانے کا موقع دو اور مجھے کوئی مشورہ بھی نہ دو۔'' میں نے ایک گہری سانس لی اور کہا۔

''ٹھیک ہے ریتم، یہ ذمہ داری اگر تم اپنے ذمے لینا چاہتی ہو، تو ظاہر ہے پہلے بھی بہت کچھ کرتی رہی ہو، میں تمہیں روکوں گا نہیں۔''

''اگر میں ناکام ہو جاؤں یا کہیں کوئی ایسی غلطی کر بیٹھوں جس کا ازالہ ممکن نہ ہو تو مجھے معاف کر دینا، یا مناسب سمجھو تو میری مدد کر دینا۔ ورنہ یقین کرو مجھے کوئی شکایت نہیں ہوگی، بات یہ ہے کہ میں خود بھی باعمل رہنا چاہتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ایک مخلص اور دوست کی حیثیت سے تم مجھے اس سے روکو گے نہیں۔''

''ہاں، میں تمہیں اس سے نہیں روکوں گا۔'' میں نے جواب دیا۔

بات اصل میں یہ تھی کہ میں تو ویسے اپنے آپ کو ہمیشہ کی مانند تنہا سمجھنے میں کو اعتراض نہیں رکھتا تھا لیکن انسان کو کبھی کبھی ایسے بہتر سہارے مل جاتے ہیں کہ وہ انہیں زندگی کے لئے بہت ضروری سمجھتا ہے، میں اس وقت جو زندگی گزار رہا تھا وہ بہت اعلیٰ پا کی تھی، پہلی بات تو یہ تھی کہ مجھے ایک سربراہ کی حیثیت حاصل تھی ایک ایسے گروہ کے سربراہ جو پوری دنیا میں پھیلا ہوا تھا اور ریتم جو اس گروہ کی مجھ سے پہلے سربراہ تھی اب میری ہر با پر آنکھیں بند کر کے گردن ہلاتی تھی بے شک رشید ناگی نے میرے لئے وطن عزیز میں بہ کچھ کیا تھا اور ایک طویل عرصہ ایسا گزارا تھا میں نے جس میں مجھے ہر طرح کی برتری حا رہی تھی لیکن ان سب کے خاتمے کے بعد میری دنیا ہی بدل گئی تھی اور اب بہت عرصے کے

ایک بار پھر وہی ماحول ملا تھا لیکن اس کا ذریعہ ریتم تھی اور اس بات کو کسی طور نظر انداز نہیں کرنا ہئے تھا چنانچہ میں ریتم سے ہر مسئلے میں اتفاق کر لیا کرتا تھا۔ بہر حال میں نے ریتم سے کہا۔

''ریتم یہ جگہ تمہارے کام کے لئے نہایت موضوع ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ چند میں اپنے ہوٹل کے اس کمرے میں گزار لوں جو میں نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے تو تمہیں اض تو نہیں ہوگا۔''

''ریتم نے ایک گہری نگاہ سے مجھے دیکھا اور بولی۔

''دانش منصور، ہمارے درمیان یہ معاہدہ ہو چکا ہے اور اگر نہیں ہوا ہے تو اب کر لو کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے ناراض نہیں ہوں گے اگر کسی کو کسی بات پر اختلاف یا اعتراض ہو تو ہمیں قسم کھانی پڑے گی کہ ہم اس اختلاف کے اعتراض کو ایک دوسرے کے سامنے پیش کریں گے، ناراض نہیں ہوں گے کسی سے۔'' میں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر کہا۔

''ٹھیک ہے ریتم لیکن اس کے بعد اگر دل میں بدگمانی کا کوئی تصور قائم رہا تو یہ معاہدہ ٹوٹ جائے گا۔''

''ٹھیک ہے۔'' ریتم نے میرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور مسکراتی ہوئی بولی۔

''ہوٹل میں جانے کا کیوں خیال آیا؟''

''میں چاہتا ہوں کہ تم بھرپور طریقے سے اپنا کام سر انجام دو اور مجھ سے اس بارے میں کوئی مشورہ نہ کرو۔'' ریتم خوش ہوگئی کہنے لگی۔

''یقین کرو تمہارے مل جانے کے بعد میں جس طرح اپنے آپ کو معطل محسوس کرنے لگی تھی اس کے بعد یہ تجربہ میرے لئے انتہائی دلچسپی کا باعث ہے، او کے دانش منصور! او کے، تم جانا چاہو تو جا سکتے ہو مجھے یہیں سے کام کرنا ہوگا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ......''

''میں سمجھتا ہوں، ہوٹل سے ایسے کام نہیں کئے جا سکتے، پھر میں نے اپنے لئے استہ ہی الگ منتخب کر لیا، ہوٹل پہنچنے کے بعد میں باہر نکلا اور اسکائی لینڈ کے ایسے علاقوں کا زہ لینے لگا جہاں بازار وغیرہ تھے اپنی مطلوبہ اشیاء مجھے ایک ایسے اسٹور سے حاصل ہوئیں جو ائی اسٹور کے نام سے پہچانا جاتا تھا اور درحقیقت اس میں ہر طرح کی ورائٹی موجود تھی۔ سیلز ن نے مجھے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر میرا خیال غلط نہیں ہے جناب تو آپ مارلن پیس ہیں۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

’’تم نے کیسے اندازہ لگایا‘‘ میں نے مزاحیہ انداز میں پوچھا۔

’’سر آپ نے جو یہ میک اپ کا سامان خریدا ہے آپ کی شکل دیکھ کر مجھے پہلا شبہ ہوگیا تھا کہ آپ میرے جانے پہچانے اداکار ہیں، سر آپ کی فلم ’’وارن اینڈ پیس‘‘ بے حد پسند تھی۔‘‘

’’شکریہ، شکریہ۔‘‘

’’سر اگر آپ میرے ساتھ ایک تصویر بنالیں تو......؟‘‘

’’سنو، میں تصویر نہیں بنواتا۔ میرا سامان پیک کراؤ۔‘‘

’’یہ اداکار بھی کتنے بددماغ ہوتے ہیں، چار فلمیں کامیاب ہوگئیں تو سمجھ لیا آسمان تک پہنچ گئے، مجھے کیا ضرورت پڑی ہے اور میں کون سا یہ تصویر کسی آرٹ گیلری پیش کروں گا۔‘‘ سیلز مین برامان گیا اور میں پیکٹ لیتا ہوا مسکراتا ہوا وہاں سے نکل آیا پھر پہنچنے کے بعد میں نے اپنے چہرے میں تھوڑی سی تبدیلیاں کیں، یہ تبدیلیاں بہت عمدگی سے گئی تھیں۔ میں نے جب محسوس کیا کہ اب اگر ریتم بھی مجھے قریب سے دیکھے گی تو پہچان نہ سکے گی اور اس اطمینان کے ساتھ میں باہر نکل آیا اور پھر میں نے ایک کار کرائے پر لی اور کی رہائش گاہ کی جانب چل پڑا۔

ریتم بھی روایتی انداز کی لڑکی تھی۔ اس لئے غالباً اس نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ ج تک وہ اپنا کام سرانجام نہیں دے گی مجھے فون تک نہیں کرے گی۔ چنانچہ میں نے بھی ا پریشان کرنا مناسب نہیں سمجھا اور انتہائی خفیہ طور پر اس کی نگرانی کرتا رہا۔ میں نے بخو اندازہ لگالیا کہ ریتم نے بڑی خوش اسلوبی سے وکٹر میسن کی مصروفیات کا جائزہ لیا ہے اور ا تعاقب کرتی رہتی ہے۔ تعاقب کرنے کے انداز سے مجھے یہ احساس ہوگیا کہ ریتم بلاوجہ اتنے بڑے گروہ کو کنٹرول نہیں کر رہی تھی۔ اسے اس کا سلیقہ اور مہارت حاصل تھی کیونکہ میسن بھی ایک ایسے ادارے سے تعلق رکھتا تھا جس میں ہوشیاری ہی زندگی کی ضمانت ہ ہے۔ ایسے لوگ عموماً اپنے اطراف سے چوکنے رہتے ہیں اور وکٹر میسن کو بھی میں نے ایکٹو دیکھا تھا۔ لیکن یقینی طور پر وہ تین دن کی مسلسل کاوشوں کو نہیں جان سکا تھا جو ریتم کر تھی۔ ریتم کے طریقہ کار کا میں بخوبی جائزہ لے رہا تھا۔ مجھے اندازہ ہوگیا کہ وہ مکمل طور پہلے وکٹر میسن کے مشاغل کا جائزہ لینا چاہتی ہے۔ ویسے اس دوران شاید مسٹر روڈ پارک

تم سے رابطہ نہیں قائم کیا تھا۔ اگر کیا بھی ہوگا تو کوئی ایسی بات نہیں ہوگی جو قابل غور ہوگی چنانچہ ریتم خوش اسلوبی سے اپنا کام سرانجام دے رہی تھی۔ وکٹر میسن کے اور جو کچھ بھی مشاغل ہوں گے وہ اپنی جگہ لیکن وہ اسکاٹنگ کے لئے باقاعدہ جاتا تھا۔ میڈولین اسکاٹنگ پارک ف ممبرز کے لئے ہوتا تھا لیکن کبھی کبھی وہاں کے منتظمین اسکاٹنگ کے کسی شوقین مہمان کو اس کا بیرونی پاسپورٹ دیکھ کر اسکاٹنگ کی اجازت دیتے تھے۔ وہاں اچھا خاصا رش ہوا کرتا تھا۔ پہلے ہی دن مجھ سے پہلے ریتم کو اور اس کے بعد مجھے میڈولین اسکاٹنگ پارک میں آنے جانے کا طریقہ معلوم ہوگیا۔ ریتم نے دوسرے ہی دن اپنا پاسپورٹ وہاں جمع کرا کر اسکاٹنگ ایریا میں جانے کا پروانہ حاصل کرلیا میں بھی اس سلسلے میں خاص طور سے تیاریاں مکمل کر کے پہنچا اور میں نے کسی بھی طور ریتم کو یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ میں مسلسل اس کا تعاقب کر رہا ہوں۔ بہرحال میں یہ اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ ریتم کس طرح اپنا کام سرانجام دینا چاہتی ہے میں نے دیکھا تھا کہ وہ تنگ لباس نہیں پہنتی۔ یقینی طور پر شاید اس لئے کہ تنگ لباس میں پستول نمایاں ہوسکتا ہے۔ کئی بار میں نے اسے اسکاٹز پہن کر وکٹر کا تعاقب کرتے ہوئے دیکھا۔ میں خود بھی انتہائی احتیاط کے ساتھ ان دونوں کو نگاہوں میں رکھتے ہوئے اسکاٹنگ کرتا تھا۔ میرے ذہن میں سب سے بڑی بات یہ تھی کہ کہیں اسے کوئی نقصان نہ پہنچ جائے کیونکہ بہرحال معاملہ ایک ایسے خطرناک آدمی کا تھا جو ملکی پیمانے پر ایک جرم کر رہا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ ریتم اسے قتل کرنے کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کرے گی۔ پھر اس دن موسم بھی انتہائی مناسب تھا اور سب سے بڑی بات یہ کہ رش زیادہ نہیں تھا۔ درجہ حرارت زیرو سے شاید 20 سینٹی گریڈ زیادہ تھا۔ ریتم کو میں نے وقت سے پہلے میڈولین پارک جاتے ہوئے دیکھا جب وہ میڈولین پارک میں داخل ہوئی اور ضروریات سے فارغ ہو کر اندر پہنچی تو باہر پارکنگ میں وکٹر میسن کی کار نظر نہیں آئی تھی اس کا مطلب ہے کہ وہ ابھی پہنچا نہیں۔ یا تو یہ ہوسکتا ہے کہ وہ آج نہ ہی آئے یا پھر شاید مجھے اس کا ٹائم نوٹ کرنے میں دقت ہوگئی تھی۔ البتہ میں نے ریتم کو تیاریاں کر کے اسکاٹز باندھتے ہوئے دیکھا تاحد نظر برف کے ڈھلان پھیلے ہوئے تھے۔ سفید برف کی سطح پر حسین رنگ بکھرے ہوئے تھے۔ وسیع و عریض اور انتہائی خوفناک اسکاٹنگ ایریا میری نگاہوں کے سامنے تھا۔ مجھے تعجب ہوا کہ ریتم وقت سے پہلے کیوں آگئی ہے؟ میں نے اس سے خاصا فاصلہ اختیار کیا اور خصوصاً برفانی ٹیلوں کی آڑ لیتا ہوا آہستہ آہستہ برف پر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پھسلتا رہا۔ میں ایک ایسے کھلاڑی کی طرح اسکائنگ کر رہا تھا جو نو آموز ہو اور اس نے تھوڑ
ہی دن پہلے اس کھیل کا شوق کیا ہو پھر میں نے ریتم کو برق رفتاری سے دوڑتے ہوئے دیکھا
وہ رفتار بڑھانے کے لئے دہری ہو گئی تھی۔ کوئی تین سو فٹ نیچے جا کر یہ راستہ بائیں سمت
تھا اور اس کے دونوں طرف درخت بکھرے ہوئے تھے۔ ریتم وہیں رک گئی پھر ڈھیلے ڈھا
لباس کا مطلب میری سمجھ میں آیا۔ اس لباس سے اس نے دور بین نکالی اور ایک مخصو
زاویے سے سامنے کی سمت دیکھنے لگی۔ اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت بھی د
تھا۔ میں ایک جگہ رک کر انتظار کرنے لگا۔ ریتم نے اپنی اسکائز اتار کر برف میں گاڑ دیں
اس کے بعد اس نے اپنی جیب سے کوئی چیز نکالی میں سمجھ نہیں پایا کہ اب اس نے کیا چیز نکا
ہے۔ پھر میں نے اسے ایک درخت کے پاس جاتے ہوئے دیکھا۔ وہاں سے ہٹ کر
دوسرے درخت کے پاس آئی تھی۔ لیکن بہرحال میں اس کا جائزہ لیتا رہا ایک بار پھر اس
اسکائز اپنی جگہ سے نکال کر پیروں میں باندھیں اور ایک درخت کا سہارا لے کر کھڑی ہو گ
کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ قصہ کیا ہے۔ اسکائنگ کرنے والے کئی بار میرے آس پاس
گزرے اور چند لمحوں کے بعد پیلے رنگ کے مخصوص لباس میں وکٹر میسن کو دیکھا گیا۔ وہ ا
ماہر اسکائر تھا اور ہر طرح کے تنگ موڑ تیزی سے پار کر لیا کرتا تھا اور یہی شاید اس کی عادت
تھی اور شاید اس عادت کو ریتم نے خاص طور سے نوٹ کیا تھا پھر میں نے دیکھا کہ وکٹر میس
اسی سمت جا رہا ہے۔ غالباً یہ بھی ریتم کی سوچ تھی اور سچی بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں وہ
سے بازی لے گئی تھی کیونکہ میں نے نہ تو اتنے ٹائمنگ نوٹ کئے تھے اور نہ ہی جائزہ لیا تھا
وکٹر میسن کون سے علاقے کو خاص طور سے پسند کرتا ہے بہرحال میں نے دیکھا کہ اب وہ ا
طرف جا رہا ہے جدھر وہ موجود تھی تب میں نے اسے وہاں سے ایک طرف کھسکتے ہو
دیکھا۔ دو چار لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی وہ تیزی سے پھسلتی ہوئی درختوں میں جا گھسی۔ ج
وکٹر میسن برق رفتاری سے برف پر پھسلتا ہوا تقریباً پینتالیس یا پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار
ان درختوں کے درمیان جا رہا تھا۔ ریتم کی پالیسی ابھی تک میرے سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ لیک
چند ہی لمحوں کے بعد میں نے اپنی جگہ سے جو منظر دیکھا اسے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے م
ذہن بھی جھنجھنا گیا تھا۔ وکٹر میسن کا سر اس کے دھڑ سے الگ ہو کر فٹ بال کی مانند لڑھکتا
کوئی پچیس سے تیس فٹ دور جا گرا تھا۔ اور پھر وہاں سے لڑھکتا ہوا برف کی گہرائیوں م

ب ہو گیا تھا۔ اس کا بقیہ جسم سفید برف پر خون کے رنگین نشانات بنا رہا تھا اور تڑپ رہا تھا۔
تندرست و توانا آدمی بہرحال اپنے بدن میں اتنی قوت ضرور رکھتا ہے کہ تھوڑا سا جدوجہد
رے۔ اس کے بے سر کا جسم کئی فٹ تک آگے بڑھا اور پھر درختوں سے ٹکرا کر رک گیا۔ کچھ
اس کے بعد میں نے ریتم کو دیکھا جو برق رفتاری سے پھسلتی ہوئی اس طرف آ رہی تھی۔ اور
ب بات میری سمجھ میں آ گئی تھی۔ وہ سفید رنگ کا ایک باریک سا تار تھا۔ جسے ریتم نے دونوں
رختوں کے درمیان باندھ دیا تھا۔ اور یہی ایک شاندار عمل تھا۔ ریتم نے وہ تار درختوں سے
ل کر لپیٹا اور اس کے بعد پھسلتی ہوئی وہاں سے دور چلی گئی۔ کیونکہ بہرطور بلندی سے
ر اگر وکٹر میسن کا جسم نہ دیکھا جائے تو سرخ خون ضرور دیکھا جا سکتا تھا۔ اور اس کے بعد
ی طور پر اس کی تحقیقات بھی ہوتیں۔ البتہ جب میں نے ریتم کو کلب کے استقبالیہ پر آ کر
پاسپورٹ وغیرہ وصول کرتے ہوئے اور اٹینڈنٹ کو مسکرا کر اس سے باتیں کرتے ہوئے
تو میں سمجھ گیا کہ ریتم اپنا کام ختم کر چکی ہے اور اس کے بعد شاید دوبارہ کبھی وہ کلب
میں نہ آئے۔ بہرحال یہاں سے میں نے اس کا تعاقب ترک کر دیا تھا۔ لیکن ریتم کے
یقہ کار کو میں نے بخوبی دیکھا تھا اور یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ میرے بغیر بھی وہ اعلیٰ کارکردگی کا
ہرہ کر سکتی ہے اور یقینی طور پر زیمرس نے اسے بلاوجہ ہی اپنا سربراہ نہ بنا لیا ہوگا۔ اب اس
بعد مجھے ہوٹل میں واپس جانا تھا اور یہ دیکھنا تھا کہ ریتم اب اس سلسلے میں کیا کارروائی کرتی
۔ ویسے اس نے جو طریقہ کار اختیار کیا تھا بے مثال تھا۔ اور میں اس سے بہت متاثر ہوا
۔ خاصا وقت مجھے ہوٹل آئے ہوئے گزر گیا۔ لیکن ریتم کی طرف سے نہ کوئی ٹیلی فون موصول
ا۔ نہ کوئی اور پیغام اور میں انتظار کرتا رہا۔ لیکن اس فیصلے کے ساتھ کہ جب تک ریتم مجھے خود
ب نہیں کرے گی میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا۔ بہرحال یہ ساری باتیں اب اپنی جگہ
ں ریتم کی کارکردگی سے بہت متاثر ہوا تھا لیکن میرا یہ خیال غلط نکلا کہ ریتم شاید کسی خاص وجہ
ے مجھ سے رابطہ نہیں کرنا چاہتی کیونکہ عین اس وقت جب میں سونے کی تیاریاں کر رہا تھا
تم کی کال مجھے موصول ہوئی اور میں ٹیلی فون کی جانب متوجہ ہو گیا۔ آپریٹر نے میرے ایماء پر
کال دی تو ریتم کی آواز سنائی دی۔

''میرے محبوب! آ جاؤ میں انتظار کر رہی ہوں۔''

اس کے بعد اس نے فون بند کر دیا۔ میں چند لمحے کے لئے اس پر حیران رہ گیا تھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

یہ کیا حرکت تھی اس کی؟ البتہ آواز پہچاننے میں میں نے غلطی نہیں کی تھی۔ کچھ دیر کے بعد ہوٹل سے باہر نکل آیا۔ اپنا میک اپ میں نے تبدیل کرلیا تھا۔ کیونکہ اب اس کی ضرورت تھی۔ غرض یہ کہ چاروں طرف سے محتاط رہ کر آخر کار میں ریتم کی رہائش گاہ میں داخل ہو وہ شب خوابی کے لبادے میں ملبوس میری منتظر بیٹھی ہوئی تھی۔ مجھے دیکھ کر مسکرائی اور بولی۔

''اب اتنا حق تو پہنچتا ہے مجھے کہ ٹیلی فون پر جس طرح چاہے تمہیں مخا طب کرلوں۔''

''اگر تم مناسب سمجھتی ہو تو اس طرز تخاطب پر مجھے بھلا کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ ویسے کام مکمل ہونے کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔'' وہ مسکرائی اور بولی۔

''تمہارا کیا خیال ہے؟ کام مکمل ہونے سے پہلے مجھے تمہاری یاد نہیں آسکتی؟'' بھی مسکرا دیا۔ اور میں نے کہا۔

''کیا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ ابھی کام مکمل نہیں ہوا۔''

''شاید ایسا ہی ہوا ہو اور میرا دل تمہیں دیکھنے کو چاہا ہو۔ آخر تم یہ کس بنیاد پر کہہ ہو کہ ایسا ہوا؟''

''مائی ڈیئر ریتم! اب تم نے مجھے کچھ ذمہ داریاں سونپ دی ہیں تو میں بھلا تمہ کارکردگی سے کیسے ناواقف رہ سکتا تھا۔ مگر یہ ضروری تھا کہ میں تمہارے اطراف سے بے رہوں۔ میڈولن اسکائنگ پارک میں درختوں کے درمیان تار باندھ کر وکٹر میسن کی گر اڑانے کا کھیل اگر کوئی ٹیکنیکل مشکل درپیش نہ ہوتی تو یقینی طور پر میں سلولائیڈ پر منتقل کر لیکن یہ ضروری بھی نہیں تھا۔

''مجھے بتاؤ؟''

کون سے دن کا تذکرہ کروں۔ اس دن جب تم نے وکٹر میسن کو ای۔ دن اسکا پہلی بار دیکھا تھا یا اس کے بعد دوسرے اور تیسرے دن کی بات کروں جب میڈولن اسکا پارک میں پھسل رہی تھیں۔'' ریتم کا چہرہ ایک لمحے کے لئے بے رونق ہوگیا تھا۔ وہ کچھ دیر مجھے سادہ اور سپاٹ نگاہوں سے دیکھتی رہی پھر بولی۔

''میں اعتراف کرتی ہوں کہ میں تمہیں اپنے قرب وجوار میں نہیں دیکھ سکی۔''

''مشکل بھی تھا کیونکہ میں نے چہرے پر میک اپ کیا ہوا تھا اور تم جب کاؤنٹر

پاسپورٹ وصول کر کے واپس آرہی تھیں تو میں سیدھا اپنے ہوٹل کی جانب چل پڑا تھا۔

نے گردن جھکالی تو میں نے کہا۔

''نہیں ریتم! یہ غلط ہے ہم لوگ ایک دوسرے کو اپنے دلچسپ تجربے سے آگاہ تے رہیں گے اور کوئی بھی اس میں یہ محسوس نہیں کرے گا کہ وہ کہیں ہلکا پڑ گیا ہے۔ اس بات خراب ہوجاتی ہے۔''

''ہاں! میں جانتی ہوں لیکن تعجب ہے واقعی بہت تعجب ہے۔'' تعجب مسٹر روڈ پارک کی ہوا تھا۔ جو دوسرے ہی دن اچانک آدھمکے تھے۔ ان کی کار ہماری رہائش گاہ کے احاطے کی تھی اور اس وقت ہم ناشتے وغیرہ سے فراغت حاصل کر چکے تھے۔ مسٹر روڈ پارک بہت ب نظر آرہے تھے۔ اندر داخل ہوتے ہی انہوں نے بے تکلفی سے ریتم کا ہاتھ پکڑا اور س سے لگا کر بولے۔

''مجھے یقین تھا۔ مجھے یقین تھا۔'' میں نے ریتم کی طرف دیکھا تو وہ شرماتے ہوئے ادی۔ میں نے کہا۔

''مجھے بھی یقین تھا۔'' مسٹر روڈ پارک نے تعجب سے میری طرف دیکھا اور بولے۔

''اور طریقہ قتل دیکھو! کمال ہے واقعی کمال ہے۔ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کرسکا کہ ہوا کیسے؟ اور اچانک ہی مسٹر وکٹر میسن اپنی گردن سے محروم کیسے ہوگئے اور گردن اتنا فاصلے طے کر کے برف پر سرخ لکیریں بناتی ہوئی گہری گھائیوں میں کیسے جا پڑی۔ اعلیٰ پیمانے پر تحقیق ہو رہی ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسٹر وکٹر میسن بہرحال ی آدمی تھا۔''

''آپ کو ہماری کارکردگی سے اطمینان ہوا، مسٹر روڈ پارک۔''

''زیبرس کی سربراہ بھلا معمولی شخصیت تو نہیں ہوسکتی۔ یقین کیسے نہ ہوتا۔ آج کو اس سلسلے میں اہم میٹنگ ہے۔ البتہ ذاتی طور پر میں تم لوگوں کو مبارکباد دینے آگیا۔ مجھو کہ یہ پہلا کام مکمل ہوگا۔ رات کی میٹنگ کے بعد کل اگر تم لوگوں کو فرصت ہو تو مجھے ت کے لئے وقت دو اس وقت تو میں جنگلی بیل کی طرح بغیر اجازت کے اندر گھس آیا

اصل میں میرے بھی کچھ جذبات تھے جن کی میں نے تکمیل کی ہے اور اس پر عمل

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بھی کیا ہے۔'' میں خاموش نگاہوں سے مسٹر روڈ پارک کو دیکھ رہا تھا جن کا چہرہ شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

''جانے سے پہلے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں میڈم!''

''جی فرمائیے!''

''یہ طریقہ قتل جس کا ابھی کسی کو حال نہیں معلوم ہو سکا آخر کیا تھا؟''

''سوری مسٹر روڈ پارک بہت سی باتیں بتانے کے لئے نہیں ہوتیں۔''

''ٹھیک ہے ٹھیک ہے لیکن اس طرح گردنیں جادو کی قوتوں سے تو کٹ جاتی اور کوئی طریقہ کار کم از کم میری سمجھ میں تو نہیں آیا۔ دیکھو اس قتل کا سراغ لگانے والے جا کہاں تک اپنا فرض پورا کرتے ہیں۔'' آخر کار مسٹر روڈ پارک چلے گئے اور ہم ان کی باتو بہت دیر تک ہنستے رہے۔ میں نے ریتم سے کہا۔

''گویا اس دفعہ میدان تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔''

''نہیں! بلکہ میں اس وقت کا انتظار کروں گی جب کوئی بہت ہی اعلیٰ پیمانے کا اس پیکیج میں ہمارے سپرد کیا جائے گا۔ اس وقت مسٹر شیمرک اپنی شاندار صلاحیتوں کا مظ کریں گے۔'' میں مسکرا کر خاموش ہو گیا تھا۔ بہر حال پھر وقت گزرتا رہا۔ رات کی میٹنگ ا کرنے کے بعد دوسرے دن مسٹر روڈ پارک ہمارے پاس پہنچ گئے۔ حالانکہ مسٹر روڈ پارک اس طرح آنا جانا کافی خطرناک ہو سکتا تھا۔ بلکہ وہ مشین اسی لئے مہیا کی گئی تھی کہ ہمارا آ دوسروں کی نگاہوں میں نہ آسکے۔ مسٹر روڈ پارک نے کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ ابتدا میں ہم لوگوں نے یہ کوشش کی تھی کہ ایک دوسرے فاصلہ اختیار کیا جائے لیکن جیسا کہ میں نے اس فریکوئنسی کے بارے میں آپ لوگوں سے تھا کہ یہ کہیں اور سے ٹریس نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے میں نے یہاں آنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی اور یہ کوشش کی کہ آپ کو براہ راست تمام تفصیلات سے آگاہ کروں۔ بہر حال رات کی میٹنگ میں یہ طے پایا گیا ہے کہ اب آپ یہاں سے منتقل ہو جائیں اور ہمار دارالحکومت زیکو لینڈ چلیں۔''

''کیا مطلب؟''

''زیکو لینڈ تک کا سفر آپ کو بذریعہ جہاز ہی کرنا ہوگا۔ صرف 35 منٹ کا فا

ہے اور یہ فاصلہ طے کرنے کے بعد آپ زیکو لینڈ پہنچ جائیں گے۔ زیکو لینڈ میں ہمارا نمائندہ ائندہ آپ کو ریسیو کرے گا اور اس کے بعد آپ کی رہائش گاہ کا بندوبست۔''

''لیکن مسٹر روڈ پارک! پہلے ہمیں اس بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا تھا کہ زیکو لینڈ جانے کے بعد ہماری یہاں واپسی بھی ہو گی۔''

''شاید آپ کو زیکو لینڈ میں ہی یہ کام سرانجام دینا پڑے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ واپس یہیں آئیں۔''

''یہ ایک انوکھی بات ہے جو پہلے ہمارے ذہن میں نہیں تھی۔'' ریتم نے کس قدر ناخوش گوار انداز میں کہا اور مسٹر روڈ پارک خوشامد پر اتر آئے۔ پھر انہوں نے کہا۔

''وہ شہر اس شہر سے زیادہ خوبصورت ہے اور وہاں آپ کے لئے خصوصی انتظامات ئے گئے ہیں۔ اس بار آپ کو اپنے طور پر نہیں بلکہ ہم سرکاری طور پر آپ کو وہاں خوش آمدید ہیں گے۔'' اس کے بعد میں نے خاموشی اختیار کر لی تھی اور ظاہر ہے اگر میں خاموش ہو گیا تو ریتم کا خاموش ہونا بھی ضروری ہی تھا۔ مسٹر روڈ پارک اس سلسلے میں ہمیں بریف کرتے ہے اور پھر تمام تر تفصیلات معلوم کرنے کے بعد ہم نے انہیں خدا حافظ کیا۔ باقی انتظامات ہوں نے اپنے طور پر کرنے تھے چنانچہ دوسری صبح زیکو لینڈ جانے والا طیارہ ہمیں لے کر چل ا راستے میں ہم لوگوں نے خاموشی اختیار کی تھی۔ سفر 35 منٹ کا بھی نہیں تھا بلکہ جہاز تیس نٹ کے بعد زیکو لینڈ ایئرپورٹ پر اتر گیا تھا۔ خوش گوار نم آلود موسم میں جب ہم ایئرپورٹ کی مارت سے باہر نکلے تو دبلے پتلے قد و قامت کی ایک نہایت ہی دلکش لڑکی نے ہمارا استقبال یا اور گردن خم کر کے بولی۔

''تشریف لائیے جناب! میں آپ کی اٹینڈنٹ ہوں۔''

بہر حال اب ہم خطرات سے بے نیاز ہو کر ہر کام کرنے کے عادی ہو چکے تھے۔ کی بہترین ڈرائیونگ کر رہی تھی۔ شاندار مرسڈیز ہمیں ساتھ لئے ہوئے چل پڑی۔ لڑکی نے اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کی تھی۔ اس کے بعد ہمیں ایک فائیو سٹار ہوٹل کے احاطے میں اترنا پڑا اور یہاں جس شخصیت نے ہمارا استقبال کیا تھا اسے دیکھ کر ایک لمحہ کے لئے ہمارے ہونٹ سکڑ گئے۔ یہ مسٹر روڈ پارک ہی تھے۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آیئے آپ لوگ اپنے کمرے میں چلیے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ میرا کمرا آپ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کے کمرے کے بالکل سامنے ہے۔ رڈ پارک کے ساتھ ہم کمرے تک پہنچے اور وہاں سے انہوں نے اپنے کمرے کا رخ اختیار کیا اور پلٹتے ہوئے کہنے لگے۔

''آپ ذرا کچھ وقت آرام کرلیں اس کے بعد ہمارے درمیان میٹنگ ہوگی۔'' کمرے میں آکر ریتم نے کہا۔

''یہ لوگ کچھ زیادہ ہی پراسرار بننے کی کوشش کررہے ہیں۔''

''بہرحال! ہم ان کے لئے کام کرنا تو قبول کر چکے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ پہلے مرحلے کی تکمیل کے بعد دوسرے مرحلے میں داخل ہونے کے لئے انہیں اپنے طور پر بھی بہت کچھ سوچنا ہوگا۔'' ریتم میری صورت دیکھنے لگے پھر بولی۔

''بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو یہ بات میرے ذہن میں ہے کیونکہ بہرحال ہم ان میں سے نہیں ہیں اور باہر کے لوگوں کو ملکی راز بتانا ایک مشکل کام ہے چاہے ان پر کتنا ہی اعتبار کیوں نہ ہو جائے۔ پھر مسٹر روڈ پارک نے خود ہی ہم سے رابطہ قائم کیا تھا۔'' انہوں نے کہا۔

''بہت سے افراد میں نے اس بات پر مامور کر دیئے تھے کہ وہ یہ معلوم کریں کہ کوئی ایسی شخصیت تو نہیں ہے جو ہمارے آس پاس موجود ہو میرا مطلب آپ سمجھ رہے ہیں۔ مشکوک شخصیت۔''

''جی!''

''اور مجھے پتا چلا گیا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اور یہ ایک خوش آئند بات ہے کہ ہماری طرف کوئی متوجہ نہیں ہوا۔ ویسے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس طرح مڈولین اسکاٹنگ پارک میں وکٹر میسن کو ختم کیا گیا اس سے زیرس کی شان جھلکتی ہے۔ بلاشبہ آپ کے جس کارکن نے بھی یہ کام کیا ہے ہم اسے ماسٹر کہہ سکتے ہیں اور یقینی طور پر ہم اپنے معاملات سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اسے خصوصی پرائز دیں گے کیونکہ اس نے کام بڑی خوبصورتی سے کیا ہے۔''

''شکریہ! مسٹر روڈ پارک۔''

''اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دوسرے مرحلے کے لئے آپ لوگ کیا طے کرتے ہیں۔''

''مطلب؟''

''میں دوسرے اور سب سے اہم مسئلے کے لئے آپ کو حقیقتیں بتانا چاہتا ہوں۔''

''پہلی بات تو آپ یہ بتایئے کہ اس سلسلے میں مرحلے کتنے ہوں گے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ جو پیکیج آپ ہم سے کرانا چاہ رہے ہیں اس کی مکمل تفصیل ہمیں مل جائے۔''

''میں سمجھتا ہوں بس یہی دو مرحلے تھے ہوسکتا ہے ان میں کچھ شاخیں پھوٹ آئیں بظاہر تو اور کوئی ایسی بات نہیں ہے۔''

''ٹھیک! تو آپ پورے اعتماد کے ساتھ اب اس دوسرے مرحلے پر گفتگو کرسکتے ہیں اگر آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ہوٹل جو آپ نے منتخب کیا ہے اور یہ کمرا جہاں ہم لوگ اس وقت موجود ہیں ہر طرح سے محفوظ اور تسلی بخش ہے تو پھر بات شروع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

''ہاں! اس کے چاروں طرف میرے آدمی تعینات ہیں کمرے کے باہر بھی چونکہ میں آپ کو یہاں خصوصی طور پر لے آیا ہوں اس لئے ان انتظامات کی ذمہ داری بھی میں نے ہی لی ہے اور اس وقت تک یہ ذمہ داری قبول کروں گا جب تک آپ ہمارے مہمان ہیں یا پھر آپ خود ہی اس سلسلے میں انکار نہیں کردیتے۔''

''جی مسٹر پارک۔''

''اب میں اصل گفتگو کی جانب آتا ہوں اور آپ ذرا اس پر غور فرمایئے۔''

''جی۔''

''این۔ او۔ ایل۔''

''جی۔'' ریتم نے کہا۔

''یہ ہمارے تین شہروں کے نام کے پہلے لفظ ہیں۔ ہمارے یہاں فائلوں میں انہیں صرف این۔ او۔ ایل لکھا جاتا ہے۔ ویسے تو ان شہروں کی اہمیت اپنی جگہ ہے لیکن آپ یہ سمجھ لیجئے کہ ہمارے لئے یہ اس لئے اہم ہیں کہ یہاں ہماری اسلحہ ساز فیکٹریاں اور اسلحے کے بڑے بڑے ذخیرے ہیں ہم نے عقل مندی سے کام لیتے ہوئے ان فیکٹریوں کو ایسی جگہ پر بنایا ہے جہاں دشمن کے طیارے کتنی ہی بمباری کریں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اس کے علاوہ ایسی فیکٹریوں اور ذخیروں کے سلسلے میں جس قدر احتیاط رکھی جاسکتی ہے وہ رکھی گئی ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں انتہائی شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''کیسا نقصان؟'' میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا اور مسٹر روڈ پارک کے چہرے پر غم کے تاثرات پھیل گئے پھر انہوں نے کہا۔

''جانی اور مالی نقصان اور انتہائی شدید۔''

''کیا ان ذخائر کو کوئی نقصان پہنچا ہے؟''

''ہاں! یہ تو شکر ہے کہ یہ زیر زمین تھے اور اس کے علاوہ آبادی سے زیادہ قریب بھی نہیں تھے اس لئے یہ نقصان کم رہا لیکن ترتیب سے تم یوں سمجھ لو کہ این میں ہمارا ایک ذخیرہ تباہ کیا گیا اس میں تقریباً تیس افراد ہلاک اور کوئی چھ کروڑ ڈالر کا اسلحہ تباہ ہوا۔ اس حادثے کو یہ سوچ کر نظر انداز کیا گیا کہ ذخیرہ گاہ کے اندر موجود کسی شخص کی غلطی سے ایسا ہو گیا لیکن اس کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد ہمارے شہر او میں ایک فیکٹری اسی طرح دھماکے سے اڑ گئی۔ ایک سو سات افراد اس میں ہلاک ہوئے اور چونکہ فیکٹری شہر سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھی اس لئے ذخیرہ گاہ سے راکٹ اڑ اڑ کر شہری آبادی پر گرے ان افراد میں جن کا میں نے تذکرہ کیا ہے بے گناہ شہریوں کی ہلاکت بھی شامل تھی۔ وہ تو شکر ہوا تھا کہ اس وقت فیکٹری بند تھی اور ورکر وہاں کام نہیں کر رہے تھے۔ تیسرا عظیم نقصان شہر ایل میں ہوا جہاں ہمارا بہت بڑا ذخیرہ تباہ کر دیا گیا اور تقریباً ڈھائی ماہ تک قرب و جوار کے جنگلوں میں آگ لگی رہی جس سے لاکھوں درخت تباہ ہو گئے اور اس آگ کو بجھانے کے سلسلے میں ہمیں کروڑوں ڈالر خرچ کرنا پڑے۔ ایک ہی انداز کے یہ تین حادثے ہونے کے بعد ہماری ساری کوششیں اس بات پر صرف ہونے لگیں کہ ہم اس کا پس منظر تلاش کریں اور اب آپ کو یہ بتانے میں ہمیں کوئی دقت نہیں محسوس ہوتی کہ جہاں تک ہمارے خفیہ اداروں کی رپورٹس کا تعلق ہے آپ یہ سمجھ لیجئے کہ ڈان ہولی کیمرس اس تباہی میں جگہ جگہ نظر آتا ہے۔''

''اوہ! آپ نے اس بارے میں بتایا تھا۔''

''ہاں! لیکن مکمل تفصیل نہیں بتائی ہم نے آپ کو یہ تو بتا دیا تھا کہ یہ مجرم ہماری بغل میں ہی ہے ہم ہی میں سے ایک ہے اور ہم ہی میں سے نکلا ہے۔ ہماری انٹیلی جنس نے اس بارے میں خبر دی ہے کہ پورے ملک سے خطرناک جرائم پیشہ افراد غائب ہو گئے ہیں لیکن ان کے اہل خاندان جس طرح عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے تھے اس سے ہمیں شبہ ہوا کہ ان کے سربراہ یعنی خاندانوں کے سربراہ اتنی دولت کہاں سے حاصل کر سکے کہ ان کی تقدیریں ہی

گئیں چنانچہ اس سلسلے میں کارروائی کی گئی اور ہمارے اس شبہ کی تصدیق ہو گئی۔ ڈان ہولی ان تمام لوگوں کو جمع کر کے ایک بڑی فورس بنائی تھی اور ان لوگوں کو باقاعدہ تربیت دی گئی پھر سب سے اہم اطلاع جو ہمیں ملی سب سے زیادہ سنسنی خیز تھی۔ یعنی یہ کہ جب این میں ی ذخیرہ گاہ کو نقصان پہنچا تو ڈان ہولی کو وہیں دیکھا گیا یہی صورتحال او میں تھی اور آخری جب ایل میں ہمارا سب سے بڑا نقصان ہوا تو ڈان ہولی اس وقت وہاں موجود تھا۔ ے سے تین روز پہلے کی اطلاع تھی کہ ڈان ہولی کو ایل میں دیکھا گیا جہاں سے وہ اس ں کے بعد فوراً غائب ہو گیا تھا۔''

''لیکن جناب یہ تو بہت بڑا حادثہ تھا اب ہم دنیا سے اتنی دور بھی نہیں رہتے کہ دنیا بارے میں ہمیں معلومات حاصل نہ ہو۔'' مسٹر روڈ پارک نے بڑے دکھ بھرے انداز میں ا۔

''اتنا بڑا جانی اور مالی نقصان بے شک اس اہمیت کا حامل تھا کہ فوری طور پر اس کی یلات فراہم کی جاتیں لیکن حکومت کے اعلیٰ ترین عہدیداران نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ اس و پوشیدہ رکھا جائے اور جس طرح بھی بن پڑے ایسی کوششیں کی جائیں کہ عام پبلک کو اس بارے میں معلومات حاصل نہ ہوں۔ دو صورتیں ہیں۔ ہماری اپوزیشن ہمارے خلاف ایک میں کوئی نہ کوئی مسئلہ تلاش کر کے ہنگامہ کر دیتی ہیں اور حکومت کمزور پڑ جاتی ہے۔ ہم ہتے ہیں کہ پہلے ڈان ہولی پر ہاتھ ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد ہم اس عظیم نقصان کی ع اپنی حکومت کے عوام کو دیں۔''

''کمال کی بات ہے ویسے مسٹر روڈ پارک آپ کے خیال میں ڈان ہولی یہ تمام روائی کیوں کر رہا ہے؟'' اس سوال پر مسٹر روڈ پارک خاموش ہو گئے۔ پھر انہوں نے کہا۔

''ڈان ہولی کیمرس بہت بڑا نام ہے۔ اس نے بچپن کی عمر سے دوسری جنگ عظیم بڑے زبردست کارنامے سرانجام دیئے تھے۔ اتحادی فوجوں کے لئے اس نے کئی جرمن اڑائے تھے۔ وہ اس کام کا ماہر سمجھا جاتا تھا اور پھر بعد میں وہ کچھ عرصے کے لئے گم ہو گیا۔ ھا یہ جاتا ہے کہ دنیا کے کسی دوسرے ملک میں اسے تربیت دی گئی اور کسی طرح وہ راستہ ے گیا چنانچہ اب وہ انتہائی معقول رقم لے کر اپنی خدمات ملکوں کو فروخت کرتا ہے۔ اس کا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ ہماری معلومات ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک میں اسے دیکھا جاتا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہے اور جہاں وہ نظر آتا ہے کوئی بہت بڑا حادثہ ہو جاتا ہے۔''

''واقعی بہت خطرناک آدمی ہے وہ۔''

''تمام تر حالات یہی بتاتے ہیں کہ ذخیروں کی تباہی کا ماہر ڈان ہولی کسی قوت کا آلہ کار بن گیا ہے اور ہمیں بہت پیچھے ہٹانے کی فکر میں سرگرداں ہے ہم نام نہیں سکتے لیکن ہمارے قرب و جوار میں کئی ایسے ممالک ہیں جو اسکائی لینڈ کو اس حیثیت میں پسند نہیں کرتے اور اس کے خلاف انوکھی کارروائیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ مسٹر اور آپ یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ اس وقت ہم شدید مشکل کا شکار ہیں۔ تین عظیم نقصان برداشت کر چکے ہیں ہم اور خطرہ ہے کہ کہیں ہمیں چوتھا نقصان بھی نہ برداشت کرنا پڑے۔''

''کیا مطلب؟''

''زیکو لینڈ کا جڑواں شہر پی کہلاتا ہے پی فار پارکونا۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ؟ شہروں کے نام بھی اسی انداز کے ہیں۔ پارکونا میں بھی ہماری بہت عظیم الشان اسلحہ فیکٹری کام کر رہی ہے اور کچھ عرصہ پہلے ہمیں اطلاع ملی کہ ڈان ہولی کو پارکونا کے ایک انتہائی شا ہوٹل میں دیکھا گیا ہے۔ جب ہمیں یہ اطلاع ملی تو ہم نے اپنی ایجنسیوں کے کئی گروپ روانہ کئے لیکن شاید آپ اس بات پر یقین نہ کر سکیں میڈم اینڈ مسٹر کہ ان تینوں گروپوں کے چار پانچ اور چھ افراد جو بنیادی کارکردگی کے حامل تھے اچانک ہی غائب ہو گئے آج تک ا کہیں پتا نہیں چل سکا۔ اندازہ یہ ہے کہ ان کی لاشیں یا تو جلا کر خاکستر کر دی گئیں یا گہرائیوں میں دفن کر دی گئیں کہ کہیں بھی ان کا پتا نہیں چل سکا۔ البتہ تھوڑے عرصے کے ہمارے ایک خاص ایجنٹ نے ہم سے رابطہ قائم کیا اور بتایا کہ وہ تمام افراد قتل کر دیئے گئے اور ان کی لاشیں کسی مشینی ذریعے سے غائب کر دی گئی ہیں۔ یعنی یہ کہ ہڈیاں گوشت سمیت پیس کر ان کا پاؤڈر بنا دیا گیا ہے اور وہ پاؤڈر شاید زمینوں میں چھڑک دیا گیا ہے تاکہ کہیں ایک جگہ سے وہ دستیاب نہ ہو۔''

میں دلچسپی سے مسٹر روڈ پارک کا یہ نظریہ سن رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ کیا ایسا ممکن ہے؟ لیکن اپنے اس سوال کا جواب خود میرے پاس موجود تھا۔ یقینی طور پر ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ سائنس بہت بڑی قوت بن چکی ہے اور سائنسی طور پر یہ سب کچھ کر دینا مشکل کام نہیں ہے پھر ریتم نے مسٹر روڈ پارک کی طرف دیکھا تو مسٹر روڈ پارک نے کہا۔

''اتنی زیادہ دیانت داری کے ساتھ آپ کو یہ تفصیلات بتا دی گئی ہیں یعنی یہ کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ جو کام آپ کرنے جا رہے ہیں وہ آسان ہے یقیناً وہ ایک مشکل کام ہے جو آپ کو سرانجام دینا ہے ہم ان دو اسباب کے متمنی ہیں کہ آپ براہ کرم یہ کام ہمارے لئے کریں اور آپ نے وکٹر میسن کو ختم کر کے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ زیبرس کا انتخاب ہمارے لئے فخر کا باعث ہے۔ کیا سمجھے؟''

''گویا اب ہمیں زیکو لینڈ سے پارکونا روانہ ہونا ہوگا؟'' ریتم نے سوال کیا اور مسٹر روڈ پارک کی آنکھوں میں لجاجت کے آثار پیدا ہو گئے۔ بہر حال ہم کچھ لمحے سوچوں میں ڈوبے رہے پھر ریتم نے کہا۔

''مسٹر روڈ پارک ہمارے پارکونا روانہ ہونے کا انتظام کب کریں گے؟ یا ہمیں خود کرنا ہوگا۔''

''آپ یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کو سیاحتی پاسپورٹ جاری کر دیئے گئے ہیں آپ کے کاغذات بھی اسی انداز کے ہیں جو میں ابھی تھوڑی دیر کے بعد آپ کے حوالے کر دوں گا۔ اس کے بعد سیاحوں کی حیثیت سے پارکونا جانا ہوگا۔ اب آپ یہ بتائیے کہ آپ کو پارکونا جانے پر کوئی اعتراض ہے یا اس سلسلے میں آپ اپنی طرف سے کوئی تفصیل دینا چاہیں گے۔''

''ہم وہاں جانے کے لئے تیار ہیں۔'' ریتم نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے میں پھر بقیہ انتظامات کئے دیتا ہوں۔''

مسٹر روڈ پارک نے کہا۔ اس کے بعد وہ ہمارے کمرے سے باہر نکل گئے۔ ریتم کے چہرے پر میں نے کسی قدر سنجیدگی کے آثار دیکھے تھے۔ مسٹر روڈ پارک کے جانے کے بعد دیر تک وہ خاموش رہی۔ مجھے احساس ہو رہا تھا کہ وہ کسی ناخوش گوار کیفیت کا شکار ہے۔ جب یہ خاموشی طویل ہو گئی تو میں نے کہا۔

''ریتم!'' اور وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

''جی۔''

''کیا بات ہے؟''

''ڈیئر دانش! تم کچھ محسوس کر رہے ہو؟''

''کیا......؟''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''کوئی خاص بات؟'' اس نے کہا اور میں اسے غور سے دیکھنے لگا۔ پھر میں نے کہا۔

''نشان دہی کرو۔''

''نہیں میرا مطلب ہے ان لوگوں کے انداز میں۔ پہلی بات تو یہ کہ انہوں نے ایک خاص کیفیت رکھی ہے۔ مثلاً یہ کہ ابھی تک مسٹر روڈ پارک کے علاوہ ہمیں اور کوئی ایسا شخص نہیں ملا جس کا تعلق اسکائی لینڈ سے ہو اور وہ اسکائی لینڈ کا کوئی اہم عہدہ دار ہو۔ بات صرف روڈ پارک تک ہی رہی ہے۔''

''تو پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟''

''مسٹر روڈ پارک کی حیثیت کا بھی تو یقین ہونا چاہئے۔'' وہ بولی اور میں اس کے نظریے پر غور کرنے لگا اور پھر میں نے کہا۔

''ریتم! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مسٹر روڈ پارک یہاں ہمیں جو آسائش فراہم کر رہے ہیں وہ ایک عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔ انہیں حکومت کی پوری مدد حاصل ہے اور اس بات سے اس کی تسلی ہو جاتی ہے کہ مسٹر روڈ پارک ایک صحیح شخصیت ہیں۔''

''چلو یہ بھی مان لیتی ہوں میں لیکن کیا ان کا رویہ ہمارے ساتھ اسکول ماسٹر جیسا نہیں ہے؟''

''وہ کیسے؟''

''اب دیکھو نا کہاں پہنچے تھے اور کہاں تک آگے اور آگے کے بارے میں معلوم نہیں ہے کہ وہ ہمیں مزید کیا کہیں گے؟ پارکونا کے بعد ہمیں کہاں جانا پڑے گا۔'' میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی میں نے کہا۔

''ریتم! ذرا حالات پر غور کرو وہ لوگ خود جن کیفیتوں کا شکار ہیں اس سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ صورت حال کتنی سنگین نوعیت کی حامل ہے۔ ان کے دشمن ان کے سب سے گہرے دوست ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ آستین میں چھپے ہوئے خنجر کو دیکھنا بڑا مشکل کام ہوتا ہے۔ وہ اس وقت جس کیفیت سے گزر رہے ہیں مجھے اس کا پورا پورا احساس ہے۔''

''گویا تم مسٹر روڈ پارک کے عمل سے مطمئن ہو۔'' ریتم نے کہا۔

''تم غیر مطمئن ہو؟''

''نہیں پلیز میں نے جو کچھ کہا اس کا مجھے جواب دو؟''

''ہاں میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کا ایک کارندہ اگر مکمل اختیارات کے ساتھ ساتھ تعاون کر رہا ہے تو ہمیں اس پر اعتراض بھی نہیں ہونا چاہئے۔'' ریتم کے ہونٹوں اہٹ پھیل گئی اور پھر میں نے اس کی پیشانی سے فکرمندی کی لکیریں مٹتی ہوئی دیکھیں وہ ئی۔

''اگر تم مطمئن ہو تو میرے غیر مطمئن ہونے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے؟''

''نہیں ریتم! میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں ہمیں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ وڈ پارک کے انداز کو میں سمجھ رہا ہوں ان کی مجبوریاں بھی سمجھتا ہوں حقیقی ہیں اور کوئی ات نہیں ہے جس پر ہمیں شبہ ہو۔''

''او کے، او کے۔'' البتہ اب یہاں سے میں تھوڑا سا طریقہ کار بدل دینا چاہتی

''بولو کیا؟''

''پورے اعتماد کے ساتھ کہہ رہی ہوں مائی ڈیئر دانش! کہ اب تم آگے بڑھو میں ظر میں چلی جاتی ہوں۔''

''وہ کیوں......؟''

''دیکھو ساری باتیں اپنی جگہ لیکن بہرحال! یہ طے ہے کہ کسی دوسرے پر مکمل انحصار ر سکتے۔''

''ہمیں مسٹر روڈ پارک کو اپنا رہبر نہیں سمجھ لینا وہ کر بھی کیا سکتا ہے بوڑھا آدمی۔'' ی آ گئی میں نے کہا۔

''کچھ ناراض ہو گئی ہو روڈ پارک سے؟''

''بالکل نہیں۔ بالکل نہیں۔''

''خیر چھوڑو! تو اب کیا چاہتی ہو کیا پروگرام ہے؟''

''ہاں! میرا خیال ہے میں سیڈان سے رابطہ قائم کرتی ہوں اور اس سے رابطہ قائم نے کے بعد میں اس سے کہتی ہوں کہ ایک گروپ فوری طور پر پارکونا روانہ کر دے خود میں مجھ سے ایک مخصوص جگہ ملاقات کرے تاکہ ہم لوگ پارکونا میں اپنی پوزیشن سنبھال

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لیں۔ہمیں روانہ تو ہونا ہے کسی بھی وقت روانہ ہو سکتے ہیں۔سیڈان کے لئے پارکونا ر
کوئی مشکل کام نہیں ہوگا۔"

"میں تم سے اتفاق کرتا ہوں۔" میں نے کہا اور ریتم نے میرے سامنے ہی
سے اس بارے میں گفتگو کی۔

"یس میڈم!" سیڈان کی مووب آواز ابھری۔

"سیڈان........ پارکونا کے بارے میں کیا جانتے ہو........؟"

"خوبصورت شہر ایسا کہ اسکائی لینڈ والے اس پر فخر کرتے ہیں۔"

"تمہارا وہاں کوئی مقام ہے؟"

"ہاں میڈم۔ ہماری ایک بہت بڑی آئل ریفائنری وہاں کام کر رہی ہے
میں ہمارے چودہ افراد موجود ہیں اچھے عہدوں کے مالک ہیں یہ لوگ بلکہ آپ یوں سم
کہ آئل ریفائنری کا انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ان ہی کے حوالے سے چل رہا ہے اور ج
جدید انتظامات ہیں وہاں پر۔"

"ارے واہ! یہ تو تم نے ایک خوشخبری سنائی ہے مجھے۔اصل میں ہم پارکونا ر
رہے ہیں اور ڈیئر سیڈان ذرا آئل ریفائنری کے بارے میں مجھے تفصیلات بتا کر تم فو
پر وہاں اپنے ان لوگوں کے ساتھ روانہ ہو جاؤ مجھے وہاں کے بارے میں تفصیلات فراہم
وہاں ہمیں زبردست کارروائی کرنی ہے۔"

"جی میڈم!" مسٹر سیڈان نے کہا اور اس کے بعد مسٹر سیڈان ریتم کو اس ب
میں تفصیلات بتانے لگا۔مسٹر سیڈان سے رابطہ منقطع ہونے کے بعد ریتم نے مسکراتی نگ
سے مجھے دیکھا اور بولی۔

"بعض دفعہ جب دنیا کے اجنبی ترین علاقوں میں مجھے ایسی مدد حاصل ہو جاتی
تو میں یہ سوچتی ہوں کہ اب تک جو کچھ ہوا ہے وہ بے کار نہیں گیا۔" میں نے مسکراتے ہ
گردن ہلا دی تھی۔

پہلی ملاقات کے کوئی سولہ گھنٹے کے بعد مسٹر روڈ پارک نے ہم سے ملاقات کی
ہم نے بھی اپنے آپ کو بہت زیادہ پریشان کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی تھی کیونکہ بہ
کام تو کرنا ہی تھا اور جیسا کہ ریتم نے ایک بار اس کا اظہار کیا تھا کہ مسٹر روڈ پارک ایک

سکول ماسٹر کا کردار ادا کر رہے ہیں یعنی قدم قدم پر ہمیں لاعلمی میں رکھ کر بعد میں گائیڈ کیا
ہے چنانچہ بعد کی گفتگو میں میں نے بھی ریتم سے یہی کہا تھا کہ اگر روڈ پارک نے یہ ذمہ
سنبھال لی ہے تو یہ تو اچھی بات ہے ہم بہت سی ذمہ داریوں سے خود بچ گئے ہیں کہ اس
کم از کم یہ ہوگا کہ اگر کوئی ہماری راہ پر لگ بھی جاتا ہے نا تو اسے زیمرس کے بارے میں
نہیں معلوم ہوگا بلکہ وہ صرف مسٹر روڈ پارک کے بارے میں ہی سوچیں گے اور ریتم نے
اس بات پر اتفاق کیا تھا بہرحال مسٹر روڈ پارک خود ہمارے کمرے میں آئے تھے اور آنے
بعد انہوں نے مسکراتی ہوئی نگاہوں سے ہمیں دیکھا تھا۔

"ایک نوجوان جوڑا اگر اس قدر ذہانت کا مالک ہو جس کا اظہار وکٹر میسن کے قتل
ظاہر ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک شاندار مستقبل اس کے سامنے ہوتا ہے۔

خیر میرا خیال ہے تم لوگ بھی میری اس خوشامد بھری باتوں کو پسند نہیں کرو گے۔
موضوع پر آجاتے ہیں۔کچھ عرصہ پہلے ہم نے ایک بہت ہی ذہین لڑکی کو وہاں بھیجا تھا۔
ل وقت کی بات ہے جب ہمارے وہ ایجنٹ جو وہاں کام کر رہے تھے ہم سے بچھڑ گئے تھے
ہیں ان میں سے دو کی لاشیں موصول ہو گئی تھیں اور تیسرے کی تلاش یوں سمجھ لو تقریباً ناکام
رہی تو اس وقت ہم نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی ایک ہوشیار لڑکی سائنو کا کو وہاں بھیجا تھا۔
کا ہوائی کی رہنے والی ہے بچپن ہی سے اسے یہاں اسکائی لینڈ میں حکومت کا تعاون
ل رہا اور یہیں اس کی تربیت کی گئی سانولے سلونے رنگ اور تباہ کن نقوش کی مالک اس
نے نجانے کس طرح اپنا ایک مقام بنایا اور اہم ترین کام اس کے سپرد کئے جانے میں
مت کو کبھی کوئی مشکل نہیں ہوئی۔ چنانچہ سائنو کا کو وہاں روانہ کر دیا گیا اور ایک طریل
ے تک سائنو کا بھی گم رہی تو اس کے بارے میں کچھ پتا نہیں چل سکا خیال یہ ہوا کہ وہ کسی
ے کا شکار ہو گئی ہے لیکن ابھی چند روز قبل سائنو کا نے ہمیں کچھ پیغامات دیئے تو اس نے
کہ وہ کچھ کرنے میں تو ناکام رہی ہے لیکن معلومات کا ایک شاندار ذخیرہ اس کے پاس
ود ہے، میں تمہیں یہ پیغام اس کی آواز میں سناتا ہوں۔" اس کے بعد مسٹر روڈ پارک نے
ننھا سا ٹیپ ریکارڈ نکال لیا جسے ہم دنیا کا چھوٹا بلکہ سب سے چھوٹا ٹیپ ریکارڈ کہہ سکتے
یعنی اس کی لمبائی اور چوڑائی صرف ایک انچ تھی ننھے ننھے بٹن بڑی احتیاط سے دبانے
تے تھے۔بہرحال مسٹر روڈ پارک نے اس ننھے سے ٹیپ ریکارڈ سے ایک آواز سنائی جو اس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کے حجم سے کتنی زیادہ بڑی تھی اس کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے بس ایک واضح اور آواز تھی سائنو کا شکل وصورت کی جیسی بھی ہو لیکن اس کی آواز بڑی دلکش تھی وہ کہہ رہی تھی

''مسٹر روڈ پارک میں نے جو کچھ بھی کیا ہے اس کے بارے میں تفصیل تو آ اس مختصر سی کیسٹ پر نہیں سنا سکتی بس آپ یوں سمجھ لیجئے کہ اس وقت یعنی اس وقت بھی آپ یہ آواز سن رہے ہیں میں یہ بات کہہ سکتی ہوں کہ ڈان ہولی آپ لوگوں کی طرف مکمل ہوشیار ہے وہ پارکونا میں ہر اجنبی پر نگاہ رکھتا ہے اور اس نے ایک مضبوط جال بن ہے جس کے تحت وہ کام کر رہا ہے چنانچہ اس کے بعد آپ جو بھی قدم اٹھائیں اتنا منتخب موثر ہو کہ اس میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے آپ سمجھ لیجئے آپ کا ہر غلط قدم آپ کے حق نقصان دہ ہی ہوگا اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا آپ کو بلکہ آپ کے نقصانات کی فہر مزید کچھ طویل ہو جائے گی آپ سمجھ رہے ہیں میری بات۔ میرے معاملے میں آپ بالکل نہ کیجئے گا اور نہ ہی مجھے تلاش کرنے کی کوشش کیجئے گا کیونکہ میں نے جو طریقہ کار اختیار کیا اب اگر میں خود بھی اس سے ہٹنے کی کوشش کروں تو کامیاب نہیں ہو سکوں گی ہاں اگر آ کوئی آدمی مجھ سے رابطہ قائم کرے تو مجھے اس کے لئے ہوشیار کر دیجئے گا مجھ سے رابطہ کرنے کے لئے ایک کوڈ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ''پھول بے حد نازک ہوتے ہیں'' شخص بھی یہ کوڈ دہرا کر مجھ سے گفتگو کرے گا اسے آپ کا آدمی سمجھوں گی اور کوئی خاص با نہیں میرا ٹیلی فون نمبر بھی نوٹ کر لیجئے تا کہ مجھے پیغام دینے میں آسانی ہو'' اور اس کے اس نے اپنی آواز میں اپنا ٹیلی فون نمبر دہرایا تھا پھر کہا تھا۔

''یہ میرا ذاتی نمبر ہے اور اس فون کا ریسیور صرف میں ہی اٹھاتی ہوں اگر میں جگہ موجود نہ ہوں تو صرف گھنٹی بجتی رہے گی لیکن براہ کرم کوئی پیغام چھوڑنے کی کوشش نہ جائے اچھا مسٹر روڈ پارک خدا حافظ'' ان الفاظ سے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ کوئی بہت ہی ذ لڑکی ہے کہ اتنے محتاط انداز میں اس نے ساری باتیں کہی تھیں کوڈ بھی مجھے بہت پسند آیا تھا مسٹر روڈ پارک نے کہا۔

''پھر کیا خیال ہے؟''

''ٹھیک ہے مسٹر روڈ پارک ہم لوگ روانہ ہو رہے ہیں۔''

''یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے کہ کس طرح آپ وہاں اپنا کام سرانجام دیں گے

اپنی خدمات اس سلسلے میں حاضر ہیں۔ آپ براہ کرم مجھے تفصیلات بتا دیجئے۔'' مسٹر روڈ نے کہا۔

''اور میڈم۔''

''ہم اپنے انتظام خود کر لیں گے مسٹر روڈ پارک بہرحال آپ نے زیمرس سے رابطہ کیا ہے کسی اور سے نہیں۔'' ریتم نے کہا اور مسٹر روڈ پارک نے مسکراتے ہوئے گردن ہلا پھر بولے۔

''خود اعتماد بھی ہو۔ بہت اچھی ہو۔ دونوں بہت اچھے ہو۔'' پھر مسٹر روڈ پارک چلے ریتم نے مسکرا کر کہا۔

''تو پھر تم روانہ ہو رہے ہو مائی ڈیئر دانش منصور!''

''اگر تم کہو......؟''

''نہیں! کیسی بات کر رہے ہو؟ ہمیں یہ کام سرانجام دینا ہے اور مجھے تم پر اعتماد ہے لڑکی کی خوبصورت آواز سے میں ذرا پریشانی کا شکار ہو گئی ہوں۔'' ریتم نے مذاق کرنے کی کوشش کی میں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں......؟''

''بھئی انسان بہرحال انسان ہوتا ہے۔''

''تم نے آج تک میرے اندر کوئی انسانیت پائی؟''

میں نے ریتم سے سوال کیا اور وہ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

''واہ! کیا عمدہ جملہ ہے۔ انسانیت کے علاوہ تمہارے اندر اور ہے کیا؟'' اس نے جواب دیا اور میں مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

بعد کے منصوبے کے تحت میں پارکونا روانہ ہو گیا مسٹر روڈ پارک نے ہمیں یہ اختیار دیا تھا کہ ہم باقی معاملات میں اپنے لئے خود فیصلہ کریں چنانچہ یہ طے ہوا کہ ریتم اپنے وسائل کے ساتھ پارکونا پہنچے گی اور مسٹر سیڈان اور ان کا گروپ وہاں سے اس کے ساتھ ہوگا میں اپنے طور پر کام کروں گا چنانچہ تمام تر پروگرام طے کرنے کے بعد میں پارکونا چل پڑا۔ پارکونا کے فائیو سٹار ہوٹل کراؤن میں میرے لئے کمرہ مخصوص ہو چکا تھا اور مجھے ایک معزز اور صاحب حیثیت سیاح کے طور پر وہاں روشناس کرایا گیا تھا اور آخر کار پارکونا پہنچ کر کراؤن میں منتقل

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوگیا۔ ویسے اس میں کوئی شک نہیں جیسا کہ مسٹر روڈ پارک نے پارکونا کے بارے میں بتایا کہ دنیا کے بہت کم شہر اتنے خوبصورت ہو سکتے ہیں جتنا پارکونا ہے۔ میں نے یہاں پہنچتے اس بات کی تصدیق کر دی تھی۔ ہمارا یہ ہوٹل کافی حد تک بلندی پر بنا ہوا تھا اور انتہائی شاند ہوٹل تھا۔ چونکہ پارکونا کی جغرافیائی حیثیت مجھے معلوم نہیں تھی اس لئے میں تھوڑا سا اس ناواقف تھا لیکن یہاں ہوٹل پہنچ کر مجھے اندازہ ہوا کہ پارکونا سمندر کے کنارے آباد ہے خصوصاً ہوٹل میں میرے کمرے کی اپنی کھڑکی سے سمندر کا منظر اس قدر دلکش تھا کہ طبیعت پناہ خوش ہو جاتی تھی۔ ہوٹل کی لابی میں لاتعداد سیاح موجود تھے اس کا مطلب تھا کہ یہا محکمہ سیاحت کافی مصروف رہتا ہوگا بہرحال میں اپنے کمرے میں پہنچا اور وہاں سب سے پہ میں نے سمندر ہی کا جائزہ لیا تھا ہوٹل کے اس کمرے میں ضروریات زندگی کی وہ تمام اشیا موجود تھیں جن کی ضرورت ہو سکتی تھی آخری حصے میں ایک گیلری بھی تھی البتہ موسم چونکہ گرم اس لئے ایئر کنڈیشن سے باہر نکلنے میں دقت محسوس ہو سکتی تھی پھر سب سے پہلے میں دروازہ بند کیا اور کمرے کی ایک ایک شے کا جائزہ لینے لگا اب چونکہ یہاں سے میری جداگا زندگی کا آغاز ہوتا تھا اس لئے تمام تر باتیں مجھے ہی کرنا تھیں۔ میں نے بہت عمدگی کے ساتھ اندازہ لگایا کہ یہاں کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے جو مشکوک ہو اور اس کے بعد بے اختیار میر دل چاہا کہ میں ساحل سمندر کی طرف جاؤں اور وہاں کی تفریحات میں حصہ لوں کم از کم ان تمام چیزوں کا حق تو مجھے حاصل تھا۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد میں اپنے کمرے سے باہر نکل آ میں نے ایک انتہائی خوبصورت لباس زیب تن کیا تھا اور سمندر میں نہانے کا لباس بھی ساتھ لے لیا تھا۔ ساحل سمندر پر وہ چھوٹے چھوٹے کیبن میں نے بنے ہوئے دیکھ لئے تھے جن میں لباس تبدیل کرنے کا معقول انتظام تھا۔ ہر کیبن کے دروازے پر ایک آدمی تعینات تھا کافی فاصلے پر ایک بلند ٹاور بنا ہوا تھا جہاں بڑی بڑی دوربینیں لگی ہوئی تھیں اور ساحلی محافظ ان دوربینوں کے ذریعے دور دور تک بکھرے ہوئے سیاحوں کو دیکھ رہے تھے کہ کہیں کسی کو کوئی دقت پیش آئے تو وہ ان کی مدد کے لئے دوڑ پڑیں۔ یہ ساحل میری توقع سے زیادہ خوبصورت تھا یہاں کی ریت سفید اور ریشم کی طرح ملائم تھی اور یہاں آنے کے بعد اپنے آپ کو قابو میں رکھنا ایک مشکل کام تھا۔ کچھ دیر تک میں اس انوکھی ریت پر چہل قدمی کرتا رہا اور اس کے بعد بے اختیار دل چاہا کہ پانی میں جاؤں۔ چنانچہ ایک کیبن پر پہنچ کر میں نے اپنا لباس تبدیل

بہترین انتظامات تھے نئے لباس کو وہاں کے اٹینڈنٹ نے ہینگر کیا اور میں نہانے کا لباس ہوئے باہر نکل آیا اور اس کے بعد پانی کی جانب بڑھ گیا۔ ہلکے پانی میں بہت دیر تک کے بعد جب پانی سے دل بھر گیا تو ساحل کی طرف بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے اوپن ٹورانوں میں سے ایک کی جانب چل پڑا جہاں خوبصورت بورڈ لگے ہوئے تھے اور ان ں کی اسپیشل ڈشز اور دوسری ورائٹی کی تفصیلات موجود تھیں۔ قرب و جوار میں حسین وجود ے ہوئے تھے میں نے ایک میز سنبھال لی اور چند لمحات کے بعد ویٹر مینو لے کر میرے آ گیا میں نے اس میں سے چند چیزیں منتخب کیں جن کے بارے میں مجھے اندازہ تھا کہ یہ م کی غلاظت سے پاک ہوں گی۔ یعنی یورپین غلاظت سے۔ بہرحال میں بیٹھ کر انتظار نے لگا اور انتظار کرتے ہوئے ابھی مجھے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ میں نے غسل کے لباس ہوں ایک انتہائی خوبصورت لڑکی کو اپنی میز کی طرف آتے ہوئے دیکھا اس کے ہاتھ میں ب کا جام تھا اور وہ میرے قریب آئی اور میں نے محسوس کیا کہ وہ ایک بھرپور عورت ہے اور یں کوئی شک نہیں کہ اتنے متناسب جسم کی مالک نوجوان لڑکیاں کم ہی ہوتی ہیں۔ اس نے ت بے باکی سے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور آہستہ سے مسکرا دی۔ سانولا سلونا لیکن خدوخال اتنے جاذب نگاہ کہ دل کو مٹھی میں جکڑ لیں شاید اس سلونی مسکراہٹ میں فید موتیوں کی لڑی کا حسن اپنی جگہ نمایاں حیثیت کا حامل تھا۔ میرے ذہن کو ایک ہلکا سا سا لگا ہوائی حسینہ کا بھی یہ حلیہ بتایا گیا تھا مجھے۔''

''کیا میں آپ کے پاس بیٹھ سکتی ہوں جناب؟''

میں نے سرسری نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ بولی۔

''دیکھئے پھول بہت نازک ہوتے ہیں۔ انہیں اگر نظرانداز کر دیا جائے تو پھول کا ٹ جاتا ہے۔''

''ہاں! پھول بہت نازل ہوتے ہیں مس سائنوکا۔'' میں نے کہا۔

''میرے خدا! مجھے اپنے آپ کو داد دینی چاہئے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ساحل پر یا آدھی دنیا کے لوگ بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ سب سیاح ہیں اور کم از کم پارکونا کے لئے ں ہیں لیکن میں نے ایک صحیح جگہ کا رخ کیا ہے اور اگر میں آپ کو مسٹر ڈینش کہوں تو غلط نہیں '' وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھتی ہوئی بولی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اور پھر کہنے لگی۔

''ویسے ایک بات میں آپ سے ضرور کہنا چاہتی ہوں یوں تو زندگی میں بھ
لوگ ملتے ہیں۔ کام اپنی جگہ کام ہوتا ہے لیکن اگر درست ملاقاتی یا ساتھی خوش شکل اور
تو آپ یقین کیجئے انسانی فطرت کے تحت اس کی محبت دل میں کچھ بڑھ جاتی ہے۔ جس
ایک گلوکار بہت اچھا گلوکار ہوتا ہے لیکن اگر بدشکل ہو تو اس کی آواز سے محبت تو ختم نہیں
لیکن اسے دیکھنے کے بجائے صرف سننے کو دل چاہے گا اور اگر گلوکار خوش شکل ہو اور
تھوڑا سا کمزور بھی ہو تو پھر اس کی کشش بے پناہ بڑھ جاتی ہے۔ آپ میرا مطلب سمجھ
ہیں نا۔''

''آپ کیا لینا پسند کریں گی؟''

''نہیں! البتہ آپ کے سامنے میں شراب نہیں دیکھ رہی۔''

''کبھی نہیں دیکھیں گی۔''

''گڈ۔ جب کہ میں پی رہی ہوں۔'' اس نے کہا اور خود اپنے کہے پر ہنس پ
بڑی دلکش ہنسی تھی اس کی۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنے سانولے سلونے چہرے اور جانب نقو
بنا پر وہ اتنی قوت رکھتی تھی کہ کسی کو بھی اپنے سحر میں گرفتار کرلے۔

لیکن میں تو پہلے ہی مسحور تھا۔ مسحور بھی نہیں بلکہ ایک ایسا مجبور شخص تھا جس
زندگی کی لطافتیں چھین لی گئی ہوں۔

ساری دنیا ایک جانب لیکن رخسار کا سحر شاید آخری سانس تک نہ ٹوٹ
بہرحال ہم لوگ بیٹھے رہے میں نے اس سے کہا۔

''آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی ہے مس سائنوکا میں آپ کو مس ہی کہوں نا؟''

''میرا خیال ہے کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' وہ بولی اور پھر ہنس پڑی۔
اسے زیادہ ہنسنے کی عادت تھی ایسے لوگ بہت اچھے ہوتے ہیں کہنے لگی۔

''مجھے آپ کے بارے میں تمام تفصیلات مل چکی ہیں مسٹر ڈینش۔''

''لیکن کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم اس آزاد اور خوبصورت ماحول میں بیٹھ کر ص
ایک خوبصورت ساحل اور اس پر بکھرے ہوئے انسانوں کی باتیں کریں۔''

''میں بھی یہی چاہتی ہوں اتنا تعارف کافی ہے ویسے رات کو ساڑھے نو بجے

اریات سے فارغ ہو کر میں آپ کے پاس پہنچوں گی۔''

''ہاں یہ مناسب رہے گا۔'' میں نے کہا اور پھر وہ کافی دیر تک مجھ سے باتیں کرتی
رہی اور اس کے بعد اٹھ گئی میں جائزہ لیتا رہا تھا کہ قرب و جوار میں کوئی گہری نگاہ تو ہم پر نہیں
لیکن ایسی بات نہیں تھی لوگ اپنی اپنی تفریحات میں مصروف تھے اور دور دور تک کوئی ایسا
شخص نظر نہیں آ رہا تھا جو خصوصی طور پر ہماری جانب متوجہ ہو۔ بہرحال میں اس حسین لڑکی کے
بارے میں بہت دیر تک سوچتا رہا پھر میں بھی وہاں سے اٹھ گیا میں نہیں جانتا تھا کہ ریتم یہاں
پہنچی یا نہیں؟ اگر پہنچی بھی ہے تو مجھ سے کتنے فاصلے پر ہے اور اس نے اس لڑکی کو دیکھا ہے یا
نہیں؟ ویسے میں نے کئی بار ریتم کے انداز میں ایک بے بسی سی محسوس کی تھی یوں لگا جیسے وہ
میرے قریب آنا چاہتی ہو لیکن اپنے کہے ہوئے الفاظ کو خود ہی اپنے قدموں تلے روندنا بھی
پسند نہیں کرتی ہو اگر ایسا کرتی وہ تو یقینی طور پر میرے لئے الجھن پیدا ہو جاتی کیونکہ بارہا
زندگی کی ٹیڑھی میڑھی شاہراہوں پر بھٹکا ہوا اپنے آپ کو پارسا نہیں کہہ سکتا۔

رخسار کے بعد بھی کچھ ایسے وجود مجھ تک پہنچے جنہوں نے کسی نہ کسی شکل میں مجھے
متاثر کیا اور میری قربت حاصل کی لیکن شاید ہوش و حواس کے عالم میں ایسا کبھی نہیں ہوسکا تھا۔
اس لئے میں ریتم کو بھی ایک فاصلہ دینا چاہتا تھا ہم دونوں کے مقاصد ایک تھے۔ ویسے تو دانش
منصور کی حیثیت سے میں نے طویل عرصے تک ماحول پر حکمرانی کی تھی لیکن بدلے ہوئے
وقت کا دل سے قائل تھا اور یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ وقت جس طرح انسان کی تقدیر پر
حاوی ہوتا ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ تقدیر اس کے وجود پر حاوی ہوتی ہے اور انسان کچھ نہیں کر
پاتا۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا اور میں بہرطور اس بات کا قائل تھا کہ وقت کی کہانی کبھی
نہیں بدلی جاسکتی انسان اس کے لئے دعا ہی کرسکتا ہے۔ میں نے اس سے معلوم کرلیا تھا کہ
رات کا کھانا وہ کس وقت کھائے گی اس نے کہا تھا کہ وہ کھانے وغیرہ سے فراغت حاصل
کرنے کے بعد ہی آئے گی چنانچہ میں نے روم سروس کو ٹیلی فون کرکے اپنے لئے ہلکا پھلکا
کھانا طلب کرلیا تھا اور اس سے فراغت بھی حاصل ہوگئی تھی۔ دیار غیر میں زندگی گزر رہی تھی
کھانے پینے میں اتنی احتیاط ضرور برت لیا کرتا تھا کہ وہ چیزیں نہیں کھاتا تھا جو ذرا بھی مشتبہ
ہوں ہاں قدرت کی نعمتیں جو زمین میں اگتی ہیں اور ایسی چیزیں جن کے بارے میں یقین ہوتا
ہے کہ ناپاک ہاتھوں سے نہ گزری ہوں گی وہ کھالیا کرتا تھا کیونکہ پیٹ کا دوزخ بھرنا بھی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ضروری ہوتا ہے۔ وہ وقت کی بہت پابند تھی ٹھیک ساڑھے دس بجے میرے کمرے
دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی میں نے دروازہ کھولا تو وہ اندر آ گئی اور مسکراتی ہوئی
والے صوفے پر بیٹھ گئی میں نے دروازہ بند کیا اور اس کے سامنے آ گیا وہ ہنس کر بولی۔

"شاید آپ کو یہ سن کر خوشی ہو مسٹر ڈینش کہ میری رہائش گاہ آپ سے زیادہ
پر نہیں ہے۔" میں نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ بولی۔

"ہاں آپ کے سامنے والی رو میں تیسرا روم میرا ہی ہے۔"

"پہلے سے؟" میں نے سوال کیا۔

"پہلے سے مراد یہ کہ تقریباً ایک ہفتے سے کیونکہ مجھے یہ اطلاع مل چکی تھی کہ یہ
آپ کے لئے ریزرو ہو چکا ہے اور ہم لوگوں کو قریب رہنے کے لئے میرا یہاں ہونا
ضروری ہے۔"

"ویری گڈ اس کا مقصد ہے کہ مسٹر روڈ پارک بہترین کارکردگی کے حامل ہیں۔"

"آپ یقین کیجئے وہ میرے باس ہیں لیکن میں ان کی اعلیٰ کارکردگی کی دل سے
قائل ہوں تقریباً یہ سمجھ لیجئے کہ ہم اپنے کام میں یکتا ہیں۔"

"کیوں نہیں! آپ اپنی ذات میں بھی یکتا ہیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے اسے
دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھی اس نے اپنے لباس میں لگی ہوئی ایک بروچ کے دو مو
دبائے جن کا رنگ گہرا سبز تھا اور یقینی طور پر وہ قیمتی پتھروں سے بنے ہوئے تھے لیکن اس کے
ساتھ ہی درمیان کا سرخ نگینہ بھی روشن ہو گیا۔ ہاں! اس نے کمرے کا پورا چکر لگایا دروازے
کے قریب پہنچی سرخ نگینہ سرخ ہی رہا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آ کر بیٹھ گئی۔

"ڈی ٹیکٹر؟" میں نے اس سے سوال کیا؟

"ہاں! ضروری تھا ہم یہ جائزہ لے لیں کہ کہیں ہماری گفتگو سننے کے انتظامات تو
نہیں کیے گئے۔"

"احتیاط ضروری ہے لیکن میں نے بھی اس کا جائزہ لے لیا تھا۔"

"یقینی طور پر زیبرس کے بارے میں بڑی پراسرار کہانیاں میں نے سنی ہیں حالانکہ
ان پراسرار کہانیوں کو سننے کے بعد آپ جیسی دلکش شخصیت اگر نگاہوں کے سامنے آئے تو
حیرت ہوتی ہے کہ اتنے خوبصورت لوگ بھی اس طرح کے کام سرانجام دے لیتے ہیں۔" میں

اس کے اس بروچ کو قریب سے دیکھا اور گردن ہلا کر کہا۔

"درمیان میں یاقوت ہے؟"

"ہاں! اور یہ زمرد۔" اس نے سبز موتیوں کی جانب اشارا کر کے کہا۔

"لیکن طریقہ کار؟"

"یہ یاقوت اسپارک کرنے لگتا ہے کیونکہ اس کے نیچے بہت ننھی سی بیٹری لگی ہوئی
"

"عمدہ چیز ہے۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ یہاں کیا صورت حال ہے؟"

"مسٹر روڈ پارک نے آپ کو ان دو ایجنٹوں کے بارے میں تو بتایا ہوگا۔"

"تین کے بارے میں بتایا تھا۔"

"ہاں۔ دو کی لاشیں تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں تیسرے کے بارے
آج تک یہ پتا نہیں چل سکا لیکن ایک بات میں جانتی ہوں اگر وہ زندہ ہوتا تو ہم سے
بات ضرور کرتا اندازہ یہی ہے کہ ان تینوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ ویسے آپ یقین کیجئے میں
لوگوں کو ذاتی طور پر جانتی تھی کتنے اچھے لوگ تھے وہ کتنے ذہین اور اعلیٰ کارکردگی کے حامل
ہم ان کی کمی کو کبھی نہیں بھول سکیں گے۔"

"ہونہہ! اب آپ یہ بتایئے کہ ڈان ہولی کے بارے میں آپ کے پاس کیا
معلومات ہیں؟"

"یہ بات میں نے اپنے باس تک کو نہیں بتائی کیونکہ ہر بات بتا دینے کے لئے نہیں
بلکہ اس کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔"

"کون سی بات؟"

"یہی سوال جو آپ نے مجھ سے کیا ہے۔"

"لیکن اس کا کوئی جواب تو ہوگا؟"

"جواب ہے۔"

"وہ کیا ہے؟"

"آپ یوں سمجھ لیجئے کہ آپ سے بہت وقت پہلے میں اس تک پہنچ گئی تھی اور میں
نے اس کے ٹھکانے کا بھی پتا لگا لیا تھا۔"

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ویری گڈ۔ ویری گڈ لیکن کیا یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ آپ نے اس بارے میں مسٹر روڈ پارک کو اطلاع نہیں دی۔''

''حیرت کی نہیں آپ یوں سمجھ لیجئے کہ میں اپنے مزید آدمیوں کو ضائع نہیں چاہتی تھی بہر حال میرا تعلق اسکائی لینڈ سے ہے یہاں کے رہنے والے میرے ساتھی، میر دوست میرے ہم وطن بھی ہیں۔ آپ یہ نہیں کہیں گے کہ میرا تعلق ہوائی سے ہوگا میرے نقو میرے آبائی وطن کی عکاسی کرتے ہیں لیکن میرا ذہن و دل اسکائی لینڈ کا دیوانہ ہے کیونکہ یہ میں نے اپنا ہوش سنبھالا ہے۔''

''اس لحاظ سے آپ ایک بہترین خاتون تصور کی جا سکتی ہیں۔''

''شکریہ!''

''چلئے اب یہاں سے آگے چلتے ہیں۔''

''آپ کو یہ تو بتا ہی دیا گیا ہوگا کہ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے یہاں اس کا ایک بہت بڑا بار ہے جو کارٹمپل کہلاتا ہے۔''

''کارٹمپل۔''

''ہاں اس نے کچھ لوگوں کا مذاق اڑایا ہے اس کا نام کارٹمپل رکھ کر لیکن آپ یو سمجھ لیجئے کہ کارٹمپل اس کی حکومت ہے اور وہاں اس کا راج ہے بے شمار خطرناک افراد درمیان وہ رہتا ہے۔''

''گویا آپ پورے اعتماد کے ساتھ یہ بات کہہ سکتی ہیں کہ وہ کارٹمپل میں موج ہے۔''

''بے شک اور پارکونا میں یہ جگہ اس کے بارے پہلے سے موجود تھی۔ اصل میں و اتنا گریٹ پلانر ہے کہ آپ سوچ نہیں سکتے مسٹر ڈینش اس نے اپنے منصوبے کے لئے نجا کہاں کہاں اپنے ہاتھ پاؤں پھیلا رکھے ہیں۔ خیر مطلب یہ تھا کہ میں کارٹمپل میں ہی اس سے ملی تھی اور تھوڑے ہی عرصہ میں میں نے یہ محسوس کیا کہ وہ میری جانب متوجہ ہے۔''

''گڈ، ویری گڈ، کیا اس نے اس کا اظہار نہیں کیا؟''

''کیوں نہیں، اظہار کرنے کے بعد ہی تو صورت حال کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔'' اس سے آگے کی بات مجھے نہ پوچھنا تھی اس سے اور نہ میں نے پوچھی، جب کہ شاید ایک عورت کی

سے وہ اس بات کی توقع کر رہی تھی کہ میں اس سے یہ سوال کروں کہ اگر وہ اس آدمی تک پہنچی تو کیا اس کی قربت بھی اس نے اختیار کی ہے؟ شاید عام طور سے کے اندر یہ احساس ہوتا ہے کہ دوسرے کو اپنی برتری کا شکار کر کے وہ اسے حسد میں مبتلا ۔ یہ حسد ان کے مدمقابل کو لمحوں میں ان کے قریب پہنچا دیتا ہے لیکن شاید اس نے غلط ی تھی جس کے آثار تھوڑی دیر کے بعد اس کے چہرے پر بھی دیکھ لئے۔ ایک لمحے کے ے اپنی ناکامی کا افسوس ہوا تھا لیکن اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو نارمل کر لیا تھا۔ اس کے ں کی مسکراہٹ بحال ہوگئی اور پھر اس نے کہا۔

''جہاں ایک میرا اپنا انداز ہے مسٹر ڈینش! مسٹر روڈ پارک نے آپ کو تفصیلات تو بتا ی ہوں گی۔ این او ایل اور اس کے بعد پی۔''

ہاں! مجھے علم ہو چکا ہے کہ اسلحہ کی فیکٹری اور ذخیرے تباہ کرنے کے بعد اب وہ ا میں ہے اور خیال یہ ہے کہ پارکونا میں کوئی سنگین حادثہ پیش آنے والا ہے۔''

''بالکل۔''

''لیکن مس سائنو کا کیا پارکونا کے اسلحہ کے ذخائر اتنے ہی غیر محفوظ ہیں کہ حکومت ی صحیح طور پر نگرانی نہیں کر سکتی۔''

''یہ بات نہیں ہے مسٹر ڈینش، بات اصل میں امر کی ہے۔ مطلب سمجھ رہے نا ۔ ہم اس بات کا شکار ہیں کہ یہ معلوم نہیں کہ اس نے کس کس کو اپنا آلہ کار بنا رکھا ہے اور ن کون کیا کیا کام سر انجام دے رہا ہے۔ ایک اور مشکل یہ بھی ہوتی ہے نا کہ ایسی خفیہ وں پر جہاں ذمہ دار لوگ کام کرتے ہیں نئے لوگوں کو بھی نہیں بھیجا جا سکتا یعنی ان ذمہ دار ں کو ہٹا کر یہ ذمہ داری کچھ نئے لوگوں کے سپرد کی جانے کی کوشش کی جائے تو اس میں بھی امیاب نہیں ہو سکتے۔ پہلی بات تو یہ کہ نئے لوگوں میں سے اگر اس کے کچھ ساتھی نکل آئے دوسری بات یہ کہ وہ ایسی جگہ ناتجربہ کار لوگوں کو دیکھنا پسند نہیں کریں گے تو اصل خوف، ہمارا ہے۔''

''لیکن آپ کہتی ہیں کہ یہاں اس نے باقاعدہ کارٹمپل نامی ایک جگہ بنا رکھی ہے۔''

''پارکونا کا سب سے بڑا بار جسے دیکھو گے تو جی خوش ہو جائے گا۔ ایک بات تو تم ں اچھی طرح سمجھتے ہو مسٹر ڈینش کہ انسان ہر خوبصورت چیز کی جانب لپکتا ہے تو اس بارے میں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

آنے والے معمولی لوگ نہیں ہوتے اور ان غیر معمولی لوگوں سے اس نے بہت اچھے تعل
بنا لئے ہیں۔ ہم اگر براہ راست ان پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کریں، میرا مطلب یہ ہے کہ ا
اور اس کے ساتھیوں پر تو زبردست مداخلت ہوگی اس کے علاوہ ہم اس کی آنکھ سے خف
نہیں رہ سکتے۔ ہاں اجنبی لوگ اگر اس کے خلاف کسی وقت بھی کوئی کارروائی کریں تو بات
سکتی ہے۔'' بات میری سمجھ میں آ گئی تھی۔ میں نے کہا۔

''ٹھیک ہے! اچھا اب یہ بتائیے کہ کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں۔''

''بلاشبہ جب دل چاہے بس تمہیں ذرا سا محتاط رہنا پڑے گا۔ ویسے اگر میری با
محسوس نہ کر سکو تو میں ایک بات تم سے کہنا چاہتی ہوں کہ عورت کی تاریخ بڑی خطرناک
ملکوں کی تقدیریں بدلنے میں، بادشاہوں کو فقیر بنانے میں، دنیا کے بڑے بڑے کارنا
انجام دینے میں بہت سی جگہوں پر عورت کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے۔''

''نہیں یہ تو میں مانتا ہوں۔'' میں نے کہا۔

''ہاں، تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے کہ وہ میری صورت دیکھ کر موم ہو جاتا ہے
بہت زیادہ لگاوٹ کا اظہار کرتا ہے۔''

''اور تم خود مائی ڈیئر؟'' میں نے اس سے سوال کیا اور ایک لمحے کے لئے میں
سائنوکا کی آنکھوں میں خوشی کی چمک دیکھی۔ غالباً وہ کوئی ایسا ہی جملہ سننے کی منتظر تھی چند لمحا
خاموش رہی اور اس کے بعد بولی۔

''دوسری بات یہ ہے کہ عورت کا دل اس کائنات کا سب سے بڑا معما ہے اور کبھ
کبھی وہ خود اپنے آپ کو سمجھنے میں بھی ناکام رہتی ہے۔''

''بہرحال اب یہ بتاؤ کہ ہمیں کب روانہ ہونا ہے۔''

''بہتر ہے کل شام میں اپنے ڈرائیور کے ساتھ آؤں گی۔''

''او کے۔'' میں نے جواب دیا۔ اسے یقین نہیں تھا کہ میں اسے اس طرح جا
کی اجازت دے دوں گا اس کے جانے کا انداز بھی بے حد عجیب تھا اور اس نے کئی بار مجھ
پوچھا تھا کہ کیا وہ جائے؟ آخری بار میں نے ہنس کر کہا تھا۔

''آپ کا جانا میرے اور آپ کے دونوں کے حق میں مفید ہوگا مس سائنوکا۔'' اس
نے اس کی وضاحت نہیں طلب کی تھی۔ طلب بھی کرتی تو میں وضاحت کرنا نہیں چاہتا تھا

حال وہ چلی گئی اور میں سوچنے لگا کہ اب مجھے فوری طور پر ریتم کو اس بارے میں اطلاع دینی
ئے۔

''یہ اندازہ بھی ہو جائے گا کہ ریتم یہاں آ گئی ہے یا نہیں اور اس کے لئے ٹرانسمیٹر
اس موجود تھا جو ریتم ہی نے فراہم کیا تھا اور میری کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں لگا ہوا تھا۔
نے ٹرانسمیٹر آن کیا تو فوری طور پر ریتم ہی سے رابطہ قائم ہوا تھا۔ ریتم نے کہا۔

''اور میں منتظر تھی کہ کب وہ جائے اور کب تم مجھ سے رابطہ قائم کرو۔'' میرے
وں پر معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی، میں نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے ریتم......''

''بہت خوب صورت ہے وہ واقعی۔ اعتراف کرتی ہوں کہ مجھ جیسی لڑکی بھی اسی
کی آرزو کرنے لگی کہ کاش میں مرد ہوتی اور تمہاری جگہ مجھے اس کی یہ قربت حاصل ہوتی۔''

''سناؤ، سب خیریت ہے۔''

''ہاں، اور میں بے چینی سے تمہارے انکشاف کی منتظر ہوں۔''

''باقی عملہ؟''

''آ چکا ہے مسٹر سیڈان نے بہترین انتظامات کئے ہوئے ہیں۔''

''ویری گڈ، پھر ایک خوش خبری سنو۔''

''کیا؟''

''وہ جانتی ہے کہ ڈان ہولی کہاں ہے؟''

''اوہ! واقعی مگر مسٹر روڈ پارک تو نہیں جانتے۔''

''کوئی بھی نہیں جانتا اس کے سوا۔''

''کچھ سمجھ میں نہیں آئی بات۔''

''وہ اپنے طور پر کام کر رہی ہے اور یہ نہیں چاہتی کہ شکنجہ مضبوط ہونے سے پہلے کسی
و اس کے بارے میں بتائے اس کا سوچنا ایک حد تک ٹھیک ہے۔''

''کیوں؟''

''ظاہر ہے اس نے جس قدر محنت کی ہوگی کوئی کمزور ہاتھ اگر اس پر پڑے تو اس
نت ضائع بھی جا سکتی ہے اور وہ نہیں چاہتی کہ ایسا ہو۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''میں سمجھ رہی ہوں۔ ویسے وہ لڑکی خاصی ذہین معلوم ہوتی ہے۔ خوبصورت تو ہے ہی۔'' ریتم نے دوبارہ کہا۔

''اور اس ذہین لڑکی نے بقول اس کے ڈان ہولی کو اپنی جانب راغب کرلیا ہے ڈان ہولی کو کوئی شبہ بھی نہیں ہے۔''

''ویری گڈ۔''

''دوسری بات یہ کہ ہم کل شام کو ڈان ہولی کو دیکھ رہے ہیں۔''

''کہاں۔'' ریتم نے سوال کیا۔

''کارٹمپل بار میں۔'' میں نے کہا۔

''گڈ، اس بار کی بھی میں نے ابھی ابھی تعریف سنی ہے۔''

''یہ بار ڈان ہولی کی ملکیت ہے۔''

''انکشاف ہے میرے لئے۔'' وہ بولی۔

''ابھی اور بھی بہت سے انکشافات ہوں گے، پھر کیا پروگرام ہے؟''

''مطمئن رہیں مجھے میری ڈیوٹی بتاؤ۔''

''قرب و جوار میں رہنا ہوگا ایک جگہ کی نشان دہی ہوئی ہے۔ اس کے بارے میں بھی مزید معلومات حاصل کرنا ہوں گی۔ باقی تم خود سمجھتی ہو ڈیئر۔''

''او کے۔''

''خدا حافظ۔'' میں نے کہا اور اس کے بعد ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ رات اور دوسرا دن میں نے پرسکون ہو کر گزارا تھا۔ بہت زیادہ ہنگامہ آرائی نہیں کی۔ وہ مقررہ وقت پر میرے پاس پہنچ گئی۔ میں نے اس سے کہا۔

''کیا خیال ہے ہمیں ایک ساتھ اس کے سامنے نہیں آنا چاہئے۔''

''ارے نہیں، ایسی بات نہیں ہے تم میرے ساتھ ہی رہو گے۔ اچھا ہے تمہیں اس سے قریب ہونے کا موقع ملے گا۔''

''خطرناک بات تو نہیں ہو جائے گی؟''

''تمہیں اصل میں یہ دکھانا چاہتی ہوں میں کہ جب میں ان کے سامنے پہنچتی ہوں تو وہ عقل و خرد سے عاری ہو جاتا ہے۔''

دل تو چاہا تھا کہ ایک زوردار قہقہہ لگاؤں۔ بیوقوف عورت! اب کیا کہوں اس کے ہیں۔ عورت مرد کے لئے جتنی دیر تک خطرناک ثابت ہوسکتی ہے وہ لمحات بے حد مختصر ہیں۔ اس کے بعد اچھی طرح مرد کے حواس جاگ جاتے ہیں اور عورت کے سارے بے رکھے رہ جاتے ہیں۔ بہرحال وہ ایک حسین جگہ تھی جہاں ہم پہنچے تھے۔ قرب و جوار علاقے نہایت سرسبز اور خود کارٹمپل کا جائے وقوع اتنا حسین کہ اس پر سے نگاہیں ہٹانے کو چاہے۔ کار پارکنگ یارڈ پر رک گئی اور ہم کار سے باہر نکل آئے۔ شام کا سہانا وقت جگہ کو حسین بنا رہا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کارٹمپل بار کے بارے میں جتنی تعریفیں سنی تھیں جہاں اس سے بھی آگے کی تھی۔ اسے بڑی خوش ذوقی سے بنایا گیا تھا اب خوش ذوق کون تھا یہ کہا جاسکتا۔ اسی طرح وہاں کی رونق بھی اتنی ہی شاندار تھی۔ جگہ جگہ شراب کے کاؤنٹر ہوئے تھے اور وہاں پر ہر طرح سے شراب کی سپلائی کا کام تھا۔ اس کے علاوہ بقیہ چیزیں ... وہ مجھ سے کہنے لگی۔

''اور تم کہتے ہو کہ تم شراب نہیں پیو گے؟ لیکن تمہیں کم از کم تھوڑی بہت اداکاری ... پڑے گی۔ وہ، وہ دیکھو۔ وہ شاید میری ہی جانب آرہا ہے۔ وہ مجھے دیکھ چکا ہے۔'' ... بھی اس جانب دیکھا۔ وہ ایک شاندار سوٹ میں ملبوس تھا تقریباً چھ فٹ پانچ انچ اس کا قد اور جو لباس اس نے اپنے بدن پر پہنا ہوا تھا وہ اتنا قیمتی اور حسین تھا کہ کارٹمپل کی خوش ... ای جیسے شخص کی ذہنیت کا نتیجہ ہوسکتی تھی۔ میں نے اس کا بھرپور جائزہ لیا تھا۔ کھلاڑیوں طرح مضبوط جسم کا مالک، شانے بہت چوڑے اور کمر پتلی، چال ڈھال اور ہاتھوں کی جنبش انداز سے پتا چلتا تھا کہ مارشل آرٹس سے بھی واقفیت رکھتا ہے۔ مارشل آرٹس کے ماہرین ال جس انداز میں بدل جاتی ہے اس کی چال بھی اسی انداز کی تھی۔ شخصیت ایسی تھی کہ ... متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ سائنوکا نے اس انداز میں مجھے دیکھا جیسے اپنے آئندہ ... بات کے لئے معذرت طلب کر رہی ہو اور پھر اس کی جانب بڑھ گئی۔ میں غیر متعلق سا ... تھا اور میں نے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی تھی کہ عام لڑکیوں کی طرح سائنوکا کہیں غلط ... کا شکار تو نہیں ہے لیکن ایسا نہیں تھا۔ سائنوکا نے جو کچھ کہا تھا وہی سچ نکلا۔ ڈان ہولی ... نے اسے دیکھا اور اس کے ہونٹوں پر ایک دلکش مسکراہٹ ابھر آئی۔ میں اس بات کا ... اف کئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا کہ اس کی حسین شخصیت لڑکیوں کو ایک لمحے میں پگھلا دینے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کے لئے کافی ہے۔ وہ بلاشبہ مردانہ حسن کا شاہکار تھا۔ چند قدم آگے بڑھ کر وہ سائنوکا کے قریب پہنچا اور اس نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر بے تکلفی سے اسے اپنی جانب گھسیٹتے ہو کہا۔

''ہیلو، سائنائڈ تمہیں سائنوکا کہنے کے بجائے میں ہمیشہ تمہیں سائنائڈ کہنا ہی پ کرتا ہوں۔ ایک ایسا زہر جو انسان کو دوسرا سانس بھی نہ لینے دے۔ کہو کیسی ہو؟''

چونکہ میں سائنوکا سے زیادہ دور نہیں تھا اس لئے میں نے اس کے یہ الفاظ بخو سنے تھے۔ سائنوکا مسکرائی اور بولی۔

''گویا تم مجھے ناگن کہنا چاہتے ہو۔''

''بالکل نہیں، ناگن ایک ایسا لفظ ہے جو کسی کو براہ راست نہیں کہا جاسکتا۔ زہر ناگ کے اندر رہتا ہے لیکن تم مجسم زہر ہو۔ ایسا زہر جو دراصل زہر ہو کر بھی تریاق کا درجہ رکھتا ہے۔''

''تمہاری باتیں دیوانہ کرنے کے لئے کافی ہیں لیکن اس وقت میں تمہیں ا کزن سے ملانا چاہتی ہوں۔ ان سے ملو یہ مسٹر ڈینش ہیں۔''

''اوہ مسٹر ڈینش، میرا نام ڈان ہولی ہے۔'' اس نے آگے بڑھ کر میری جانب ہا بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر بولا۔

''میں تمہیں کارٹمپل میں خوش آمدید کہتا ہوں۔''

''شکریہ مسٹر ہولی! حیرت کی بات یہ ہے کہ سائنوکا نے آپ سے ملاقات کرا بغیر آپ کے بارے میں اتنا کچھ بتا دیا تھا کہ میں آپ کو کسی تعارف کے بغیر پہچان سکتا تھا۔''

جواب میں اس نے زبردست قہقہہ لگایا اور بولا۔

''بہت شکریہ، میں جانتا ہوں، سائنوکا ایسی ہی دوست ہے اور میں آپ کو ا ساتھ میز پر دعوت دیتا ہوں، آئیے۔'' اس سے پہلے کہ میں اس سے کچھ کہہ سکتا وہ ایک میز جانب بڑھ گیا۔ اس میز پر دو تین افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے بڑی حقارت سے ہاتھ ہلا اور وہ سب اپنی جگہ سے اٹھ گئے۔ تین ویٹر اس جانب دوڑ پڑے تھے انہوں نے میز صاف کی، کرسیاں گھسیٹیں اور ڈان ہولی ہم دونوں کو بیٹھنے کا اشارا کر کے خود بھی ہمارے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر ویٹر سے کچھ کہنا چاہا تو سائنوکا جلدی سے بول پڑی۔

''ڈینش کے لئے صرف جوس ان کا لیور خراب ہے، حد سے زیادہ پینے کی وجہ سے

ں نقصان پہنچا ہے اور ڈاکٹروں نے......''

''ان کی آنکھوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہے۔ خیر ایک جوس لاؤ اور ہم دونوں لئے......'' ویٹر نے گردن خم کی جیسے وہ جانتا ہو کہ ان دونوں کو کیا چاہئے......'' میں البتہ ؤکا کی اس جرات سے خوش تھا، اس نے میری طرف دیکھ کر کہا......

''مسٹر ڈینش کہاں سے آئے ہیں؟''

''بہت لمبے سفر سے، مجھ سے ملنے کے لئے آئے تھے، میں انہیں یہاں لے ''

''بہت اچھا کیا تم نے اور سنائیے مسٹر ڈینش، کیا مشاغل ہیں آپ کے، آپ کے ں کی بناوٹ جبڑے بتاتے ہیں کہ آپ سخت دل سخت گیر اور مضبوط قوت ارادی کے مالک یکن زیادہ شراب نے آپ کی قوت ارادی کو بھی نقصان پہنچایا ہوگا۔ یہ ایسی ہی بدبخت چیز کیوں سائنائڈ، آئی ایم سوری، سائنوکا، کم از کم تمہیں تمہارے کزن کے سامنے سائنائڈ کہنا چاہئے۔''

''ہم دونوں بہت بے تکلف ہیں۔'' سائنوکا نے میری طرف رخ کر کے کہا۔

''یہ بات بھی تم مجھے بتا چکی ہو۔'' میں مسکرا کر گردن خم کرتے ہوئے بولا۔ ویسے ں شخص کی باتوں پر یقین نہیں تھا، میری آنکھوں کی بناوٹ کو اس نے بتا دیا تھا کہ میرا لیور ہے اور اسی طرح جبڑے اور ہاتھوں کے بارے میں بھی اس نے قیاس آرائیاں کی تھیں یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ ایک چرب زبان آدمی اسی طرح بات کر سکتا تھا۔ کچھ دیر کے چیزیں فراہم کر دیں گئیں جس کے لئے اس نے کہا تھا وہ بولا۔

''اور ڈیئر، سائنی، ویسے تم اب کافی ناغہ کرنے لگی ہو لیکن مسٹر ڈینش کے لئے میں معاف کئے دیتا ہوں یقینی طور پر ان دنوں تم ان کی وجہ سے مصروف رہی ہوگی۔ تمہیں نہ ہو کہ میں نے کہا تھا کہ میں ہر شام تمہارا انتظار کرتا ہوں۔''

آپ کا کہنا بالکل درست ہے ڈان ہولی۔ اصل میں ڈینش بہت جلد واپس چلے گے۔''

''نہیں ایسی بات نہیں۔ انہیں ایک ہفتے تک میری طرف سے قیام کی دعوت دو اور ریحات کرانا میرا کام ہے میں اپنا ہیلی کاپٹر تمہیں دے دوں گا۔ انہیں خوب گھمانا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پاک سوسائٹی
ڈاٹ کام
Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

رہی تھی اور شاید اس نے بھی پستول نکال لیا تھا۔ چند لمحوں تک ہم دونوں سانس روکے ر
سائنوکا نے اپنی انگلی سے میرا سینہ کھٹکھٹایا غالباً وہ یہ کہنا چاہتی تھی کہ میں اسے چھوڑ دوں
چونکہ وہ صورتحال کو پوری طرح سمجھ چکی تھی اس لئے میں نے اسے خود بھی چھوڑ دیا۔
لڑھکتی ہوئی ایک سمت چلی گئی اور اچانک ہی میں نے دوسرا سایہ دیکھا۔ دوسرے سائے
نے فوراً ہی فائر کیا اور ایک بار پھر مجھے کراہ سنائی دی۔ سائی لینسر لگے ہوئے پستول سے
کئی فائر ہوئے اور میں نے دوبارہ اس نشانے پر فائر کیا۔ میں نے اسے لڑکھڑاتے ہو
دیکھا تھا لیکن پھر اچانک ایسا لگا جیسے وہ زمین میں گم ہو گیا ہو۔

”شاید کوئی اور بھی ہو۔“ سائنوکا نے سرگوشی کی۔

میں نے سائنوکا سے اختلاف نہیں کیا تھا لیکن یہاں رکنا بھی خطرناک تھا چنا
میں نے کہا۔

”ہمیں احتیاط سے مخالف سمت بڑھنا ہوگا۔ یہی شکر ہے کہ انہوں نے بھی
لینسر لگے ریوالور استعمال کئے ورنہ خود ہمیں بڑی مصیبت سے دوچار ہونا پڑتا۔ آؤ۔“ میں
سائنوکا کا ہاتھ پکڑا اور آگے کھسکنے لگا۔ کوشش کر رہا تھا کہ قدموں کی چاپ نہ ہونے پائے۔ پھر
اختیاری طور پر میرا رخ اس طرف ہو گیا جدھر میں نے حملہ آوروں کو غائب ہوتے دیکھا تھا
چاند بادلوں سے اٹھکیلیاں کر رہا تھا۔ آس پاس کے مناظر کبھی بہت نما
ہو جاتے اور کبھی مدھم کیونکہ کارٹمپل کی تیز روشنیاں ہر طرف مدھم اجالا پھیلائے ہوئے تھیں

اچانک سائنوکا نے میرا بازو دبایا اور مجھے روکنے کی کوشش کی میں رک گیا تھا۔

”مسٹر ڈینش۔“ اس کی سرگوشی ابھری۔

”ہوں۔“

”وہ۔ وہ۔“ اس نے ایک طرف اشارا کیا۔ گھاس کے شفاف قطعے پر خون
بڑے بڑے دھبے نظر آ رہے تھے۔ میری آنکھوں نے ان کی سمت متعین کی تو اختتام ا
درخت کے قریب ہوا۔

ہم دونوں اندازے سے اور بے آواز اس کی طرف بڑھنے لگے جو ابھی ہمار
لئے نامعلوم تھا۔ پھر ہم اس نامعلوم وجود کے قریب پہنچ گئے۔

وہ مقامی ہی تھا ایک درخت سے کمر ٹکا کے بیٹھا تھا۔ اس نے اپنے منہ میں درخ

پتے اور گھاس بری طرح ٹھونس رکھی تھی تا کہ اس کے منہ سے کراہیں خارج نہ ہو سکیں لیکن
ہوش میں ہی تھا۔ ہمیں قریب پا کر اس نے ہیجانی انداز میں اپنے بدن کو جنبش دی اور اس
سائنوکا نے اپنے پستول سے لگاتار دو فائر کر کے اسے زندگی سے نجات دے دی۔

”اوہ۔ سائنو۔“ میں نے جھلاہٹ میں اس کے پستول پر ہاتھ مارا اور پستول دور جا
ا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے درخت کے پاس بیٹھے نوجوان کے قریب چھلانگ لگا دی لیکن
م توڑ چکا تھا۔ دونوں نشانے ایسے لئے گئے تھے کہ اسے ایک لمحے کا موقع نہیں ملا تھا۔ میرا
جھنجھنا کر رہ گیا۔ یہ شخص ہمیں بہت کچھ بتا سکتا تھا۔

”لیکن......“

”مر گیا......؟“ سائنوکا نے پوچھا۔

”آؤ......“ میں نے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ نہ جانے
ں میری طبیعت کچھ بوجھل ہو گئی تھی۔

❁ ❁ ❁

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سائنوکا میری صورت دیکھ رہی تھی۔ میں نے آہستہ سے کہا۔
''نہیں فوری طور پر یہ قدم نہیں اٹھانا چاہئے تھا سائنوکا''۔
''کیا مطلب؟'' وہ تعجب سے بولی۔
''یہ شخص اگر زندہ رہتا تو ہمیں بہت کچھ بتا سکتا تھا''۔
''اوہ تو کیا مجھ سے غلطی ہوئی؟'' میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میرے اس رو
سائنوکا کچھ لمحات کے لئے مضمحل ہوگئی اور اس نے دکھ بھری آواز میں کہا۔
''آئی ایم سوری مسٹر ڈینش، آئی ایم سوری مجھے بہت افسوس ہے لیکن واقعی میں حواس پر قابو نہیں پاسکی تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ زندہ رہا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم لوگ اٹھا جائیں۔ کیونکہ بہرحال ہمارے لئے یہ سب کچھ غیر متوقع تھا''۔ میں نے اب جواب نہیں دیا تو اس نے آہستہ سے کہا۔
''مسٹر ڈینش''۔
''ہونہہ''۔
''کیا آپ اس لڑکی کو معاف نہیں کر سکتے''۔ میں نے ایک دم اپنے آپ کو سنبھال کہا۔
''نہیں سائنوکا آؤ۔ اس قسم کے معاملات میں نفع نقصان تو ہوتا رہتا ہے۔ ٹھیک ٹھیک ہے کوئی بات نہیں ہے جو ہوگیا ہونے دو آؤ۔ میرا خیال ہے اب یہاں رکنا بے ہے۔'' وہ درحقیقت بہت زیادہ افسردہ ہوگئی تھی۔ ہم لوگ وہاں سے آگے آگئے۔ سائنو

''میں اپنی اس غلطی کو کبھی معاف نہیں کر سکتی''۔
میں نے اسے دلاسہ دے کر کہا۔
''سائنوکا پہلی بار میں تمہیں اس حد تک جذباتی دیکھ رہا ہوں جبکہ عام حالات میں تم غیر جذباتی لڑکی ہو۔''
اس نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا اور پھر آہستہ سے بولی۔
''ایسی بات نہیں ہے مسٹر ڈینش''۔
''یعنی''۔
''جذبات اگر انسانی زندگی میں شامل نہ ہوں تو غالباً وہ انسانیت کے معیار سے نیچے گر تا ہے۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ کسی کے اندر جذبات ہی نہ ہوں''۔
وہ اشاروں میں بہت آگے کی بات کہہ گئی تھی لیکن میں نے اس وقت بیزاری سے اس اس اشارے کو ٹال دیا۔ میں یہاں کسی عورت سے ملاقات کرنے نہیں آیا تھا۔ یہ تو خیر جو بھی تھی وہ الگ ہی سلسلہ تھا۔ ہم زیبرس کو ان کے مشن میں ہر طرح سے کامیابی دینا چاہتے تھے اور میرے اپنے ذہن میں خیالات کی ایک ہلکی سی لہر بھی دوڑ گئی تھی۔ اپنے وطن کے لئے بہتری کا کوئی بھی موقعہ میں ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتا تھا۔ مسٹر روڈ پارک سے اور خود سائنوکا سے مختلف موضوعات پر تھوڑی بہت گفتگو ہوئی تھی۔ میں نے تو صرف معلومات حاصل کی تھیں اور مجھے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ اسکاٹ لینڈ ہلکے ہتھیاروں کی تیاری میں اپنا کوئی مقابل نہیں رکھتا۔ ہلکے ہتھیاروں کی یہ کھیپ دنیا کے مختلف ملکوں کو سپلائی ہوئی ہے اور یہ بڑے معقول ہیں۔ میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو چکی تھی کہ اگر ایسی ہی بات ہے تو زیبرس سے اپنا حصہ وصول کرتے ہوئے میں ہلکے ہتھیار طلب کروں گا اور اس شرط پر کہ انہیں میرے وطن پہنچا دیا جائے۔ باقی سارے کام اپنی جگہ حالانکہ ابھی تک میں نے ریتیم سے بھی اپنی اس خواہش کا اظہار نہیں کیا تھا۔ بس میرے دل میں تھی یہ بات کہ میں ایسا کروں۔ خیر ابھی یہ سب بعد کی باتیں تھیں۔ دیکھنا یہ تھا کہ میں اپنے معاملات کو کس حد تک آگے بڑھا سکتا ہوں۔ اس کے بعد ہم نے ہوٹل واپسی کر لی تھی سائنوکا نے مجھ سے کہا۔
''بہرحال آج کا یہ تجربہ ہمارے لئے بے حد بھیانک ثابت ہوا ہے۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''کیوں......؟''

''بس میں تمہیں ڈان ہولی کیمرس سے ملانا چاہتی تھی۔''

''وہ تو تم نے مجھے اس سے ملا دیا۔''

''لیکن اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ میری توقع کے خلاف تھا۔''

''پھر۔''

''بس مجھے یہ احساس ہوتا ہے جیسے ڈان ہولی کیمرس تمہاری شخصیت سے واقف ہو۔''

''تمہارا خیال ہے ہم پر جو گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی وہ ڈان ہولی کیمرس ہی کے ہوئی۔'' سائنوکا نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا پھر بولی۔

''تمہارا کیا خیال ہے اس کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے؟''

''ویسے تو بہت سی باتیں سوچی جا سکتی ہیں، لیکن واضح خیال یہی ہے کہ یہ کام ڈا کیمرس کا ہی ہو سکتا ہے۔'' سائنوکا کافی دیر تک خاموش رہی۔ میں نے بھی خاموشی اخ تھی تو وہ بولی۔

''اس سے ایک اور بات کا اظہار بھی ہوتا ہے۔''

''کیا......؟'' میں نے کہا۔

''وہ کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتا حالانکہ تم نے اپنے کانوں سے اس کے الفاظ میرے سلسلے میں وہ ہمیشہ ایسی ہی کیفیت کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ جیسے وہ مجھے بہت پسند کرتا بہت زیادہ چاہتا ہو۔''

''تو پھر......؟'' میں نے سوال کیا۔

''لیکن اپنے کسی مقصد کو خراب ہوتے دیکھ کر وہ مجھے بھی موت کا شکار بنا سکتا ہے۔''

سائنوکا کے ان الفاظ پر مجھے ہنسی آ گئی۔ اب میں اسے کیا کہتا کہ ہر عورت ایسی حماقت آمیز سوچوں میں مبتلا ہوتی ہے۔ وہ سوچتی ہے کہ اگر کوئی اپنے مفاد کا وسیع و عریض تعمیر کرتا ہے اور اس کے بعد اس محل میں اس کی پسند کا ایک ڈیکوریشن پیس اس کے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے تو وہ ڈیکوریشن پیس کی بقا کے لئے اپنے محل کو گرا دے گا لیکن سوچیں ایسی نہیں ہوتیں۔ جنہیں کسی کے سامنے بیان کیا جائے بس کسی کا دل رکھنے کے لئے

چھوٹی باتیں ہی تو بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ مجھے بھی اس سلسلے میں خاموشی اختیار کرنی تھی تو میں نے خاموشی اختیار کی اور وقت گزارنے لگا۔ یہاں تک کہ ہم ہوٹل واپس پہنچ میں نے سائنوکا سے کہا۔

''کیا خیال ہے۔ ڈائننگ ہال میں بیٹھیں۔''

''اصل میں آج میری کارکردگی جتنی ناقص رہی ہے۔ اس کے بعد میرا دل نہیں چاہتا تقریب میں حصہ لوں۔''

''کچھ پئیں گے......؟''

''کمرے میں ہی منگوا لیں گے۔'' سائنوکا نے کہا اور میں نے گردن ہلا دی۔ پھر ہم کمرے کی جانب بڑھ گئے تھے اور چند ہی لمحوں کے بعد میں کمرے میں داخل ہو گیا ایک لمحے کے اندر اندر مجھے محتاط ہو جانا پڑا تھا۔ کمرے میں یہ روشنی میں نے نہیں کی تھی۔ طور پر کسی اور نے یہ روشنی جلائی تھی۔ غالباً میرے انداز پر سائنوکا بھی چونک پڑی تھی۔ پھر نے اندر کا منظر دیکھا اور سائنوکا کے ہونٹوں سے ایک آواز سی نکل گئی۔

''اوہ میرے خدا!'' کمرے کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے وہاں زلزلہ آیا ہو۔ الماری یں، اٹیچی سب کچھ کھلے ہوئے تھے۔ سامان چاروں طرف بکھرا ہوا تھا۔ اس نے آہستہ کہا اور پھر بولی۔

''میرے خدا، میرے خدا اس کا مطلب ہے کہ۔''

''ہاں۔ اس کا مطلب یہ ہے ڈیئر سائنوکا کہ وہ لوگ میرے بارے میں مکمل طور سے چکے ہیں۔''

سائنوکا سوچ میں ڈوب گئی اور اس نے آہستہ سے کہا۔

''یہ تو بہت برا ہوا۔ اب کیا ہوگا؟''

میں مسکرا دیا میں نے کہا۔

''اب جو ہوگا وہ دیکھا جائے گا۔''

''لیکن ڈیئر تمہاری زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے۔''

میں ہنسنے لگا میں نے کہا۔

''یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن اس کی وجہ میں ہوں۔"

"وہ کیسے......؟" میں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے مجھے بہت زیادہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔ تمہیں طور پر ڈان ہولی کیمرس سے ملانا ایک غلط عمل ثابت ہوا۔"

میں نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ بہرحال بہت سے معاملات ایسے ہو جن میں زبان بند رکھنا ہی مناسب ہوتا ہے۔ وہ بہت زیادہ افسردہ نظر آرہی تھی اس نے ک

"آہ! میں غلطی پر غلطی کر رہی ہوں۔ وہاں میں نے اس شخص کو ہلاک کر کے تم مرضی کے خلاف عمل کیا اور اب ایک بار پھر میں بہت بڑی غلطی کر بیٹھی۔"

"غلطیاں جب ہو جاتی ہیں تو ہو چکی ہوتی ہیں چلو آؤ سامان درست کریں۔" وہ پڑی اور بولی۔

"یہ تو دیکھو کیا کیا چیزیں غائب ہو چکی ہیں۔"

میں نے اپنے سامان کو درست کرتے ہوئے اس بات کا جائزہ لیا لیکن پہلی بات تو ایسی کوئی چیز میرے سامان میں تھی ہی نہیں جو کسی کو میری شخصیت کے بارے میں بتا دوسری بات یہ کہ میں پہلے بھی ایسے بہت سے معاملات سے دوچار ہو چکا تھا۔ خیال صرف تھا کہ میں روشنی میں آچکا ہوں اور اس کے لئے مجھے احتیاط رکھنی تھی۔ تمام سامان در کرنے کے بعد میں نے کہا۔

"ہم چائے وغیرہ کے بارے میں سوچ رہے تھے۔"

"میں تو بہت پریشان ہو چکی ہوں۔"

"ہمیں آئندہ کا پروگرام بھی ترتیب دینا ہے۔"

"یقیناً......!"

"البتہ تمہیں ایک کام کرنا ہے۔"

"کیا......؟"

"اب اس کے بعد...... اچھا خیر چھوڑو۔ یہ باتیں بعد میں کریں گے۔" میں نے سامان پر ایک تنقیدی نظر ڈالی اور اس کے بعد روم سروس کو ٹیلی فون کر کے کافی طلب کرلی پھر میں اور سائنوکا آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ سائنوکا کے چہرے پر بدستور ماتمی کیفیت طاری

ے ہنس کر کہا۔

"کسی مسئلے کو دس منٹ سے زیادہ اپنے ذہن پر طاری کرنا مناسب نہیں ہوتا سائنوکا۔"

"میں کچھ فیصلے کر رہی ہوں۔"

"کیسے فیصلے......؟"

"میرے خیال میں اب مجھے ڈان ہولی کیمرس کے گرد چکر لگانے چاہئیں۔"

"کیا مطلب......؟"

"یہ بات میں اس سے معلوم کروں گی کہ تم پر گولی چلانے والے کون تھے۔ کیا اس کے یا کوئی اور؟"

"اگر اس نے یہ کیا بھی ہوگا تو کیا وہ تمہیں اس بارے میں بتائے گا؟"

"میں خود بھی تو کچھ کر سکتی ہوں۔"

"ہونہہ، ویسے تو تم اپنے طور پر آزاد ہو ڈیئر سائنوکا۔ بھلا میں تمہیں مشورہ دینے کی کیا رکھتا ہوں۔"

"بالکل ٹھیک۔" اس نے کہا۔

تھوڑی دیر کے بعد ویٹر نے دروازے پر دستک اور ہماری اجازت پر اندر آگیا۔ اس ادب سے کافی کے برتن ہمارے سامنے رکھ دیئے تھے پھر کہا تھا۔

"اور کوئی حکم جناب؟"

"شکریہ ویٹر دروازہ بند کرتے جانا۔" میں نے کہا اور ویٹر چلا گیا۔ سائنوکا نے کافی کے ی جانب ہاتھ بڑھا دیا تھا۔ میں اسے کافی بناتے ہوئے دیکھتا رہا۔ کافی کا ایک مگ اس میرے سامنے رکھا اور دوسرا اپنے قریب، کچھ اس طرح مضمحل نظر آرہی تھی وہ کہ بار بار پر اداسی طاری ہو جاتی تھی۔ اس دوران خاموشی ہی رہی تھی۔ اس نے کافی کی پیالی ں سے لگانے کی کوشش کی تو میں نے جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پیالی سے تھوڑی سی چھلک گئی تھی۔ اس نے چونک کر مجھے دیکھا تو میں نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں جان! مجھے تمہاری زندگی عزیز ہے۔"

"کیا......؟" اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔

"سب کچھ ہو سکتا ہے۔"

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''کیا مطلب......؟''

''وہ لوگ ہماری یہاں موجودگی سے واقف ہو چکے ہیں۔ سامان کی تلاشی اس با
گواہی دیتی ہے۔''

''تو پھر......؟''

''اس کافی میں زہر بھی ہو سکتا ہے۔''

''کیا......؟'' اس نے بے اختیار کافی کی پیالی نیچے رکھ دی۔

''ہاں ہو سکتا ہے۔''

''اوہ میرے خدا۔ تو کیا آپ کو اس بات کا پہلے سے شبہ تھا؟''

''نہیں۔ اچانک ہی یہ بات میرے ذہن میں آئی۔'' میں نے کہا اور وہ عجیب سے
میں مجھے دیکھنے لگی۔ پھر آنکھیں بند کر کے گردن جھٹکتی ہوئی بولی۔

''آپ نے مجھے سحر زدہ کر دیا ہے مسٹر ڈینش، اتنا ذہین اور اتنی اعلیٰ کارکردگی کا
شخص میں نے زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے۔ واقعی آپ کو زیرس کے بڑوں میں شامل ہ
کا حق حاصل ہے۔ اوہ میرے خدا، واقعی! لیکن مسٹر ڈینش۔ اس طرح تو یہ ہوٹل اب آپ
لئے مشکوک ہو چکا ہے۔''

''میں یہی کہنے والا تھا، ڈیئر سائنوکا۔ تمہیں اپنی اصلی کیفیت میں رہنا ہوگا۔ میں تم
اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ تم ایک بار پھر ڈان ہولی سے ملاقات کرو۔ اس کا ا
حاصل کر کے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ ہم دونوں پر گولیاں برسانے والے کون
ڈان ہولی اگر تم سے متاثر ہونے کا اظہار کرتا ہے تو وہ فوری طور پر صرف تمہیں ہلاک کر
کوشش نہیں کرے گا۔ ہو سکتا ہے وہ تمہیں اپنے جال میں پھانسے اور کسی جگہ لے جا کر تم
میرے بارے میں معلوم کرنے کی کوشش کرے تو اس وقت تم بہتر سمجھتی ہو کہ تمہیں اس بارے
اس سے کیا کہنا ہے؟ جہاں تک میرا معاملہ ہے میں بہر حال تھوڑا سا وقت تو اس ہوٹل
گزاروں گا اور یہ دیکھوں گا کہ کوئی دوبارہ مجھ تک آنے کی کوشش کرتا ہے یا نہیں۔ البتہ
بات تم مجھے بتاؤ۔''

''کیا......؟'' اس نے متاثر لہجے میں کہا۔

''فرض کرو ڈان ہولی اگر تمہیں ٹریپ کر لیتا ہے اور کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش

''تو کیا تم اپنا تحفظ کرنا جانتی ہو؟''

''اس سلسلے میں تم مکمل طور پر اطمینان رکھو ڈیئر ڈینش۔ میں اپنا دفاع کرنا جانتی
ہوں۔''

''اوکے۔ پھر اب ہم تم دونوں رخصت ہوتے ہیں۔''

''ایک کام کرتی ہوں میں۔''

''کیا......؟''

''یہ تھوڑی سی کافی میں خود پی لیتی ہوں اسے میں اپنے ساتھ لے جاؤں گی اور یہ تجزیہ
کرانے کی کوشش کروں گی کہ اس میں زہر ہے یا نہیں؟''

''فائدہ؟'' میں نے سوال کیا۔

''کیا مطلب؟''

''مطلب یہ کہ اگر اس میں زہر مل گیا تو تم کیا کرو گی؟''

''ہمیں پتا تو چل جائے گا۔''

''نہیں۔ بے کار باتوں میں ضائع کرنے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ اب تم
کرو کہ کافی واش روم میں جا کر بیسن میں بہا دو۔ پانی کا نل کھول دو اور پھر برتنوں کو یونہی
رہنے دیا جائے۔ ہم یہ دیکھیں گے بلکہ تم بھی محسوس کرنا کہ کافی کے اثرات دیکھنے کے لئے کوئی
تک پہنچتا ہے یا نہیں؟''

''اوکے!'' اس نے میری ہدایت پر عمل کیا تھا اور اس کے بعد جب وہ کمرے سے
جانے لگی تھی تو اس نے کہا تھا۔

''اور اس کے بعد ڈیئر۔''

''مجھے کوئی ایسا ٹیلی فون نمبر دو جہاں میں تمہیں رنگ کر کے اپنی خیریت بتا سکوں۔''

''نوٹ کر لو۔''

''بولو۔''

''لکھو تو سہی میں پیڈ اور پین دیتی ہوں۔''

''نہیں میں لکھ لوں گا۔''

''کیا مطلب.........؟''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''میں اپنے ذہن میں لکھ لوں گا۔''

''اوہ۔'' اس نے کہا اور ٹیلی فون نمبر بتا دیا۔ میں نے اسے اپنے ذہن میں فٹ کر لیا

وہ بولی۔

''یاد رہے گا؟''

''اوکے شب بخیر۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ ا
کے جانے کے بعد میں نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر انتہائی ذہانت کے ساتھ ایک بار دوبارہ یہ جائزہ لیا کہ کمرے میں کوئی ایسی چیز تو موجود نہیں ہے جس کے ذریعے یہاں کے معاملات باہر تک جا رہے ہوں۔ تمام تر کوششوں کے باوجود ایسی کسی شے کا اندازہ نہیں سکا تھا لیکن سوچنے کے لئے میرے پاس بہت کچھ تھا۔

ایک بار پھر میں نے موجودہ صورت حال پر غور کیا۔ ریتم سے مدد لینا ابھی بالکل ٹھیک نہیں تھا۔ حیرت کی بات تو یہ تھی کہ ریتم میرے ہر اشارے پر میری ضرورت پوری کرنے کے لئے موجود ہے اور یہاں اس کے ساتھ اس کے اپنے آدمی بھی ہیں لیکن کیا ضرورت تھی۔ اسے کام مجھے تنہا ہی کرنے چاہیں اور میں کر رہا تھا۔ کچھ اتنی پریشانی کی بات بھی نہیں تھی۔ معاملات خوش اسلوبی سے چل رہے تھے۔ یہ سب کچھ تو ہوتا ہے۔ مجھے بھی اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ میرے خیال میں ڈان ہولی نے غلطی کی تھی کہ اس طرح میرے سامان کی تلاشی لینے کی کوشش کی۔ یا کارٹمپل میں مجھ پر یہ قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ اس طرح تو میں ہوشیار ہو گیا۔ ڈان ہولی کو اپنا یہ منصوبہ عمدگی سے زیر عمل لانا تھا اس طرح کہ میں پہلے ہی حملہ میں ڈھیر ہو جاتا۔ دشمن کو ہوشیار کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے لئے مشکلات پیدا کی جائیں۔ بات دونوں طرف ایک ہی تھی پتا نہیں کس طرح میرا دشمن مجھ سے واقف ہو گیا تھا۔ یعنی ڈان ہولی کیمرس اور اب معاملات میرے لئے ذرا سے مشکل ہو گئے تھے۔

میں نے چند لمحے خاموشی اختیار کی پھر اس کے بعد کسی نئی سوچ کے تحت میں نے اپنا دروازہ اندر سے کھول دیا اور اپنے بستر پر تکیے اس طرح رکھے کہ محسوس ہو کہ کوئی شخص سو رہا ہے۔ ریشمی چادر میں نے اوپر تک پھیلا دی اور خود سامنے والے صوفے کے نیچے لیٹ گیا۔ بس ایک احساس تھا ایک خیال تھا لیکن بعض اوقات خیالات قدرتی طور پر ذہن میں اترتے ہیں اور یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم نے جو کچھ سوچا وہ قدرتی طور پر تھا اور یقینی طور پر مسئلہ دوسرا

تھا۔

غالباً کوئی ایک گھنٹہ ہوا تھا میری آنکھوں میں غنودگی رینگنے لگی تھی کہ دفعتاً میں نے ازے پر کچھ آہٹیں سی سنیں اور میری آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں۔ اس کے بعد مجھے س کی تین ہلکی آوازیں سنائی دی تھیں اور میرے کان ان آوازوں سے ناواقف نہیں تھے۔ ازہ بند ہوا لیکن اس کے ساتھ ہی میں بجلی کی سی تیزی سے لڑھکتا ہوا صوفے کے نیچے سے نکلا اور برق رفتاری سے دوڑتا ہوا سامنے کی سمت آ گیا۔ دروازے سے باہر نکلتے ہی میں نے راہداری کے آخری سرے پر ایک انسان کو دوڑتے ہوئے دیکھا۔ غالباً اسے بھی یہ احساس ہو گیا تھا کہ اس کے علاوہ بھی کوئی دروازے سے باہر نکلا ہے میں پوری رفتار سے دوڑا اور اب راہداری سے گھوما تو میں نے لفٹ کا دروازہ کھلتے اور بند ہوتے ہوئے دیکھا۔ وہ جو کوئی بھی تھا۔ لفٹ کے ذریعے نیچے جا رہا تھا۔ لفٹ کے قریب ہی سیڑھیاں تھیں۔

میں جس برق رفتاری سے ان سیڑھیوں پر بھاگا۔ وہ بھی میری زندگی کی ایک اہم رفتار تھی۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ میں لفٹ کا ساتھ نہیں دے سکا تھا۔ خوش قسمتی یہ تھی کہ کسی نے اس طرح دیوانوں کی مانند مجھے بھاگتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ ورنہ مذاق بھی بنتا اور کیفیت یہی ہو جاتی چونکہ میں شب خوابی کے لباس میں تھا میں نے لفٹ کو دیکھا وہ کھلی پڑی ہوئی تھی اور نیچے بہت سے ایسے افراد تھے جن کے بارے میں کوئی بات نہیں کہی جا سکتی تھی کہ ان میں سے کون تھا جس نے میرے کمرے میں کارروائی کی تھی۔ اس کے بعد میں لفٹ میں بیٹھ کر اوپر آ گیا۔ راہداری اب بھی سنسان پڑی ہوئی تھی۔ وقت ہی اتنا ہو گیا تھا کہ ہوٹل کی چہل پہل ختم ہو گئی تھی۔ بس کچھ ایسے لوگ تھے جو بدمستیوں کے مارے ہوئے اپنی آوارگی میں مصروف تھے۔ کمرے میں داخل ہو کر میں نے دروازہ اندر سے بند کر لیا۔

اب ذرا ہوشیار ہونا ضروری تھا۔ بستر کے قریب پہنچا اور یہ دیکھ کر میں نے گہری سانس لی کہ میرے بنائے ہوئے جسم میں تین سوراخ موجود ہیں۔ جو یقینی طور سے گولیوں کے تھے اور گولی چلانے والا ایک ماہر نشانہ باز تھا چونکہ جس جگہ پر اس نے نشانہ لیا تھا۔ وہاں لگنے والی گولیاں انسان کو چیخنے نہیں دیتیں۔ میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اور میں نے دل ہی دل میں کہا کہ دشمن اگر چالاک ہو تو مقابلے کا مزہ بھی آتا ہے۔ ٹھیک ہے تم لوگوں نے اپنی کارروائی کا آغاز پورے طور سے کر لیا ہے۔ میرا خیال ہے مجھے بھی اب تمہارے معیار کے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مطابق ہی مصروف عمل ہو جانا چاہئے۔ اب اس کے بعد کم از کم یہ رات کمرے میں نہیں گزاری جاسکتی تھی چنانچہ میں نے لباس تبدیل کیا۔ ایسی تمام ضروری اشیاء جیبوں میں رکھیں جن کی مجھے اہم ضرورت ہوسکتی تھی پھر کمرہ کھول کر راہداری میں جھانکا اور اس کے بعد خاموشی سے باہر نکل کر راہداری میں چلتا ہوا لفٹ تک پہنچا۔ لفٹ نے مجھے نچلی منزل پر پہنچا دیا تھا کاؤنٹر پر کمرے کی چابی دیئے بغیر میں آہستہ سے بغلی راستے سے اتر کر باہر نکل آیا تھا۔

اصل میں اب اس کے بعد مجھے بخوبی یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ یہ ہوٹل میرے لئے مخدوش ہے۔ یہاں کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ فوری طور پر جگہ تبدیل کر لینی چاہئے۔ ریتم سے رابطہ بھی قائم کرسکتا تھا لیکن ریتم اپنا کام سرانجام دے چکی تھی۔ بعد کی ذمہ داری میری تھی۔ مسٹر روڈ پارک بھی ذہن میں تھے لیکن بات وہی آجاتی ہے۔ ان لوگوں نے زیبرس سے رابطہ قائم کیا تھا اور اس کا معاوضہ بھی ادا کرنے والے تھے۔ میرے لئے یہ ضروری تھا کہ پہلے ذرا سچویشن سنبھال لوں۔ بات اگر اسکائی لینڈ کے ایک کارکن کی ہوتی تو میں مان لیتا لیکن یہاں تو مسئلہ بالکل الگ ہی تھا۔ یعنی یہ کہ اسکائی لینڈ میں مجھے بہت سے عجیب و غریب کام سرانجام دینا تھے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میرے ہاتھ میں ابھی تک کوئی سرا نہیں آیا تھا۔ جہاں سے میں باآسانی آگے بڑھ سکتا۔ اب اس وقت میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ رات اگر ان ہی سڑکوں پر گزارنی پڑے تو گزار لی جائے۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ اس وقت اگر کوئی اور ہوٹل بھی تلاش کیا جائے تو ذرا سی مشکل پیش آجائے گی۔ بہرحال سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کیا جائے۔ سڑکیں سنسان تھیں۔ میں نے ایسے کسی شبینہ نائٹ کلب کی تلاش شروع کر دی۔ جہاں راتیں جاگتی ہیں۔ ایسی جگہ عمدہ ہوسکتی ہے بہرحال اس کے بعد کافی دیر تک میں چلتا رہا تھا اور پھر ایک ٹیکسی کی جانب بڑھ گیا تھا جو ٹیکسی اسٹینڈ پر کھڑی ہوئی تھی۔ ٹیکسی ڈرائیور چاق و چوبند آدمی تھا۔ دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے میں نے سب سے پہلے اس کے ہاتھ میں ایک نوٹ تھمایا اور کہا۔

”میں سیاح ہوں۔ لوٹنے کی کوشش کرو گے تو گولی مار دوں گا۔ رات گزارنا چاہتا ہوں کسی ایسی جگہ لے چلو جہاں ایک پرسکون رات گزاری جائے۔“ ٹیکسی ڈرائیور نے ہنستے ہوئے کہا۔

”نہیں جناب اگر ڈاکا زنی اتنا آسان کام ہوتا تو میرے خیال میں وہی کرنا ضروری تھا

لیکن ٹیکسی چلاتا ہوں تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ڈاکے نہیں مار سکتا۔ آپ اطمینان سے بیٹھئے۔ میں آپ کو آپ کی پسندیدہ جگہ لئے چلتا ہوں۔“ پھر واقعی اس نے مجھے جس جگہ اتارا وہ بہت عمدہ کلب تھا۔ شبینہ کلب۔ جہاں راتیں جاگتی ہیں۔ میں نے ٹکٹ وغیرہ خریدا اور اس کے بعد لان سے گزر کر ایک خوبصورت جگہ آگیا۔ یہاں شاندار اسٹیج بنا ہوا تھا۔ مدھم سی روشنی ہال میں تھی لیکن اسٹیج اس طرح سے روشنیوں کی زد میں لیا گیا تھا کہ وہ دودھ کی طرح سفید ہو رہا تھا اور اس پر ایک دودھیا لڑکی رقص کر رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں جلتی ہوئی مشعلیں تھیں۔ لڑکی کے پرکشش جسم میں جیسے پارہ بھرا ہوا تھا۔ وہ مشعل لئے ہوئے رقص کرتی رہی اور میں اس کے رقص سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ پھر میں نے محسوس کیا کہ میرے برابر کی سیٹ پر کوئی آکے بیٹھ گیا ہے۔ یہ ایک بھاری بھرکم جسم کا ایک مقامی نوجوان تھا۔ میں ایک نگاہ اس پر ڈال کر لڑکی کی جانب متوجہ ہوگیا۔ یہاں اور بھی بہت سی سیٹیں خالی تھیں۔ نوجوان کا میرے پاس آکر بیٹھ جانا کوئی تعجب خیز بات نہیں تھی۔ لڑکی واقعی فن رقص کا بہترین مظاہرہ کر رہی تھی۔ وہ اس طرح مشعلیں گھما رہی تھی کہ اس کے گرد آگ کا ایک گول دائرہ بن گیا تھا اور اس دائرے کا کوئی حصہ ٹوٹتا ہوا نہیں محسوس ہوتا تھا۔ میرے برابر آکر بیٹھنے والا نوجوان خاموشی سے رقص دیکھ رہا تھا۔ اچانک ہی اس نے کہا۔

”پھول بے حد نازک ہوتے ہیں اور ہمیں ان کا زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔“

میں نے چونک کر اسے دیکھا۔ یہ جملے ادا کرتے وقت اس کا رخ بالکل سامنے ہی تھا۔ وہ خاموشی سے ادھر دیکھ رہا تھا۔ میں نے بھی کوڈ کا جوابی جملہ بڑبڑایا تو اس نے کہا۔

”پارکنگ میں ایک کار کھڑی ہوئی ہے سیاہ رنگ کی بیوک ہے نمبر 9000 یعنی نو ہزار آپ آرام سے یہ پروگرام دیکھئے اور اس کے بعد اٹھ کر وہاں آجایئے۔“

میں خاموشی سے سامنے دیکھتا رہا۔ نوجوان اس وقت اٹھ گیا جب لڑکی کا رقص ختم ہوا۔ تالیوں کا طوفان آگیا تھا اور لوگ اسے بڑی داد دے رہے تھے۔ لڑکی نے واپس آنے کے بعد گردن خم کی اور تماشائیوں کی داد کا شکریہ ادا کرنے لگی۔ اس کے بعد چھ سات لڑکیوں پر مشتمل ایک اور گروپ آگیا اور اس نے نئے انداز سے رقص شروع کر دیا لیکن ظاہر ہے اب میں پرسکون نہیں رہ سکتا تھا۔ مجھے امید نہیں تھی کہ کسی کو یہاں میری موجودگی کا علم ہو جائے گا۔ ہوشیار بھی رہنا چاہتا تھا کیونکہ یہ کوڈ کسی اور کو بھی معلوم ہوسکتا تھا۔ بہرحال رسک لئے بغیر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چارہ کار نہیں تھا۔ اب جو کچھ بھی ہے اسے برداشت کرنا ہی پڑے گا!

تھوڑی دیر کے بعد میں اپنی جگہ سے اٹھا۔ آہستہ سے چلتا ہوا پارکنگ لاٹ پر آ میں نے اس سفید رنگ کے فوارے کو دیکھا جو روشنی کی دھاریں بہا رہا تھا۔ کچھ لے فوارے کے پاس کھڑا چاروں طرف کا جائزہ لیتا رہا۔ یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا کوئی میری جانب متوجہ تو نہیں ہے۔ پھر میں آہستہ آہستہ پارکنگ لاٹ کے درمیان کار تلاش کرنے لگا۔ کالے رنگ کی بیوک نظر آئی۔ نمبر 9000 تھا۔ میں وہاں پہنچا تو میر ڈرائیونگ سیٹ پر اسی نوجوان کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس نے کہا۔

''براہ کرم تشریف رکھئے حالات پرسکون ہیں۔''

پھر اس نے کار اسٹارٹ کی اور اسے مہارت سے آگے بڑھا دیا۔ میں نے اس سے

''ہم کہاں چل رہے ہیں۔''

''آپ کی اپنی جگہ۔ اصل میں یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آپ اس وقت ان سڑکو کیوں نکلے ہوئے ہیں؟ براہ کرم ذرا بات کر لیجئے۔''

اس نے ٹرانسمیٹر میری جانب بڑھا دیا جو اس کے سامنے ڈیش بورڈ پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور دوسری جانب سے مسٹر روڈ پارک کی آواز سنائی دی۔

''ہیلو مسٹر ڈینش۔''

''ہیلو۔ مسٹر روڈ پارک۔''

''ہم آپ کی کارروائی کو گہری نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔''

''کوئی تبصرہ کرنا چاہتے ہیں آپ؟''

''بالکل نہیں۔ اصل میں اتنے بے پرواہ بھی نہیں رہنا چاہئے آپ سے کہ آپ کا نقصان پہنچ جائے۔''

''بے حد شکریہ!''

''یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں ہم کہ اس وقت آپ کسی خاص مقصد سے باہر نکلے ہیں کوئی پریشانی ہے؟''

''کوئی خاص بات نہیں ہے بس یہ سمجھ لیجئے کہ جہاں میرا قیام تھا وہ جگہ روشنی میں ہے۔''

''اوہو، کوئی خاص بات؟''

''مجھ پر تھوڑے ہی وقفے میں کئی قاتلانہ حملے ہو چکے ہیں اور اس وقت یوں سمجھ لیجئے کہ میں اپنے قاتلوں کو دھوکا دے کر کسی محفوظ جگہ کی تلاش میں نکلا ہوں۔''

''کیا آپ کے لئے کسی محفوظ جگہ کا انتخاب کیا جائے؟''

''عارضی طور پر اگر ممکن ہو۔''

''اوکے۔ بعد کی گفتگو بعد میں۔'' روڈ پارک نے کہا اور میں نے گردن ہلا دی۔ روڈ پارک کی آواز ابھری۔

''ذرا یہ ٹرانسمیٹر ہیری کو دے دیجئے۔ ہیری یہ نوجوان ہے جو کار ڈرائیو کر رہا ہے۔

میں نے ٹرانسمیٹر ہیری کو دے دیا۔ تو ہیری بولا۔

''سر۔''

''ہیری انہیں آئرن ہاؤس لے جاؤ اور وہاں ان کے قیام کا بندوبست کرو۔''

''اوکے سر۔''

''اوکے۔'' پھر ہیری نے ٹرانسمیٹر بند کیا اور خاموشی سے سامنے دیکھنے لگا۔ اس نے ایک چوراہے پر جا کر رخ بدلا اور برق رفتاری سے آگے بڑھتا رہا۔ اب اس کی کار ایک شکستہ سڑک پر دوڑ رہی تھی لیکن بیوک ایسی شکستگی کی پرواہ نہیں کرتی۔ سارے جھٹکے یہ شاندار کار برداشت کر رہی تھی۔ چاند نکل آیا تھا لیکن بادلوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔ اچانک ہی ہیری نے کہا۔

''سر ایک کار ہمارا تعاقب کر رہی ہے۔''

''کیا......؟'' میں اچھل پڑا لیکن موقعہ ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ ہیری کو شاید بہت دیر میں کار کے تعاقب کا احساس ہوا تھا اور جو کار تعاقب کر رہی تھی وہ اصل میں کار بھی نہیں تھی۔ وہ ایک نہایت مضبوط ویگن تھی۔ جو عام طور پر وزنی سامان لوڈ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور ہمارے بالکل قریب پہنچ چکی تھی۔ بند ویگن نے پوری قوت سے بیوک کو ٹکر ماری۔ ہیری نے اسٹیئرنگ سنبھالنے کی بہت کوشش کی لیکن کار سڑک پر اتر گئی۔ اسی وقت ویگن سے گولیوں کی بوچھاڑ پڑی اور میں نے پھرتی سے بدن کو نیچے جھکا لیا لیکن کار اچھلنے لگی تھی۔ میں نے ذرا کوشش کر کے ہیری کو دیکھا۔ اس نے گردن گھما کر میری طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں دہشت چمک رہی تھی۔ پھر اس کی گردن، سر اور بائیں شانے سے خون کے فوار
پڑے۔

اس کے ساتھ ہی بیوک الٹ گئی تھی۔ وہ بغلی سمت الٹی ہوئی پڑی تھی اور میں سیٹوں
کر کئی بار اپنے جسم کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ میری انتہائی کوشش تھی۔ مجھے اندازہ
چند لمحوں کے بعد بیوک میں آگ لگ جائے گی۔ اس سے پہلے اگر جان بچ سکتی ہے تو
جائے۔ ایک سائیڈ کا دروازہ تو اندر دبا ہوا تھا دہنی سمت کے دروازے کو میں نے نہ جا
دقت کے ساتھ کھولا اور اس کے بعد میرا جسم بیوک سے اچھل کر باہر نکل آیا۔ مجھے یہ
نہیں تھا کہ قرب و جوار میں کیا ہے۔ نہ یہ اندازہ تھا کہ جس راستے پر یا جس جگہ میر
زمین پر پڑنے والے ہیں۔ وہ کیسی جگہ ہے؟ البتہ ایسے اندازے ہونے میں دیر نہیں لگی
خوش قسمتی تھی کہ وزنی بیوک صرف اچھل کر رک گئی تھی۔ اگر وہ گہرائیوں میں چلی جاتی
زندگی کی ایک خوبصورت رات یہیں پر ختم ہو جاتی۔

میں زمین پر قدم نہیں جما سکا تھا اور اس کے بعد جس طرح میں لڑھکا تھا۔ میری جگہ
بھی ہوتا۔ اسے اپنے حواس پر قابو پانا مشکل ہو جاتا۔ نہ جانے کتنی دور تک لڑھکتا چلا گیا
بہت سے پتھر اور کانٹے میرے بدن سے ٹکرائے تھے۔ انہوں نے میرا لباس بھی پھاڑ دیا
پھر میرا سر کسی پتھر سے ٹکرایا اور میں نے نہ جانے کس جذبے کے تحت ان ستاروں کو پکڑ
کوشش کی جو میرے اطراف میں گردش کرنے لگے تھے لیکن خیالی ستارے کہیں ہاتھ آ
ہیں۔ البتہ یہ حواس اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور اس طرح خود بیوک کے پٹرول ٹینک
پھٹنے کے دھماکے کا بھی علم نہ ہوا بس سارے کام قدرت سنبھال لیتی ہے۔ ورنہ پچاس کا
سکتے تھے۔ بیوک کے ٹکڑوں میں سے کوئی بڑا ٹکڑا مجھ پر گر سکتا تھا۔ میرے جسم کو آگ لگ
تھی اور بے ہوش جسم وہیں جھلس کر ایک پرلطف ماحول پیدا کر سکتا تھا۔

پھر جب آنکھ کھلی تو مجھے محسوس ہوا کہ میں کھردری زمین پر پڑا ہوا ہوں۔ میر
اطراف میں کیا ہے اس کا کوئی اندازہ نہیں ہو رہا تھا لیکن قرب و جوار میں شدید بدبو پھیلی
تھی۔ میں نے کوشش کر کے دانت اور آنکھیں بھینچ کر آنکھیں کھولیں اور قرب و جوار
احول کو دیکھنے کی کوشش کی۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے اطراف میں دیواریں ہیں۔ گو یہ
مکمل تاریکی پھیلی ہوئی تھی لیکن پھر بھی یہ اندازہ ہو رہا تھا۔ مجھے اندازہ نہیں ہو سکا کہ یہ کون

ہے۔ دیواروں کا مطلب یہ تھا کہ میں وہاں نہیں ہوں۔ جہاں میرے ساتھ یہ
صورت حادثہ پیش آیا تھا۔ بے چارہ ہیری کیا پرلطف بات ہے۔ مرکزی کردار ہمیشہ ہی بچ
ا ہے۔ اگر مرکزی کردار نہ بچنے پائے تو ظاہر ہے کہانی آگے کیسے بڑھے گی۔ جب کہ کہانی
آگے بڑھنا ہوتا ہے۔ کم از کم اس وقت تک جب تک کہ اس کے اختتام کا تعین نہ ہو جائے۔
ری کہانی کے اختتام کا بھی تعین نہیں ہوا تھا۔ اس لئے کہانی تو آگے بڑھنی ہی تھی غرضیکہ خاصا
ت ہوش میں آنے کے بعد گزر گیا۔ پھر ظاہر ہے تجسس جاگنا تھا اور جب تجسس جاگتا ہے تو
ان میں قوت آجاتی ہے۔ مجھے کچھ آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ ان آوازوں کے
رے میں مجھے کوئی اندازہ نہیں ہو سکا تھا۔ میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے محسوس کیا
ہ میرے بدن میں توانائی موجود ہے۔ اس تاریک کمرے میں کوئی راہ تلاش کرنے کی کوشش
لی تو تیز ہواؤں نے میری رہنمائی کی تھی۔ یہ ایک کھڑکی تھی جس میں شیشے لگے ہوئے تھے
لیکن اسے کھولا جا سکتا تھا۔ میں آہستہ آہستہ کھڑکی کے پاس پہنچ گیا اور میں نے اس کے شیشے
کھول کر باہر جھانکا۔ باہر تاریکی نہیں تھی۔ میں نے اس سنسان پتھریلی سڑک کو دیکھا۔ جس
کے دونوں طرف مکانات بنے ہوئے تھے۔ ایک عجیب سی جگہ تھی یہ مکانات کا اندازہ بھی
چھوٹے چھوٹے کاٹیج جیسا تھا۔ ان میں چمنیاں بنی ہوئی تھیں اور ان چمنیوں سے دھوئیں کی
لکیریں باہر نکل رہی تھیں۔ ساتھ ساتھ ہی اس جگہ سے روشنی بھی چھن رہی تھی اور باہر تیز ہوا
چل رہی تھی۔ میں اس روشنی کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک ہی میں خود بھی روشن ہو گیا۔ اپنے اس
روشن ہو جانے کی وجہ ایک لمحے تک تو میری سمجھ میں نہ آسکی تھی لیکن دوسرے لمحے عقب کی
آہٹوں نے مجھے بتا دیا کہ میرے روشن ہو جانے کی وجہ کیا ہے؟ دروازے میں ایک لمبا تڑنگا
آدمی کھڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹے سائز کی رائفل دبی ہوئی تھی اور باہر کی روشنی
چونکہ پوری کی پوری اندر آگئی تھی۔ اس لئے میں اسے اور وہ مجھے بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ وہ ایک
انتہائی بدشکل آدمی تھا جس کی ناک کٹی ہوئی تھی اور اس کا پیٹ چپکا ہوا تھا۔ گال عجیب سے
انداز میں پھولے ہوئے تھے۔ دہانہ بے حد چھوٹا اور ہونٹ کافی بھیانک نظر آئے تھے پھر اس
نے غالباً مسکرانے کی کوشش کی تھی اور یہ مسکراہٹ جس قدر بھیانک تھی۔ اس کا اندازہ نہیں ہو
سکتا تھا۔ پھر اس کے حلق سے ایک غرائی ہوئی سی آواز نکلی۔

"ہیلو۔"

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ہیلو۔'' وہ غالباً میری چہکتی آواز سے تھوڑا سا حیران ہوا تھا۔

''کیا حال ہے تمہارا؟''

''پتا نہیں؟''

''کیا مطلب......؟''

''ابھی میں نے اپنے حال پر غور نہیں کیا ہے۔''

''تمہارے گھٹنوں کی چھوٹی چھوٹی خراشوں پر ٹیپ لگا دیئے گئے ہیں۔''

''میں کوئی تکلیف نہیں محسوس کر رہا۔''

''سپر مین ہو؟''

''بالکل نہیں۔''

''چلو آؤ باہر آؤ۔'' اس نے کہا۔

''بہتر ہے اس وقت میں تمہارے احکامات ماننے پر مجبور ہوں۔''

''یہ رائفل دیکھو۔ اپنے ہاتھ میں لے کر دیکھو۔''

''نہیں یہ تمہارے ہاتھ میں ہی اچھی لگتی ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ پھر اس نے کہا۔

''اگر تم یہ رائفل لینے کے لئے ہاتھ بڑھاتے تو جانتے ہو میں کیا کرتا؟''

''اول تو تم رائفل میرے ہاتھ میں دیتے ہی نہیں۔ دوسری بات یہ میں ایسی کوشش نہیں کرتا۔''

''یہ پوچھو کہ اگر تم یہ کوشش کرتے تو میں کیا کرتا؟''

''یہ پوچھنا ضروری ہے؟''

''ہاں ضروری ہے۔'' وہ پاگلوں کی طرح غرایا اور اچانک ہی مجھے احساس ہوا کہ اس نامکمل چہرے میں کوئی خاص بات ہے۔ اس کی آنکھوں میں دیوانگی کی جھلک تھی۔ میں نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''تم کیا کرتے؟''

''میں سب سے پہلے تمہارے پیٹ میں لات مارتا اور اس کے بعد تمہارے چہرے کو اپنے شانے پر رکھ کر تمہیں رائفل کی نال پر رکھ کر دے مارتا۔ اسٹیو آنن کے بارے میں جانتے ہو۔''

''نہیں''۔

''میرا پیرو ہے۔ چلو باہر نکلو۔'' میں سچ مچ اب اس بات پر یقین کر چکا تھا کہ میں کسی دیوانے کے قبضے میں ہوں۔ باہر نکل کر اس نے کہا۔

''تم نے اگر بھاگنے کی کوشش کی تو ہم سب سے پہلے تمہیں دونوں ٹانگوں سے محروم کر دیں گے۔ اگر تمہاری ایک ایک ٹانگ میں آٹھ آٹھ گولیاں اتر جائیں تو ہڈی چور چور ہو جائے گی اور اس طرح کہ دوبارہ کوئی ماہر سے ماہر ڈاکٹر بھی ان ہڈیوں کو جوڑ نہیں سکے گا۔''

''مجھے معلوم ہے کہ آٹھ آٹھ گولیاں چلنے کے بعد ہڈیاں سولہ سولہ ہو جاتی ہیں۔''

''چلو آگے بڑھو۔'' میں خاموشی سے اس دروازے سے باہر نکل آیا۔ دروازے کے دوسری جانب ایک بڑا سا کمرا تھا جس میں تیز روشنی جل رہی تھی۔ اس کے بعد ایک اور کمرا اور پھر ایک ایسا حصہ جہاں تھوڑے ہی فاصلے پر غالباً وہی ویگن کھڑی ہوئی تھی جس سے ہیری کی کار کو ٹکر مار کر اسے گرایا گیا تھا۔ ویگن کے پاس دو آدمی اور کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے ویگن کا عقبی دروازہ کھول دیا اور مجھے اندر بٹھا لیا گیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک شخص بیٹھ گیا۔ وہ رائفل بردار جس سے میری پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ میرے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ پھر دوسرا آدمی ڈرائیور کے برابر بیٹھا اور ویگن اسٹارٹ ہو کر چل پڑی۔ بہت ہی شاندار چیز تھی یہ ویگن انجن بے آواز تھا اور وہ لوگ بالکل خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ تھوڑی دیر کے بعد ویگن بلندی پر چڑھنے لگی ہے۔ اس کا شاندار انجن اپنی ذرا بھی آواز نہیں پیدا کر رہا تھا۔ شاندار کوالٹی تھی۔ بہرحال بیوک جیسی بڑی گاڑی کو ٹکر مار کر پھینک دینے والی گاڑی معمولی تو نہیں ہو سکتی۔ میں البتہ اب یہ غور کر رہا تھا کہ آنے والے وقت میں کیا ہونے والا ہے۔ سارا کھیل چوپٹ ہو گیا تھا فی الحال اب نئے سرے سے یہ دیکھنا تھا کہ آگے کے معاملات کیا رہتے ہیں لیکن صورت حال کی خوف ناک کیفیت کا مجھے بھرپور احساس ہو گیا تھا اور میں خاموشی سے یہ سفر کر رہا تھا ابھی کسی طرح کی جدوجہد کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ صورت حال انتہائی سنگین تھی۔

میں یہ بھی محسوس کر رہا تھا کہ یہ لوگ مجھے کس جگہ لے جا رہے ہیں اور میں پارکونا کے کون سے علاقے میں ہوں۔ سفر چونکہ خاصا طویل رہا تھا۔ اس لئے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ کم از

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کم سفر شہری آبادی تک محدود نہیں رہا ہے بلکہ خاصے طویل راستے پر چلنے کے بعد بلندیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ چڑھائی پر گاڑی کافی دیر تک چلتی رہی تھی۔ آخر کار وہ رک گئی اور ان لوگوں نے مجھ سے نیچے اترنے کے لئے کہا۔ میں نے ان کی ہدایت پر عمل کیا تھا اور ایک لمحے کے اندر یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ کوئی بھی جگہ ہے انتہائی بلندی پر ہے۔ میرے سامنے ایک عظیم الشان عمارت تھی جس کا طرز تعمیر انتہائی قدیم تھا۔ پہاڑی پتھروں کو تراش کر انہیں جوڑا گیا تھا اور ان سے یہ عمارت بنائی گئی تھی۔ ان پر کائی لگی ہوئی تھی لیکن عمارت خاصی مضبوط معلوم ہوتی تھی۔ وہ لوگ مجھے مختلف راہداریوں سے گزارتے ہوئے آخر کار ایک دروازے تک لائے قرب و جوار کی دیواریں بھی ان ہی پتھروں سے بنی ہوئی تھیں اور بہت سنسنی خیز نظر آرہی تھیں۔

دروازہ کھول کر مجھے اندر داخل کر دیا گیا اور اس کے بعد بغیر کچھ کہے سنے دروازہ بند کر دیا گیا۔ میں نے اندر کا ماحول دیکھا۔ کمرے کا فرش اور دیواریں نم آلود تھیں اور اس کمرے کی کل کائنات ایک بڑی سی میز اور ایک کرسی تھی۔ میز پر دو چھوٹی چھوٹی موم بتیاں جل رہی تھیں جن کی وجہ سے ماحول بے حد پراسرار نظر آرہا تھا۔ پھر میں نے یہ سوچا کہ بیٹھنے کے لئے کرسی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ لیٹنے کو دل چاہے تو یہ زمین اور پھر یہ خوف ناک عمارت، ممکن ہے زمانہ قدیم میں یہ کوئی قید خانہ ہی ہوتا لیکن پھر میں نے اپنے اس خیال کی تصدیق کر لی۔ اتنے اچھے لوگ بہت کم ہوا کرتے تھے۔ جو قید خانے بھی اس قسم کے بنائیں۔ قید خانہ نہیں یا تو اس وقت یہ عمارت فوجی تحویل میں ہے چونکہ اپنے جائے وقوع کے لحاظ سے یہ ایک بہترین جگہ تھی جہاں فوجی میٹنگیں وغیرہ کی جا سکتی تھیں اور چونکہ اس وقت صورت حال ایسی ہی تھی۔ اسکائی لینڈ کی حکومت ان باغیوں کے خلاف کمر بستہ تھی۔ جنہوں نے اسلحہ فیکٹریاں اڑانے کا کام سنبھالا ہوا تھا۔ یہ باغی صرف بیرونی لوگ تو نہیں ہوں گے بلکہ اندرونی طور پر بھی ان میں کچھ لوگ مصروف عمل ہوں گے۔ اب جو کچھ بھی ہوگا سامنے آ جائے گا۔

کافی دیر تک میں اس کرسی پر بیٹھا پگھلتی ہوئی موم بتیوں کو دیکھتا رہا تھا۔ پھر دروازے پر آہٹیں سنائی دیں۔ اس کمرے میں چھت کے قریب بنے ہوئے دو چھوٹے چھوٹے چوکور روشن دانوں کے علاوہ اور کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جس سے کوئی داخل ہو یا باہر جا سکے۔ سوائے اس بیرونی دروازے کے دروازہ آہستہ آہستہ کھلا اور میں نے ایک بہترین جسامت کے آدمی

کو دیکھا جو دروازے میں کھڑا ہوا تھا اس کے پیچھے دو افراد مشعلیں اٹھائے ہوئے کھڑے تھے وہ آگے بڑھا اور بالکل نپے تلے قدموں سے بالکل فوجی کے سے انداز میں میرے سامنے پہنچ گیا۔ اس کی آواز بے حد گونج دار تھی اور اس کی سر کی ہڈی توڑ کر اسے دیکھنے والی بڑی بڑی آنکھیں لیکن وحشت کی چمک لئے ہوئے۔

''ممکن ہے تم میرے بارے میں جانتے ہو اور اگر نہیں جانتے تو میں تعارف کرانے میں کوئی دقت نہیں محسوس کرتا میرا نام ڈیوڈ فورمین ہے اور میں حکومت اسکائی لینڈ کا وزیر دفاع ہوں۔''

میرے سر سے لے کر پاؤں تک گرمی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ گویا میرا اندازہ بہت درست نکلا تھا۔ میں نے اپنے چہرے سے البتہ کسی کیفیت کا اظہار نہیں ہونے دیا۔ اس نے کہا۔

''اور یہ بات میرے علم میں آ چکی ہے کہ تم لوگ اسکائی لینڈ کے خلاف ہونے والی کارروائیوں میں شریک ہونے کے لئے بیرونی دنیا سے آئے ہو۔ مزید معلومات کے تحت یہ پتا چلا ہے کہ زیمرس نامی کسی آرگنائزیشن سے تمہارا تعلق ہے۔ زیمرس کے بارے میں کافی تفصیلات معلوم ہو چکی ہیں ہمیں اور اس دوران ہم نے تمہارے بارے میں مکمل تفصیلات معلوم کی ہیں۔ تمہاری سربراہ ایک عورت ہے اور وہی زیمرس کے تمام معاملات کو کنٹرول کرتی ہے یہاں پر تمہارے علاوہ کسی اور شخص کو کارروائیاں کرتے نہیں دیکھا گیا ہے۔ یا تو تم زیمرس کے کوئی اہم اور سرگرم کارکن ہو۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں سوچا جا سکتا۔ ایک اچھے انسان کی حیثیت سے اور ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جو اپنی کارروائیوں کی بازی ہار چکا ہو اور اپنے دشمن کا قیدی ہو اور ساتھ ساتھ ہی عقل مند بھی ہو۔ کیا تم ہمیں یہ بتانا پسند کرو گے کہ زیمرس کی سربراہ کہاں ہے؟ تم لوگ یہاں کتنے افراد کارروائی کر رہے ہو اور ان کا قیام کہاں ہے۔ زیمرس کی سربراہ کا اسکائی لینڈ سے کیا سمجھوتا ہوا ہے۔ یہ تمام باتیں ہم تم سے معلوم کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ تم ان باتوں کا جواب دو گے۔

اب اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا کہ میں بھی اپنی اصل حیثیت میں آ جاؤں۔ چنانچہ ایک لمحے کے اندر اندر میرے ذہن سے خوف کے تمام پردے ہٹ گئے۔ فطری طور پر انسان کسی بات سے متاثر ہوتا ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ بہرحال ایک انسان ہے، لیکن جب مجھ جیسا شخص اپنے آپ کو سنبھال لے تو سامنے والے کے لئے خاصی مشکلات پیدا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہو جاتی ہیں۔ خاص طور سے یہ بات جان کر کہ وہ میری اندر کی گہرائیوں سے ناواقف ہے یہ نہیں جانتا کہ میں زیمرس کے علاوہ بھی اور بہت کچھ ہوں۔ میں نے کہا۔

''سر آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی اور افسوس اس بات کا ہے کہ مجھے اس طرح یہاں لایا گیا۔''

''ایک منٹ، ایک منٹ۔'' اس نے میری بات کاٹ کر انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔

''جی سر۔''

''یہ الفاظ بالکل مت کہنا کہ تمہارا تعلق زیمرس سے نہیں ہے۔''

''اگر آپ اس کا حکم دیتے ہیں تو میں یہ الفاظ نہیں کہوں گا۔''

''شٹ اپ۔ بہت زیادہ چالاک بننے کی کوشش مت کرو۔''

''ٹھیک ہے۔ سر مجھے بتا دیجئے کہ میں کیا بننے کی کوشش کروں؟''

''دیکھو مائی ڈیئر، تمہارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ تمہیں خود بھی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ اب تم کس کیفیت میں ہو اور یہ بھی اندازہ ہو گیا ہوگا تمہیں کہ ہم تمہیں بلاوجہ ہی گرفتار کر کے نہیں لائے تمہیں کار ٹمپل میں دیکھا گیا۔ ایک لڑکی تمہارے ساتھ تھی، کار ٹمپل میں جو کچھ ہوا وہ تمہارا ٹیسٹ تھا۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ہمارے چند آدمیوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے اور ہم تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے تو بے وقوفی ہے تمہاری، تمہیں بھون کر رکھا جا سکتا تھا لیکن ہم پہلے ٹیسٹ کرتے ہیں کارکردگی دیکھتے ہیں پھر شخصیتوں کا اندازہ لگاتے ہیں۔ جہاں تک ان چند افراد کی ہلاکت کا مسئلہ ہے تو تم یہ سمجھ لو کہ وہ ہمارا میٹریل تھے۔ جو بہرحال کسی نہ کسی کام میں استعمال ہوتا ہے اور اس کا استعمال ہو جانا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔''

میں اس شخص کی گفتگو کے انداز کو دیکھ رہا تھا اس نے اپنا تعارف نہایت اطمینان سے کرا دیا تھا اور رفتہ رفتہ یہ بات یاد آ رہی تھی کہ اسکائی لینڈ کے اخبارات کا سرسری طور پر جائزہ لیتے ہوئے میں نے ڈیوڈ فورمین کی تصویر بھی دیکھی تھی اور اس کے عہدے کے بارے میں بھی مجھے علم تھا کہ وہ اسکائی لینڈ کا وزیر دفاع ہے بلکہ کبھی کسی مرحلے پر کسی نے مجھے اس کے بارے میں کوئی بات بھی کی تھی۔ جو اس وقت مجھے یاد نہیں تھی مجھے اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''اور سنو روایتی انداز میں اپنی زبان بند رکھ کر ہمیں تشدد کے لئے مجبور نہ کرو۔ ہمارے تشدد کا انداز بھی تمہیں اتنا پسند آئے گا کہ تم دل ہی دل میں تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکو گے۔

یہاں تک ہمارا معاملہ ہے تو میں تمہیں بتاؤں کہ ہمارے لئے تمہاری زبان کھلوانا آسان ترین کام ہے اور جہاں تک میرا تعلق ہے میں یعنی ڈیوڈ فورمین، تو تم یہ سمجھ لو کہ میں اسی کام کا ماہر ہوں۔ یہ میری شخصیت کا دوسرا روپ ہے۔''

''آپ مسلسل مجھے خوف زدہ کئے جا رہے ہیں مسٹر فورمین!'' میں نے بغیر کسی لچک کے کہا اور اب اس کا پارہ چڑھنے لگا۔ وہ بولا۔

''تم خود کو بہت زیادہ پر اعتماد بنا کر پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہو لیکن تم اصلیت کو نہیں جان رہے جیسے کوئی مقصد نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے تو انسانیت کے بہت سے پہلو نظر انداز کرنے پڑتے ہیں اور ہم اس وقت اسی عالم میں ہیں۔ حکومت اسکائی لینڈ اس وقت جن لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ اسکائی لینڈ کے باشندوں کے صحیح ترجمان نہیں ہیں۔ وہ اپنے مفادات کے لئے کام کر رہے ہیں اور یہ بات ہوش مند حلقوں میں اچھی طرح محسوس کر لی گئی ہے کہ وہ اسکائی لینڈ کے وفادار نہیں ہیں جب کہ ہم یہاں کے نوے فیصد عوام کے ترجمان ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم عوامی پیمانے پر کام کر رہے ہیں۔''

''خیر آپ خود یہ بات تسلیم کر چکے ہیں مسٹر فورمین کہ ہم لوگوں کا تعلق بیرونی دنیا سے ہے۔ ہم آپ کے اندرونی معاملات کو نہیں جانتے۔ البتہ اتنا میں ذاتی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ جب کسی طرح کی بغاوت شروع ہوتی ہے تو اس بغاوت کو ہوا دینے کے لئے باغیانہ عمل کرنے والے اسی قسم کی کہانیاں تراشتے ہیں۔ عوام کو ان راستوں پر لانے کا یہی ایک طریقہ تو ہوتا ہے۔'' میرے ان الفاظ پر وہ حقارت سے مسکرایا اور بولا۔

''ٹھیک ہے تم اس کے علاوہ اور کیا تبصرہ کر سکتے ہو؟''

''تبصرے کی بات نہیں اگر تم عوامی نمائندے ہو تو پھر وہ اسلحہ فیکٹریاں تباہ کرنے کا کیا جواز ہے؟'' وہ تو تمہاری اپنی ہی ملکیت ہیں اور اپنا نقصان کر کے کیا تم اسکائی لینڈ کے بقول تمہارے نوے فیصد عوام کی نمائندگی کر رہے ہو؟'' ڈیوڈ فورمین نے ایک لمحہ کے لئے آنکھیں بند کر لیں۔ غالباً وہ یہ فیصلہ کر رہا تھا کہ وہ اس جواب میں کیا کہے۔ پھر وہ بولا۔

''گویا تم نے اس بات کا اظہار کر کے اپنی بے پناہ واقفیت کو منظر عام پر لانے کا فیصلہ کیا۔ خیر میں بھی تمہیں اسی پیمانے پر جواب دوں گا۔ اسلحہ فیکٹریاں تباہ کرنے کا فیصلہ کسی قدر نا سمجھ لوگوں کا تھا اور جب ہماری دوسری ٹیم نے اس کارروائی کے انتظامات سنبھالے تو یہ سلسلہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ترک کر دیا گیا کیونکہ واقعی یہ سب ایسے ہی تھا۔''

''گڈ! ویسے میرے خیال میں مسٹر ڈیوڈ فورمین آپ سب لوگ ڈان ہولی کیمرس
زیر اثر کام کر رہے ہیں۔''

''تمہیں اتنی زیادہ گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں لیکن اگر یہ جاننا چاہتے ہو کہ
ہولی کیمرس اور میرا معاملہ کیا ہے تو یوں سمجھ لو کہ وہ میرا دست راست ہے۔

''میں تو صرف عرض کر رہا تھا.........''

''تم کچھ عرض نہیں کرو گے۔تم صرف سنو گے۔''

''جی سنائیے۔''

''بہت جلد اسکائی لینڈ میں حکومت تبدیل ہو جائے گی۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ کرائے
قاتل ہو کر تم ایک بڑی آرگنائزیشن کو ختم کر سکتے ہو تو ایک ہوش مند انسان کی حیثیت سے
بتاؤ کہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے؟''

''مسٹر ڈیوڈ فورمین! میں بہت معمولی سا آدمی ہوں لیکن اتنا جانتا ہوں کہ جن لوگو
آپ نے ان کاموں کے لئے مخصوص کیا ہے وہ اس کی اہلیت نہیں رکھتے اور اس کا سب
بڑا ثبوت میں آپ ہی کے الفاظ میں آپ کو دے سکتا ہوں۔ یعنی یہ کہ مجھے قتل کرنے کی کو
کی گئی تھی آپ اپنی ناکامی چھپانے کے لئے اسے صرف ٹیسٹ کہتے ہیں کہہ لیجئے! لیکن میں
جانتا ہوں کہ کوشش پوری پوری کی گئی تھی۔''

''خیر جو کچھ جانتے ہو یا جو کچھ سمجھتے ہو ہم اس کی بات بالکل نہیں کریں گے اور اب
ساری کہانی میرے سامنے دہرانے کے بجائے تم مجھے یہ بتاؤ کہ زیمرس نے اپنا ہیڈ کوارٹر کہ
بنایا ہے؟ کون سے شہر میں کام کر رہے ہو تم لوگ پارکونا میں کتنے افراد کام کر رہے ہیں
کہاں کہاں ہیں؟''

''ٹھیک ہے اب آپ یہ سمجھ لیجئے کہ میں آپ کو اس سلسلے میں کچھ نہیں بتانا چاہتا۔ ا
جانتا بھی ہوں تو کم از کم آپ سے اس موضوع پر بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔''

''ٹھیک! میں نے کہا تھا نا کہ میری اذیت رسانی کا طریقہ ذرا بالکل مختلف ہے۔ چلو
شروع کر دو اور پہلے اسے اچھی طرح مارو اور اس کے بعد اسے میرے سامنے پیش کرو
آگے بڑھنے والے دو افراد تھے۔ وہ دونوں میرے قریب پہنچے۔ ایک نے میرے بالوں

ڈالنے کی کوشش کی لیکن میرے دونوں ہاتھ پھیلے اور میں نے اس کی دونوں کنپٹیوں پر اپنا
ل دکھا دیا۔ میرے ہاتھوں کی ہتھیلیاں کنپٹیوں پر دونوں طرف سے اس کے پڑی تھیں اور
ے حلق سے ایک دل خراش چیخ نکل گئی تھی۔ پھر میرا ایک گھٹنا دوسرے آدمی کے پیٹ پر
اور وہ چیخ مار کر دوہرا ہو گیا۔ اس کے جھکتے ہی میں نے کراٹے کا کھڑا ہاتھ اس کے سر پر مارا
وہ اوندھے منہ زمین پر آ رہا ان دو افراد کی کارروائی کے بعد اچانک ہی دروازے نے گارڈ
شروع کر دیئے اور اس وقت میرے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ میں
پر اپنی دہشت بٹھا دوں چنانچہ میں نے اپنے عمل کے اس حصے کو تازہ کیا جس کی مجھے قدیم
ہ قبل تربیت دی گئی تھی اور جن لوگوں نے یہ تربیت دی تھی ان ہی کے زیر تحت آج بھی میں
ہی پر وہ داؤ استعمال کر رہا تھا۔

یہ ایک دلچسپ بات تھی۔ روز آرگنائزیشن کے زیر تحت یہ تمام کارروائی ہو رہی تھی۔ میں
آرگنائزیشن کا نام لے سکتا تھا لیکن بات اس وقت خطرناک ہو جاتی کیونکہ ان لوگوں کو یہ
س ہوتا کہ زیمرس کا ایک رکن یہ بات کیسے جانتا ہے کہ اسکائی لینڈ کی بغاوت کے پس
ت روز آرگنائزیشن کا منحوس منصوبہ کام کر رہا ہے لیکن روز آرگنائزیشن کی ہی دی ہوئی
یت سے لمحوں کے اندر اندر میں نے وہاں انسانوں کے ڈھیر لگانا شروع کر دیئے کراہیں
یں گونج رہی تھیں اور بے ہوش ہونے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔ البتہ یہ جاننے کے
ہ کہ سامنے سے آکر وہ لوگ مجھ پر قابو نہ پا سکتے۔ دوسری کارروائی کی گئی۔ یہ میں نہیں دیکھ سکا
کہ یہ کارروائی ڈیوڈ فورمین کے کہنے پر کی گئی ہے یا پھر میرے ہاتھوں مار کھانے والوں میں
ے ہی کسی نے یہ عمل کر ڈالا ہے۔

میرے سر کی پشت پر ایک زوردار ضرب پڑی تھی اور اس کے بعد میں فضا میں تیرنے لگا
یہاں تک کہ میں فضا میں ہی ڈوب گیا اور پھر جب میں ڈوب کر ابھرا تو پتھروں سے بنے
ئے ایک اجنبی کمرے میں پڑا ہوا تھا اور میرے چاروں طرف چھوٹی چھوٹی سلاخوں والی
ڑکیاں تھیں۔ کچھ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے میں انتہائی بلندی پر بنے ہوئے ایک کمرے میں
ہوا ہوں کیونکہ کھڑکیوں سے جو کچھ نظر آ رہا تھا وہ بالکل قریب موجود بادلوں کے علاوہ اور
ھ نہیں تھا۔

میں اب بہت زیادہ کمزوری محسوس کر رہا تھا تو میں نے محسوس کیا کہ میرے ہاتھوں میں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

انتہائی وزنی پتھر بندھے ہوئے ہیں۔ ایک عجیب وغریب انداز تھا یہ قید کا یعنی مجھے کسی نہیں باندھا گیا تھا بلکہ کلائیوں میں لوہے کی پٹیاں فٹ کر کے ان کے کنڈوں سے و باندھ دیئے گئے تھے۔ اتنے وزنی کہ میں آسانی سے انہیں ان کی جگہ سے نہیں ہلا سکتا تھ کیفیت پیروں کی بھی تھی پھر میں زور سے چیخا۔

''کوئی ہے.....؟، یہاں کوئی ہے۔'' ادر دو لڑکیاں اندر آ گئیں۔ انہوں نے صورت لباس پہنا ہوا تھا اور پورا پورا میک اپ کیا ہوا تھا۔ ان کے چہرے بے حد حسین بڑے نازک تھے۔ انہوں نے اپنے پیروں میں خاص قسم کے بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ کے ساتھ بوٹوں کا یہ انداز میری سمجھ میں نہیں آیا تھا وہ اندر آئیں تو میں نے ان میں سے کہا۔

''مجھے پانی پلاؤ۔'' میرے الفاظ سن کر وہ ہنس پڑی اور اس نے میرے پیٹ ٹھوکر ماری۔

''پانی۔'' وہ بولی اور اس کے بعد انہوں نے کمرے میں رقص کرنا شروع کر پورے کمرے میں تھرکتی پھر رہی تھیں۔ تو ان میں سے ایک نے بالکل سر کی پشت جوتے کی ٹھوکر سے ایک ضرب لگائی اور میرے منہ سے چیخ نکل گئی۔ بلاشبہ اب یہ بات کرنے میں مجھے عار نہیں تھی کہ ڈیوڈ فورمین کا تشدد کرنے کا طریقہ بہت عجیب تھا۔ لڑکیاں رقص کرتے ہوئے میرے جسم پر ٹھوکریں مار رہی تھیں اور مجھے یوں محسوس ہوتا تھ ہر ٹھوکر اپنے وزن سے ہزار گنا زیادہ طاقت رکھتی ہو۔ پھر میں نے ڈیوڈ فورمین کو دیکھا وہیل چیئر پر بیٹھا نظر آیا تھا اور دو آدمی اسے آگے بڑھا رہے تھے۔ میری حیرت کی انتہا پہلے تو میں نے ڈیوڈ فورمین کو بالکل تندرست وتوانا اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے دیکھا وہیل چیر پر کیسے پہنچ گیا لیکن اندازہ یہ ہوا کہ وہ بہت بڑا ڈرامہ باز تھا۔ قریب پہنچ کر و چیئر سے نیچے اترا ایک لمحہ مجھے گھورتا رہا اور اس کے بعد میرے قریب ہی اکڑوں بیٹھ گیا اس نے میرے بالوں میں انگلیاں ڈالیں اور انہیں اپنی مٹھی میں جکڑ لیا۔ وہ مجھے زور زو جھنجھوڑنے لگا اور اس کے بعد اس کے الٹے ہاتھ کا تھپڑ میرے منہ پر پڑا اور شاید میرا کہیں سے پھٹ گیا کیونکہ سیال نمی کے ساتھ ہی میرے منہ میں نمک کا ذائقہ کھل گیا اس نے کہا۔

ہاں زیمرس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے؟ اور یہاں کتنے افراد کام کر رہے ہیں۔''

بے وقوف ہو تم، اگر تم سمجھتے ہو کہ اس طرح سے کچھ معلوم کر سکتے ہو تو ٹرائی کرتے میرے ان الفاظ کے جواب میں وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا۔

بے بس انسان جب کبھی ضد پر آ جاتا ہے تو اچھی طرح مار کھانے کے بعد ہی بولتا ہے ا تجربہ چلو تم رک کیوں گئیں؟'' اور اس کے بعد وہ پیچھے ہٹ گیا اور وہیل چیئر پر جا ہوں نے وہیل چیئر پیچھے ہٹا لی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سخت اذیت دے کر اور انداز اختیار کر کے کسی شخص کو نفسیاتی الجھن کا شکار آسانی سے کر سکتے تھے اور بار بار ں اس اذیت کو محسوس کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ میرے سر میں چکر آنے لگے کئی ٹھوکریں مر پر پڑی تھیں۔ میری آنکھیں چڑھنے لگیں اور مجھے یہ احساس ہوا کہ میرا ذہن ڈوبتا ، لیکن چند ہی لمحوں کے بعد انتہائی یخ پانی میرے بدن کو بھگو گیا۔ میری آنکھیں خود بخود ں۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص بالٹی لئے ہوئے کھڑا ہے اور برف کی طرح سرد پانی میرے جسم پر ڈالا ہے۔ میرے ہوش میں آتے ہی ڈیوڈ فورمین کی آواز پھر ابھری۔

زیمرس کی سربراہ کیا اسکائی لینڈ میں موجود ہے؟ اس وقت پارکونا میں تمہارے کتنے م کر رہے ہیں۔ جواب دو۔''

تھو۔'' میں نے اس کے منہ پر تھوکنے کی کوشش کی لیکن میرا تھوک اس کے منہ پر نہیں تہ خون کی دھار میرے منہ سے نکلی تھی۔

ٹھیک ہے کام کرتے رہو لیکن سچویشن بدل دو۔'' اور پھر یہ سچویشن بدل دی گئی۔ وہ ں کے دو برتن لے کر آ گئے تھے۔ یہ برتن انہوں نے میرے کانوں کے گرد بجانا شروع ے اور ان کی جھنجھناہٹ میرے سارے وجود کو تباہ کرنے لگی لیکن اب صورت حال ہو گئی تھی۔ میں اب ذاتی طور پر ان تمام باتوں کو محسوس کر رہا تھا اور ان سے ہار ماننے کا یہ ہے کہ دانش منصور ان سے شکست کھا گیا۔ ایک بار پھر انہوں نے اپنے اس عمل کو ڈیوڈ فورمین تعریفی لہجے میں بولا۔

مائی ڈیئر تم جو کوئی بھی ہو میں تمہاری قوت برداشت کی داد دیتا ہوں۔ اگر تم زیمرس م کارکن ہو تو اب ذرا میں اپنے سوالات کے انداز بدل رہا ہوں۔ مجھے یہ بتاؤ کہ ے تمہارا کوئی روحانی رشتہ ہے۔ میں نے سنا ہے کہ زیمرس ایک قبیلے کا نام ہے اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

قبیلے کے افراد زیبرس کے سربراہ کے عقیدت مند ہیں۔ کیا تم صرف عقیدت کی
اذیتیں برداشت کر رہے ہو؟ یا اس کے پس منظر میں دولت ہے۔ اگر دولت ہے تو
کتنی دولت ہے؟ تم جیسا آدمی ہمیں درکار ہے جو اپنے مقصد کے لئے اتنا مخلص
صرف اپنے مقصد کے لئے مخلص ہو اور یہ اذیتیں برداشت کر رہے ہو تو اطمینان ر
اس معاوضے سے بیس گنا معاوضہ زیادہ ادا کریں گے اور تمہیں اپنے ساتھ شامل کر
جواب دینا پسند کرو گے؟'' میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلائی جیسے کہنا چاہتا ہو
میں اس کا جواب دینا پسند کروں گا۔ وہ خوشی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور نیچے آ کر میر
رک گیا۔ پھر بولا۔

''بلاوجہ اتنی اذیت اٹھائی تم نے۔ پہلے ہی سودے کی بات کر لیتے۔ ہاں بولو
پہلے مجھے اس بات کا جواب دو کہ کیا تم میری یہ پیش کش قبول کرنے کے لئے تیار ہو
میں نے کچھ بولنے کی کوشش کی لیکن منہ میں خون بھرا ہوا تھا۔ نہیں بول سکا
سمجھا کہ میری آواز کمزوری کی وجہ سے نکل نہیں پا رہی چنانچہ ایک بار پھر وہ وہیل چ
کر میرے پاس آیا اور جھک کر مجھ سے پوچھنے لگا۔

''ہاں جواب دو۔'' اور اس بار میں نے ایک مخصوص انداز میں اپنے منہ
ہوئے خون کی پھوار اس کے منہ پر اچھال دی تھی اور اس کے نتیجے میں کیا ہوا تھا
مہلت مجھے نہیں مل سکی تھی۔ میں اپنی اس بے ہوشی کا شکر گزار تھا جس نے مجھے اس
دور کر دیا تھا لیکن مصیبت بہت جلد پھر سے مجھ پر نازل ہو گئی۔ میں ہوش میں آ گیا
ہوش میں آیا تو میں نے ایک عجب سی خوشبو اپنے ناک سے ٹکراتے ہوئے محسوس
رات گزر چکی تھی۔ صبح ہو گئی تھی لیکن وہ بے سود میرے بدن سے چپکی ہوئی لیٹی تھی۔
سے آنکھیں پھاڑے رہ گیا۔ اپنے محسوسات پر غور کیا۔ یہ اندازہ لگانے کی کوشش ک
میں ہوں بھی یا نہیں۔ عالم بے ہوشی میں کہیں کوئی بے تکا خواب تو نہیں دیکھ رہا لیکن
نہیں درحقیقت ایک خوبصورت سی نوعمر لڑکی تھی۔ عمر انیس یا بیس سال کے قریب ہو
بے تکلف انداز میں گہری نیند میرے بستر پر سو رہی تھی کہ ہوش و حواس ساتھ ہی
اور حیرت کی بات یہ تھی کہ بدن کے نیچے انتہائی نرم بستر محسوس ہو رہا تھا۔
واقعی میں نے دل میں سوچا کہ ڈیوڈ فورمین کے اذیت دینے کے انداز دو

ہیں۔ یہ بھی شاید کوئی اذیت ہی تھی جو مجھے دی گئی تھی اور کچھ اور باتیں بھی میں نے
جنہیں الفاظ میں لانا ذرا مشکل کام ہے۔ بس میں نے اس اور نئی اذیت کو آہستگی
بدن سے دور کیا اور دحشت زدہ انداز میں مسہری کے دوسری جانب سے اٹھ گیا۔
ت زدہ نگاہیں چاروں طرف کا جائزہ لے رہی تھیں۔ ڈریس اسٹینڈ پر مجھے اپنا لباس
آ گیا۔ سب سے پہلے میں نے اپنے جسم کو تہذیب سے آشنا کیا اور اس کے بعد
کی جانب دیکھا یہ سوچنا بھی فضول تھا کہ دروازہ کھلا ہوا ہو گا۔ بس میں قیدی تھا اور
کا احساس میرے دل میں موجود تھا۔

میں نے اس لڑکی کی جانب دیکھا اور یہ دیکھ کر میں تھوڑا سا سنبھل گیا کہ وہ بھی
تھی۔ اس کے نقوش پرکشش لیکن آنکھیں کسی قدر چھوٹی تھیں۔ البتہ ان کا چھوٹا ہونا
کے حسن میں اضافہ کر رہا تھا اور وہ اس وقت اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے مجھے دیکھ

''کون ہو تم۔'' میں نے سوال کیا۔

''ڈریلا۔ ڈریلا مورگن۔'' اس نے جواب دیا۔

''یہاں کیوں آئی ہو؟''

''کیا مطلب......؟''

''مطلب یہ ہے کہ تم یہاں۔''

''ہاں۔ ہاں آگے بولو۔'' اس نے بے غیرتی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دیکھو میں ہاتھ پاؤں سے آزاد ہوں پر چونکہ انہوں نے مجھے زخمی کر دیا ہے۔ یہ ان کا
ہے اور یہاں وہ جو دل چاہے کر سکتے ہیں۔ باہر کی دنیا میں اب بھی مجھے اگر چھوڑ دیا
تو تم یوں سمجھ لو کہ میں ان میں سے آدھے ختم کر دوں گا۔ مجھے سب سے زیادہ اذیت ان
اس سے ہوتی ہے۔''

وہ ہنس پڑی اور اس نے کہا۔

''وہ لوگ تمہیں اذیت ہی تو دینا چاہتے ہیں۔''

''اور تم ان کی آلہ کار ہو۔''

''دیکھو اب صورت حال بالکل بدل گئی ہے۔ مسٹر ڈیوڈ فورمین نے مجھے ہدایت کی ہے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کہ اپنی ہر کوشش اس بات میں صرف کروں کہ تم ہمارے ساتھیوں میں شامل ہو جاؤ
ساتھ کام کرو۔ تمہیں دنیا کی ہر شے مہیا کی جائے گی تم بہت شاندار شخصیت کے مالک
ڈیوڈ فورمین تم پر اذیتوں کے پہاڑ توڑنے کے باوجود بار بار اس بات کو دہرا رہے ہیں
کی شخصیت ان کے ہاتھ لگی ہے۔ اگر زیمرس کے پورے گروپ میں تم جیسے ہی افراد
تو مسٹر فورمین کا کہنا ہے کہ زیمرس ہمارے مشن کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہو
پلیز میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن پھر بھی میں تم سے درخواست کروں گی کہ اپنے
اذیتیں نہ ڈھاؤ۔ یہ لوگ تمہیں ختم کر دیں گے کیونکہ اتنی شاندار شخصیت کو وہ دشمنوں
نہیں دیکھ سکتے۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہیں مزید نقصان پہنچے۔''

''مگر میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں ڈریلا۔''

''پھر کیا مشکل ہے؟ بس روپوش ہو جاؤ۔ زیمرس کے بارے میں بتا دو انہیں
کے بعد صحت حاصل کر لو۔ پھر ہمارے ساتھ مل کر کام کرو۔ میں تمہیں ایک بات
مستقبل میں ہمیں بڑے عہدہ داروں کی ضرورت بھی ہو گی اور تمہیں بڑے سے بڑا
جائے گا۔ صرف اتنا سا کام کر لو۔ کہ ہمارا یہ مقصد پورا کر دو۔''

''تم یہ بتاؤ کہ اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا۔''

''صرف اور صرف اپنے آدمیوں کا پتا بتا دو۔ زیمرس کی سربراہ کے بارے میں
ویسے میں تمہیں بتاؤں ہمارا ایکشن آج سے تیسرے دن شروع ہو جائے گا۔ فرض کر
لوگ یعنی زیمرس یا اسکائی لینڈ کے دوسرے افراد کوئی لمبی چال بھی چل رہے ہیں
اختتام بالکل قریب ہے۔''

''ایکشن میں کیا کر رہے ہو تم لوگ؟''

''بہت بڑے بڑے لوگوں کی صفائی کچھ ایسی عمارتوں کا خاتمہ، جو اسکائی لینڈ کی
میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ کام پورے اسکائی لینڈ میں شروع ہونے والا ہے
کے لئے ایک عظیم الشان دہشت گردی کا منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔''

''ہم! عجیب سی بات ہے بہت عجیب۔ لیکن بہرحال ایسا کرو تم مجھے تھوڑا سا غور کر
موقع دو۔ اگر تم چاہو تو مسٹر ڈیوڈ فورمین سے کہہ سکتی ہو کہ میں نے صرف تمہارے
مہلت مانگی ہے۔''

میں نے اس کے چہرے پر خوشی کے اثرات دیکھے تھے پھر اس نے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ یہ مہلت کتنی طویل ہو گی؟''

''کتنا وقت دے سکتی ہو تم مجھے؟''

''چوبیس گھنٹے سے لے کر چالیس گھنٹے تک چونکہ اس کے بعد ہمارا ایکشن شروع ہو
گا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ پہلے ایک مرحلہ مکمل کر لیں اس کے بعد دوسرے مرحلے پر کام
لیا۔ اگر ہم نے ایکشن شروع کر دیا تو یقین کرو اس کے بعد ہمیں زیمرس کی پروا نہیں
گی۔''

''ہونہہ، اچھا تو ٹھیک ہے دیکھ لو۔ میں چالیس گھنٹے کے اندر اندر تمہیں جواب دے
گا۔'' میں نے کہا۔

''او کے اور اب یہ سمجھ لو کہ تمہاری شخصیت بدل چکی ہے۔ تم اب ایک معزز مہمان ہو میں
بتائے دیتی ہوں۔''

وہ دروازے کی جانب بڑھی اور سچ مچ مجھے یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ دروازہ کس طرح کھلا
وہ ریموٹ کنٹرول تھا ویسے اس کمرے کا حدود اربعہ بھی ذرا مختلف تھا یہ پتھروں سے نہیں
ہوا تھا بلکہ اس کی دیواروں کی فنشنگ بہت شاندار تھی۔ سارا فرنیچر مسہری وغیرہ۔ دلچسپ
یہ تھی کہ اس کا کوئی جھروکا نہیں تھا بلکہ بس ایک جگہ ایئر کنڈیشنڈ لگا ہوا تھا۔ میں نے ان
چیزوں کا جائزہ لیا اچانک دروازہ پھر کھلا اور آنے والوں سے میرا سامنا ہو گیا سب سے
سفید لباس میں ملبوس ایک ڈاکٹر ٹائپ کی لڑکی تھی۔ اس کے پیچھے دو اور افراد جو میڈیکل
س میں ہی تھے لیکن ان دونوں کے پیچھے چار اور آدمی جو مسلح تھے اور ہر صورت حال سے
کے لئے تیار۔ اس طرح سے سات آدمیوں کا یہ گروپ میرے پیچھے ہٹنے کے بعد اندر
ہو گیا آنے والی ڈاکٹر ٹائپ کی عورت نے مجھ سے کہا۔

''اپنا لباس اتار دو۔''

''شٹ اپ۔''

''کیا......؟''

''کیا بکواس کر رہی ہو تم۔''

''مجھے تمہاری ڈریسنگ کرنی ہے۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ایک منٹ کے اندر یہاں سے بھاگ جاؤ۔''

''سنو پلیز میں ڈاکٹر ہوں۔ مجھ سے کسی طرح کا خوف نہ کھاؤ۔''

''تم سے سب سے زیادہ خوف کھانا چاہئے لیکن تمہارے ساتھ جو یہ لوگ آئے ہیں کیا ہیں؟'' اس نے ایک لمحہ کے لئے مجھے دیکھا پھر پلٹ کر انہیں دیکھا اور اس کے بعد بو

''سب لوگ باہر چلے جاؤ۔'' بہت جرات مندانہ فیصلہ تھا بہت بڑا قدم تھا۔ بہرحا ماننے کی بات ہو وہ ماننی چاہئے۔ ایسا لگا تھا جیسے وہ میری بات سے ذرا بھی خوف زدہ نہ ہو اور نہ اسے میری شخصیت سے کوئی خوف ہو، سوچنا تو پڑتا ہے ایسے کسی کردار کے بارے چنانچہ وہ لوگ باہر چلے گئے۔ ڈریسنگ کا سارا سامان اندر موجود تھا۔ ریموٹ کنٹرول در بند ہو چکا تھا۔ اس ڈاکٹر ٹائپ عورت کے احکامات میں شاید اتنی ہی جان تھی کہ مسلح افراد بھی کوئی تکلف نہ کیا تھا اور فوراً باہر چلے گئے تھے۔ تب وہ مجھے دیکھ کر مسکرائی اور بولی۔

''اب لباس اتار دو۔''

''میرے جسم کا اندرونی حصہ کوئی خاص زخمی نہیں ہے۔''

''پھر بھی میں دیکھنا چاہتی ہوں۔'' اس نے کہا پھر بولی۔

''میں نے تم پر اعتماد کیا ہے براہ کرم مجھے قتل کر دینا۔ میرے اعتماد کو قتل نہ کرنا سمجھے؟'' بڑی سلجھی ہوئی لڑکی یا عورت تھی۔ بہرحال جسم کو جس حد تک اس کے سامنے لا سکا میں نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔ اس نے جو ڈریسنگ کی اور اس کے بعد انجکشن لگایا اس میرے ٹوٹے پھوٹے جسم کو اس طرح تر و تازہ کر دیا جیسے آب حیات میرے وجود میں اتا گیا ہو۔ میں نے شکر گزار نگاہوں سے اپنی اس ڈاکٹر کو دیکھا وہ مسکرا رہی تھی۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ کی انگلیاں سیدھی کیں اور مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ اس کا یہ اشارہ میری میں نہیں آ سکا تھا لیکن بہرحال میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے اپنے دونوں بازو میری میں حمائل کر دیئے۔ میں نے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اس نے اشارے سے کان قریب لانے کے لئے کہا اور میں اس کے قریب آ گیا۔ میں نے حیرانی سے اسے د پھر اس نے اپنے ہونٹ میرے کان سے لگا دیئے اور سرگوشی میں بولی۔

''اسی طرح مجھ سے چپکے کھڑے رہو۔ میں سائنو کا ہوں۔'' میرے جسم کو ایک شدید لگا تھا وہ خاموشی سے مجھے دیکھتی رہی اور میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے، پھر اس نے گر

شارہ کیا اور میں نے کان پھر اس کے ہونٹوں کی طرف کر دیا۔

''میں تم سے جو گفتگو کروں گی وہ اسی سلسلے میں ہو گی مجھے اپنا معالج رہنے دینا۔ تم نے ں گھنٹے کی مہلت مانگ کر جس عقل مندی کا ثبوت دیا ہے میں اس کے لئے تمہاری ذ کو داد دیتی ہوں۔

''ہاں بالکل۔'' میں نے بھی سرگوشی کے انداز میں کہا اور وہ مسکرا کر پیچھے ہٹ گئی۔ کا اس قدر شاندار لڑکی ثابت ہو گی میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ بہرحال اس نے ایک ے اندر اندر اپنی شخصیت کا حصہ مجھ تک پہنچا دیا تھا۔ وہ کہنے لگی۔

''بہت خوب صورت ہیں آپ مسٹر۔''

''کس نام سے مخاطب کروں آپ کو۔''

''تم مجھے ڈینش کہہ سکتی ہو ڈاکٹر۔''

''مسٹر ڈینش میرا آپ سے ایک مطالبہ ہے۔''

''کیا؟''

''اتنے خوب صورت بدن کو داغ دار کرنا میں سمجھتی ہوں مناسب نہیں ہے۔ ایک ڈاکٹر یثیت سے میں آپ سے یہ بات کہہ رہی ہوں۔ اس جسم کی حفاظت کیجئے۔''

''میں نے کہیں کانٹوں دار جھاڑیوں میں چھلانگ نہیں لگائی بلکہ میرے جسم پر یہ داغ ہی لوگوں کے دیئے ہوئے ہیں۔''

''میں یہی چاہتی ہوں کہ مزید داغ آپ کے جسم پر نہ پڑنے پائیں۔ آپ ان لوگوں کو یں تفصیل سے بتا دیں کہ زیبرس کہاں کہاں مقیم ہیں۔ ان کے کوڈ ورڈز ان سے رابطہ کا یہ زیبرس کی سربراہ، یہ تمام چیزیں آپ انہیں بتا دیں۔ آپ دیکھئے اس کے نتیجے میں آپ یا کیا ملتا ہے۔ ہم لوگ دوستوں کو بھرپور جواب دیتے ہیں اور ہماری دوستی ایک حسین قل میں جس قدر معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔''

''میں نے کہا ہے کہ مجھے غور کرنے کا موقعہ دیا جائے۔''

''حالانکہ یہ عقل مندی کی نشانی نہیں ہے۔ بھلا اتنی شاندار پیشکش پر غور کرنے کا کیا ہے؟ اس کے باوجود اگر آپ اس بات سے مطمئن ہیں تو پھر جیسا آپ پسند کریں۔''

''جی۔ مجھے سوچنے کا موقعہ دیجئے۔ تھوڑا سا۔'' میں نے کہا اور پھر بولا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''لیکن اس کے ساتھ ایک شرط بھی ہے۔''

''شرط۔''

''جی ہاں۔''

''کیسی شرط؟''

''آپ کے ان جادو اثر ہاتھوں کا لمس اگر دیر تک میرے پاس رہے تو کوئی حرج

...... وہ چند لمحات سوچتی رہی پھر اس نے کہا۔

''دیکھئے اس کے لئے بھی مجھے اجازت لینا ہوگی۔ میں دوبارہ آپ کے پاس آ اور آپ سے بات کروں گی لیکن اس وقت جب میری ڈیوٹی ختم ہو جائے گی۔''

''یہ واپسی کم از کم کتنی دیر میں ہو سکتی ہے؟''

''ایک گھنٹہ دو گھنٹے یا زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے۔''

''چلئے ٹھیک ہے آپ کی واپسی سے پہلے میں اپنے بارے میں سوچتا رہوں گا آپ سے گفتگو کر کے ان کے بارے میں۔''

وہ آہستہ سے ہنسی اور واپسی کے لئے پلٹ گئی۔ لیکن میرے لئے وہ سوچ کے سے دروازے کھول گئی تھی۔ ''سائنوکا دی گریٹ۔'' اس نے ڈان ہولی کیمرس کے پاس جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے بعد سے مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم تھا لیکن وقت اس نے اپنے کردار کا جو روپ پیش کیا تھا اسے دیکھ کر میں نے دل میں یہ سوچا واقعی وہ باکمال شخصیت ہے۔ اب پتہ نہیں ان لوگوں کے درمیان وہ کیسے داخل ہوئی۔ کی ہولی کے سہارے؟ کیا وہ ڈان ہولی کو ٹریپ کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ کیا ہوا ہے لیکن میں تو کچھ بھی نہیں آیا تھا لیکن بہر حال یہ ایک سچائی تھی کہ اس وقت میں اس سے بہت متاثر ہو گیا تھا۔ ایسی اعلیٰ کارکردگی کی مالک شخصیتیں میرے لئے بڑی اہمیت کی حامل تھیں۔ بہر طور یہ سب کچھ ہوا تھا لیکن اس کے بعد میرے ذہن کی چرخی تیز رفتاری سے چ تھی اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ سائنوکا کے آجانے سے مجھے بڑی سہولت حاصل ہو گئی ہے اس کا کہنا بالکل درست تھا یہاں کی آوازیں باہر سنی جاتی تھیں اور چونکہ وہ ان کارروائیوں میں سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہوئی تھی اور اس نے ان کی دانست میں متاثر کر لیا تھا۔ اس لئے اسے فوراً اس بات کی اجازت دے دی گئی کہ مجھے تنہا نہ چھوڑا جا

ھے گھنٹے سے زیادہ نہیں گزرا تھا کہ وہ دوبارہ دروازے سے اندر داخل ہو گئی اور میں اس کو کر مسکرا دیا۔ اس وقت اس نے لباس بھی مختلف پہنا ہوا تھا اور اپنے ساتھ چائے کی ایک لی لے کر آئی تھی جس پر بہت سی چیزیں سجی ہوئی تھیں۔ کہنے لگی۔

''ایک عورت اپنے مرد کا ہر طرح سے خیال رکھتی ہے چاہے وہ کسی بھی روپ میں ہو۔ تم مجھ سے جس لگاوٹ کا اظہار کیا ہے مائی ڈیئر مسٹر ڈینش اس سے میرے دل میں عورت کا احساس جاگا ہے۔ میں نے ڈاکٹر کی حیثیت سے تمہیں جو انجکشن دیا تھا اس نے یقیناً ہیں سکون بخشا ہوگا اور اس کے بعد اس کے اندر کی کیفیات جاگیں۔ میں نے یہ پوچھا کہ ہیں کھانے پینے کے لئے کچھ دیا گیا ہے یا نہیں؟ اور اس کے بعد دیکھو میں تمہارے لئے کیا نتظامات کر کے لائی ہوں۔''

ٹرالی کی نچلی سطح پر اس نے ایک کپڑا ڈالا ہوا تھا جب وہ کپڑا ہٹا تو یہ دیکھ کر میری نکھیں بری طرح پھیل گئیں کہ اوپر کیک پیسٹری چائے کے سامان کے بعد تھوڑے سے پھل کھے ہوئے تھے لیکن ان پھلوں کے نیچے بہت اعلیٰ پیمانے کے دو ریوالور جگمگا رہے تھے جو وٹے ہلکے اور نہایت کارآمد تھے ان کے ساتھ میگزین ایک طرف سجے ہوئے تھے۔ جیسے ھانے پینے کی چیزیں ہوں۔ میں انہیں دیکھ کر مسکرایا تو وہ بھی مسکرادی۔ میں نے کہا۔

''اور دلچسپ بات یہ ہے کہ آپ نے پہلے اپنا نام بتایا ڈاکٹر نہ اب۔''

''اصل میں ڈاکٹر کا لفظ میری زندگی سے اس طرح چپکا ہوا ہے کہ اس کے بعد میں اپنا م ہی بھول گئی ہوں۔ یہاں عام طور پر لوگ مجھے ڈاکٹر کہتے ہیں اگر تم مجھے ڈاکٹر کہو تو کم از کم ہاری شخصیت میں مجھے اجنبیت کا احساس نہیں ہوگا ڈاکٹر کا لفظ وسیع ترین معنوں میں ستعال کیا جا سکتا ہے۔'' میں ہنس دیا تو وہ بولی۔

''بیٹھو میں تمہارے لئے چائے بناتی ہوں۔'' یہ اسلحہ جو وہ لے کر آئی تھی اتنا مختصر اور انداز تھا کہ میں باآسانی اسے اپنے پاس چھپا سکتا تھا۔ اس نے خود بھی اس سلسلے میں میری دکی اسلحہ محفوظ کر لینے کے بعد میں کھانے پینے کی چیزوں کی جانب متوجہ ہو گیا اور وہ اس سلسلے میں ری پذیرائی کرنے لگی۔ ہم لوگ ایک عمدہ ڈراما کر رہے تھے۔ سائنوکا نے جو میک اپ اختیار یا تھا ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے وہ بہت زیادہ دلکش اور دلچسپ نہیں تھا لیکن ویسے وہ خاصی شش لگ رہی تھی چنانچہ کھانے سے فراغت حاصل کر کے میں نے اس سے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''تھینک یو ڈاکٹر کاش میرے جسم پر اتنے زخم نہ آتے آپ یقین کیجئے میں اپنی ز
بدترین اذیت سے گزر رہا ہوں۔''

''تم ایک ڈاکٹر سے یہ بات کہہ رہے ہو؟ مجھے اس کا پورا پورا اندازہ ہے اور میں
تمہیں جو دوائیں دی ہیں وہ تمہارے لئے انتہائی سکون کا باعث بنیں گی اگر دواؤں کے
ساتھ کوئی مشورہ بھی چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ۔''

''مشورہ۔''

''ہاں۔''

''ڈاکٹر مشورہ خود دیتے ہیں۔''

''تو پھر میں تمہیں مشورہ دے رہی ہوں کہ جو کچھ تم سے پوچھا جا رہا ہے تم اس کا
جواب دے دو۔ بات یہ ہے کہ اب تم ہمارے چنگل سے نکلنے میں کامیاب تو نہیں ہو
جیسی کہ تمہیں پیشکش کی گئی ہے اگر تم ہمارے لئے کارآمد ثابت ہو گے تو تمہارا مستقبل
شاندار ہو گا۔ ورنہ دوسری صورت میں یہ زخم کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ہم تمہیں آسانی
صاف کر دیں گے۔''

''ڈاکٹر اس دوران میں بہت کچھ سوچتا رہا ہوں اگر آپ یہ مشورہ نہ بھی دیتیں تو میں
فیصلہ کرتا کہ ہتھیار ڈال دوں۔''

''کیا مطلب؟ یعنی ...... یعنی۔'' سائنوکا نے اپنے لہجے میں خوشی کا اظہار کرتے ہو
کہا۔

''اوہ تھینک یو ڈیئر۔ تھینک یو ویری مچ۔ تم نے یہ اعزاز مجھے بخشا ہے اور میں یہ
خبری ان لوگوں کو سنانے جا رہی ہوں۔'' سائنوکا نے مجھے آنکھ ماری اور اس کے بعد باہر
گئی۔ آنے والے لمحات بڑے سنسنی خیز تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ کافی دیر تک نہیں آ
کوئی بھی ایسا شخص مجھ تک نہیں پہنچا جو مجھ سے اس سلسلے میں گفتگو کرنے والا ہو لیکن بعد
اندازہ ہوا کہ وہ لوگ شاید آپس میں کچھ مشورے کر رہے تھے اور تھوڑی دیر کے بعد
چاروں طرف سناٹے پھیل گئے تو سائنوکا پہلے اندر آئی اور اس کے پیچھے میں نے جس شخص
دیکھا اسے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے میرے سارے اعصاب میں کھنچاؤ پیدا ہوا تھا۔ یہ ڈا
ہولی کیمرس تھا۔ سائنوکا نے واقعی کمال کر دکھایا تھا۔ یعنی ڈان ہولی جیسے چالاک آدمی کو ا

اپنے ٹرانس میں لے لیا تھا اور دھوکا دے کر خود اس کے ساتھ یہاں تک آ گئی تھی۔ ڈان
ہولی کیمرس نے میرے قریب پہنچ کر کہا۔

''مجھے خوشی ہے کہ تم نے ہمارے ساتھ تعاون کا فیصلہ کر لیا۔ یہ حقیقت ہے تمہاری زندگی
مشکل میں ممکن تھی ورنہ آسانی سے تم شکار کر لئے جاتے۔''

سائنوکا نے ایک اشارہ کیا اور میں نے گردن خم کر دی۔ اس کے بعد میں اپنا ہاتھ آگے
بڑھا کر ڈان ہولی کی جانب بڑھا اور میں نے کہا۔

''مسٹر ڈان ہولی! میں اپنے آپ کو آپکے دوستوں میں شامل کر کے خوش ہوں۔''

ڈان ہولی نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا اور بس وہیں اس کی شامت آ گئی۔ میں جانتا
تھا کہ اس وقت اس کے منہ سے آواز نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک لمحہ کے اندر سارا راز کھل
جائے۔ میں نے اس کے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور وہ مجھ پر آ گرا لیکن میں اپنے
اس عمل کے لئے تیار تھا۔ اس کی گردن میرے بازو کی گرفت میں آئی اور میں فوراً ہی اسے
اپنے کندھے پر رکھ کر نیچے بیٹھ گیا اور اس کے بعد ایک زوردار جھٹکا میں نے اس کی گردن کو
دیا۔ گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز صاف سنائی دی تھی اور ڈان ہولی کی آنکھیں خوف سے
پھٹ گئی تھیں لیکن پھر وہ ایک لمحہ بھی نہ جی سکا اور میں نے اس کی گردن توڑ کر اسے نیچے ڈال
دیا۔ سائنوکا نے کہا۔

''اس کا لباس اس کا لباس۔'' پھر اس نے جلدی سے اپنا منہ بند کر لیا لیکن میں اس کا
مطلب سمجھ گیا تھا۔ کچھ ہی لمحوں کے بعد میں نے ڈان ہولی کا لباس اپنے لباس پر ہی چڑھا لیا
اور اس کے انداز میں اپنی جگہ سے باہر نکل آیا۔ پہلے ایک پہرے دار نے مجھے دیکھ کر سلیوٹ کیا
کم روشنیاں ہماری مدد کر رہی تھیں۔ پھر سائنوکا ڈاکٹر کی حیثیت سے میرے ساتھ تھی۔ چنانچہ
اس لمبی راہداری میں چلتے ہوئے ہم باہر آ گئے۔ جو بھی ہمیں مل رہا تھا وہ سلیوٹ کر کے سنبھل
رہا تھا یہاں تک کہ ہم اس پراسرار عمارت کے بڑے گیٹ کے پاس پہنچ گئے۔ گیٹ کے پاس
کچھ پہرے دار مستعد بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایڑیاں بجائیں اور ہم سیڑھیاں اتر کر
پارکنگ میں آ گئے لیکن اچانک ہی ان لوگوں نے ہم پر غور کیا اور اس کے بعد فوراً ہی عقب
سے آوازیں آئیں۔

''اے رکو، رک جاؤ، رک جاؤ ورنہ گولی چلا دیں گے۔'' اس کے بعد ہم نے بھاگنا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

شروع کر دیا۔ دوسری جانب سے فائرنگ شروع ہوگئی تھی۔ جواب میں، میں نے بھی پستول نکال کر فائرنگ شروع کر دی اور اوپر سے چیخیں لہرائیں لیکن ہم نے ان کی پروا بغیر بھاگنا شروع کر دیا تھا۔ سائنوکا میرا ساتھ دے رہی تھی اور میں نے اس کا ہاتھ پکڑ تھا۔ ہم دونوں انتہائی برق رفتاری سے دوڑ رہے تھے۔ اچانک ہی سائنوکا بری طرح لڑکھ اور میں نے اس سے کہا۔

''سنبھالو خود کو سنبھالو۔'' لیکن سائنوکا زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ کئی پہرے دار پیچھے آ تھے۔ میں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دیا اور نئے میگزین لگا کر سائنو طرف رخ کر کے بولا۔

''سائنوکا اٹھو۔'' لیکن دوسرے لمحے سائنوکا کے منہ سے خون کی پھوار نکلی اور اس زور سے میرا بازو تھپتھپایا اور اس کے بعد بے جان ہوگئی۔ ایک لمحہ کے لئے مجھے بے پناہ ہوا تھا لیکن پھر دو سنسناتی ہوئی گولیوں نے مجھے ہوش میں آنے کی مہلت دے دی اور میں نشانہ لے کر ادھر گولیاں چلا دیں۔ دو چیخیں سنائی دی تھیں۔ میں نے جھک کر سائنوکا کو دیکھا دم توڑ چکی تھی۔ ایک لمحے کے لئے میرے دل میں غصے کا طوفان ابھرا اور جی چاہا کہ وا پلٹ کر ان لوگوں میں گھس جاؤں اور فائرنگ شروع کر دوں لیکن یہ ایک جذباتی سوچ تھی اس کا نتیجہ میں جانتا تھا۔ میں وہاں سے آگے بڑھا اور پھر میری نگاہ اسی مضبوط ویگن پر پڑ جس سے بیوک کو ٹکر ماری گئی تھی اور اس کا کچھ بھی نہیں بگڑا تھا۔ ویگن کا ڈرائیور غالباً ویگن میں تھا گولیوں کی آوازیں اس نے سن لی تھیں اور چونک کر باہر جھانکنے لگا تھا۔ پھر وہ اچانک ہی نیچے اترا اور بولا۔

''کون ہے یہ گولیاں کیسی چل رہی ہیں؟''

''وہ شاید فرار ہو رہا ہے۔'' میں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اور ڈرائیور میرے قریب پہنچ گیا۔

''کون کیا وہی قیدی؟''

''ہاں۔'' میں نے کہا اور کراٹے کا بھرپور وار اس کی گردن پر مارا اور پھر اس کا سر سے پکڑ کر زمین پر دے مارا۔ اس کے بعد میں نے ویگن کا جائزہ لیا چابی اس میں لگی ہوئی تھی۔ چابی اگر اس میں نہ ہوتی تو یقینی طور پر اس کے پاس ہوتی لیکن یہ اچھا تھا جو مجھے زیاد

نہ ہوئی۔ ویسے ویگن میں داخل ہو کر میں نے ڈرائیونگ سیٹ کے برابر والی سیٹ پر اسٹین گن بھی دیکھی تھی اور کیا ہی عمدہ بات تھی۔ پستول بے شک اب تک کارآمد ثابت تے لیکن پیچھے سے جو لوگ دوڑے چلے آرہے تھے۔ ان کے لئے اسٹین گن ضروری ہو میں نے فوراً اسٹین گن اٹھائی اور اسے سیدھا کر کے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ وہ پھل کر گرے تھے اور اس کی فوراً بعد میں نے ویگن اسٹارٹ کر دی تھی اور برق رفتاری ے لئے ہوئے گیٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ گیٹ بند ہوگا اور وہ لوگ روکنے کی آخری کوشش کریں گے لیکن یہ مضبوط ویگن خود ان کے لئے مشکل بن گئی۔ اس کی ٹکر سے گیٹ اکھاڑ کر پھینک دیا اور اس کے بعد برق رفتاری سے ویگن دوڑاتا پڑا ڈھلان پر سے اتر کر سیدھی سڑک پر آیا اور پھر نہ جانے کس کس طرح میں یہ سفر کے شہری آبادی تک پہنچا تھا۔ پر اب میرے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا تو میں مسٹر روڈ پارک سے رابطہ قائم کروں یا پھر ریتم سے۔ کیونکہ فوری طور پر مجھے کوئی رکار تھا۔ میں ویگن دوڑاتا رہا۔ شہری آبادی میں داخل ہونے کے بعد میں نے ویگن اس روک دی جہاں میں اسے روک سکتا تھا۔ پھر وہاں سے ٹیکسی لے کر میں اپنے ہوٹل میں جانتا تھا کہ یہ ہوٹل مخدوش ہے لیکن بہت پرانی تیکنیک میں نے استعمال کی۔ ہوٹل نچ کے بعد میں نے ایک نیا کمرہ بک کرایا اور اسی ہوٹل کے ایک اور کمرے میں منتقل ہو جو کچھ ہوا تھا یا جو کچھ میں کر کے آیا تھا وہ اتنا سنسنی خیز تھا کہ اب صورت حال بدل سکتی میں سوچ رہا تھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے لیکن میرے پاس فی الحال کوئی طریقہ کار ہاں یہ بات میں محسوس کر رہا تھا کہ ہوٹل کے اس نئے کمرے میں، میں کم از کم کچھ کے لئے محفوظ ہوں۔ ویسے کمرہ دینے والوں نے میرے نقش و نگار پر غور نہیں کیا تھا س بات پر ضرور حیران ہوئے کہ جب ایک کمرا میرے پاس موجود ہے تو دوسرا کمرا لینے تک ہے؟ لیکن رات کا وقت تھا اور شاید کاؤنٹر منیجر بھی بدلا ہوا تھا۔ چنانچہ اس نے میری صورت پر غور نہیں کیا تھا۔ سو میں نے سوچا نیند اگر پوری ہو جائے تو انسان کی صلاحیتیں یادہ بڑھ جاتی ہیں۔ چنانچہ مجھے پہلے اپنی نیند پوری کرنی چاہئے۔ پہلے تو میں نے یہ سوچا ریتم وغیرہ سے رابطہ قائم کیا جائے لیکن اب یہ اس وقت سب کچھ مناسب نہیں تھا۔ میں ہوا تھا کہ سائنوکا کس طرح اپنی قربانی دے کر میری جان بچانے کا باعث بنی۔ مجھے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

واقعی اس بات پر حیرت تھی لیکن اب جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا
ایسا سب کچھ کیسے ہو گیا۔ بہرحال بہت سی باتیں سمجھ میں آنے والی نہیں ہوتیں
خیالات سے بچنے کا واحد ذریعہ یہ ہوتا ہے کہ اپنی ول پاور کو استعمال کر کے نیند کی آ
پناہ لے لی جائے سو میں نے ایسا ہی کیا تھا اور دوسرے دن تقریباً گیارہ بجے تک سو
میری رات انتہائی پرسکون گزری تھی۔ بڑے عیش کے ساتھ میں نے روم سروس کو
کر کے ناشتا طلب کیا۔ آرام سے ناشتا کیا۔ اس کے بعد صورت حال کا جائزہ لے کر
باہر کے مناظر دیکھے۔ پھر اس کمرے سے نکل کر اپنے پہلے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں
نے اپنا ایک اچھا سا لباس نکالا۔ یہ کمرا میرے لئے کافی خطرناک تھا۔ چنانچہ لباس لے
آسانی سے اپنے کمرے میں واپس آ گیا۔ غسل خانے میں سوچنے کے سب سے بہترین
ہوا کرتے ہیں اور دنیا کی اہم ترین باتیں غسل خانے میں بیٹھ کر ذہن میں آتی ہیں۔
میں سوچ میں ڈوب گیا۔ پانی کی پھواریں جیسے میرے دماغ کو تر و تازہ کر رہی تھیں ا
اگلے فیصلے پر غور کر رہا تھا۔ آخری فیصلہ یہی کیا کہ مسٹر روڈ پارک کی بجائے اب ریتم سے
قائم کیا جائے چونکہ اور بھی بہت سے معاملے ذہن میں تھے ریتم سے رابطہ قائم کر
ذرائع میرے پاس موجود تھے۔ میں نے جب ریتم کو مخاطب کیا تو اس کا لہجہ خوشی سے
تھا۔

''ڈیئر دانش ہم تو یوں سمجھ لو کہ ایک طرح سے اپنے ہاتھ پشت پر باندھے بیٹھے
ہیں۔ تم کیا کر رہے ہو؟ اس بارے میں نہ مجھے کچھ معلوم ہے اور نہ مسٹر روڈ پارک کو۔''

''روڈ پارک سے تمہارا رابطہ ہے ریتم؟''

''دن اور رات وہ انتظار کر رہے ہیں کہ کب تمہاری طرف سے انہیں کوئی پیغام
ویسے تم خیریت سے تو ہو نا؟''

''بالکل خیریت سے ہوں۔ میرا پتا نوٹ کرو۔ مجھے یہاں سے ریسیو کرو۔ میں خطر
حالات میں گھرا ہوا ہوں۔''

''ہاں ہاں بتاؤ؟ اس کی تو تم فکر ہی نہ کرو۔ اگر اسکائی لینڈ کی پوری فوج تمہارے
لگ جائے تو زیمرس ان سب کے حلق سے تمہیں نکال کر لے جا سکتے ہیں۔''

میں نے اسے ہوٹل کا پتا بتایا تو وہ بولی۔

''ڈارک بلیو کار تھوڑی دیر کے بعد تمہارے ہوٹل کے دروازے پر پہنچ جائے گی۔
اطمینان رکھنا، حفاظت کے لئے بے شمار افراد موجود ہوں گے یا تو تم نیچے پہنچ جاؤ یا پھر ہمیں بتاؤ
ہم ادھر آ جائیں۔''

''نہیں اب ایسا بھی نہیں۔ کار کا نمبر بتاؤ۔'' اور ریتم نے کار کا نمبر دہرا دیا۔

''کتنی دیر میں پہنچے گی یہ کار؟''

''بیس منٹ کے اندر اندر۔''

''او کے۔'' انیسویں منٹ پر میں ہوٹل کے اس کمرے سے نکل آیا اور اپنے طور پر
احتیاط کرتا ہوں نیچے پہنچ گیا۔ نیلے رنگ کی کار میں نے فٹ پاتھ کے پاس ہی کھڑی ہوئی
دیکھی تھی۔ اس کا ڈرائیور عقبی دروازہ کھولے کھڑا ہوا تھا۔ قرب و جوار کا تو خیر میں کوئی اندازہ
نہیں کر سکا لیکن ڈرائیور کو شاید میرے بارے میں مکمل طور پر بتا دیا گیا تھا۔ میں پچھلے
دروازے سے اندر داخل ہو گیا اور ڈرائیور نے اسٹیئرنگ سنبھال لیا۔ ایک لمحہ کے اندر میں نے
محسوس کیا تھا کہ کار بلٹ پروف ہے اور گولی اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ وہ فاصلے طے کرنے
لگی ڈرائیور مستعدی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ زیمرس اس وقت کہاں ہیں
اور کار کی کس طرح حفاظت کر رہے ہیں؟ یہ بھی کمال کا عملہ تھا۔ آخر کار مجھے ایک عمارت میں
لے جایا گیا اور عمارت کے برآمدے میں ریتم نے میرا استقبال کیا۔ مسٹر سیڈان اس کے ساتھ
موجود تھے۔ دونوں نے آگے بڑھ کر مجھے ہیلو کیا اور ریتم میرے ساتھ اندر داخل ہو گئی۔ جب
کہ مسٹر سیڈان باہر ہی رک گئے تھے۔ ہم ایک بڑے ڈرائنگ روم میں پہنچے اور ریتم نے مجھے
بیٹھنے کی پیشکش کی پھر بولی۔

''تھکن دور کرنے کے لئے کافی بہترین چیز ہوتی ہے اور میں نے اس کے لئے ہدایت
کر دی ہے۔'' ریتم کے الفاظ پورے بھی نہیں ہوئے تھے کہ ایک ملازم ٹائپ کا آدمی کافی لئے
ہوئے اندر آ گیا۔ ریتم نے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا اور خود کافی بنانے لگی۔ پھر اس نے
کافی میرے سامنے رکھ دی اور اپنی پیالی خود اٹھا لی۔

''ہاں۔''

''بڑی سنگین صورت حال ہے ریتم۔''

''یقیناً ہو گی اندازہ ہو رہا ہے۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''اب تم ایسا کرو ایک پیڈ اور پین منگا کر اپنے پاس رکھ لو۔ میں تمہیں سارے نکات جاتا ہوں۔'' اس نے کافی کی پیالی رکھی اور میری ہدایت پر عمل کر کے میرے سامنے پیڈ ا پین کے ساتھ آ گئی۔ پھر میں اسے اپنے منصوبے کے مطابق ایک ایک نکتہ سے آگاہ کر لگا۔ چند تفصیلات بتا کر میں نے کہا۔

''ڈان ہولی اصل آدمی نہیں تھا اور اصل آدمی یہاں کا وزیر دفاع مسٹر ڈیوڈ فور ہے۔'' ریتم نے حیرت سے میری صورت دیکھی پھر پیڈ پر غالباً یہ پوائنٹ بھی لکھنے لگی لیک اچانک ہی وہ اچھل پڑی۔ اس نے کہا۔

''کیا کہا؟ کیا نام بتایا؟''

''ڈیوڈ فورمین۔''

''اوہ! مائی ڈیئر۔ اف مائی ڈیئر۔ کیا یہ نام تمہاری ذہن میں نہیں ہے۔''

ڈیوڈ فورمین۔''

''ہاں یہ ڈان شہر کا سنٹر آفیسر تھا اور یوگوسلاویہ میں ایک بہت بڑی کمپنی کا مالک ہے بعد میں یہ غائب ہو گیا تھا اور ڈان سنٹر روز آرگنائزیشن میں ضم ہو گیا تھا۔''

''میری فہرست میں اس کا نام نہیں ہے۔''

''لیکن میری فہرست میں ہے۔''

''ہو سکتا ہے اس کا نام مجھ سے مس ہو گیا ہو۔''

''ہاں ہو سکتا ہے۔''

''تب تو یہ کام کا آدمی ہے۔''

''بہت زیادہ کام کا آدمی۔''

''یہ عمارت کیسی ہے؟''

''مسٹر روڈ پارک نے مہیا کی ہے۔''

''محفوظ ہے؟''

''ہاں۔''

''تمہیں یقین ہے؟''

''پورا پورا۔''

''تو ٹھیک ہے۔ سارے معاملات اپنی جگہ لیکن ڈیوڈ فورمین کو اس عمارت میں پہنچنا ہے۔''

''پہنچ جائے گا۔ اب تم یہ بتاؤ اس سلسلے میں آخری اطلاعات کیا ہیں؟''

''ڈان ہولی کو میں نے قتل کر دیا ہے۔ وہ جگہ ایک غلط جگہ ہے۔ پرانے طرز کی بنی ہوئی ہے یہاں شاید ان لوگوں کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ بہر حال میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ڈیوڈ فورمین خری آدمی ہے لیکن میرے سامنے وہ آخری آدمی کی حیثیت سے آیا ہے۔ وہ لوگ ہم سے ہو چکے ہیں اور ہمارے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تشویش کا شکار ہیں۔ ان کی سب سے شش یہ ہے کہ ہمارا ہیڈ کوارٹر ان کے علم میں آ جائے۔''

''یعنی زیمرس کا؟''

''ہاں۔''

''وہ ویسے میرا خیال ہے ہم اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتے اور ہمیں روڈ پارک سے ائم کر لینا چاہئے۔''

''اس کے ساتھ ساتھ ڈیئر ہمیں مسٹر روڈ پارک سے اور بھی گفتگو کرنی پڑے گی۔''

''بھلا وہ کیا؟'' ریتم نے پوچھا اور میں اسے اپنا موقف بتانے لگا۔ ریتم بڑے غور توجہ ہی سے میری باتیں سن رہی تھی۔ اس نے نہایت مخلصانہ لہجے میں کہا۔

''مائی ڈیئر دانش منصور، تمہاری وطن دوستی تو میں اچھی طرح جانتی ہوں اور سمجھ چکی ہوں س ملک کو تم جیسے جاں نثار مل جائیں اس ملک کو کوئی بڑے سے بڑا دشمن بھی نقصان نہیں لکتا۔ میں مغرور ہوں اس بات پر کہ تم جیسا محب وطن میرا ساتھی ہے بے فکر رہو مسٹر روڈ سے اس موضوع پر گفتگو ہوگی اور ہم سب سے پہلے تم سے یہ معاہدہ کر لیں گے۔ اب ری اجازت ہو تو میں مسٹر روڈ پارک سے رابطہ قائم کر لوں۔''

''ہاں جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا کہ وہ لوگ کچھ گھنٹوں کے بعد اپنا آپریشن شروع کر گے۔ ان کے آپریشن سے پہلے اگر ہم نے ان پر حملہ نہ کر دیا تو سمجھ لو کہ اس کے بعد لینڈ کو زبردست نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔''

''اس وقت اسکائی لینڈ کا نہیں ہمارا اپنا معاملہ بھی ہے کیونکہ ہماری کامیابی ہی ہمارے بے کو عملی شکل دے سکتی ہے لیکن تم بے فکر رہو۔ اس معاہدے کے بعد بھی بقیہ گفتگو ہوگی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہاں اگر اجازت ہو تو میں مسٹر روڈ پارک سے رابطہ قائم کرلوں؟''

''ذرائع تو ہیں۔''

''یقیناً۔'' اس نے کہا اور پھر بڑے ٹرانس میٹر پر ریتم نے میرے سامنے ہی م
پارک سے رابطہ قائم کیا اس پر مسٹر روڈ پارک کی آواز سنائی دی۔

''ہاں میڈم میں مسٹر روڈ پارک بول رہا ہوں۔''

''مسٹر روڈ پارک آپ نے جو رہائش گاہ ہمیں مہیا کی ہے ہمیں وہاں آپ کی ضر
ہے۔''

''میں پہنچ جاؤں گا۔''

''لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی آپ اپنے ملک کے سربراہ سے یہ اجازت لے کر
گے کہ اگر اس سازش کے خاتمے کے لئے زیمرس سے کوئی نیا معاہدہ کرنا پڑا تو آپ کو ا
اختیار ہے۔''

''نئے معاہدے کی تفصیل بتائیں گی آپ میڈیم؟''

''ہاں کیوں نہیں۔''

''تو بتا دیجئے تاکہ میں مکمل گفتگو کرنے کے بعد آؤں۔''

''مسٹر روڈ پارک آپ کی اسلحہ کی کئی فیکٹریاں تباہ ہو چکی ہیں لیکن اس کے باوجو
بے پناہ اسلحہ بنا رہے ہیں۔''

''ملکی اسلحہ کی لاتعداد فیکٹریاں اب بھی کام کر رہی ہیں۔''

''کیا یہ اسلحہ فروخت کرتے ہیں آپ؟''

''دنیا کے بیشتر ممالک اسکائی لینڈ کا بنا ہوا اسلحہ پسند کرتے ہیں اور ہم اسلحہ کے
سے بڑا سوداگر ہیں۔''

''زیمرس کے اور آپ کے درمیان جو مالی معاہدہ ہوا ہے اگر ہم اس کا تینتیس فیص
سے اسلحہ کی شکل میں وصول کریں تو آپ کو کوئی اعتراض ہوگا؟''

''میرا خیال ہے بالکل نہیں۔ لیکن آپ اتنے اسلحہ کا کیا کریں گی؟''

''ہمیں یہ اسلحہ ایک مخصوص ملک پہنچانا ہوگا۔ یوں سمجھ لیجئے ہمارے کاروبار کا ایک
ہے۔''

''دیکھیے میڈم! مجھے ایک بات پر ذرا سا تردد ہوگا جس ملک کو آپ یہ اسلحہ بھیجیں گی اس
ا اسکائی لینڈ سے کوئی جھگڑا ہے تو شاید یہ شرط پوری نہ کی جا سکے اور اگر کوئی جھگڑا نہیں ہے
آپ یہ سمجھ لیجئے کہ ہم اس معاہدے کی تکمیل کے لئے حاضر ہیں کیا آپ اس ملک کا نام
پسند کریں گی۔''

ریتم نے میری جانب دیکھا تو میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی۔ گویا میں نے
اپنے وطن کا نام لینے کی اجازت دے دی تھی اور اس کے بعد ریتم مسٹر روڈ پارک سے
ے کی گفتگو کرنے لگی۔ میرا ذہن اپنے وطن کے خیالات میں کھو گیا تھا۔ نہ جانے کون کون سی
ں میرے ذہن کے پردوں سے اندر آ گئی تھی اور پھر ریتم کی آواز نے ہی مجھے چونکایا۔

''کہاں کھو گئے دانش!''

''کہیں نہیں۔''

''میں جانتی ہوں۔ بہرحال مسٹر روڈ پارک پہنچ رہے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ مجھے
ڑی بہت دیر لگ جائے گی لیکن وہ تمہاری اس خواہش کا جواب ہاں یا نہیں میں لے کر
ئیں گے۔ البتہ میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ جواب ہاں میں ہونا چاہئے ورنہ شاید زیمرس
پنے معاہدے کو پورا نہ کر سکیں۔'' میں نے ممنون نگاہوں سے ریتم کو دیکھا اور ریتم نے گردن
تے ہوئے کہا۔

''ہم میں سے کسی کا مقصد نہ میرا نہ تمہارا دولت نہیں ہے دانش۔ میں اپنے بھائی کو
ہتی ہوں تم رخسار کو اور اس کے بعد جو کچھ ہم دونوں کی چاہتیں ہیں انہیں ہم دونوں اچھی
رح سمجھتے ہیں۔''

''پھر بھی ریتم تم میری ہر خواہش کی جس طرح تکمیل کرتی ہو میں اس کے لئے ہمیشہ
تمہارا شکر گزار رہوں گا۔'' اور ریتم نے عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھا۔ اس کی آنکھیں بہت
چھ کہہ رہی تھیں لیکن اس نے بہت جلد اپنے آپ پر قابو پا لیا اور بولی۔

''کسی بھی لمحے ہمیں جذباتی نہیں ہونا چاہئے دانش، کیونکہ ہمارے جذباتی ہونے کا
مطلب یہ ہے کہ ہم ختم ہو جائیں۔''

میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلائی پھر ہمیں مسٹر روڈ پارک کا کافی دیر تک انتظار کرنا
ا تھا۔ آنے سے قبل انہوں نے اپنے آنے کی اطلاع نہیں دی تھی۔ بس اچانک ہی نمودار

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوئے تھے ہاتھ میں ایک بریف کیس اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ شخصیت بھی بہت عمدہ تھی
میں شک نہیں تھا۔ مسٹر روڈ پارک نے ہم دونوں سے مصافحہ کیا اور پھر ہماری پیشکش پر ایک
بیٹھ گئے اور بولے۔

''میں جس قدر سنسنی محسوس کر رہا ہوں اس کا آپ لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اصل
ایک عجیب سی اطلاع ہمیں موصول ہوئی ہے حالانکہ یہ اطلاع معمولی پیمانے پر ہمارے
ہے لیکن بہر حال اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔''

''کیا آپ بتانا پسند کریں گے مسٹر روڈ پارک۔''

''بس اتنا معلوم ہوا ہے ہمیں کہ کوئی بہت بڑا آپریشن کچھ گھنٹوں کے بعد شروع
والا ہے۔ یعنی اسکائی لینڈ کے باغیوں کی جانب سے۔ وہ آپریشن کیا ہو گا اس کا کوئی ا
نہیں ہے لیکن احتیاط کے پیش نگاہ اسلحہ فیکٹریوں کی نگرانی بہت سخت کر دی گئی ہے اور دو
ایسے اہم پروجیکٹ بھی فوج کے حوالے کر دیئے گئے ہیں جنہیں نقصان پہنچنے کا خطرہ
ہے۔''

''گویا ایک نامکمل اطلاع آپ کے پاس ہے۔''

''ہاں اسے سو فیصد نامکمل ہی کہا جا سکتا ہے لیکن ہم اسے مکمل نہیں کر سکتے۔ البتہ
کے خلاف فوری عمل ضروری ہے جس کا آغاز ہم نے کر دیا ہے۔''

''مسٹر روڈ پارک ایک بات آپ ہمیں بتایئے وہ یہ کہ کیا آپ اپنے تمام عہدیداروں
مکمل بھروسا رکھتے ہیں؟''

''سوائے صدر مملکت کے اور کسی عہدیدار پر مکمل بھروسے کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا یا
جیسے نچلی سطح کے لوگ ہیں جو اپنے وطن کی بقا چاہتے ہیں اور وطن سے مخلص ہیں۔''

''ٹھیک۔ اچھا اب آپ یہ بتایئے مسٹر روڈ پارک کہ صدر مملکت سے ملاقات کر
آپ نے ہماری خواہش کے بارے میں بات کی؟''

''ایک منٹ۔'' مسٹر روڈ پارک نے کہا اور اپنا بریف کیس کھول کر اس میں سے ا
بہت خوب صورت فائل کور نکال لیا۔ اسے کھول کر ہمارے سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے ک

''جو کچھ فیصد کی ادائیگی اسلحہ کی شکل میں دینا کے کسی بھی ملک میں کی جا سکتی ہے
سلسلے میں ہماری حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ عارضی طور پر یہ مسئلہ صرف صدر مملکت

لم میں ہے اور صدر مملکت نے کہا ہے کہ ہم تو ہیں ہی اسلحہ کے بیوپاری یہ معاہدہ ہمیں خلوص
ل سے منظور ہے لیکن ابھی اس کی تشہیر نہ کی جائے کیونکہ اسلحے کا معاہدہ ایسا ہے کہ بہت سے
مالک اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ صدر مملکت کا کہنا ہے کہ اسلحہ خفیہ طور پر تمام تر انتظامات
ے ساتھ روانہ کر دیا جائے گا۔ ان انتظامات کے بارے میں کسی کو پتہ بھی نہیں ہو گا کہ اسلحہ
لے یہ جہاز کون سے ملک جا رہے ہیں۔ بس جب وہ سمندری حدود عبور کر کے کسی مخصوص جگہ
ل ہوں گے تب بھی زیادہ سے زیادہ جاسوس طیارے یہ خبر بھیج سکیں گے کہ ان کے خلاف
ائی عمل نہیں کیا جائے گا یہ دیکھیں اسکائی لینڈ کی حکومت کی جانب سے یہ مکمل اجازت نامہ
ار اور اسلحہ کی تفصیل۔ میں نے یہ کام آپ کی خواہش کے مطابق مکمل کر لیا ہے اور اس کے
ہی یہاں پہنچا ہوں۔''

''بہت شکریہ مسٹر روڈ پارک۔ یہ کام بھی لے سکتے ہیں۔''

''سو فیصدی۔ اس کی نقول ہمارے پاس رہیں گی۔ یہ سب میں آپ کی خواہش کے
ابق کر کے لایا ہوں۔ اصل میں یہ اصول ہے کہ جب ہم کسی سے ایک خطرناک کام لے
ے ہیں تو اسے اتنے اعتماد میں لیں کہ اسے ہمارا کام کر کے خوشی ہو۔''

''جی مسٹر روڈ پارک۔ آپ بھی مطمئن رہیئے آپ کا کام اتنی ہی خوشی اور خوش اسلوبی
ہ کیا جائے گا جتنا آپ ہمارے معاملے میں دلچسپی لیں گے۔''

''یہ تو مجھے یقین ہے۔ اچھا خیر آپ یہ بتایئے کہ تازہ ترین صورتحال کیا ہے؟''

''آپ کو یہ سن کر خوشی ہو گی مسٹر روڈ پارک کہ ہم نے باغیوں کے اصل ٹھکانے کا پتا لگا
ہے اور اس پر آپ ریڈ کر کے صحیح طریقہ کار استعمال کر سکتے ہیں۔''

''ہونہہ۔ یہ سب سے بڑا کام ہے۔''

''اور اب آپ اس کے بعد کچھ افسوس ناک اطلاعات بھی سنیئے۔''

''کیا؟''

''ایک نام آپ کے سامنے لیا جا رہا ہے آپ ذرا اس پر غور کیجئے۔''

''کیا نام؟''

''آپ نے ڈان ہولی کیمرس کو اس کا ذمہ دار قرار دیا تھا۔''

''سو فیصدی۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"لیکن کیا آپکو یہ سن کر تعجب نہیں ہوگا کہ ڈان ہولی کیمرس اصل میں اسی سلسلے میں
ٹو ہے۔"

"کیا واقعی؟"

"ہاں۔"

"تو کیا آپ لوگ نمبر ون کا پتا لگا چکے ہیں؟"

"ہاں۔"

"اوہ میرے خدا کون ہے وہ؟ بتانا پسند کریں گے۔"

میں نے ریتم کی طرف دیکھا اور ریتم نے میری طرف۔ پھر ریتم آہستہ سے بولی۔

"مسٹر ڈیوڈ فورمین۔" ریتم کے ان الفاظ پر مسٹر روڈ پارک کی جو کیفیت ہوئی تھی وہ بڑ[ی] تشویش ناک تھی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہم دونوں کو دیکھتا رہا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

"اوہ مائی گاڈ، کیا واقعی؟"

"ہاں۔"

"ایک بات کا یقین کرو گے تم لوگ؟"

"جی۔"

"مجھے شبہ تھا۔"

"ڈیوڈ فورمین پر؟"

"ہاں اور اس شبہ کی وجہ اس کی کچھ خفیہ حرکتیں تھیں جن کا مفہوم میری سمجھ میں نہیں آیا [تھا] لیکن کیا تم اس بات پر بھی یقین کرو گے کہ ڈیوڈ فورمین صدر مملکت کا انتہائی اعتماد کا آد[می] ہے۔"

"کیا اتنے اعتماد کا کہ صدر مملکت ڈیوڈ فورمین کو زیمرس کے بارے میں بھی بتا سک[تے] ہیں؟"

"نہیں اصل میں یوں سمجھ لو کہ صدر مملکت بہت نفیس انسان ہیں۔ شاید اس بات [کو] انہوں نے اپنے اہل خاندان کو بھی نہ بتایا ہو کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ کون سی باتیں راز میں رکھنے سے سب کی زندگی ہے۔"

"یہی اچھی بات ہے کہ ڈیوڈ فورمین کو زیمرس کے بارے میں مکمل اطلاعات مل چک[ی]

اور ہم نے ڈان ہولی کیمرس کو راستے سے ہٹا دیا ہے۔"

"یعنی اسے ہلاک کر دیا گیا؟"

"ہاں ضروری تھا۔"

"میرے خدا میرے خدا، واقعی آپ لوگ جنات ہیں، جادوگر ہیں آپ۔ ہم یہ سب تو معلوم کر سکتے تھے مگر اب کیا کرنا ہے۔"

"جس آپریشن کی خبر آپ نے دی ہے جس کی تفصیل آپکو نہیں معلوم ہوئی۔ آپ جانتے وہ کیا ہے؟"

"کیا آپ جانتے ہیں۔"

"ہاں۔"

"نہیں میں نہیں جانتا۔"

"آپ نے اسلحہ فیکٹریوں کی نگرانی شروع کر دی ہے؟"

"ہاں۔"

"اصل آپریشن آپ کے ملک کے ان تمام عہدیداروں کے خلاف ہے جو باغیوں میں نہیں ہیں۔ اب سے پچیس گھنٹے کے اندر اندر ان لوگوں کو ان کی رہائش گاہوں میں ہلاک کیا جائے گا۔ اس کے مکمل انتظامات کر لئے گئے ہیں۔"

روڈ پارک کو اس بات پر چکر آ گیا تھا لیکن اس نے خود کو سنبھال کر کہا۔

"تو یہ ہے انکا آپریشن؟"

"جی مسٹر روڈ پارک۔"

"ٹھیک ان کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں بھی آپ کچھ کہہ رہے تھے۔"

"ہاں۔"

"کیا؟"

"ہم آپکو اس کی سچویشن بتاتے ہیں اس سچویشن پر آپ اندازہ لگائیے کہ وہ کون سی جگہ ملتی ہے۔"

"بتائیے۔" ریتم نے میری جانب دیکھا اور میں اس راستے کے بارے میں بتانے لگا جس سے گزر کر میں اس بلند جگہ پر پہنچتا تھا اور وہاں وہ عمارت موجود تھی۔ روڈ پارک نے ایک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بار پھر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا پھر وہ آہستہ سے بولا۔

''ہوم پارلیمینٹ، ہوم پارلیمینٹ ہاؤس تھا مگر زمانہ قدیم کا۔ ہمارے نوادرات میں ہے۔ مگر وہاں ہم نے مگر ٹھیک ہے او ہو۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے وہ ڈیوڈ فورمین کی تحویل میں اف میرے خدا اف۔''

''اب یہ کچھ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا مسٹر روڈ پارک آپ یہ بتائیے کہ اس میں پہلا قدم کیا ہونا چاہئے۔''

''کیا آپ میری رہنمائی نہیں کریں گے؟ ویسے میرا براہ راست رابطہ صدر مملکت سے ہے اور میں وہ انتظامات کر کے آیا ہوں کہ اگر آپ ابھی اسکائی لینڈ کے صدر سے بات کرنا چاہیں تو میں یہیں ان کی آپ سے بات کرا سکتا ہوں۔''

''ٹھیک۔ آپ ان سے ہماری بات کرا دیجئے یا آپ خود بات کر لیجئے۔ یہ اس سے بہتر رہے گا۔''

''ٹھیک ہے۔'' مسٹر روڈ پارک نے اپنے بریف کیس کی نچلی سطح سے ایک ٹرانسمیٹر اور اس پر کچھ نمبر ڈائل کرنے لگا۔ ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔''

''مس این میں روڈ پارک بول رہا ہوں۔''

''جی۔''

''زیرو ومن سے بات کرائیے۔''

''انتظار کرنا ہوگا۔''

''میں لائن پر ہوں۔''

''او کے۔'' پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''مسٹر روڈ پارک۔''

''سر آپ کا خادم۔''

''کہو کیا بات ہے؟''

''زیمرس کے سربراہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔''

''بات کراؤ۔''

''سر ہم تمام صورت حال کا جائزہ لے چکے ہیں مسٹر روڈ پارک کی اجازت سے آپ پر ایک نام کا انکشاف کیا جاتا ہے کہ آپ کو اعصابی طور پر اپنے آپ کو قابو میں کرنا ہوگا کیونکہ یہ نام آپ کے لئے اہمیت کا حامل ہے۔ ہم اس شخص کو اپنی تحویل میں چاہتے ہیں تاکہ اس سے مزید معلومات حاصل کر سکیں۔ اس سلسلے میں ہمارے پاس ایک مشورہ موجود ہے۔''

''ہاں کہیے۔''

''سر آپ خفیہ طور پر پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کر لیجئے اور تمام عہدے داروں کو اپنے پاس کسی محفوظ جگہ بلا لیجئے۔ یہاں بلانے کے بعد مکمل طور پر وہ فوج کی تحویل میں دے دیجئے گا کیونکہ یہ آپریشن اب سے چند گھنٹے کے بعد شروع ہونیوالا ہے۔ وہ اسلحہ فیکٹریوں کی تباہی کا نہیں ہے بلکہ وہ ان تمام لوگوں کی ہلاکت کا منصوبہ ہے۔ یہاں میرا مطلب ہے اجلاس طلب کر کے یہیں سے انہیں فوجی تحویل میں دے سکتے ہیں۔''

''او مائی گاڈ یعنی یہ آپریشن جس کی اطلاع مسٹر روڈ پارک نے دی تھی۔''

''اسی کی بات کر رہی ہوں میں۔''

''آپکو یقین ہے۔''

''سر اپنے اس یقین کا ثبوت ہر طرح سے پیش کروں گی میں۔''

''جی اور وہ نام ہے؟''

''مسٹر ڈیوڈ فورمین۔'' ریتم نے کہا اور دوسری طرف کافی دیر کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔ مسٹر روڈ پارک کو خود ہی بولنا پڑا۔

''سر۔''

''تمہیں یقین ہے روڈ پارک؟''

''سر ابھی تک ہم زیمرس پر بھروسا کر رہے ہیں ویسے ڈان ہولی کیمرس کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ہوم پارلیمنٹ ہاؤس ان کی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔''

خاموشی طاری ہو گئی تھی اور انتظار کیا جانے لگا پھر آواز آئی۔

''یہ سب کچھ درست ہے؟''

''جی سر۔''

''ٹھیک ہے پھر میں ایک ہنگامی اجلاس طلب کئے دیتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں این سی سے بھی رابطہ کر رہا ہوں وہ تو مشکوک نہیں ہے؟"

"نہیں سر۔" ریتم نے جواب دیا۔

"آپ مطمئن ہیں؟"

"بالکل مطمئن ہوں۔"

"ہوم پارلیمنٹ ہاؤس کی جانب ہم لوگ کارروائی کر ڈالیں۔"

"بالکل سر، لیکن اس سے پہلے آپ پارلیمنٹ سے ہنگامی اجلاس طلب کر لیں۔"

"میں اس کی کارروائی کرتا ہوں۔ روڈ پارک تمہیں ان لوگوں کے ساتھ ہی رہنا ہے، میں انہیں بھی طلب کروں گا۔"

"ضروری ہے سر" ریتم نے کہا۔

"سوچو میں تمہیں کوڈ مارشل دوں گا۔ یعنی صبح کا آغاز ہو گیا ہے۔"

"ٹھیک ہے سر۔ لیکن یہ پیغام آپ ہمیں اس وقت دیں جب آپ کے طلب کردہ تمام افراد پارلیمنٹ ہاؤس پہنچ جائیں آپ فوری طور پر وہاں پہرہ لگوا دیجئے اور خاص طور سے اس بات کا خیال رکھیئے گا کہ کوئی بھی شخص ڈیوڈ کے ساتھ نہ آنے پائے اس کے سوا آپ لوگوں کو اس وقت لیجئے جب وہ پارلیمنٹ ہاؤس میں قدم رکھیں۔"

"ٹھیک ہے۔ ایسا کیجئے ذرا سا پروگرام بدلے دیتا ہوں میڈم ہو سکتا ہے آپ ہمارے سامنے آنا پسند نہ کریں لیکن یہ سمجھ لیجئے کہ آپ کے ہر راز کو زندگی سے زیادہ قیمتی رکھا جائے گا پارلیمنٹ ہاؤس تک اگر آپ ہمارے ساتھ رہیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے۔" ریتم نے میری جانب دیکھا اور میں نے غور کر کے اسے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس بات کو قبول کر لیا جائے بلکہ زیبرز کے کچھ افراد بھی ساتھ لے لئے جائیں اور اس کا اظہار ریتم نے کیا۔

"سر ہمیں کم از کم آٹھ افراد کی گنجائش دی جائے۔"

"میں آپ کو پچاس افراد کی گنجائش دیتا ہوں اس سے اچھی کوئی بات نہیں ہو گی کہ پارلیمنٹ ہاؤس کی ذمہ داریاں زیبرز سنبھال لے۔"

"تب ہم صرف آٹھ افراد کی اجازت چاہتے ہیں، باقی انتظامات آپ کو اپنی خواہش کے ذریعے کرنا ہوں گے۔"

"ٹھیک ہے آپ لوگ پارلیمنٹ ہاؤس پہنچ جائیں مسٹر روڈ پارک آپ ان لوگوں کو ہر

طرح کی سہولت مہیا کریں۔"

"او کے۔"

"او کے۔" دوسری جانب سے کہا گیا اور سلسلہ منقطع ہو گیا۔

"اور اب اس کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس کے گارڈ کی وردی درکار ہو گی آپ اپنے آدمیوں کو طلب کر لیجئے گا میں یہ کام کرتا ہوں۔ اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو میں مطلوبہ سامان یہیں منگوا لوں۔"

"اعتراض کی گنجائش کہاں ہے مسٹر روڈ پارک، البتہ ہمیں تھوڑی دیر کے لئے اجازت دیجئے۔"

مسٹر روڈ پارک سے اجازت حاصل کرنے کے بعد میں اور ریتم وہاں سے اٹھ گئے۔ ریتم نے کہا۔

"کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی نا مسٹر دانش۔"

"نہیں سب کچھ ہمارے منصوبے کے مطابق ہی ہے۔"

"گویا ہم اپنے پروگرام کے اس آخری مراحل میں ہیں آپ اب تک کی ہونیوالی کارروائی سے مطمئن ہیں نا؟"

"مکمل طور پر۔"

"ہم ایک بڑا کام کر رہے ہیں۔"

"بلاشبہ۔"

"او کے مسٹر سیڈان کو ہدایت دے کر میں اپنے آدمی بلوا لیتی ہوں۔"

"منتخب لوگ ہونے چاہیں۔"

"آپ اطمینان رکھئے۔" پھر اس کے بعد کی کارروائی ریتم نے کی تھی۔ مسٹر سیڈان کو ہدایت دینے کے بعد ریتم نے کہہ دیا تھا کہ پندرہ منٹ کے اندر اندر ان لوگوں کو یہاں پہنچ جانا چاہیے اور بہرحال یہ بات میں نے بہت پہلے دیکھی تھی کہ یہاں ان لوگوں میں ڈسپلن بنیادی حیثیت رکھتا تھا۔ یعنی ریتم کی طرف سے ملنے والی ہر ہدایت ان لوگوں کے لئے قابل تقلید ہوتی تھی، پندرہ منٹ کے اندر اندر جو کچھ ہوا اسے دیکھ کر میں حیران رہ گیا تھا۔ وہ لوگ یہاں پہنچ گئے تھے۔ پھر مسٹر روڈ پارک انہیں ہدایات جاری کرنے لگے اور انہیں بتا دیا گیا کہ انہیں کیا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کام سرانجام دینا ہے چنانچہ وہ لوگ اپنی اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے لگے۔ میں یہ کارروائی دیکھ رہا تھا۔ ادھر مسٹر روڈ پارک بھی اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے تھے۔ ایک بڑی گاڑی یہاں پہنچی تھی جسے ہم چھوٹے سائز کا ٹرک کہہ سکتے ہیں۔ اس پر کینوس لگا ہوا تھا اور پیچھے پردہ پڑا ہوا تھا۔ آنے والے ہماری ضروریات کے مطابق وردیوں کے ڈھیر لائے تھے کیونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ کون سی وردی کس کے جسم پر فٹ ہو۔ پھر میں نے اور ریتم نے بھی یہ وردیاں پہنی تھیں اور ہلکا سا میک اپ بھی کر لیا گیا تھا۔ چنانچہ ان تمام تیاریوں کے بعد ہم لوگ مسٹر روڈ پارک کے ساتھ چل پڑے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کی عمارت پر یہ سفر ختم ہوا تھا۔ یہاں خاصی گہما گہمی دیکھی جا رہی تھی۔ فلیگ لگی ہوئی گاڑیاں آ کر رک رہی تھیں۔ پوری عمارت فوجیوں کے کنٹرول میں تھی اور آنے والے کسی قدر متحیر نظر آ رہے تھے۔ میں نے ان میں مسٹر ڈیوڈ فورمین کو بھی دیکھا جو حیران حیران سے اپنی کار سے اتر کر پارلیمنٹ ہاؤس کے برآمدے میں دوسرے لوگوں سے تبادلہ خیال کر رہے تھے۔ اس وقت انتہائی ضروری تھا کہ ہم لوگ میک اپ میں ہوں چنانچہ گارڈز کی حیثیت سے ہم لوگ آگے بڑھ گئے۔ پھر جب تمام کورم پورا ہو گیا تو پارلیمنٹ ہاؤس کے دروازے کھل گئے۔ مملکت کا صدر موجود تھا اس کے علاوہ بحری، بری اور فضائی افواج کی سربراہان بھی جن کے بارے میں روڈ پارک نے بتایا تھا کہ وہ مکمل طور پر قابل اعتماد ہیں خفیہ اداروں کے رکن بھی تھے۔ ہمارا کام بالکل مختلف تھا۔ تمام لوگ ایک ایک کر کے اندر داخل ہو رہے تھے میں اور ریتم مستعد تھے۔ چنانچہ جب مسٹر ڈیوڈ فورمین پارلیمنٹ ہاؤس کے دروازے سے اندر داخل ہونے لگے تو میں نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔

مسٹر ڈیوڈ فورمین کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔ انہوں نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

''یہ کیا بدتمیزی ہے؟''

''سر معاف کیجئے گا آپکو ایک اہم بات بتانی ہے اگر آپ ذرا سی زحمت کریں۔''

''تم ہو کون؟''

''یہ بھی میں آپ کو بتا دوں گا لیکن آپ یہ سمجھئے کہ یہ آپ کے مطلب کی بات ہے۔''

''کہاں جانا ہے؟''

''بس ذرا تھوڑی سی دور۔''

مسٹر ڈیوڈ فورمین نے ایک لمحے کچھ سوچا ادھر ادھر دیکھا۔ میں انہیں ساتھ لے کر چل پڑا بر محسوس طریقے سے میرے ساتھ آئے ہوئے وہ گارڈ بھی میرے ساتھ چل پڑے۔ میں وڈ پارک سے کہا۔

''مسٹر پارک! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کو کیا کرنا ہے یعنی یہ ذمہ داری آپ کو پوری لی ہے جو آپ کے سپرد کی گئی ہے۔''

''ٹھیک ہے۔'' میرے اور روڈ پارک کے درمیان ان الفاظ کو مسٹر ڈیوڈ فورمین نے د سے سنا تھا لیکن کچھ اظہار نہیں کیا تھا۔ ڈیوڈ فورمین کو میں ایک طرف لے گیا۔ ریتم اور ے ساتھی بھی بڑی احتیاط کے ساتھ اس سمت آ رہے تھے اسی ٹرک کے پاس پہنچ کر جس ہم لوگ یہاں آئے تھے۔ میں نے مسٹر ڈیوڈ سے کہا۔

''میں آپ کے وفاداروں میں سے ہوں جناب! میں اور میری مسز ہم لوگ آپکے ساتھ ہم تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت یہاں کیا ہونے والا ہے۔''

''کیا ہونیوالا ہے؟'' مسٹر ڈیوڈ نے متحیر لہجے میں کہا۔

''پارلیمنٹ ہاؤس میں جتنے افراد آ چکے ہیں یہ واپس نہیں جائیں گے۔ اصل میں ان ں کو اس بات کا پتا چل گیا ہے کہ ہمارا نیا آپریشن کیا ہے؟'' مسٹر ڈیوڈ فورمین کا چہرہ سرخ یا۔ انہوں نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کوڈ؟''

''اگر آپ ایک لمحہ بھی ضائع کریں گے تو وہ لوگ آپ کو لے جانا چاہیں گے آپ ے ساتھ آئیے میں اپنا کوڈ آپ کو بتائے دیتا ہوں۔'' میں نے کہا اور مسٹر ڈیوڈ فورمین اختیار ٹرک کے پچھلے حصے پر چڑھ گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ کچھ لوگوں نے یونگ سیٹ سنبھال لی۔ ریتم بھی میرے پاس آ گئی۔

''پہلے کوڈ بتاؤ۔ ورنہ میں شور مچاتا ہوں۔''

''ایک منٹ ایک منٹ مسٹر ڈیوڈ فورمین یہ دیکھئے......'' میں نے اسے اپنی جانب متوجہ اور ریتم کو اشارہ کر دیا۔ ریتم نے ایک زوردار ہاتھ مسٹر ڈیوڈ فورمین کی گردن پر مارا، دوسرا پھر تیسرا میں نے مسٹر ڈیوڈ فورمین کا منہ بھینچ دیا تھا اور آخر کار وہ لمبے ہو گئے۔ ٹرک اسٹارٹ ریورس ہوا اور پارلیمنٹ ہاؤس کی عمارت سے باہر نکل گیا۔ ہم لوگ خوش اسلوبی سے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اپنا کام سرانجام دے کر واپس پلٹ پڑے تھے۔ پارلیمنٹ ہاؤس میں جو کچھ ہونیوالا تھا ذمہ داری مسٹر روڈ پارک کی تھی۔ اب ظاہر ہے اسکائی لینڈ کا سارا انتظام تو ہم نے نہیں سنبھا تھا۔ اپنا کام آخر کار ہم نے خوش اسلوبی سے سرانجام دے دیا تھا۔

مسٹر ڈیوڈ فورمین کو ہم اسی عمارت میں لے آئے۔ ہمارے ساتھ جو زیمرس تھے نے انہیں ہدایات دیں۔ مسٹر سیڈان بھی موجود تھے۔ مسٹر سیڈان نے اس بات کی ذمہ قبول کرلی کہ اس عمارت کے چپے چپے کو بیرونی دنیا سے محفوظ رکھا جائے گا اور اس کی ذمہ وہ قبول کرتے ہیں۔ مسٹر ڈیوڈ فورمین کو لے کر ہم ایک کمرے میں داخل ہو گئے۔ مسٹر فورمین ابھی تک بے ہوش تھے۔ انہیں اس کمرے میں لٹا دیا گیا۔ ہم نے اس بات کا لے لیا تھا کہ اس کمرے میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس سے ڈیوڈ فورمین اپنے آپ کو نقصان پہنچا سکے۔ میں نے بذات خود واش روم تک کا جائزہ لے لیا تھا اس کے بعد مسٹر فورمین کے لباس کو میں نے اور ریتم نے مل کر اتار لیا اور صرف زیر جامہ ان کے بدن پر ر دیا گیا تاکہ کہیں مسٹر ڈیوڈ فورمین خودکشی وغیرہ کرنے کی کوشش کریں تو اس میں کامیاب نہ سکیں یہ تمام کام اطمینان بخش طریقے سے سرانجام دے لئے گئے تو مسٹر ڈیوڈ فورمین کو وہ کمرے میں چھوڑ کر ہم کمرے سے باہر آ گئے۔ ریتم نے کہا۔

''اس شخص کو خودکشی نہیں کرنی چاہئے۔''

''اگر ایسی کوئی کوشش کرنی بھی ہے اسے تو فوری طور پر نہیں کرے گا۔''

''ہاں وہ بہت مغرور اور خودسر ہے۔''

''لازمی امر ہے۔''

ہم دونوں ایک بڑے سے کمرے میں آ گئے۔ ریتم نے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''دانش کیا ہم بہت بڑے لوگ نہیں ہیں۔''

میں نے مسکراتی نگاہوں سے ریتم کو دیکھا اور کہا۔

''بچوں کی سی باتیں کر رہی ہو ریتم۔''

''بڑا بچہ۔'' ریتم نے کہا اور کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

میں اس کی ذہنی کیفیت کو سمجھ رہا تھا اس ہنسی میں ہزاروں آنسو گندھے ہوئے تھے۔ تم نے کہا۔

''ریتم ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم کسی بھی مرحلے پر جذباتی نہیں ہوں گے۔''

''ہاں ہم نے فیصلہ کیا ہے مگر دیکھو میں تو ہنس رہی ہوں۔''

''خود کو سنبھالو ریتم۔'' میں نے کہا اور ایک دم سے ریتم کی آنکھوں میں آنسو ابل پڑے۔ اس نے سر جھکا لیا اور سسک سسک کر رونے لگی۔ میں نے آگے بڑھ کر اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''ریتم، یہ معاہدے کی خلاف ورزی ہے جب آنسو آنکھوں سے بہہ جاتے ہیں تو اندر کی آگ ٹھنڈی ہو جاتی ہے کیا تم اس آگ کو ٹھنڈا کر رہی ہو۔''

ریتم روتی رہی میں اسے دلاسے دیتا رہا۔ پھر جب اس کے اندر کا غبار نکل گیا تو اس نے آہستہ سے کہا۔

''بہت بڑے لوگ ہیں ہم، بہت بڑے لوگ ہیں دیکھو اس ملک میں ہماری کتنی پذیرائی ہو رہی ہے۔ اس ملک کے صدر مملکت تک ہم سے تعاون کر رہے ہیں ہم نے ان کے دشمنوں کو ابھی زیر کر لیا ہے اور اس وقت ہم ان کی نگاہوں میں کتنے بڑے لوگ ہیں کیا ہم واقعی بہت بڑے لوگ ہیں؟''

''پتہ نہیں۔ میں تمہارے ان الفاظ کے جواب میں کوئی ایسی جذباتی بات نہیں کہوں گا جس پر خود مجھے شرمندگی کا احساس ہو۔ ہاں یہ ضرور کہوں گا کہ ہم مضبوط نہیں ہیں۔ تم کمزوری کا اظہار کر رہی ہو۔''

ریتم نے چونک کر مجھے دیکھا۔ پھر آہستہ سے بولی۔

''سوری۔ سوری دانش۔'' پھر اس نے واقعی اپنے آپ کو چند لمحوں میں سنبھال لیا تھا۔ وہ آہستہ سے بولی۔

''اب کیا کریں؟''

''ہم نے جو وقت مانگ لیا ہے اس میں ہم تھوڑا سا اپنا کام کریں گے۔ ویسے جہاں تک میرا خیال ہے اب باقی ساری ذمہ داری تو حکومت اسکائی لینڈ ہی کی ہے۔''

''بے شک۔ وہ اپنے طور پر بھی جو کرنا چاہیں کریں۔ ہم نے تمام مجرم ان کے سامنے پیش کر دیئے ہیں۔ پارلیمنٹ کے ان تمام افراد کو محفوظ کر لیا گیا ہے اور مسٹر روڈ پارک اس سلسلے میں کام کریں گے ویسے مسٹر ڈیوڈ فورمین سے معلومات حاصل کرنا ضروری ہے۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

’’ہم ایک اذیت گاہ تیار کریں اور مسٹر ڈیوڈ فورمین کو وہاں لے جایا جائے۔ ویسے جہاں تک میرا اندازہ ہے ان لوگوں کو مقامی حالات سے کافی معلومات حاصل ہیں۔ چنانچہ مسٹر ڈیوڈ فورمین کی غیر موجودگی میں آپریشن کے احکامات دینے والا کون ہوگا۔‘‘

’’خصوصاً اس لئے کہ ڈان ہولی بھی مر چکا ہے۔‘‘

’’میں بھی یہی کہنے والی تھی۔‘‘

’’خیر تو مسئلہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب ہمیں اذیت گاہ تیار کر کے اپنے کام کا آغاز کرنا چاہئے۔‘‘

’’میرا تو یہی خیال ہے لیکن اگر......‘‘

’’نہیں ظاہر ہے اور کوئی ایسی بات تو نہیں ہے جس پر ہمیں مشورہ کرنا پڑے‘‘۔

’’ہاں بالکل۔‘‘ اور پھر یہ ذمہ داری مسٹر سیڈان کو دے دی گئی۔ کچھ گھنٹوں کے بعد ایک طرف ہمیں ڈیوڈ فورمین کے ہوش میں آجانے کی اطلاع ملی اور دوسری طرف مسٹر سیڈان نے ہمیں بتایا کہ اذیت گاہ تیار ہو گئی ہے۔

’’ڈیوڈ فورمین کا کیا حال ہے۔‘‘ میں نے اطلاع دینے والے سے سوال کیا۔

’’دروازہ پیٹتا رہا ہے بہت دیر تک اور اس کے بعد گالیوں کے سوا اور کچھ نہیں کہہ رہا۔‘‘

’’کوئی اندر جا کر اس سے ملا؟‘‘ میں نے سوال کیا۔

’’نہیں مناسب نہیں سمجھا گیا۔ مسٹر سیڈان کی ہدایت تھی کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اسے کہنے دیا جائے۔‘‘

’’ٹھیک۔ اب تم ایسا کرو کہ مسٹر سیڈان سے کہو کہ اسے اذیت گاہ میں پہنچا دیا جائے کوئی رعایت کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔‘‘

’’ٹھیک۔‘‘ ہمارا کارکن باہر نکل گیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ہم لوگ اپنی جگہ سے اٹھے اور مسٹر ڈیوڈ فورمین کی جانب چل پڑے۔ کمرے میں داخل ہوئے تو مکمل خاموشی طاری تھی۔

مسٹر ڈیوڈ فورمین، لباس سے بے نیاز صرف زیر جامہ پہنے ہوئے ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ کرسی کے ہتھوں سے جکڑ دیئے گئے تھے اور پاؤں نیچے کر کے باندھ دیئے گئے تھے ان کے چہرے پر پتھرایا پتھرایا پن تھا۔ ویسے اس اذیت خانے میں جو کچھ موجود تھا اسے دیکھ کر کسی فولاد اعصاب والے کے ہی ہوش و حواس قائم رہ سکتے تھے ورنہ دوسری

میں کسی سمجھ دار آدمی کو حقیقت حال جاننے میں کوئی دقت نہ ہوتی اور اس پر غشی طاری ہو جاتی۔ ایک طرف سرخ کوئلے دہک رہے تھے اس میں گرم سلاخیں رکھی ہوئی تھیں چمڑے اذیت دینے والے دوسرے آلات بڑی خوبصورتی سے یہاں سجا دیئے گئے تھے۔ مسٹر فورمین کا چہرہ پیلا پڑا ہوا تھا۔ انہوں نے ہم دونوں کو دیکھا اور خشک ہونٹوں پر زبان پھیر گئے۔ میں اور ریتم ان کے سامنے پہنچ گئے تھے۔

’’سر ہم آپکو رپورٹ پیش کرنے پہنچے ہیں آپ کا آپریشن ناکام ہو گیا ہے۔ ڈان ہولی ے میں تو آپ جانتے ہیں کہ وہ مر چکا ہے۔ چپے چپے پر آپ کے آدمیوں کی گرفتاری چھاپے مارے جا رہے ہیں اور آپ ہماری تحویل میں ہیں آپریشن دوبارہ کس طرح ہونا ہے یہ بات نہ میں جانتا ہوں نہ آپ اور نہ ہمیں جاننے کی ضرورت ہے۔ ہاں یہ ارے علم میں ہے سر کہ آپ زیمرز کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں۔ ہمارا تعلق ے ہے اور ہم اس ملک کے لئے کام کر رہے تھے اور اپنا کام ختم کر کے بس معاوضہ ریں گے اور یہاں سے نکل جائیں گے سر یہ ساری صورت حال آپ کے ذہن میں آپ بہت مناسب سمجھتے ہیں کہ اس سے آپ کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے اور کیا فائدہ ہو ‘‘۔

’’ایک منٹ ایک منٹ۔‘‘ ڈیوڈ فورمین نے مجھے روکتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز

’’جی فرمائیے۔‘‘

’’کچھ کہنا چاہتا ہوں۔‘‘

’’ہر انسان کی زندگی میں کچھ اصول ہوتے ہیں۔ مثلاً میں۔ میں نے دوران تعلیم اپنے کو خود پر نکتہ چینی کا موقع نہیں دیا کیونکہ خود پر کوئی آواز مجھے پسند نہیں۔ میں صرف ایک ںا ہوں۔‘‘

’’کیا؟‘‘ میں نے سوال کیا۔

’’ہر کام انسان اپنی خوشی اپنی بقا کے لئے کرتا ہے۔‘‘

’’بے شک۔‘‘

’’اپنے ملک سے وفاداری۔ اپنے مشن سے وفاداری، اپنی ذات سے وفاداری ہوتی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہے۔''

''جی آگے کہیے۔''

''تم یہاں مجھے تشدد کے لئے لائے ہو۔''

''یقیناً۔''

''کیوں؟'' انہوں نے سوال کیا اور ہم نے اپنا اصل چہرہ ان کے سامنے کر دیا۔ اصلی شکلیں دیکھ کر مسٹر ڈیوڈ اور خوف زدہ ہو گئے تھے۔ پھر وہ آہستہ سے بولے۔

''زیمرز۔''

''اپنی ذات۔ اپنی بقا کے لئے۔''

''ہاں ہاں۔'' ان کی بھرائی ہوئی آواز ابھری۔ پھر وہ بولے۔

''مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہو؟''

''سو فیصدی۔''

''تو ان تمام چیزوں کی ضرورت نہیں۔'' انہوں نے آلات تشدد کی طرف اشا کہا۔

''یعنی آپ؟''

''سب کچھ بتانے کے لئے تیار ہوں۔''

''ویری گڈ۔'' میں نے ریتیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ریتیم گردن ہلا کر باہر اسے آنے میں کچھ دیر ہوئی تھی۔ ہو واپس آئی تو اس کے پاس پیڈ اور پین تھا اس۔ فورمین سے کہا۔

''مسٹر فورمین۔ پہلے آپ اس پر اپنا بائیو ڈیٹا لکھ دیں۔ کہاں سے آپ نے آ اور کہاں تک پہنچے جو کچھ کر رہے تھے اس کی کیا نوعیت تھی۔''

ڈیوڈ فورمین کا چہرہ اتر گیا۔ اس نے خوف زدہ نظروں سے ریتیم کو دیکھا پھر بولا کے بعد کیا میری زندگی ممکن ہے۔''

''اس کے بعد ہی آپ کی زندگی ممکن ہے۔''

''ہوں۔'' فورمین نے کچھ لمحے سوچا۔ پھر بولا۔ ''ایک بات اور بتاؤ گے تم لوگ۔

''بے دھڑک پوچھیں۔''

''میری زندگی کے لئے کچھ کر سکو گے۔''

''مطلب؟''

''میرے دو بیٹے ہیں۔ بیوی اور ایک بیٹی ہے۔ اس چھوٹے سے خاندان کو بچا سکو

''کہاں ہیں یہ لوگ۔''

''پیرو میں۔''

''کیا مطلب؟''

''وہ وہیں رہتے ہیں۔''

''یہاں آپ کا کوئی خاندان نہیں ہے۔''

''ہے۔''

''مسٹر فورمین۔'' ریتیم کی آواز سخت ہو گئی۔

''پوری بات تو سن لو۔ ناراض نہ ہو۔''

''جی۔''

''وہ نقلی خاندان ہے۔''

''اوہ مائی گاڈ۔ فنٹاسٹک۔'' ریتیم کے منہ سے حیران سی آواز نکلی تھی۔ میں بھی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے پھر کہا۔ ''وہ سب اس مشن کے کارکن ہیں۔''

''خوب! آپ کس کے لئے کام کر رہے ہیں۔''

''ایک انٹرنیشنل ونگ کے لئے۔''

''کیا نام ہے اس کا؟''

''روز آرگنائزیشن۔''

''آپ سے ایک ڈیل کی جا سکتی ہے۔'' میں نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''کیا؟''

''زیمرز آپ کے لئے کام کر سکتے ہیں لیکن اس کے لئے آپ کو کچھ کام زیمرز کے لئے ہوں گے۔''

''وہ کام کیا میں کر سکتا ہوں۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ہاں۔''

''تو ٹھیک ہے۔''

اس کے بعد مسٹر فورمین نے لکھنا شروع کر دیا کچھ دیر کے بعد انہوں نے رک کر

''کیا میں اپنے خاندان کو نقلی لکھوں۔''

''نہیں۔'' میں نے کہا اور فورمین کے چہرے پر سکون پھیل گیا۔

مسٹر فورمین نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ ایک سچا تعاون کر رہے ہیں۔ چنانچہ یہاں ا
تمام کارروائی کے تمام اہم نام انہوں نے بتا دیئے اور یہ معلومات اسکائی لینڈ کے ل
اہمیت کی حامل تھی۔ چنانچہ یہ ساری رپورٹ مسٹر روڈ پارک کو فراہم کر دی گئی اور مسٹر رو
دنگ رہ گئے۔

اس کے بعد وہ سب لوگ مصروف ہو گئے تھے۔ ریتم کسی بھی طرح مجھ سے منحر
تھی۔ ہم لوگ اس وقت چین کی بنسی بجا رہے تھے اور اسکائی لینڈ کے ادارے اپنا کام کر
تھے۔

دو دن تک ہم اس موضوع پر بات کرتے رہے۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ مسٹر فورمین
کی جائے کیونکہ انکی اب تک کی کارروائی نے ہمیں اسکائی لینڈ میں عزت دلائی تھی
اپنے منصوبے کے تحت ہم نے مسٹر فورمین سے بات کی۔

''جی مسٹر فورمین۔ ہمارا فیصلہ ہے کہ ہم آپ کو اپنے ساتھ لے جائیں گے اور ہم
ملک لے جا کر آپ کے پیرو جانے کے انتظامات کر دیں گے۔''

''میرے پاس.......... پاس دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔''

''لیکن ہمارا وہ ذاتی کام باقی ہے۔''

''ہاں مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔''

''کیا اس کے بعد آپ روز آرگنائزیشن سے منسلک رہیں گے۔''

''ابھی میں نے فیصلہ نہیں کیا۔''

''اس ناکامی کے بعد روز آرگنائزیشن کا آپ کے ساتھ کیا رویہ رہے گا۔''

''ہماری کوشش بھرپور تھی۔ ناکامی کی مکمل ذمہ داری میرے اوپر نہیں ڈالی جائے گی۔

''گویا آپ کو وہاں سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔''

''بالکل نہیں۔ لیکن اب میں کسی کے لئے کچھ نہیں کرنا چاہتا۔''

''سوری مسٹر فورمین آپ کو اب ہمارے لئے کام کرنا ہوگا۔''

''کیا؟'' مسٹر فورمین چونک پڑے۔

ال۔ آپ اپنے لئے، اپنے اہل خانہ کی زندگی کے لئے اب زیمرز کے لئے کام کریں گے۔
ر کی حیثیت سے۔'' ریتم نے کہا اور مسٹر فورمین کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئیں۔

❁ ❁ ❁

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

غور کیا جاتا تو خود اپنے آپ کو حیرت ہوتی تھی۔ میں اور ریتم دونوں چوٹ کھا
ہوئے تھے۔ ہمارے وجود زخمی تھے لیکن اپنے زخمی دلوں کے ساتھ ہم دنیا بھر میں جو کارروائی
رہے تھے وہ ناقابل یقین تھی۔ کسی سے تذکرہ کرتے تو وہ شاید ہی ہماری باتوں پر یقین
پاتا۔ لیکن سچائیاں چھپائی بھی تو نہیں جاسکتیں۔ کم از کم اپنے آپ سے۔ اسکائی لینڈ کی
سرانجام دینے کے بعد مسٹر فورمین کو کچھ ذمہ داریاں سونپ دی گئی تھیں جنہیں وہ خوش اسلو
سے سرانجام دے رہے تھے اور جب ہم نے یہ اندازہ لگا لیا کہ مسٹر فورمین کام کے آدمی
اور اپنا کام آرام سے سرانجام دے رہے ہیں تو ہم وہاں سے چل پڑے۔ بات یہیں
شروع ہوئی تھی کہ دو زخمی افراد اپنے زخموں کو سینے میں چھپائے دوسروں کے زخموں کا علاج
رہے تھے۔ ریتم کی تاریخ جو بھی تھی وہ اپنی جگہ، ایک نرم و نازک سی لڑکی نے کیا روپ اختیار
لیا تھا۔ ایسا ہوتا ہے۔ انسان زخموں سے چور ہو کر دو ہی صورتیں اختیار کرتا ہے یا تو نڈھال
کر خود کو زندگی سے دور کر لے یا پھر ایک زخمی شیر کی طرح سامنے آنے والے ہر شکار کو بھنبھو
کر رکھ دے۔ ہم نے یہی شکل اختیار کی تھی۔ اسکائی لینڈ سے پیرس روانہ ہو گئے تھے کوئی مس
بھی نہیں تھا۔ پیرس میں زیمرز کا انچارج جارج پولو تھا۔ جارج پولو کے سپرد کچھ ذمہ داریاں
گئیں اور ہم دریائے سین کے کنارے ایک خوب صورت کاٹیج میں منتقل ہو گئے۔ یہ بھی ایک
دلچسپ بات تھی کہ ہم دونوں ایک ساتھ رہتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے دریا کے کنارے
کنارے چہل قدمی کرتے تھے۔ دیکھنے والے ہمیں بھی ایک رومانی جوڑا تصور کرتے تھے لیکن
ہمارے درمیان رومان کے سوا سب کچھ تھا۔ اس بات کا اندازہ میں اچھی طرح لگا چکا تھا کہ

ت کائنات کے کسی بھی گوشے میں ہو یا مرد کو ہی لے لیجئے تو انسانی فطرت میں ایک
ے سے متاثر ہونا تو لکھا ہی ہے۔ یا ذہن کو کسی اور سمت منتقل کرلیا جائے۔ لیکن کبھی موسم
ل وقتی طور پر دلوں میں وہ جذبے جگا دیتے ہیں جو ڈھلانوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ میں
سا نہیں تھا۔ اگر آپ کو میرا ماضی یاد ہو تو ایک بار پھر مسز خان کی طرف اشارہ کروں جنہوں
مجھے نہ جانے کیا کیا کچھ سکھایا تھا۔ ہر طرح سے میری پہلی استاد تھیں لیکن وہ کچے ذہن کی
ت تھی بچپن جو جوانی کے قریب آرہا تھا مسز خان سے متاثر ہو گیا تھا۔ اب تو پک چکا تھا اور
ب سے بڑی بات یہ تھی کہ میرے دل میں رخسار اب بھی زندہ تھی۔ زمانہ قدیم کی کہانیوں
ں جادوگروں کے پاس ایسے ایسے پھول ہوا کرتے تھے یا شہزادیاں ایسے پھولوں سے مرصع
اتی تھیں کہ جو ہمیشہ ڈالی سے ٹوٹنے کے باوجود بھی کھلے رہتے تھے۔ اس پھول سے کسی کی
دگی منسوب کر دی جاتی تھی اور کہا جاتا تھا کہ جب تک یہ پھول کھلا ہوا ہے مطلوب زندہ
ہے۔ اس پھول کی تازگی اس کی زندگی کی ضمانت ہے۔ میرے پاس ایسا کوئی پھول تو نہیں تھا
ین میرے دل میں جو خانہ رخسار کے لئے محفوظ تھا اس کی بھڑکنے والی روشنی مجھے رخسار کی
دگی کا پتا دیتی تھی اور کبھی کبھی انتہائی احمقانہ انداز میں یہ سوچتا تھا میں کہ اسی طرح رخسار کے
ں میں بھی ایک خانہ روشن ہوگا اور اسے میری زندگی کا یقین ہوگا اور بات جو ایک خاص لمحے
ں میں نے سوچی تھی اس خاص لمحے کا تذکرہ آپ سے کر دوں تو برا نہ ہوگا۔ دریائے سین
ے کنارے آباد بستیوں میں بڑا حسن بکھرا ہوا تھا۔ ایک دن ہم ٹرالر کے درمیان چہل قدمی
تے جا رہے تھے کہ ایک نوجوان اور نوخیز سی لڑکی باہر نکلی اور اس کے پیچھے اتنا ہی حسین
جوان، لیکن وہ جس طرح کھل کھلاتے ہوئے باہر نکلے تھے ہم انہیں دیکھ کر ٹھٹک گئے۔
جوان نے لڑکی کو کمر سے پکڑا اور ٹرالر کے اندر گھسیٹ لیا۔ ریتم مسکرا دی۔ دریا کے کنارے
سبز و شاداب ایک قطعے پر جب وہ خاموش بیٹھی تھی تو میں نے اس سے کہا۔

''کیا بات ہے ریتم! تم ضرورت سے زیادہ سنجیدہ نہیں ہو رہیں اس وقت۔''

''خیر، ضرورت سے زیادہ تو کوئی بات کبھی نہیں ہوتی۔ میں انہیں دیکھ کر متاثر ہوئی
ں۔ میں سوچتی ہوں مسٹر دانش کہ انسان کی فطرت تو ہمیشہ یکساں ہی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی اپنی
چوں سے کتنی دور ہو جانا پڑتا ہے۔ اس بات پر کبھی آپ نے غور کیا ہے؟''

''ہاں، مکمل طور پر۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''کیا انسان کو حالات سے سمجھوتا کر کے اپنی وابستگی کا سامان نہیں کر لینا چاہئے''

''مثلاً''

''مثلاً تمہاری رخسار کھو گئی ہے اور میرا بھائی میرے پاس نہیں ہے۔ ہم نے زند
دو مقصد بنا لئے ہیں۔ میرا مقصد بھائی ہے اور تمہارا رخسار۔ لیکن اس مقصد تک پہنچنے کے
راستے بڑے طویل ہیں۔ اگر ان طویل راستوں پر سفر کرتے ہوئے ہم اپنے جسم و جا
تقاضوں سے گریز کریں تو کیا ہمارا اپنی فطرت کے ساتھ انصاف ہوگا۔'' میں نے ا
اس کارواں رواں چیخ چیخ کر ایک ہی کہانی سنا رہا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ ٹرالر کے
ہونے والے واقع سے متاثر ہوگئی ہے۔ میں نے اس سے کہا۔

''ریتم! تمہارے اور میرے نظریے میں فرق ہے۔ مغرب اور مشرق میں
اختلاف ہے اور وہ بنیادی اختلاف یہی ہے کہ مغرب کی سوچ مشرق کی سوچ سے بالکل
ہے۔''

''پلیز۔ جذبات کے ان لمحات میں مغرب اور مشرق کا تصادم نہ کراؤ۔''

''اصل میں یہ جذبات ہی تو ہماری تفریق کرتے ہیں۔'' میں نے کہا اور ریتم
چہرے پر اداسی پھیل گئی۔ پھر اس نے ایک جھٹکا سا کھایا اور بولی۔

''ایک بات کہوں؟''

''ہاں۔''

''اصل میں بس کچھ لمحوں کے لئے متاثر ہوگئی تھی ورنہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ سوری
سوری۔'' پھر اس کے بعد وہ وہاں نہیں رکی تھی لیکن میں بہت کچھ سوچتا رہا تھا اور اس وقت
نے سوچا تھا کہ اگر میں رخسار سے بے وفائی کروں تو وہ بھی تو انسان ہے ہم دل کے
رکھتے ہیں۔ میں اگر اپنے آپ کو اس کے لئے محفوظ رکھے ہوئے ہوں تو وہ بھی تو انسان
ہے۔ کبھی کبھی ریتم کی طرح جذبات کے تقاضے ابھر آئیں تو انسان کو بھٹکتے دیر نہیں لگتی۔
عمل کا ردعمل ہے اگر میرا عمل ٹھیک ہے تو مجھے یقین تھا کہ رخسار بھی میرے نام پر جئے
ویسے خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتا تھا کہ رخسار کو کوئی ذہنی طور پر متاثر کر لے گا۔ بہر حال
سارے معاملے چل رہے تھے۔ یہاں ہمارا انچارج جارج پولو تھا اور جارج پولو کو یہ بات م
تھی کہ اگر کوئی زیمرز سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کرے تو اس وقت زیمرز کے سربراہان

یہاں ملاقات ہو سکتی ہے۔ ایک عجیب و غریب نظام بنا رکھا تھا ہم دونوں نے مل کر۔ میں نے
خاص طور سے اب اس سلسلے میں کاوشیں کی تھیں کیونکہ اس طرح میرے مقصد کی تکمیل ہوتی
تھی۔ میں اپنے وطن عزیز کے لئے جو کچھ بھی کر رہا تھا وہ اس حیثیت سے ذرا آسان ہو گیا
تھا۔ مجھے پتا چل گیا تھا کہ اسکاٹ لینڈ کی اسلحہ فیکٹریوں سے ہمارے معاہدے کے مطابق اسلحے
کی زبردست کھیپ مختلف مراحل سے گزر کر پاکستان پہنچا دی گئی ہے اور اسے وہاں کی حکومت
نے وصول کیا ہے۔ یہ معلوم ہونے کے بعد میں پرسکون ہو گیا تھا۔ کوئی کام کسی بھی طرح کی
محنت سے کیا جائے اگر اس کا رزلٹ سامنے آجائے تو پھر اس کام کو جاری رکھنے میں مزا آتا
ہے۔ فی الحال خاموشی تھی لیکن جارج پولو نے اس خاموشی میں خلل اندازی کی وہ نہیں جانتا تھا
کہ دانش منصور کون ہے۔ بس مجھے شیمرک کے نام سے جانا جاتا تھا اور ریتم تو تھی ہی ریتم۔
چنانچہ جارج پولو نے اس شام ہمارے کاٹیج میں ہم سے ملاقات کی۔ بڑا اسمارٹ، لمبا تڑنگا اور
خوب صورت آدمی تھا۔ وہ فرانسیسی نہیں تھا بلکہ وہ اپنے آپ کو اسکاٹ کہتا تھا لیکن وہ فرانس ہی
میں پیدا ہوا تھا کیونکہ اس کی ماں فرانسیسی تھی جارج پولو ہمارے لئے پھول لایا تھا۔ یہ پھول
اس نے ہم دونوں کو پیش کرتے ہوئے کہا۔

''اصولی طور پر تو میں آپ کا خادم ہوں لیکن ذرا ملاقات کے لئے دوسرا طریقہ کار
اختیار کرنا پڑتا ہے۔''

''یہ تمہاری ذہانت ہے جارج۔'' ریتم نے کہا۔

''میڈم آپ دانش منصور نامی کسی شخص کو جانتی ہیں۔'' پولو نے کہا اور ریتم کے اعصاب
میں تناؤ پیدا ہو گیا۔

''ہاں، میں اسے جانتی ہوں۔''

''پاکستان ہائی کمیشن کی جانب سے زیمرز کے ایک رکن کو ایک پیغام موصول ہوا ہے
اور اس سلسلے میں پیش کش کی گئی ہے کہ اگر زیمرز کے سربراہ مناسب سمجھیں تو پاکستان ہائی
کمیشن سے رابطہ قائم کریں۔''

''کیا پیغام ہے؟''

''وہ لوگ کسی دانش منصور کو تلاش کرنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں زیمرز سے مطلوبہ
معاوضہ ادا کر کے رابطہ قائم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ٹھیک۔ کوئی ایسا نمبر دیا گیا ہے جس پر ان میں سے کسی ذمہ دار شخص سے رابطہ
کیا جا سکے۔''

''نہیں میڈیم، ظاہر ہے آپ کی اجازت کے بغیر میں ایسی کارروائی نہیں کر سکتا تھا۔''

''تو پھر آپ یوں کیجئے مسٹر جارج پولو کہ ان لوگوں سے رابطہ قائم کر کے کہئے کہ ذمہ دار شخص ٹیلی فون پر یا وائرلیس پر رابطہ قائم کرے بلکہ ٹیلی فون بھی برا نہیں ہے۔ ہمیں کچھ کوڈ ورڈز مقرر کر لینے چاہئیں۔ مثلاً جیسے شام کے سنہرے گیت۔ سورج کی پہلی کرن۔ ہمارے درمیان یہ کوڈ کا تبادلہ ہو جائے تو ہم گفتگو کر سکتے ہیں بلکہ تم ایسا ہی کرو باقی گفتگو میں اس شخص سے کروں گی جو اس سلسل میں ہم سے رابطہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ بات طے ہو گئی جارج پولو چلا گیا اور اسی شام اس نے ہمیں اطلاع دی کہ آج رات کو ساڑھے آٹھ بجے ہم سے رابطہ قائم کیا جائے گا۔ یہ رابطہ موبائل فون پر ہوگا اس لئے کوئی دقت کی بات نہیں ہے۔''

موبائل فون ہمارے پاس موجود ہے ظاہر ہے اس سلسلے میں جارج پولو نے مناسب بندوبست کیا ہوگا اور یہ موبائل فون یقینی طور پر کسی ایسی شخصیت کے نام ہوگا جسے آسانی سے تلاش نہ کیا جا سکے۔ بہرحال زیمرز دنیا کے گوشے گوشے میں اپنا کام اسی ذہانت اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دے رہے تھے۔ پھر رات کو ساڑھے آٹھ بجے اسی موبائل فون پر فون موصول ہوا اور کہا گیا۔

''شام کے سنہرے گیت فضا میں پھیلے ہوئے ہیں، آپ کا کیا خیال ہے۔''

''صبح کے سورج کی پہلی کرن ان گیتوں کو مزید خوش نما رنگ دے گی۔''

''میرا نام فرید احمد اور میں پاکستانی سفارت خانے کا ایک اہم رکن ہوں۔ کیا میں زیمرز کے کسی معزز شخص سے گفتگو کر سکتا ہوں؟''

''ہاں! آپ کو بتا دیا گیا ہے۔ یقینی طور پر آپ کو اطمینان ہوگا۔ آپ زیمرز کے ایک اہم رکن سے مخاطب ہیں۔'' میں نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔ شیمرک کی حیثیت سے انگلش بولتے ہوئے میں اپنے لہجے کو مخصوص طریقے سے بگاڑ لیا کرتا تھا تاکہ سننے والے کو کوئی شبہ نہ ہو سکے۔ دوسری طرف سے آواز آئی۔

''کیا میں آپ کے نام سے واقف ہو سکتا ہوں جناب؟''

''شیمرک۔'' میں نے کہا۔

''اوہ مائی گاڈ یہ تو بہت بڑا نام ہے۔''

''آپ میری تعریفیں نہ کیجئے گا۔ بتایئے رابطہ کیوں قائم کیا گیا ہے؟ مسٹر شیمرک میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ اس بات کو ذہن نشین کر لیجئے نہ تو یہ بات بے مقصد ہے نہ آپ کے خلاف کوئی سازش۔ آپ براہ کرم مجھے وقت دیجئے گا۔ میں آپ کی پسند کی جگہ آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ ایسے ہی اہم معاملات ہیں جو آپ سے ڈسکس کرنا ضروری ہیں۔''

''ٹھیک ہے۔ جن صاحب سے پہلے آپ نے رابطہ قائم کیا ہے۔ وہ آپ کو کل کوئی ایسا مناسب وقت دے دیں گے جب آپ ہم سے ملاقات کر سکیں اور اپنا مقصد بتا سکیں ویسے اگر کچھ اشارہ کر دیتے تو زیادہ اچھا تھا۔''

''ہمیں ایک شخص کی تلاش ہے۔ اس کا نام دانش منصور ہے۔ پاکستان کے کچھ سر برآوردہ افراد دانش منصور سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور یہ اطلاع ہمیں ملی ہے کہ آپ کے ذریعے ہم دانش منصور سے ملاقات کر سکتے ہیں۔''

''وہ سر برآوردہ افراد کون ہیں؟''

''آپ کو ان کے بارے میں اسی وقت بتایا جا سکتا ہے۔ اگر آپ بہت محتاط ہوں تو آپ اپنی تسلی کے لئے جو بھی مناسب سمجھیں کریں۔''

''ٹھیک ہے۔ وہی آپ سے رابطہ قائم کرے گا۔ جس سے آپ نے رابطہ قائم کر کے ہم تک رسائی حاصل کی ہے۔'' گفتگو ختم ہو گئی ریتم نے کہا۔

''کیا خیال ہے ڈیئر۔ کیا چاہتے ہیں یہ لوگ؟''

''کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے پتا چل جائے گا۔ ویسے میرے لئے ایک دل چسپ خبر یہ ہے کہ ایک بار پھر میرے وطن والوں کو میری زندگی کا یقین ہو گیا ہے۔'' پھر بعد میں بہت دیر تک ہم اس بارے میں گفتگو کرتے رہے تھے۔ میں نے ریتم کو ایک بار پھر تفصیل سے بتایا تھا کہ کس طرح دو بار میں مردہ تصور کیا جا چکا ہوں۔ بہرحال مجھے اپنے وطن سے شدید لگاؤ تھا اور کتنا ہی مضبوط دل کا مالک کیوں نہ ہو گیا تھا۔ ان کاوشوں پر اور ان کوششوں پر طبیعت میں ایک شدید ہیجان برپا ہو گیا تھا۔ بعد کے مراحل طے ہوئے اور منصوبے کے مطابق آخر کار وہ وقت اور جگہ طے پا گئی۔ انتظام جارج پولو نے ہی کیا تھا۔ کیونکہ ہم ایسی جگہ ملاقات کرنا چاہتے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تھے تاکہ وہاں سکیورٹی کا سارا انتظام مکمل ہو اور کسی مرحلے پر کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہاں تک کہ مقررہ وقت پر میں اور ریتم اس عمارت میں پہنچ گئے جو ایک شاندار عمارت تھی ہم نے پہلے خفیہ طور پر آنے والوں کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا تھا۔ دو افراد ایک شاندار کار میں آئے تھے۔ وہ پرائیویٹ کار تھی اور اسے ایک ڈرائیور چلا رہا تھا۔ کار کو رہائش گاہ سے کافی فاصلے پر روک دیا گیا اور زیمرز نے زبردست آلات کے ذریعے اس کی مکمل چیکنگ کر ڈالی۔ دو افراد کو آگے بھیج دیا گیا تھا۔ کیونکہ رات کی تاریکی تھی۔ اس لئے مکمل طور پر ان کی صورتیں نظر نہیں آئی تھیں۔ لیکن ہم نے انہیں بغور اندر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ پھر ہم تیار ہونے لگے۔ میں نے اپنے چہرے پر جو میک اپ کیا ہوا تھا وہ انتہائی موثر تھا۔ ریتم اور میں آخرکار بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہو گئے۔ جہاں دونوں مہمانوں کی مشینی تلاشی لے ڈالی تھی۔ جب ہم دونوں اندر داخل ہوئے تو وہ کھڑے ہو گئے۔ لیکن ایک طویل القامت تندرست و توانا پاکستانی کے ساتھ جس دوسرے شخص کو میں نے دیکھا۔ اسے دیکھ کر اچانک ہی میرا دل بیٹھنے لگا۔ میرے اندر ایک عجیب سی کیفیت ابھر آئی۔ اعصاب کشیدہ ہو گئے۔ ایک لمحے کے لئے میرے قدم ٹھٹکے۔ لیکن خود کو سنبھالنا بھی ضروری تھا۔ اس شخصیت کو دیکھ کر تو خود کو سنبھالنے کی ہر کوشش ناکام ہو سکتی تھی۔ میں ریتم کو بھی کچھ نہ بتا سکا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا صوفے پر جا بیٹھا۔ ہم نے دونوں سے ہاتھ ملائے تھے۔ دوسری شخصیت الیاس بھائی کی تھی۔ الیاس بھائی میرے سب کچھ، میرے بڑے بھائی، میرا باپ، میرا خاندان، میری زندگی سب سے بڑا سہارا جس کی انگلی پکڑ کر میں نے نہ جانے کون کون سی منزلیں طے کی تھیں۔ بوڑھے ہو گئے تھے۔ چہرے پر جھریاں پڑ گئی تھیں۔ لباس بہت شاندار تھا اور شخصیت کی وہ کیفیت بدستور تھی جو کبھی ہوا کرتی تھی بہرحال میرا کلیجہ منہ کو آ رہا تھا۔ ریتم ابھی تک میری اس کیفیت سے واقف نہیں تھی۔ دونوں نے اپنا تعارف کرایا اور اس کے بعد مسٹر جارج پولو نے ہم دونوں کا۔ لیکن اس نے ہمیں زیمرز کے سربراہ کے طور پر روشناس نہیں کرایا تھا۔ بلکہ اس نے یہی کہا کہ مقامی طور پر زیمرز کے بڑے لوگ۔ بہرحال دونوں نے ہماری پذیرائی کی تھی۔ ہم بیٹھ گئے ریتم نے میری جانب دیکھا۔ وہ میری اندرونی کیفیت کا اندازہ تو نہیں لگا سکی تھی لیکن میں نے اسے اشارے سے کہا کہ وہ خود اس بارے میں گفتگو کرے تو ریتم بولی۔

''زیمرز کے گروپ کی جانب سے آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ جناب۔''

''میں آپ سے اپنا تعارف کیا کراؤں، آپ مجھے نواز شاہد کہہ سکتی ہیں۔ یہ ہمارے م دوست الیاس احمد ہیں۔ پاکستان سے آئے ہیں ہم نے اپنی اوقات سے بہت آگے رات کی ہے میڈم ورنہ زیمرز جس پائے کا گروپ ہے بھلا کسی ذاتی کام کے سلسلے میں ے تکلیف دی جا سکتی تھی۔''

''آپکو معلوم ہے مسٹر نواز شاہد کہ زیمرز نے اپنا ایک مقام رکھا ہے ہم ہر طرح کے کو ڈیل کرتے ہیں چاہے ان کا معاوضہ دو ڈالر کی شکل میں کیوں نہ ہو۔ بہت بڑے ام بھی کیے جاتے ہیں اور بہت چھوٹے بھی۔ ہم بڑے اور چھوٹے کا کوئی تعین نہیں بلکہ اپنی ساکھ بنانا چاہتے ہیں۔''

''تو پھر یہ سمجھئے کہ یہ ایک بہت چھوٹا سا کام ہے۔ لیکن ممکن ہے اس میں کوئی بڑائی بھی ئے۔ آپ تعاون کریں گی؟''

''بے شک۔''

''اصل میں پچھلے کچھ دن قبل زیمرز کی جانب سے ایک بہت بڑا کام ہمارے وطن کے ا ہے کہ اسکائی لینڈ سے شاندار اسلحے کی ایک بہت بڑی کھیپ بڑے ٹیکنیکل طریقے ارے وطن پہنچی ہے اور یہ اسلحہ اسکائی لینڈ سے ہمارے وطن بھیجنے والی شخصیت دانش کی ہے۔ میڈم بس صرف اتنا معلوم کرنا چاہتے ہیں ہم آپ سے کہ یہ مسٹر دانش منصور اور کہاں آپ سے ملے تھے۔ کن ذرائع سے انہوں نے آپ تک رسائی حاصل کی تھی۔ م ادا کر کے انہوں نے یہ اسلحے کی کھیپ اپنے وطن پہنچائی تھی۔ مزید یہ کہ اگر ہم ان سے کرنا چاہیں یا ان تک اپنا کوئی پیغام پہنچانا چاہیں تو کیا اس سلسلے میں ہماری مدد کر سکتی میڈم آپ کے لئے یہ بہت چھوٹا سا کام ہوگا۔ لیکن آپ بات پر یقین کر لیں کہ یہ.....''

''نہیں۔ یہ بات تو آپ سے کہی جا چکی ہے جناب کہ ہم کوئی کام چھوٹا نہیں سمجھتے۔ پ اس سلسلے میں مزید کچھ نہ کہیں تو ہم شکریہ ادا کریں گے۔''

''بہتر۔ تو آپ یوں سمجھ لیجئے کہ ہم صرف کچھ لمحوں کے لئے دانش منصور سے رابطہ قائم ہتے ہیں اور اس کے لئے ہمیں زیمرز کی مدد درکار ہے۔'' ریتم نے میری جانب دیکھا نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلائی۔ پھر حلق صاف کر کے بولا۔

''کیا آپ میں سے کوئی شخص یہ بتا سکتا ہے کہ آپ کو دانش منصور کی تلاش کیوں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہے؟''

''بس آپ یوں سمجھ لیجئے کہ ان سے ایک قلبی رشتہ ہے۔'' اس بار الیاس بھائی نے

''آپ سرکاری طور پر دانش منصور سے ملنا چاہتے ہیں یا غیر سرکاری طور پر؟''

''فی الحال آپ یوں سمجھ لیجئے غیر سرکاری طور پر اور اگر میری دانش منصور سے ملا ہو سکی تو ہو سکتا ہے آگے یہ مرحلہ سرکاری شکل اختیار کر جائے۔ آپ نے یہ بتایا ہے کہ آپ کام چھوٹا نہیں سمجھتے۔ مجھے یہ بھی بتا دیجئے کہ صلے کے طور پر مجھے آپ کو کیا پیش کرنا ہوگا؟''

''اصل میں مسٹر دانش منصور ہمارے لئے خود ایک محترم شخصیت ہیں جناب اور ان لئے کسی کام کا ہم کوئی معاوضہ طلب نہیں کریں گے۔ مسٹر قونصلر آپ فرمائیے کیا آپ بھی دا منصور سے ملنا چاہتے ہیں؟''

''نہیں فی الحال نہیں۔ ہاں اگر آپ کی کاوشوں سے الیاس احمد صاحب ان سے کارآمد گفتگو کر لیتے ہیں تو ممکن ہے میں خود بھی اس خواہش کا اظہار کروں۔''

''لیکن معاوضے کی بات رہ گئی۔'' الیاس بھائی نے کہا۔

''اس بارے میں آپ سے کہہ دیا گیا ہے جناب۔ ہاں! اگر دانش منصور صاحب خود اس معاوضے کے بارے میں آپ سے کوئی گفتگو کرنا چاہیں تو یہ اختیار انہیں حاصل ہے۔''

''بہت بہت شکریہ۔ اس تعاون کے لئے ہم دلی شکر گزار ہیں یہ کام کب تک ہو ہے؟''

''جناب قونصلر جنرل صاحب آپ اگر اپنے معزز دوست کو کچھ وقت کے لئے ہمار حوالے کر دیں تو آپ کو اعتراض تو نہیں ہوگا؟'' میں نے کہا۔ نواز شاہد نے الیاس احمد طرف دیکھا، الیاس بھائی کہنے لگے۔

''لیکن اس کے لئے کتنا وقت درکار ہوگا؟''

''شاید بہت کم۔ اصل میں جو کام ہمیں سرانجام دینا ہے اس کے لئے احتیاط شرط ہے ہم اس وقت تک آپ کو اپنے ساتھ رکھ کر اور مسٹر دانش منصور کو اطلاع دے کر آ چکی ان ملاقات کرائیں گے اگر آپ ہماری تحویل میں رہیں گے تو ہم زیادہ اطمینان سے اپنا کام سکتے ہیں۔ آپ بات کو سمجھ رہے ہوں گے۔ ہماری مراد بس یہ ہے کہ ہم محتاط رہ کر اپنا کا سرانجام دینا چاہتے ہیں اور کوئی جذبہ نہیں ہے اس میں۔'' الیاس بھائی نے نواز شاہد کی طرف

اور کہا۔

''اگر آپ کو اعتراض نہ ہو سر تو؟''

''نہیں۔ ہر فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ مسٹر الیاس احمد۔ میں نے اپنے حکام اعلیٰ کے احکامات کی پابندی کی ہے۔ مجھے یہ اجازت دے دی گئی آپ کو آزادی سے آپ کا کام کرنے دیا جائے۔''

''تب میں ان دونوں کے پاس رکنے کے لئے تیار ہوں۔''

''ٹھیک ہے۔ مجھے اس سلسلے میں کوئی خاص کارروائی تو نہیں کرنی۔ آپ مجھے اجازت ے۔''

''جی۔ لیکن کچھ خاص باتوں کے ساتھ۔ جی فرمائیے۔''

''زندگی بہت قیمتی چیز ہوتی ہے۔ انسان اتنے بڑے گروپ کے ساتھ اگر کوئی غلط قدم کی کوشش کرے تو سوچ لینا ضروری ہوگا۔ آپ یہاں سے جا رہے ہیں۔ ہمیں یقین آپ اس جگہ کو بھول جائیں گے۔ کیونکہ آپ دوبارہ ہمیں یہاں نہیں پا سکیں گے لیکن اگر نے کوئی کوشش کی تو ذمہ داری آپ پر ہوگی۔''

نواز شاہد نے مسکرا کر گردن ہلائی اور کہا۔

''میرا کام آپ سے ہے۔ میں آپ سے کوئی غلط بیانی نہیں کر رہا اور نہ ہی کروں گا۔''

ے بعد نواز شاہد ہم سے ہاتھ ملا کر رخصت ہو گیا تھا اور میں الیاس بھائی کو دیکھنے لگا تھا۔ میں خود بھی ابھی ریتم پر اپنی دلی کیفیات واضح نہیں کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے اس ہا۔

''میڈم اب ہمیں یہاں سے چلنا چاہئے اور میں ان صاحب سے تنہائی میں دانش سے ملاقات کے سلسلے میں گفتگو کروں گا۔''

''اوکے۔ چلئے اٹھیں۔'' ریتم نے کہا اور ہم وہاں سے باہر نکل آئے۔ ریتم ابھی تک کیفیت سے کوئی اندازہ نہیں لگا سکی تھی۔ محتاط طریقے سے سفر کرتے ہوئے آخر کار ہم اپنی تک پہنچ گئے اور اس کے بعد مسٹر الیاس احمد کو ایک کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ الیاس بھائی الجھے الجھے نظر آ رہے تھے۔ میں ریتم کے ساتھ کمرے میں واپس آ گیا، تو ریتم نے کہا۔

''دانش میں تمہاری خاصی مزاج آشنا ہو چکی ہوں اور اب بھی اگر میں یہ دعویٰ نہ کروں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کہ میں تمہیں کافی حد تک سمجھ چکی ہوں تو شاید میری غلطی ہوگی اور تم تسلیم نہ کرو تو تمہاری۔''

''ہاں! ریتم جو کچھ تم کہنا چاہتی ہو میں سمجھ رہا ہوں۔ یہ شخص میرے لئے جو حیثیت رکھتا ہے تم سوچ بھی نہیں سکتیں۔ میں نے جن لوگوں کا تم سے تذکرہ کیا ہے یقینی طور پر تمہارے ذہن میں محفوظ نہ ہوں گے۔ لیکن میں تمہیں یاد دلاؤں، اس تذکرے میں، میں ایک نام الیاس بھائی کا بھی لیا ہے۔ یاد ہے۔''

''اوہ، میرے خدا، اوہ مائی گاڈ۔ قسم کھا رہی ہوں، یاد ہے اچھی طرح یاد ہے۔ لیکن اس وقت یاد نہیں آیا تھا۔''

''وہ الیاس بھائی ہی ہیں اور میں اسی لئے انہیں اپنے ساتھ یہاں لایا ہوں۔'' ریتم نے کچھ نہ کہا۔ خاموشی سے میری صورت دیکھتی رہی۔ پھر میرا بازو تھپتھپایا اور آہستہ سے بولی

''اب مجھے تمہارے تمام احساسات کا اندازہ ہے۔ مجھے بتاؤ کیا کرنا ہے؟''

''کچھ نہیں ریتم۔ ابھی میں الیاس بھائی سے شیمرک کی حیثیت سے ہی بات کروں اور اگر مجھے میرا مطلوبہ چانس نہ مل سکا۔ تو بعد میں دیکھا جائے گا۔ لیکن میں بے اختیار ہو ہوں۔''

''مجھے پورا پورا اندازہ ہے۔'' ریتم نے آہستہ سے کہا۔ ''میں الیاس بھائی کے کمرے میں پہنچا تو وہ حیران پریشان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ کر ان کے ہونٹوں پر ایک پھیکی مسکراہٹ آگئی۔

''مسٹر شیمرک۔ آپ نے مجھے بڑا متجسس کر دیا ہے۔ آپ کا رویہ مجھے بہت عجیب سا ہے۔''

''مجھے اندازہ ہے مسٹر الیاس احمد۔ اصل میں ایک بڑی عجیب بات ہے۔ آپ سنیں گے تو حیران رہ جائیں گے۔''

''کیا؟'' الیاس بھائی نے سوال کیا۔

''میرا تعلق زیمرز سے ہے۔ لیکن جو حیران کن بات ہے وہ یہ ہے کہ دانش منصور سے میری ذاتی دوستی بھی ہے اور دانش منصور مجھے اپنے بارے میں جتنا کچھ بتا چکے ہیں۔ ان میں الیاس احمد صاحب کا تذکرہ بھی ہے۔ میں جب آپ سے دوسرے بہت سے نام لوں گا آپ اس بات پر یقین کرلیں گے کہ دانش سے میرے کیسے تعلقات ہیں۔'' الیاس بھائی کے

اضطراب قابل دید تھا۔ انہوں نے بے صبری سے کہا۔

''مجھے صرف ایک بات بتا دیجئے آپ مسٹر شیمرک......''

''جی پوچھیے۔''

''دانش خیریت سے تو ہیں وہ تندرست ہیں انہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچا۔ وہ زندہ ہیں؟''

''جی۔ وہ خیریت سے بھی ہیں، تندرست بھی ہیں، زندہ سلامت بھی ہیں اور انہیں کوئی گزند نہیں پہنچا۔''

''یہ جو کارروائیاں انہوں نے کی ہیں۔ میرا مطلب ہے جو کچھ مجھے بتایا گیا ہے۔ کیا آپ کو اس کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟ مثلاً جیسے ابھی ہمارے قونصلر صاحب نے کہا کہ دانش نے اسکائی لینڈ سے اسلحے کی ایک بڑی کھیپ بھیجی ہے، میرا مطلب ہے آپ کو اس بارے میں معلوم ہے؟''

''یہ کام زیمرز کے تعاون سے ہی ہوا ہے۔ شاید آپ کے علم میں یہ بات نہیں ہے؟''

''نہیں مجھے معلوم ہے۔ میں نے، میرا مطلب ہے میرے وطن کی حکومت نے مجھ جیسے معمولی سے آدمی پر بڑا اعتبار کیا ہے اور مجھے خاصی معلومات فراہم کر کے یہاں تک بھیجا ہے۔''

''اگر میں اپنی معلومات کی روشنی میں آپ سے کچھ سوالات کروں تو کیا آپ مجھے ان کا جواب دینا پسند کریں گے؟''

''صرف وہ سوالات جس میں مجھ سے میرے وطن کے بارے میں کچھ نہ پوچھا جائے۔ آپ کو یہ بھی بتا دوں مسٹر شیمرک کہ میں ایک عام آدمی ہوں۔ اپنے وطن میں، میں ایک وکیل کی حیثیت رکھتا ہوں اور پرائیویٹ کیس لیتا ہوں۔ جب دانش منصور نے یہ تمام کارروائیاں کیں تو مجھ سے رجوع کیا گیا اور مجھے کچھ ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ کیونکہ اہل وطن جانتے ہیں کہ دانش مجھے بہت بڑا درجہ دیتے ہیں۔''

''جی، تو انکی جانب سے میں سوالات کر سکتا ہوں۔''

''وہ تمام سوالات جن کے بارے میں، میں آپ کو بتا چکا ہوں۔''

''جی جی، آپ یہ بتایئے آپ کی سسٹر نازاں باجی کیسی ہیں؟'' میں نے سوال کیا اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

الیاس بھائی کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے۔ وہ عجیب سی نگاہوں سے مجھے رہے۔ پھر اچانک ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور بے اختیار آگے بڑھ کر مجھ لپٹ گئے۔

"کچھ بھی کہو، دھتکار دو، تھپڑ مار دو میرے منہ پر۔ لیکن تم، تم دانش ہو، تم دانش دانش ہو۔" الیاس بھائی بے اختیار پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ اچانک ہی یہ سب ہوا تھا۔ میرا سارا منصوبہ خاک میں مل گیا۔ انصاف اگر جذبات سے عاری ہو جائے تو ا انصاف کہنا دنیا کا سب سے بڑا گناہ ہے۔ میں بھی بے اختیار ہو گیا اور شاید پہلی بار م آنکھوں نے اس قدر آنسو برسائے۔ الیاس بھائی مجھے لپٹا کر چومنے لگے۔ وہ رو رو کر رہے تھے۔ میرے بچے میرے بیٹے کیا ہے میری تقدیر بھی۔ قدرت نے اتنی محبت دل ڈال دی تیرے لئے تو تو مجھ سے پوچھ رہا ہے، مجھ سے کہہ رہا ہے ارے پاگل نازاں کو پیار سے نازاں باجی کہنے والا اس کائنات میں کوئی اور ہے۔ ہم دونوں بری طرح جذباتی گئے تھے اور بات بھی درست تھی۔ نہ جانے کتنے عرصے بعد مجھے میرا کوئی اپنا ملا تھا۔ تصو بیٹھا تھا اس اپنائیت کا۔ بہت دیر تک ہم جذبات میں ڈوبے رہے۔ الیاس بھائی نے سامنے کیا اور بولے۔

"کیا کیا ستم نہیں ڈھائے ہیں تم نے ہم پر۔ فیصل کیا کیا کچھ نہیں کیا ہے۔ بتاؤ بتا سب کیا ہے فیصل یہ سب کیا ہے؟"

"تقدیر الیاس بھائی تقدیر، روز اول سے آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ تقدیر نے مجھے قیدی بنا رکھا ہے۔ الیاس بھائی ایک سبق ہوں میں اس کائنات کے لئے بہت بڑا سبق میں۔ تقدیر نے ہر چیز میرے سامنے سرنگوں کر دی۔ لیکن میری اپنی خواہشوں کو میری آرزوؤں کو اس نے اپنی قید میں کر رکھا ہے۔ مجھے وہ نہیں مل سکا جو میں نے چاہا۔ الیاس رخسار مجھ سے جدا ہے، میرے ماں باپ کا مجھے پتا نہیں چل سکا، جو جو کچھ نہیں کر چکا ہوں سکتا ہے آپکو اس کے بارے میں علم ہو۔ لیکن وہ نہیں کر سکا جو میرے دل کی سب سے آرزو ہے۔ الیاس بھائی وہ نہیں پا سکا میں۔ جسے پا لینے کی تمنا میرے دل میں روز اول طرح آج بھی ہے۔"

"رخسار، رخسار کہاں ہے؟"

"بس یوں سمجھئے میری اور اس کی تقدیر میں یکجا ہونا نہیں لکھا۔ وہ کہاں ہے یہ میں نہیں اس کی تلاش کر رہا ہوں میں۔ دیوانہ ہو چکا ہوں اس کی تلاش میں۔ اتنے قتل کروں گا بھائی اتنے قتل کروں گا کہ موت مجھ سے پناہ مانگنے لگے گی۔ اتنے لوگوں کو ہلاک کروں چل جائے کہ کون کون میری اس محفل میں ملوث ہے۔ خیر چھوڑیئے۔ ہم جذباتی باتیں لگے۔ سب لوگوں کے بارے میں بتایئے۔ مجھے امید نہیں تھی کہ آپ مجھے پہچان گے۔"

"لہجہ چہرہ تو بدلا ہوا ہے تم نے لیکن لہجے میں نازاں کے لئے جو پیار تھا۔ وہ دنیا کے شخص کے لہجے میں نہیں ہو سکتا۔ نازاں کو بتاؤں گا تو دیوانی ہو جائے گی۔"

"بس الیاس بھائی چھوڑیئے۔ اچھا خیر اب آپ یہ بتایئے کہ میری تلاش......"

"سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے فیصل سب ٹھیک ہو چکا ہے۔ ردوبدل تو ہوتی رہتی ہے۔ اہمیت تمہاری افادیت کو پہلے فوجی پیمانے پر تسلیم کیا گیا۔ تم سمجھ بھی نہیں سکتے، سوچ بھی لئے کہ تمہارے سلسلے میں کتنے کتنے بڑے لوگوں نے احتجاج کیا ہے۔ خاص طور سے وہ براہ جو دل سے تمہیں چاہتے ہیں اور جنہوں نے اپنے بیانات میں اس بات کا اظہار کہ ایک محبِ وطن کو سازش کے تحت دربدر کیا گیا ہے اسی طرح کہ اسے اپنی موت کا نا پڑا۔ اخبارات نے اتنا کچھ لکھا تمہارے بارے میں اور پھر اب سے کچھ عرصے پہلے حکام کو تم نے غالباً برطانیہ میں بہت زبردست امداد فراہم کی تھی اور کسی ملکی مفاد کے کیا تھا۔ اس کی تفصیلات تو نہیں دی جا سکیں۔ لیکن اخبارات کو تھوڑی بہت ہوا لگ گئی لے دے ہوئی ہے تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ کیا کیا نکتہ چینی کی گئی ہے۔ تم لوگوں پر مت پر کہ کس طرح محبِ وطن افراد کو منظر عام سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ فیصل دانش اپنے وطن کے لئے جتنی قربانیاں دیں اور جو کچھ کیا۔ اس کا اعتراف مختلف طریقوں کیا ہے۔ سوالات کئے گئے ہیں۔ حکومت سے کہ جواب دیا جائے۔ یہ بتایا جائے کہ وہ تھے، جنہوں نے دانش جیسے محبِ وطن کو وطن سے دور رہنے پر مجبور کر دیا۔ ڈائمنڈ سٹی میں تو بہت ہی کچھ لکھا گیا۔ کہا گیا کہ ڈائمنڈ سٹی میں وطن کے لئے جو کچھ ہو رہا تھا، تکمیل ہو جاتی تو وطن کو ایک ایسا ادارہ مل جاتا جو نہ جانے آنے والے وقت میں وطن کیا سہولتیں فراہم کرتا۔ یوں سمجھ لو کہ اب وہاں کی فضا تمہارے لئے بہت ہموار ہے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بھلا میں کیا اور میری اوقات کیا۔ لیکن مجھے تلاش کیا گیا۔ میرے بارے میں معلومات کی گئیں۔ پھر وہ مجھ تک پہنچے اور یہاں مجھے زیمرز تک سرکاری طور پر پہنچایا گیا ہے اور پیش کی گئی ہے کہ اگر زیمرز سے معلومات حاصل کرنے کے سلسلے میں مجھے بہت بڑے اخرا بھی کرنا پڑے تو حکومت یہ اخراجات مجھے دے گی۔ بہت کام ہوا ہے، بہت زیادہ کام ہوا اس بارے میں اور ہونا چاہئے تھا۔ کیا کچھ نہیں کیا ہے تم نے وطن اور اہل وطن کے لئے۔'' حسرت بھرے انداز میں الیاس بھائی کو دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔

''بہر حال الیاس بھائی بڑی بات ہے کہ میرے اہل وطن نے آخر کار مجھے یاد ر ورنہ میں تو مایوس ہو چکا تھا۔ بھول چکا تھا اس بات کو کہ کبھی مجھے اپنے وطن میں پذیرائی مل گی۔''

''حقیقتیں کتنے عرصے چھپائی جاسکتی ہیں۔ حقیقتیں سامنے آ گئی ہیں اب بھلا اس کی گنجائش ہے کہ لوگ ان حقیقتوں سے انحراف کریں اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟''

''مطلب۔'' میں نے الیاس بھائی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''واپس نہیں چلو گے؟''

''ارے نہیں الیاس بھائی ایسا کیسے ممکن ہے؟''

''کیوں کیا مطلب؟''

''نہیں الیاس بھائی ابھی تو سوچ بھی نہیں سکتا۔''

''نہیں ایک بار تو چلو، دیکھو تو سہی کیا کیا تبدیلیاں آئی ہیں دانش میموریل سوسائٹی ہے۔ تمہارے لئے کام ہو رہا ہے۔ اخبارات تمہارے بارے میں بڑے اچھے انداز میں ہیں۔''

''اس سے زیادہ مجھے اور کچھ نہیں چاہئے۔ ابھی میں راستے میں ہوں الیاس بھا جب منزل کی طرف قدم بڑھاؤں گا تو میری منزل میرے وطن کے علاوہ اور کہیں نہیں ہو گی''

''گویا تم نہیں چلو گے؟''

''نہیں بالکل نہیں۔ بڑا کام کرنا ہے۔''

''لیکن مجھے یہی کہا گیا ہے۔''

''نہیں کہنے والوں سے کہہ دیجئے کہ دانش مل گیا ہے آپ کو ملا تھا وہ آوارہ گرد

وطن کسی بھی وقت اس کی کاوشوں سے منحرف ہو سکتے ہیں۔ اس کے ثبوت موجود ہیں۔ کوئی بات نہیں کہہ رہا ہوں میں جو لوگوں کے اور آپ کے علم میں نہ ہو۔ میں بس آؤں گا کبھی، ملا تو وطن ضرور آؤں گا لیکن ایسے نہیں۔ باہر کی دنیا میں ابھی میرے وطن کیخلاف بہت ں ہو رہی ہیں۔ میں وطن دشمنوں کو جس قدر نیست و نابود کروں گا میری قدر و قیمت میں افہ ہوتا چلا جائے گا۔ گھر میں موجود رہ کر میں کچھ بھی نہیں کر پاؤں گا۔''

''مگر جب میں ان لوگوں کو بتاؤں گا کہ تم مجھے ملے تھے اور نازاں وغیرہ کو بھی تو غمگین جائے گی وہ۔''

''نازاں باجی سے کہئے کہ ان کا لگایا ہوا پودا تناور درخت بن کر وہ سب کچھ کر رہا ہے ن کی وہ خواہش مند تھیں۔ اسے یہ سب کچھ کرنے دیجئے، گھر کی زندگی میں وہ محدود ہو کر رہ ئے گا اور پھر الیاس بھائی ایسے تو نہیں جا سکتا ہیں۔ آپ کو تو علم ہے کہ رخسار میرا انتظار کر ہو گی۔ لیکن رخسار کو لے کر ہی واپس آؤں گا الیاس بھائی۔ ایسے میری واپسی ممکن نہیں ہے۔''

الیاس بھائی مجھ سے بہت کچھ کہتے رہے۔ لیکن یہ حقیقت تھی کہ میں ان کی اس خواہش پورا نہیں کر سکتا تھا۔ پھر ساری رات ہی الیاس بھائی سے باتیں ہوتی رہی تھیں۔ بہت سی لات میں نے انہیں بتائی تھیں۔ ریتم بہت ہی نفیس طبیعت کی خاتون تھیں۔ اسے اندازہ یا تھا کہ میں الیاس بھائی سے مل کر جذباتی ہو گیا ہوں اور شاید میں نے اپنے آپ کو ان پر ع کر دیا ہے۔ چنانچہ اس نے کوئی مداخلت نہیں کی تھی۔ دو بار ہمارے لئے کھانے پینے کی آئی تھیں۔ ہم لوگوں کو باتیں کرتے دیکھ کر ریتم نے یہ انتظامات کئے تھے۔ بہر طور سارے لات چلتے رہے۔ الیاس بھائی سے یہ طے پایا کہ الیاس بھائی سفیر سے یہ کہیں گے کہ دانش ور سے ٹیلی فون پر گفتگو ہو چکی ہے وہ اس وقت فرانس میں نہیں ہے اور اس نے وعدہ ہے کہ وطن واپس آ کر ہی ان سے ملاقات کرے گا۔ یہ بھی طے ہو چکا تھا کہ حکام بالا سے ں بھائی یہ کہیں گے کہ دانش منصور نے اپنے عزم کا دوبارہ اظہار کیا ہے اور کہا یہ کہ اس نے اول بھی اپنی زندگی وطن اور اہل وطن کے لئے وقف کی تھی اور اب بھی اپنے وطن والوں لئے زندہ ہے۔ دنیا کے کسی بھی گوشے میں رہ کر وہ وطن عزیز کی خدمت سرانجام دیتا ہ۔ دانش میموریل سوسائٹی کے اختیارات کو وسیع کیا جائے اور دانش کہیں سے بھی کچھ بھیجے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس کا اہتمام کر لیا جائے۔ ایک با قاعدہ اسٹاف بنایا جائے جو اس سلسلے میں زیبرز کے پیغا وصول کرے۔ ہو سکے تو زیبرز اور دانش کا آپس میں تعلق ظاہر ہونے سے گریز کیا جائے ایسا تعلق کسی شکل میں بھی ظاہر نہ ہونے دیا جائے بس اہل وطن اپنے بھائی کے لئے اتنا کریں اور وطن والے دانش کے نام سے غداری کی چھاپ ہٹا دیں۔ ڈائمنڈ سٹی رشید نا گ دوسرے لوگوں کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا ماتم کیا جائے۔ یہ تمام باتیں میں نے الیاس سے کہیں اور دوسرے دن ناشتے کے بعد الیاس بھائی کو احترام کے ساتھ واپس پا سفارت خانے پہنچا دیا گیا۔ میں ریتم کے پاس واپس آ گیا تھا۔ ریتم ہمدردی کی نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے کہا۔

''اب تم ایسا کرو سو جاؤ، اور اس وقت تک سوتے رہو جب تک کہ رات کی ساری دور نہ ہو جائے، پلیز۔''

''ریتم نیند کا کیا تصور کیا جا سکتا ہے میں سو کر ان یادوں سے دور نہیں ہونا چاہتا۔ ان یادوں کے خواب جاگتی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ جن کا تعلق وطن اور اہل وطن ہے۔ ہاں اگر برا نہ مانو تو کچھ دیر کے لئے مجھے تنہا چھوڑ دو''۔ ریتم مجھے دیکھتی رہی پھر بولی۔

''میں تو یہی چاہتی تھی لیکن تم اگر پسند نہیں کرتے تو تمہاری مرضی۔'' پھر میں نے بند کیا، پردے ڈالے، اندھیرا کر لیا اور ان اندھیروں میں مجھے میرا ماضی نظر آنے لگا۔ ا ایک لمحہ، ایک ایک یاد ایک ایک خواب، ایک ایک فرد گزرے ہوئے واقعات زندگی کے لمحات جب اپنے آپ سے بیگانہ تھا۔ آہ کتنی طویل کہانی تھی یہ اتنی طویل کہانی لیکن کہا مقصد سے بھٹکا دیتی ہیں، کہانیوں میں گم ہو کر اگر مقصد کو فراموش کر دیا جائے۔ تو پھر کہانیوں کی توہین ہوتی ہے۔ عمل سے زیادہ شدید پہلے سے زیادہ طاقت کے ساتھ تاکہ دشم کو بھرپور قوت کا احساس دلایا جاتا رہے۔ کہیں بھی یہ ظاہر نہ ہونے دیا جائے کہ کوئی کمزو پیدا ہوئی ہے۔ زیبرز کے تمام لوگ اپنے کاموں میں مصروف تھے اور ابھی تک کوئی ایسی داری ہمارے شانوں پر نہیں آئی تھی۔ جسے قابل ذکر کہا جا سکے۔ لیکن بہرحال زیبرز اپنی حیثیت منوا چکے تھے اور دنیا کے بڑے بڑے ادارے زیبرز سے اپنے کام لینے کے خوا مند تھے۔ دنیا کے کئی ملکوں میں پھیلے ہوئے زیبرز کے انچارج ہمیں مختلف پیغامات د لیکن میں نے اور ریتم نے ان آفرز کو قبول نہیں کیا۔ چونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ

ے پاس کاموں کے سلسلے میں موصول ہونے والی رقم کے خرچ کا معقول انتظام تھا اور ہم تے تھے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ بہت سوں کے لئے فائدہ مند ہے لیکن پھر بھی ہماری یسی اپنی جگہ تھی اور ہم جو کرنا چاہتے تھے وہ اپنی پسند کے مطابق کرنا چاہتے تھے اور اس لئے ہمیں خاصا انتظار کرنا پڑا۔ جارج پولو نے ہمیں یہ اطلاع دی تھی کہ ایک شخص ایک بڑی حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے زیبرز سے ڈیل کرنا چاہتا ہے اور اس کا نام گرے ہے۔ مارشل گرے کا کہنا ہے کہ زیبرز کے کسی اعلیٰ رکن سے ملاقات کر کے وہ ئی آفر کرنا چاہتا ہے جب ہم نے اس ملک کا نام سنا تو مارشل گرے کو دعوت دے دی ہم اس سے بالکل مختلف حیثیت سے ملے تھے۔ لیکن اس اعلان کے ساتھ کہ زیبرز کے ن جو اس کے ایکشن ڈپارٹمنٹ کے لئے فیصلے کرتے ہیں یہاں موجود ہیں اور مارشل ان سے ملاقات کر سکتا ہے جس شخص نے ہم سے ملاقات کی وہ اس بڑی حکومت کا تھا اور ایک اچھی شخصیت کا مالک۔ اس نے کہا۔

''معزز دوستو! زیبرز کے بہترین ریکارڈ نے ایک عجیب و غریب فضا پیدا کر دی ہے۔ ل ہے زیبرز نے آج تک جن لوگوں کے خلاف بھی کام کیا ہے۔ وہ بھی اس بات کو تے ہیں کہ کام کرنے کا انداز بہت شاندار تھا اور زیبرز کو کامیابی حاصل ہوئی ہی ی لیکن آپ لوگوں کی تعریف اس لئے بھی کر رہا ہوں۔ کیونکہ آپ کو خوش کر کے مجھے ہر آپ کو اپنے کام پر آمادہ کرنا ہے۔ اب اگر اجازت ہو تو میں اس کام کی ''تفصیل
''

''ہاں! مارشل یہ ضروری ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ زیبرز کے اعلیٰ ارکان ہر کام کر دیا ہیں۔ لیکن کام کی نوعیت کے بارے میں ضرور معلومات حاصل کرتے ہیں۔''

''بے شک، بے شک، بے شک۔'' میں آپ لوگوں سے وعدہ چاہتا ہوں کہ کسی کے ی کے سلسلے میں اگر ہم کام لیں یا لینے کی کوشش کریں۔ تو کیا ہم اس بات کی توقع یں کہ ہمارے مخالفوں کو ہماری کوششوں کا پتا نہیں چلے گا۔''

''زیبرز کا لٹریچر پڑھنے کے بعد آپ یہاں تشریف لائے ہیں۔ مارشل۔ اگر آپ کو ر یہ لٹریچر نہیں ملا ہوگا تو یقینی طور پر جب آپ نے ہمارے نمائندے سے ملاقات کی اس نے سب سے پہلا کام یہی کیا ہوگا۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

’’بے شک۔ اور لٹریچر پڑھنے کے مجھے قطعی طور پر یہ سوال نہیں کرنا چاہئے تھا۔ انسان کے اندر ایک خوف چھپا ہوتا ہے۔ اس خوف نے مجھے مجبور کیا کہ میں آپ سے کروں۔ آپ چاہیں تو میں اس کے لئے معذرت کر سکتا ہوں اور اگر آپ کو برا لگا ہو تو مجھے ضرور معاف کر دیجئے گا۔‘‘

’’پھر سے سوال کیجئے آپ اپنا۔‘‘

’’ہماری تمام کاوشوں کو صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔ چاہے ہماری ڈیل ہو یا نہ ہو۔‘‘

’’ہاں! اس کا وعدہ کیا جاتا ہے۔‘‘

’’ٹھیک۔ جو لوگ ہمارے خلاف ہیں وہ ایک گروہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ گروہ باقاعدہ منظر عام پر نہیں آیا۔ لیکن اس نے اپنا نام کلوبوم رکھا ہے۔ کلوبوم کے لوگ دنیا کے سے ملکوں میں کام کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنی برانچیں گرین کلب کے نام سے قائم کر ہیں۔ گرین کلب لندن، پیرس اور نیویارک میں واقع ہے۔ اصولی طور پر یہ لوگ بڑے سرمایہ دار، سرمایہ کار ہیں۔ ان کا سیاسی ڈیپارٹمنٹ الگ ہے اور ایکشن ڈیپارٹمنٹ الگ ایکشن ڈیپارٹمنٹ میں انہوں نے ریٹائرڈ فوجی رکھے ہیں۔ انہیں تربیت دی ہے اور خا عرصے سے انہوں نے زیر زمین اپنی کارروائیاں کرنا شروع کر دی ہیں۔ اس میں ان ملکوں کے فوجی افسر شامل ہو گئے ہیں۔ جن میں ہر طرح کے عہدہ دار ہیں ان کا موقف ہے ایک خاص گروپ کو جو سرمایہ دار گروپ ہے ختم کیا جائے اور دنیا کے کئی ملکوں سے سر داروں کی اجارہ واری ختم کی جائے یعنی وہ اجارہ داری جو اقتصادیات پر ہے یہ لوگ اپنے کام کرنا چاہتے ہیں اور اب یہ بات صیغہ راز میں نہیں رہی ہے کہ ایک انٹرنیشنل گروپ اس سربراہی اور سرپرستی کر رہا ہے۔ اس گروپ کا نام روز آرگنائزیشن ہے۔ آپ لوگوں کو بات کا علم تو ہوگا کہ اس وقت دنیا اقتصادی حال میں جکڑی ہوئی ہے۔ آئی ایم ایف نامی ا ترقی پذیر ملکوں پر زندگی تنگ کئے ہوئے ہے۔ یہ ادارہ کچھ ملکوں کی سرپرستی میں چھوٹے مل کو امداد فراہم کرتا ہے۔ لیکن یہ سمجھ لیجئے کہ ایک طرح سے اس نے ان چھوٹے چھوٹے مما پر اپنا قبضہ قائم کر رکھا ہے اور وہاں اقتصادی ہی نہیں بلکہ سیاسی پالیسیاں بھی آئی ایم ایف اشاروں پر بنائی جا رہی ہیں۔ آئی ایم ایف روز آرگنائزیشن کا ذیلی ادارہ ہے اور یہ دنیا کی معیشت پر اپنا قبضہ چاہتا ہے، وہ سرمایہ کار جو صدیوں سے اپنا کاروبار کر رہے ہیں اور کچھ ا

دو کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے اقتصادی طور پر ترقی پذیر ممالک کی امداد کرتے رہتے ہیں کلوبوم نہیں چاہتا کہ یہ سرمایہ دار اپنے طور پر سرمایہ کاری کریں ان سرمایہ داروں کو کلوبوم نے ں میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ لیکن جو شرائط ان کے سامنے لائی گئیں وہ انتہائی شرمناک تھیں اور بہت سے سرمایہ داروں نے اپنا سرمایہ کھینچنا شروع کر دیا۔ لیکن ان شرائط پر کلوبوم کی خواہش قبول نہیں کیں نتیجے میں کلوبوم نے ان لوگوں کی ہلاکت کا سامان کیا اور اب تک کئی سرمایہ دار مختلف حادثوں کا شکار ہو کر کلوبوم کے ہاتھوں فنا ہو گئے ہیں۔ بات اصل میں یہ ہے کہ کلوبوم کو دونوں عملی فائدہ دے رہے ہیں۔ یعنی سرمایہ دار اگر ترقی پذیر ممالک میں اپنا سرمایہ صرف نہیں کر رہے تو ان ترقی پذیر ممالک کو اقتصادی بحران کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور بحالت مجبوری وہ کلوبوم کی جانب متوجہ ہو رہے ہیں۔ دوسری صورت میں اگر سرمایہ دار اپنے نقصانات محسوس کر کے کلوبوم کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں تو روز آرگنائزیشن کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ یہ ایک جال ہے جو پھیلا ہوا ہے کلوبوم کے افراد پوری طرح اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ہم درحقیقت سرمایہ داروں کی ایک اور تنظیم جو نہایت مناسب اور دیانت دارانہ اقدام کر رہی ہے کے نمائندوں کی حیثیت سے زیمرز سے اپنا کام لینا چاہتے ہیں اور کلوبوم کے مقابلے پر زیمرز کو لا کر کلوبوم سے نجات حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں اس سلسلے میں کوئی بھی ملک براہ راست اپنے یونٹ نہیں بھیج سکتا۔ کیونکہ اس طرح خود اس کے اپنے وطن میں ایسا کرنے والے حکام کی مخالفت شروع ہو جائے گی۔ روز آرگنائزیشن نے اپنے پنجے اسی طرح مختلف اداروں کی شکل میں پھیلا رکھے ہیں۔ یہ ہے ساری تفصیل اور اب آپ اس سلسلے میں بتائیے کہ کیا ہم قابل توجہ ہیں۔ جہاں تک زیمرز کے معاوضے کا تعلق ہے۔ زیمرز کو وہی معاوضہ دیا جائے گا جو زیمرز طلب کریں گے۔‘‘ میں اور ریتم دلچسپی سے مارشل گرے کی کہانی سن رہے تھے۔ ہمارے لئے تو بس اتنا ہی کافی تھا کہ روز آرگنائزیشن کا نام سامنے آجائے۔ اس کے علاوہ جو ایک لمبی سازش کی جا رہی ہے اس کا خاتمہ کیا جائے۔ میں اور ریتم دونوں ہی پوری طور پر دل سے اس کام کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ لیکن بہرحال تھوڑی سی سودے بازی کرنی تھی اور یہ سودے بازی ہم نے تھوڑی دیر کے اندر مکمل کر لی اور اس کے بعد اپنے نشان ان کاغذات پر لگا دیئے جو اس سلسلے میں ایک طرح سے معاہدے کی حیثیت رکھتے تھے۔ پھر مارشل گرے کے جانے کے بعد مارشل گرے کی نشان دہی سے ہم نے اپنی پلاننگ شروع کر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دی۔ چونکہ کام فوری طور پر شروع کر دینا تھا۔ اس لئے میں نے اور ریتم نے طے کیا کہ معمول کے مطابق ہم دونوں الگ الگ باعمل ہو جائیں۔'' ریتم نے کہا۔

''اگر تم چاہو ڈیئر دانش منصور تو اس بار ایکشن میرے سپرد کر دو اور تم ڈائریکشن میں آ جاؤ۔'' میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اصل میں یہاں ایک ایشیائی مرد کی غیرت سامنے آ جاتی ہے جو عورت کی پناہ میں آنا پسند نہیں کرتا۔''

''مگر یہ پناہ کہاں ہو گی؟ تم انہیں سیاسی طور پر قتل کر دو گے اور میں اسے جانی طور پر۔''

''نہیں۔ میرا خیال ہے سیاسی شعبہ تم سنبھال لو۔ میں ایکشن ڈیپارٹمنٹ سنبھال لیتا ہوں۔ لیکن کام ہم دونوں ہی کریں گے۔''

''بے فکر رہو۔ معمول سے کوئی الگ نہیں ہو گا۔'' پھر اس سلسلے کے پہلے مرحلے کے طور پر میں ریتم سے ہٹ کر مصروف ہو گیا۔ ریتم مجھے نمایاں طور پر ساری معلومات فراہم کر رہی تھی اور دلچسپ بات یہ تھی کہ ہم یہیں پیرس کے نواحی علاقوں میں اپنا کام سرانجام دے سکتے تھے۔ پہلے مرحلے میں ریتم نے مقامی طور پر اس کلب کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ جو کلوبوم کا کلب کہلاتا تھا۔ یہ کلب گرین کلب کے نام سے مشہور تھا ایک انتہائی حسین عمارت میں واقع تھا اور اندر جانے کی اس قدر سخت پابندی تھی کہ شاید کسی بڑے محکمے کے وزارت خارجہ کے ریکارڈ روم میں بھی اس سے زیادہ حفاظتی انتظامات نہیں کیے گئے ہوں گے۔ ان کی اس کوشش سے بھی یہ انداز ہو جاتا تھا کہ وہ کیا کچھ کر رہے ہیں اور اپنے معاملات کو کس طرح خفیہ رکھنا چاہتے ہیں۔ ادھر ہمارے مقامی انچارج نے ہمیں بتا دیا تھا کہ اس کارروائی کے لئے تین ایسے آدمی منتخب کر دیئے گئے ہیں جو یکے بعد دیگرے میری مدد کریں گے۔ سیاسی شعبہ الگ تھا اور ہمارے پچھلے طریقہ کار کے مطابق ریتم بالکل روپوش ہو گئی تھی ہم دونوں جو کچھ بھی کرنا چاہتے تھے۔ بالکل الگ الگ رہ کر کرنا چاہتے تھے تاکہ اگر ایک کسی مشکل کا شکار ہو جائے یا نگاہوں میں آ جائے تو دوسرے اس کی مدد کر سکیں۔ مجھے جو پہلا ایجنٹ مسٹر جارج پولو نے دیا اس کا نام ہام ہچر تھا۔ یہ شخص انتہائی پھرتیلا، مستعد، خوش مزاج اور عام حالات میں کوئی کھلاڑی نظر آتا تھا جس کے شانے بڑے چوڑے اور اس طرح گردش کرتے رہتے تھے کہ دیکھنے والوں کو ہنسی آئے بغیر نہ رہ سکے جسم بہت توانا اور شاندار تھا اور ہام ہچر نے مجھے پہلی

ع دی۔ وہ ایک مکان میں پہنچنے کی اطلاع تھی۔ اس نے کہا۔

''سر! میں بڑی محنت کے بعد اس مکان کے بارے میں اندازہ لگا چکا ہوں۔ یہ ایک پر مقام پر واقع ہے اور یقینی طور پر یہاں پر ان لوگوں کی میٹنگیں ہوا کرتی ہیں شاید یہاں ان ریکارڈ روم بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ یہاں کا جائزہ لیں تو آپ کو ضرور کچھ کام کی ں معلوم ہو سکتی ہیں۔ میں نے جو تفصیلات معلوم کی ہیں ان کے تحت ہفتے میں صرف دو دن مکان زیر استعمال رہتا ہے۔ باقی دنوں میں بند رہتا ہے۔ یہاں کوئی چوکیدار بھی نہیں ہوتا اور ہم تھوڑی سی محنت کریں۔ تو بہ آسانی یہاں آ سکتے ہیں۔''

''ہوں، تو پھر بتاؤ کیا کیا جائے؟''

''میرا خیال ہے سر! کہ ہم پہلے ذرا تفصیل سے اس مکان کا جائزہ لے لیں۔ ویسے اس کی نگرانی کر رہا ہوں اور اس کے آس پاس ہی موجود ہوں۔''

''بس تو ٹھیک ہے۔ سورج چھپنے کے فوراً بعد میں بھی وہاں پہنچ جاتا ہوں۔''

''آپ سورج چھپنے کے فوراً بعد نہیں بلکہ تقریباً ساڑھے سات یا پونے آٹھ بجے کا ت رکھیں۔ یہ وقت نہایت موزوں ہوتا ہے۔ نہ گہری رات نہ دن۔''

''ٹھیک ہے۔'' میں نے ہچر کو جواب دیا یہ بات طے پا چکی تھی کہ ریتم اپنی جگہ اپنا کام رے گی اور میں اپنے طور پر اس سلسلے میں اس وقت تک ایک دوسرے سے رابطہ نہیں یا جائے گا۔ جب تک اس کی انتہائی اہم ضرورت نہ ہو۔ یہاں تک کہ سنگین ترین حالات ں بھی۔ ہاں! اگر اپنے مقصد کو ختم کر کے فوری طور پر رابطہ قائم کرنا ضروری ہو تو پھر بات الگ ہے۔ بہر طور ساری باتیں اپنی جگہ، وقت مقررہ پر میں اس طرف چل پڑا جہاں کا پتا میرے علم ں تھا۔ وہ مکان میری توقع سے کہیں زیادہ خوبصورت تھا اور ایک ایسی حسین جگہ واقع تھا جس کے بارے میں، میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ سمندر کے کنارے واقع اس مکان کے بعض حصے ں چٹانیں بکھری ہوئی تھیں اور ان چٹانوں کے دامن میں یہ ایک محل نما مکان تھا۔ جس کے نیں سمت سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ مکان کا ایک حصہ دور تک سمندر میں چلا گیا تھا اور لہریں کان کی دیوار سے ٹکرا رہی تھیں مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہ مکان اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا ہے۔ ر حال میں کافی دیر تک وہاں صورت حال کا جائزہ لیتا رہا۔ دور سے ایک سڑک بل کھاتی ہوئی ں مکان تک چلی آئی تھی اور سامنے ہی اس کا پورچ نظر آ رہا تھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہاں قرب و جوار میں کوئی موجود نہیں ہے۔ میں آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا۔ میں نے اندر داخل ہونے کے لئے سامنے کا راستہ نہیں اختیار کیا تھا۔ بلکہ ایک لمبا چکر کاٹ کر ان چٹانوں کے قریب پہنچا تھا اور یہاں سے میں نے یہ اندازہ لگالیا تھا کہ مکان میں اگر اس دروازے سے داخل ہونے کی کوشش نہ کی جائے اور بغلی سمت اختیار کی جائے تو چٹانوں والا حصہ بہت بہتر تھا۔ اس کے قرب و جوار میں تقریباً سات فٹ بلند دیوار تھی۔ یہ دیوار سمندر کی جانب سے کھلی ہوئی تھی۔ لیکن بہرحال میں نے چٹانی حصوں کو منتخب کیا اور وہاں سے اس مکان کی چھت پر پہنچ گیا میں آہستہ آہستہ نیچے پہنچا اور سن گن لینے لگا اگر خود ہام ہچر میرے سامنے نہ آیا تو پھر مجھے اس سے رابطہ قائم کرنا پڑے گا۔ میں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ لیکن ہام ہچر کی کوئی آواز نہیں سنائی دی تھی۔ یہاں تک کہ میں اندرونی حصے میں داخل ہو گیا۔ مکان میں پراسرار سناٹا اور خاموشی طاری تھی۔ ویسے جس طرح اس مکان کا جائے وقوع تھا۔ اس سے یہ انداز ہوتا تھا کہ مکان کے رہنے والے بہترین حیثیت رکھتے ہیں اور یہاں جو بھی ساز و سامان ہے۔ وہ بے پناہ قیمتی مالیت کا ہے۔ میں نے ایک کمرے کے دروازے کے ہینڈل کو آزمایا دروازہ کھل گیا۔ اندر مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ مکان کے بے شمار کمروں میں سے چھ سات کمروں میں روشنی تھی باقی کمرے تاریک تھے لیکن دروازہ کھلنے کے بعد روشنی میں، میں نے پہلا منظر وہ دیکھا جس نے میرے ہوش و حواس اڑا دیئے۔ وہ ایک کٹا ہوا بازو تھا، جو بالکل سامنے فرش پر پڑا ہوا تھا اور اس سے خون ابل ابل کر قالین پر جذب ہو گیا تھا۔ قالین کا رنگ چونکہ خون کے رنگ سے کنٹراسٹ تھا۔ اس لئے ابلتے ہوئے خون نے خاصے نشانات چھوڑ دیئے تھے۔ میں نے ایک نگاہ کمرے کا جائزہ لیا۔ نہ جانے کیوں میرے دل کو ایک عجیب سا احساس ہوا تھا۔ اس کے بعد دوسرے کمرے میں پہنچا۔ یہاں دوسرا بازو موجود تھا۔ پھر ایک پاؤں دوسرا پاؤں ایک انسانی جسم جو سر اور ہاتھ پاؤں کے بغیر اور پھر ایک کمرے میں ایک کٹا ہوا سر جس کسی نے بھی اس شخص کو قتل کیا تھا وہ انتہائی ستم شریف، بے حد سفاک قاتل تھا۔ جسم کے ٹکڑے کر کے الگ الگ جگہوں پر سجانا کسی عام آدمی کے بس کی بات نہیں تھی۔ میں نے سائی لینسر لگا ہوا ریوالور ہاتھ میں لے رکھا تھا اور میرے چہرے پر وحشت ابھر آئی تھی۔ کٹے ہوئے سر کو دیکھ کر میرے شبے کی تصدیق ہو گئی۔ یہ ہام ہچر ہی تھا۔

میں نے دل ہی دل میں سوچا۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں۔ یقینی

کوئی بھی ہے اس نے ہام ہچر سے معلومات حاصل کی ہوں گی اور اب ممکن ہے میری ں ہو۔ میرا اندازہ بالکل درست نکلا۔ غالباً ایک لمحے میں، میں نے یہ سوچا تھا۔ لمحے کسی نے عقب سے مجھ پر چھلانگ لگا دی تھی۔ لیکن چونکہ میں یہ سوچ چکا تھا اور آمد کی توقع رکھتا تھا۔ اس لئے چھلانگ لگانے والے کو محسوس کرتے ہی میں نیچے بیٹھ گیا موقع پر جو ہوتا ہے وہ بہت دلچسپ ہوتا ہے۔ چھلانگ لگانے والے نے مجھ پر ایک کے تحت چھلانگ لگائی تھی۔ لیکن اب اس کے دونوں پاؤں مجھ سے ٹکرائے تھے اور ت تھی کہ وہ میرے سر پر سے ہوتا ہوا نیچے آگرے۔ وہ بڑی زوردار آواز کے ساتھ سامنے گرا تھا اور میں نے الٹی قلا بازی لگا کر اسے کور کر لیا تھا۔ پستول کی نال اس کی پر رکھ کر میں نے بہت زور سے اسے دبایا اور کہا۔

''اپنا پستول چھوڑ دو''۔ دوسرے ہی لمحے اس نے میرے حکم کی تعمیل کی تھی۔ خاصا توانا ا۔ اگر ریوالور کی نال اس کی گدی سے نہ لگی ہوتی تو شاید وہ مجھے آسانی سے پلٹ دیتا۔ ں نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''ایک لمحے کے لئے اگر جنبش کی تو گولی تمہارا بھیجا پھاڑ کر دوسری طرف نکل جائے

''میں...... میں کچھ نہیں کر رہا۔''

''یہ قتل کس نے کیا ہے؟'' میں نے سوال کیا۔

''میں نے۔'' وہ بولا۔

''اس وقت یہاں تمہارے پاس کتنے آدمی موجود ہیں؟''

''کوئی نہیں ہے۔''

''بکواس کرتے ہو۔'' میں نے کہا۔ لیکن مجھے اندازہ نہیں ہو سکا تھا اوندھے پڑے ہی کارروائی کر رہا ہے۔ ویسے یہ کام کسی مارشل آرٹ کے ماہر کا ہی ہو سکتا تھا۔ میں اس کے شانوں کے قریب اس کی پشت پر سوار تھا۔ میری تمام تر توجہ اس کی گردن کے دونوں ہاتھوں پر تھی۔ لیکن پیچھے سے اس نے الٹا پاؤں اٹھایا اور پوری قوت سے سر پر مارا پاؤں اس طرح اٹھا کر سر پر مارنا آسان کام نہیں تھا میں اچھل کر دور جا گرا اور کے بعد اس شخص نے بڑی برق رفتاری سے مجھ پر چھلانگ لگائی میں ایک دم کروٹ بدل

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کر دوسری جانب چلا گیا تھا۔ اس بار پھر اسے ناکامی ہوئی۔ لیکن اب میں اس کی طرف پوری طرح ہوشیار ہو گیا تھا۔ چنانچہ پلٹتے ہی میں نے اپنا پاؤں پوری قوت سے اس کے مارا اور اس کا سر قالین سے ٹکرایا۔ پستول چونکہ اس کے ہاتھ سے نکل چکا تھا اس لئے وہ پستول استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ جب کہ میرا پستول میرے ہاتھ میں موجود تھا اور اب اس لئے کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ اسے اس کی حرکتوں سے روکنے کے لئے میں اس پر فائر کر دوں لیکن یہ الگ بات تھی کہ جب میرے پستول سے فائر ہوا تو اس کا سینہ میرے پستول کی نا کے سامنے آ گیا۔ گولی اس کے دل میں سوراخ کرتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ وہ بے جان ستو کی طرح اوندھے منہ زمین پر آ رہا تھا۔ لیکن اسی وقت مجھے اچانک کسی کار کے اسٹارٹ ہو کی اور گیٹ کے اندر جانے کی آواز سنائی دی اور میں نے ایک لمبی چھلانگ لگا دی۔ جب میں گیٹ تک پہنچا تو میں نے ایک سیاہ رنگ کی مرسڈیز کو وہاں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ مرسڈ انتہائی برق رفتاری سے گیٹ کی جانب جا رہی تھی۔ میں نے اس پر دو تین فائر کئے ڈز ڈز کی آواز ہوئی۔ لیکن مرسڈیز فائر کی رینج سے نکل چکی تھی۔ گولی اس تک نہیں پہنچ سکی۔ میں ایک گہری سانس لے کر سیدھا کھڑا ہو گیا لیکن ......

اچانک میرے نتھنوں میں کوئی چیز جلنے کی بو آنے لگی میں نے گردن گھمائی عمارت کے کئی کمروں سے دھواں نکلتے ہوئے دیکھا۔ سارا کام چوپٹ ہو گیا تھا اور اب ہام ہچر کی لا بھی اسی آگ کی نذر ہو جائے گی۔ بالکل بے کار رہا یہ سارا معاملہ بھلا اس آگ کو بجھانے سکت مجھ میں کہاں ہے۔ بلکہ خواہ مخواہ مصیبت میں پڑ جاؤں گا چونکہ ساحل کے ساتھ اس طر کے اور بھی مکانات تھے۔ آگ کے شعلے اس برق رفتاری سے بلند ہو رہے تھے کہ مجھے حیر ہو رہی تھی۔ یہ بات بھی تعجب خیز تھی کہ لمحوں کے اندر اتنی تیز آگ بھڑکا دی گئی تھی۔ لیکن بہر حال اب میرا وہاں سے نکلنا ضروری تھا۔ چنانچہ میں بے تحاشا گیٹ کی جانب دوڑنے لگا۔ اس وقت کوئی اور راستہ استعمال کرنے کی گنجائش نہیں تھی۔ چند لمحوں کے بعد میں گیٹ سے باہر آ گیا۔ اب اس وقت اس مکان سے جتنی دور نکل جاتا بہتر تھا۔ کیونکہ قرب و جوار میں بچے ہوئے مکانات میں روشنی ہونے لگی تھی۔ لیکن بہر طور ہام ہچر کی بدترین موت میرے لئے باعث افسوس تھی۔ پہلے مرحلے پر ان لوگوں نے اپنی برتری ثابت کر دی تھی۔ لیکن ایسا کرنے والے عام طور سے نقصان میں ہی رہا کرتے تھے۔ میں پہلے بھی یہ اندازہ لگا چکا تھا کہ ا

جب میں اس مکان میں داخل ہوا۔ تو میرے سامنے آنے والا بدنصیب شخص اکیلا نہیں اس بات سے بھی وضاحت ہوتی تھی کہ میں اسے قتل کر چکا تھا اور اس کے بعد مکان کو لگا کر اسے تباہ کر دیا گیا تھا۔ ظاہر ہے آگ لگانے والے تو کچھ نہ کچھ لوگ ضرور ہوں اس کی تصدیق اس وقت ہو گئی جب میں پیدل کافی دور تک چلتا رہا۔ ایک طرف سے کار کی روشنیاں مجھے نظر آئیں۔ کار کا زاویہ ایسا تھا کہ میں ان روشنیوں میں نہا گیا۔ کار کی بہت سست تھی۔ لیکن پھر بھی میں محتاط ہو گیا۔ کھلی چھت کی کار میں کوئی ڈرائیونگ سیٹ پر نظر آ رہا تھا۔ میں نے ریوالور والا ہاتھ اس طرح مستعد کر لیا کہ اگر مجھ پر کوئی حملہ کرنے کی کی جائے تو میں فوری طور پر اس سے بچنے کے انتظامات کر لوں لیکن اندازہ یہ ہو رہا تھا ار والا جو کوئی بھی ہے مجھ پر حملہ آور ہونے کے لئے نہیں آ رہا۔ کار میرے قریب آ کر رک اور پھر ایک نسوانی آواز ابھری تھی۔

”ہیلو، ڈینس یہ تم ہو۔ میں نے کہا تھا کہ آخر کار اکیلے تم بور ہو جاؤ گے۔ آؤ پلیز “ میں نے دل ہی دل میں ہنستے ہوئے سوچا کہ میڈم ڈینس تو واقعی بور ہو رہا ہو گا۔ لیکن قت آپ نے میری بوریت دور کر دی۔ چنانچہ میں گھوم کر اس کے برابر والی سیٹ کا ہ کھول کر اندر آ بیٹھا۔ اندر بیٹھتے ہی اس نے مجھے دیکھا اور پھر اس کے حلق سے ایک چیخ یا۔

”نہیں، بالکل نہیں، نہ چیخو گی نہ ہلو گی۔ کار ڈرائیور کرتی رہو۔ ساحل کے اس حصے میں ہاں کوئی نہیں ہوتا۔ شٹ اپ بولنے کی کوشش نہ کرنا۔“ میں نے ریوالور کی نال اس کی کے نیچے لگا دی نوجوان عورت تھی، نہ جانے کیوں میرے ذہن میں یہ احساس ابھرا ورت کی اس وقت آمد بے مقصد نہیں ہے۔ میں اسے مکانات سے دور ساحل کے ایک صے میں لے گیا۔ جو سنسان پڑا ہوا تھا۔ عورت کچھ نروس سی ہو گئی تھی۔ میں نے اسے کھا تیس بتیس سال کی عمر تھی۔ چہرے سے کچھ عجیب سی نظر آتی تھی۔ یہاں رک کر میں تول کی نال اس کے حلق پر رکھ دی اور کہا۔

”قتل کرنے کا یہ طریقہ سب سے زیادہ آسان ہے اور تم تو قتل و غارت گری کے کھیل ی آگے کی چیز معلوم ہوتی ہو۔ بتاؤ؟“

”کیا؟“

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''اسے کیوں قتل کیا گیا؟''

''کسے؟''

''اسے۔'' میں نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔ یہ عورت مجھے نروس نظر آنے لگی پھر بولی۔

''کیا تم اس بات پر یقین کرو گے کہ میں تو ایک بالکل ہی بے مقصد اور غیر متعلق سی شخصیت ہوں۔ میرا یقین کرو، کیا خیال ہے۔''

''میں تم سے سچ کہہ رہی ہوں...... وہ...... وہ...... وہ لوگ...... وہ لوگ کبھی میرے سامنے نہیں آئے بس میری حیثیت ایک گائیڈ کی سی ہے۔ ایک ایسا گائیڈ جو کسی الجھے ہوئے معاملے میں ان کا ساتھ دے میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ مطلب یہ تھا کہ اگر تم یا تمہارے ساتھ اور کوئی ہوتا اور بچ کر وہاں سے نکل آتا تو مجھ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی کہ میں ایک شرابی عورت ہونے کی اداکاری کروں اور اس کے بعد تمہیں اپنے گھر لے جاؤں پھر وہ خود تم سے معلومات حاصل کر لیتے۔''

''تمہارا گھر، ویری گڈ پھر ایسا کرتے ہیں چلو تمہارے گھر ہی چلتے ہیں۔''

''دیکھو تم عجیب سی باتیں کر رہے ہو۔ مجھے تم خاصے بے وقوف آدمی معلوم ہوتے ہو۔ ایسا کیوں نہ کرو کہ تم یہاں سے نکل جاؤ۔ میں کہہ دوں گی کہ کوئی مجھے ملا ہی نہیں۔ خیال غلط ہے یعنی کہ وہاں سے کوئی بچ کر نکل گیا ہے۔''

''خیال بہت اچھا ہے۔ لیکن مجھے وہ پتا بتاؤ جہاں یہ لوگ رہتے ہیں۔''

''مطلب۔''

''مطلب یہ کہ کوئی ایسی شخصیت جو اس سلسلے میں کارآمد ثابت ہو ورنہ میری بات سنو۔ پتا تو خیر مجھے چل ہی جائے گا۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔''

''میں...... میں...... اگر...... میرا مطلب ہے۔''

''تمہارا کوئی مطلب نہیں ہے۔ بس تم زندگی سے دور ہونا چاہتی ہو۔'' میں نے ٹریگر پر انگلی رکھ دی تو وہ بولی۔

''سنو! مجھے ہلاک نہ کرو۔ میں یہاں سے نکل جاؤں گی۔ لیکن براہ کرم تم یہ نہ کہنا کہ تمہیں پتا بتانے والی میں تھی۔''

''تم یہاں سے مینز لائن نکل جاؤ سی مین لائنز کی عمارت نمبر تیرہ میں تمہیں اس بارے

معلوم ہو سکے گا۔''

''کون جاتا ہے وہاں؟''

''بس یوں سمجھ لو کہ مجھے ہدایت دینے والی وہی عورت ہے۔''

''اور تمہیں موت دینے والا میں۔'' میں نے کہا اور اس کی پیشانی پر ریوالور کی نال رکھ کر دبا دیا۔ لیکن اسے دبائے دبائے اس کا گریبان پکڑا تھا اور اسے پوری قوت سے ایک اچھال دیا تھا۔ وہ ایک لمحے کے اندر ہی اندر مر گئی تھی۔ چیخ بھی نہیں پائی تھی۔ میں جانتا تھا یہی ہو گا۔ لیکن بہرحال میں نے اپنے لباس کو داغ دار اور کار کو خون سے خراب ہونے سے بچا لیا تھا۔ کار کا انجن اب بھی اسٹارٹ تھا۔ دور عمارت سے شعلے بلند ہو رہے تھے ہلکے ہلکے شور کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔ میرے لئے یہ ضروری تھا کہ اس سے بچتا ہوا آگے کا راستہ اختیار کروں چنانچہ ایک اور لمبا چکر لے کر میں ساحل سے سڑک پر نکل آیا اور اس کے بعد کار کو برق رفتاری سے آگے بھگا دیا۔ لیکن ظاہر ہے علاقوں کے بارے میں مجھے مکمل تفصیلات نہیں معلوم تھیں چنانچہ شہر کے ایک بھرے رونق بازار میں آ کر میں نے کار ایک پارکنگ لاٹ پر روکی نیچے اترنے کے بعد جیب سے نکال کر اسٹیئرنگ اور ہینڈل وغیرہ سے نشانات صاف کئے اور پھر سیٹی بجانے والے انداز میں آگے بڑھتا ہوا کار سے دور نکل آیا اور تیز روشنی میں، میں نے اپنے لباس کو دیکھا کہ اس پر خون کا کوئی دھبہ تو نہیں ہے۔ لیکن ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ میں آگے بڑھتا رہا نکلنے کے بعد ایک ٹیکسی روکی اور اسے سی مین کا پتا بتا کر بیٹھ گیا۔ دوہرا فائدہ ہوا تھا۔ ہے اس علاقے کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔ البتہ ڈرائیور نے تھوڑی دیر کے بعد دیا۔

''جناب سی مین آ گیا ہے کس طرف چلنا ہے؟''

''نہیں بس ٹھیک ہے۔'' میں نے کہا اور نیچے اتر کر جیب سے ڈرائیور کو بل کی رقم نکال پھر ٹہلنے والے انداز میں آگے بڑھ گیا۔ رہائشی علاقہ تھا۔ خوب صورت مکانات اور ہوئے تھے۔ میں تیرہ نمبر کی تلاش میں نگاہیں دوڑانے لگا۔ خاصی کوشش کے بعد رکی عمارت نظر آئی تھی۔ یہاں دو دو منزلہ عمارتیں بنی ہوئی تھیں اور غالباً ان عمارتوں رفلیٹ تھے۔ تیرہ نمبر فلیٹ کو تلاش کرنا بڑا مشکل کام تھا۔ لیکن آگے بڑھا اور عمارت

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں داخل ہو گیا۔ یہ دیکھ کر میرے حواس خراب ہونے لگے تھے کہ تیرہ نمبر کی عمارت
چاروں فلیٹ کا نمبر تیرہ تھا۔ تیرہ اے، تیرہ بی، تیرہ سی اور تیرہ ڈی۔ اب ان تیرہ میں سے
سا تیرہ ڈریلا مورگن کی رہائش گاہ ہے۔ لیکن قدرت نے اس سلسلے میں میری رہنمائی کی۔
عمارت کے سامنے ایک پلاسٹک پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ جس پر عمارت کے مکینوں کے نام
ہوئے تھے۔ ڈریلا مورگن کا نام تیرہ بی میں تھا، اور بی اوپری منزل پر تھا۔ چنانچہ میں آ
آہستہ چلتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ پھر میں نے دروازے کی بیل بجائی اور یہ بیل مجھے دو تین بار
پڑی۔ تب آہستہ آہستہ قدموں کی چاپ سنائی دی اور پھر دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھولنے
عورت کی عمر تقریباً چھبیس، ستائیس سال کی ہو گی۔ اگر یہ ڈریلا مورگن ہی تھی تو ایک حسی
عورت تھی۔ اس نے اپنے جسم پر ایک خوب صورت نائٹی پہنی ہوئی تھی اور اس کے انداز
حیرت تھی۔ پھر اس نے سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

''ہاں! کون ہو کیا بات ہے؟''

''ڈریلا مورگن؟'' میں نے سوال کیا۔

''میں ہوں۔''

''تو دروازے سے کیوں نہیں ہٹ رہیں۔'' میں نے اچانک اسے زور سے دھکا دیا
وہ دور جا گری۔ میں نے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا تھا۔ اور اس کے فوراً بعد اس کی
پکڑ کر اسے کھڑا کرنے کی کوشش کی تھی۔ جب کہ ریوالور کی نال میں نے اس کے پیٹ سے
دی تھی۔

''چیخنے کی کوشش آپ جانتی ہیں میڈم ڈریلا مورگن آپ کے لئے کیا نقصانات پہ
سکتی ہے؟''

''مگر۔''

''چلئے چلئے، اطمینان سے بیٹھ کر باتیں کریں گے اور ہاں! آپ کے ساتھ جو کوئی
ہے اسے بھی بلا لیجئے ورنہ کیا فائدہ۔ آپ ہلاک ہو جائیں گی۔'' ڈریلا نے خشک ہونٹوں
زبان پھیری اور بولی۔

''آخر تم چاہتے کیا ہو؟ کون ہو؟ نام تو بتاؤ اپنا اور یہاں میرے علاوہ بھلا کون
ہے۔''

''دیکھو بے کار باتیں کرنے کی کوشش مت کرو۔ وہ مجھے تمہارا پتا بتا کر مرگئی ہے اور اس
تھ تمہارے دوسرے آدمی بھی۔ اس نے خود تمہارا پتا بتایا ہے مجھے اور میں جانتا ہوں۔
نے اپنی زبان نہیں کھولی تو تمہیں ان دونوں کے پاس پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔''
''کک...... کیسی زبان۔'' میں اسے بڑی بے دردی سے گھسیٹتا ہوا کمرے میں لے آیا۔
اس وقت شراب پی رہی تھی۔ اس کے انداز میں بھی ایک ہلکی سی لہر پائی جاتی تھی۔ میں
ے صوفے پر دھکیل دیا اور پھر میں نے کہا۔

''ہاں! تو مس مورگن۔ میں آپ کو مس کہوں یا مسز کہوں۔؟''

''میں غیر شادی شدہ ہوں۔''

ونا ہی چاہیے اتنی خوب صورت عورتیں اگر شادی کر لیں تو نہ جانے کتنوں کا نقصان ہو
خیر چھوڑیئے اب آپ بتایئے کہ آپ اپنے بارے میں کیا بتا سکتی ہیں؟''

''تم کس کی بات کر رہے ہو؟ کون مر گیا اور کون مرگئی؟''

''وہ جو آپ سے احکامات لے کر گئے تھے اور وہ جو آپ کو حکامات دیتے ہیں کون ہیں

''دیکھو میرے ساتھ اتنی سختی نہ کرو میں مرنا بھی نہیں چاہتی تم مجھے قتل کرنے کی کوشش
۔ شرافت سے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھو میں تمہیں بتا دوں گی۔ اس وقت میں
ل ہوں۔ نہ کوئی یہاں اس فلیٹ میں موجود ہے نہ کسی کے آنے کے امکانات ہیں۔
ر مجھے حیرت ہوئی تھی۔ میں نہیں جانتی تھی کہ اس وقت کون آ سکتا ہے۔ تمہارے جیسے
شخص کے آنے کا تو مجھے خیال تک نہیں تھا۔''

''گڈ۔ تم چاہو تو تھوڑی سی پی سکتی ہو۔''

''تمہارے لئے گلاس نکالوں؟''

''نہیں شکریہ میں نہیں پیتا۔''

''نہیں پیتے؟''

''ہاں! تعجب کی بات کیوں ہے؟''

''نہیں ٹھیک ہے۔'' وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔ میں نے تیز نگاہوں سے صوفے کے غلاف
تھا۔ جرائم پیشہ افراد کی ساتھی تھی۔ آس پاس کوئی بھی چیز ہو سکتی تھی لیکن ایسی بات

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں ہلکی سی لرزش تھی۔ ویسے آنکھوں میں نشہ پیدا ہو
تھا۔ بہرحال اس نے گلاس میں تقریباً دو پیگ انڈیلے اور پانی ملائے بغیر انہیں پی گئی
نے سرد لہجے میں کہا۔

''بس اس کے بعد آپ گلاس بھی رکھ دیجئے۔ مس ڈریلا۔ تھوڑی سا پیچھے ہٹ
جائیے کہیں آپ زیادہ پی کر اس بات کا اظہار نہ کریں کہ آپ کو نشہ ہو گیا ہے میں آپ
دیکھنا چاہتا ہوں۔''

''نہیں میں جتنی زندہ ہوں۔ تم نہیں جانتے۔ اگر تم مجھے مار بھی دو گے تو کم از
کوئی افسوس نہیں ہو گا۔ کیونکہ میں اپنی زندگی سے خوش نہیں ہوں۔''

''لگ رہا ہے لگ رہا ہے۔ اسی ناخوشی میں آپ تنہا ہیں اور غصے سے شراب
جا رہی ہیں۔''

''خیر اپنا مقصد بتاؤ؟''

''ابھی تھوڑی دیر پہلے ساحل سمندر پر میرے ایک ساتھی کو قتل کر دیا گیا ہے۔
لوگوں نے وہاں اس مکان میں آگ بھی لگا دی ہے اور ایک عورت میری نگرانی پر مامور
میں نے اس کا نام پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ لیکن اس نے مجھے آپ کا نام بتا
مرتے وقت یہ ایک کام کیا تھا اس نے۔''

''ہاں! اس کا نام ایلس تھا۔''

''کوئی بات نہیں۔ اب تو اس کا نام جاننا بھی بے کار ہے آپ کے نام سے دلچسپی
مجھے۔ آپ براہ کرم ذرا اپنا جغرافیہ مجھے بتائیں۔''

''سنو۔ میں ماضی کی کوئی بات کر کے حماقت نہیں کروں گی۔ حال کی بات یہ
ایک کلب سے مجھے ہدایت ملتی ہے۔ میں وہاں کام کرتی ہوں، کلب کا مالک کون ہے
بھی نہیں جانتی ذمہ داری میری یہ ہے کہ کام کے لوگوں کی جانب مجھے اشارہ کیا جاتا
چنانچہ میں انہیں نشہ آور ادویات دے کر غیر قانونی کاموں پر آمادہ کرتی ہوں۔''

''کلب کا نام کیا ہے؟''

''ڈریم لینڈ۔''

''خوب تو ڈریم لینڈ کلب سے آپ کو ہدایت ملتی ہیں اور آپ ان ہدایات کے تح

م کرتی ہیں۔ لیکن میڈم ہر بات کا کوئی جواز تو ہوتا ہے۔''

''ہاں! بس یوں سمجھ لو مجبوریاں مجھے اس منزل تک لے آئیں۔ وہ لوگ مجھے مجرمانہ
موں میں استعمال کرتے رہے اور آخرکار میں اس منزل تک آ گئی۔ مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ آج
اسکوائر میں کچھ خاص کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ وہاں کے لئے کچھ مخصوص افراد کو بھیج دو۔ پیچ
لائر وہی جگہ ہے جہاں کسی بنگلے میں ہنگامہ آرائی ہوئی ہے۔''

''یہ ہے صورت حال۔ آپ اس سلسلے میں میری اور کیا مدد کر سکتی ہیں؟''

''فرض کیجئے ایسا کوئی مرحلہ درپیش ہو جائے جیسا کہ اس وقت پیش آ گیا ہے تو آپ
لئے کیا ہدایات ہیں؟'' میں نے سوال کیا۔

''اس کھڑکی پر ایک بلب لگا ہوا ہے۔ جس کا رنگ سرخ ہے۔ یہ بلب ریموٹ کنٹرول
اور ریموٹ کنٹرول سامنے رکھا ہوا ہے۔ اگر مجھے ذرا بھی شبہ ہو تو مجھے یہ ریموٹ کنٹرول
نا ہو گا۔ سرخ روشنی ان لوگوں کو بتا دے گی کہ صورت حال کیا ہے۔''

''ویسے آپ اس وقت شدید خطرے میں ہیں۔ آپ کو اس بات کا احساس ہے؟'' میں
کہا اور وہ نہ سمجھنے والے انداز میں مجھے دیکھنے لگی۔

''مطلب؟''

''مطلب یہ ہے کہ میں آپ کو بھی قتل کیے بغیر نہیں چھوڑ سکتا۔'' میں نے سرد لہجے میں
اور وہ سہمی ہوئی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔ پھر بولی۔

''لیکن کیوں؟ میں نے تو تمہیں سب کچھ بتا دیا۔''

''لیکن جو کچھ تم نے مجھے بتایا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ تم مجھے ان لوگوں
بارے میں بھی بتاؤ جو اس وقت یہاں تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔''

''دیکھو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کلوبوم والے بہت مستعد لوگ ہیں۔ اگر تم ان
طریقے کار اور ان کے مقاصد کے بارے میں کچھ مجھ سے پوچھو گے تو میں شاید تمہیں کچھ
بتا پاؤں گی۔ وہ کہاں ہوتے ہیں۔ میں نہیں جانتی اس وقت بھی ممکن ہے انہیں تمہاری
آمد کی اطلاع مل گئی ہو۔ یہ دروازہ جو میں نے کھولا ہے اس سے بھی انہیں اس بات کا علم
نا ہے اور ان کے اپنے طریقہ کار کے مطابق بھی، ویسے ایک بات میں تم سے کہہ دوں کہ
ے اس فلیٹ کی نگرانی ہمیشہ ہوتی ہے۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"فرض کرو اگر تم اس نگرانی کرنے والے سے رابطہ قائم کرنا چاہو تو کیا ممکن ہو
ہے۔" اس کے چہرے پر ہچکچاہٹ کے آثار نمودار ہوئے۔ تو میں نے ریوالور سیدھا کر لیا۔
"نہیں میری بات سنو۔ میں ایک ایسے شخص کو جانتی ہوں جو سامنے والی عمارت
نچلے حصے میں ہر وقت موجود ہوتا ہے۔ اس کا نام سیڈے ہے۔"

"اس کے علاوہ؟"

"نہیں یقین کرو بس اتنی ہی معلومات حاصل ہیں مجھے۔ تمہاری کسی ضرورت پر
سیڈے تمہاری مدد کر سکتا ہے؟"

"ہاں! کیوں نہیں۔ میرا اس سے مسلسل رابطہ ہے۔"

"رابطے کا ذریعہ؟"

"ٹیلی فون۔" وہ بولی۔

"ویری گڈ۔ ویسے معاف کرنا ڈیئر ڈریلا مورگن۔ اگر تم سیڈے کو اس وقت بلانا چا
تو وہ انکار تو کبھی نہیں کرے گا۔" اس نے خاموشی سے گردن ہلا دی۔ تو میں مسکرا کر بولا۔

"میرا مطلب تو سمجھ گئی ہونا تم؟ اصل میں مائی ڈیئر مسٹر سیڈے سے مجھے مز
معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ لیکن ٹیلی فون کرتے وقت تم نے ذرہ برابر بھی ہوشیاری کی
مسٹر سیڈے کو تم سے مل کر بہت دکھ ہوگا۔ کیونکہ تمہاری کیفیت بڑی مختلف ہوگی اس وقت۔"

"تو کیا ٹیں۔"

"ہاں ضروری ہے۔ بہت ضروری ہے پلیز۔" میں نے اسے پستول کے اشارے سے کہا
اور وہ دبے دبے قدموں سے آگے بڑھ کر فون کے قریب پہنچ گئی۔ میں اس کی ایک ایک
حرکت کا جائزہ لے رہا تھا۔ جب وہ ٹیلی فون کا نمبر ڈائل کر رہی تھی تو میں نے بڑے پیار۔
اس کی کمر سے پستول کی نال لگا رکھی تھی۔ پھر وہ رابطہ قائم ہونے کا انتظار کرنے لگی اور کچھ لمحا
کے بعد دوسری طرف سے آنے والی آواز میں نے بھی سنی۔ کیونکہ اس وقت رات کا سنا
طاری تھا اور ہلکی سی آواز بھی سنی جا سکتی تھی۔ دوسری طرف سے آواز آئی۔

"کون ہے؟"

"ڈریلا۔"

"کیا بات ہے ڈریلا خیریت؟"

"سیڈے تم آ سکتے ہو؟"

"کہاں؟"

"میں اپنے فلیٹ سے بول رہی ہوں۔"

"کوئی کام ہے؟"

"ہاں! بے حد ضروری۔"

"ٹھیک ہے آ جاتا ہوں۔ ویسے وہ ضروری کام۔"

سیڈے نے کہا۔ تو ڈریلا نے فوراً ہی اس کی بات کاٹ دی۔

"پلیز آ جاؤ۔ اس وقت کوئی اور بات کرنے کا موقع نہیں ہے۔ او کے۔" اس نے
ور رکھ دیا۔ میں نے مسکرا کر آنکھیں جھپکتے ہوئے اپنے اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ وہ خاموشی
میرے سامنے بیٹھ گئی تو میں نے کہا۔

"ذرا اٹھو۔ دروازہ کھول کر اندر آ جاؤ تاکہ اسے کوئی دقت نہ ہو پھر میں اسے ساتھ لے
روازے پر پہنچا۔ یہ اندازہ تو مجھے تھا کہ یہ لڑکی بحالت مجبوری سب کچھ کر رہی ہے۔ لیکن
ل میں ہوشیار تھا۔ چند لمحوں کے بعد واپس آ کر میں نے اس سے کہا۔

"میں اس دروازے کے پاس کھڑا ہوا ہوں۔ اسے کوئی اشارہ مت کرنا۔ پستول کا رخ
ے چہرے کی طرف ہے۔" وہ جھلا سی گئی اور روتے ہوئے سے انداز میں ایک صوفے پر
ا۔

"اگر دور چل جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔" اس نے میری اجازت پاتے ہی گلاس
زید شراب انڈیلی اور پھرتی سے گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لیا پھر گلاس میں دوبارہ
انڈیل لی۔ نہیں اب اتنی بدحواسی بھی اچھی نہیں ہوتی۔ کوئی بھی کام آہستگی اور سکون کے
لیا جائے تو زیادہ موثر بھی ہوتا ہے اور زیادہ دل کش بھی۔ تم تو جانوروں کی طرح پی رہی
ہں اس سے باتیں کرتا رہا تو کچھ لمحوں کے بعد باہر سے آہٹیں سنائی دیں اور پھر آواز
۔

"ڈریلا، ڈریلا۔"

"کون ہے؟ اندر آ جاؤ۔" ڈریلا بولی اور ٹیں نے دانت پیس کر اسے دیکھا ڈریلا کی
سے یہ بھی ایک اشارہ تھا۔ کون ہے کا مطلب تھا کہ آنے والا چوکنا ہو جائے کیونکہ وہ یہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سوچے گا کہ خود ڈریلا ہی نے تو اسے بلایا ہے۔ پھر وہ کیوں پوچھے گی کہ کون ہے؟ جو
اندر آیا تھا وہ اس قدر سمجھ دار نہیں تھا اور ڈریلا کی بات نہیں سمجھ پایا تھا۔

''کیا بات ہے؟ دروازہ کیوں کھلا چھوڑ دیا تھا۔'' اس نے اندر قدم رکھتے ہوئے
اسی وقت میں نے عقب سے اس کے شانے پر کراٹے کا وار کیا۔ وہ بلبلا کر رہ گیا اور ز
بیٹھتا چلا گیا۔ میں نے پھرتی سے اس کے بال پکڑے اور اس کی آنکھوں میں انگلیا
دیں۔ وہ دردناک انداز میں چیخا تھا۔ میں نے مزید کچھ ہاتھ اس کی گردن اور شانوں
کر دیئے۔ وہ زمین پر لیٹ گیا تھا۔ ڈریلا جلدی جلدی اپنا گلاس خالی کر رہی تھی۔ اس
بالکل سرخ ہو گیا تھا اور وہ انتہائی بے چینی اور کرب کے عالم میں نظر آ رہی تھی۔ میں نے
پر لیٹے ہوئے شخص کی کمر پر ٹھوکر رسید کرتے ہوئے کہا۔

''اب تم اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔ مجھے تم سے بہت اہم گفتگو کرنی ہے۔'' اس شخص کے
پر ہیجان کے آثار نظر آ رہے تھے اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ میں نے
طرح اس کی مرمت کی تھی اس نے اسے نڈھال کر دیا تھا اور وہ خوف زدہ ہو گیا تھا۔ میں
مسکراتی ہوئی نگاہوں سے ڈریلا مورگن کو دیکھا اور کہا۔

''میرا خیال ہے تم اس کی مدد کرو۔'' ڈریلا مورگن نے گردن ہلائی اور بولی۔

''اگر تم اجازت دو تو میں اسے ایک گلاس.....''

''ہاں! شراب اس کے حواس کو درست کر دے گی۔'' ڈریلا مورگن اپنی جگہ سے
اس نے ایک الماری سے گلاس نکالا۔ دوسری الماری سے شراب کی نئی بوتل لے کر آئی
وہ اپنے اور اس کے لئے پیگ بنانے لگی۔ اس کے بعد اس نے ایک پیگ زمین پر اٹھ
والے کو دیا اور دوسرا گلاس خود ہاتھ میں لے کر ایک دیوار سے جا ٹکی۔ میں اس کمرے
لے رہا تھا اور اب تک کی کامیابی سے میں بہت خوش تھا۔ زخمی آدمی نے گلاس کی شرا
حلق میں انڈیل لی تھی۔ ڈریلا مورگن بھی اپنا گلاس خالی کر چکی تھی پھر آہستہ قدموں
بڑھی اور اس نے گلاس میز پر رکھ دیا۔ پھر وہ مدھم لہجے میں بولی۔

''تم جو کوئی بھی ہو۔ انتہائی کمینے انسان ہو۔'' آخر کار تم نے دو زندگیاں لے
مجھے خوشی ہے کہ تمہیں کوئی موثر کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔'' میں نے چونک کر ڈریلا
دیکھا۔ اس کی بات میری سمجھ میں نہیں آ سکی تھی لیکن جب میں نے پلٹ کر زخمی شخص کو

ری بات سمجھ میں آ گئی۔ اس کے منہ اور ناک سے خون کی پھوار نکل پڑی تھی۔ اس کے بعد
اوندھے منہ گر پڑا۔ یقینی طور پر اسے جو شراب پیش کی گئی تھی۔ اس میں کوئی انتہائی مہلک زہر
ا۔ میں نے خونی نگاہوں سے ڈریلا مورگن کو دیکھا اور پھر ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا۔
ت ہو گئی تھی۔ ڈریلا مورگن کی کیفیت بھی اس نوجوان سے مختلف نہیں ہوئی تھی جو اب
دھے منہ زمین پر پڑا ہوا تھا اور خون اس کی ناک اور منہ سے مسلسل بہہ رہا تھا۔ ڈریلا
رگن بھی زمین پر سیدھی لیٹ گئی اور اس کے الفاظ میری سمجھ میں آ گئے جن میں اس نے کہا
ا کہ میں نے دو انسانی زندگیاں لے لیں۔ ڈریلا مورگن نہایت صفائی سے نوجوان کو مارنے
ں کامیاب ہو گئی تھی اور اس نے خود بھی خودکشی کر لی تھی لیکن ایسے واقعات ہوتے رہتے
ا۔ کوئی خاص بات نہیں تھی۔ میں نے ان دونوں لاشوں کو اپنے ذہن سے نکال دیا تھا اور
ں کے بعد انتہائی باریک بینی سے فلیٹ کا جائزہ لینے لگا۔ پستول میرے ہاتھ میں تھا اور میں
لمحے چوکنا تھا۔ ہر خطرناک واقعے سے نمٹنے کے لئے تیار چنانچہ کافی دیر تک میں فلیٹ کی
شی لیتا رہا اس دوران اگر کوئی وہاں آ جاتا تو بس یہی کہا جا سکتا تھا کہ موت خود انسان کو طلب
رتی ہے اور وہ مطلوبہ جگہ پہنچ جاتا ہے لیکن آج کی رات صرف دو افراد کی موت کے لئے
ی۔ البتہ فلیٹ کی تلاشی لینے کے دوران مجھے کوئی ایسی چیز نہیں ملی۔ جسے میں قابل ذکر اور
بل توجہ کہتا۔ سوائے ایک ایسے کاغذ کے جس پر چند ٹیلی فون کے نمبرز اور ایک پتا لکھا ہوا تھا۔
ی فون نمبر جو اس پتے کے ساتھ منسلک تھا۔ سرخ پنسل سے انڈر لائن کر دیا گیا تھا۔ اس کا
صد ہے کہ اس پتے اور نمبر میں کوئی اہم بات تھی اور ظاہر ہے کہ یہ میرے لئے یہاں نہیں
ا گیا تھا۔ بہر حال میں نے وہ کاغذ تہہ کر کے جیب میں رکھ لیا اور اب اس کے بعد ان
وں لاشوں کے درمیان رہنے سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں تھی چنانچہ میں واپس چل پڑا اور پھر
ت کا بقیہ حصہ میں نے سکون کی نیند سوتے ہوئے گزارا تھا۔ اب مجھے اس چیز کی مہارت ہو
لی تھی۔ بڑے سے بڑا کام سرانجام دینے کے بعد جب میں آرام کرنے کی کوشش کرتا تو مجھے
ئی وقت نہیں ہوتی تھی دوسری صبح بڑے اطمینان سے جاگا۔ تمام معمولات سے فراغت
صل کی اور ناشتہ وغیرہ کرنے کے بعد ریتم کو مخاطب کیا بہت وقت ہو گیا تھا ریتم سے گفتگو
ئے ہوئے۔ فوراً ہی میری کال ریسیو کر لی گئی۔

''میں شاید صرف ایک لمحے کے بعد تمہیں فون کرنے والی تھی۔ ڈیئر دانش۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"خیریت بتاؤ۔"

"خیریت نہیں ہے۔"

"کیا بات ہے؟"

"مارشل گرے نے رات کو مجھ سے ملاقات کی ہے۔"

"کوئی خاص بات۔"

"ہاں! کیا تم کل رات کو مصروف رہے ہو۔ میرا مطلب ہے کہ دو انسانی زندگیا کی ہیں تم نے۔" میں نے حیرت سے سوچا کہ ریتیم کو یا کسی اور کو اس بارے میں کیسے معلو گیا ہے ریتیم نے کہا۔

"ہیلو۔"

"ہاں! میں سن رہا ہوں۔"

"میں نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب نہیں دیا تم نے۔"

"ہاں! ریتیم اور ابھی نہ جانے کتنی انسانی زندگیاں ختم کرنی ہیں مجھے تمہیں کوئی اعترا ہے۔"

"ارے نہیں بالکل نہیں۔ مارشل گرے نے خاصی رات گئے مجھ سے ملاقات کی اور انہوں نے اطلاع دی ہے کہ تمہاری طرف سے وہ لوگ پوری طرح ہوشیار ہو گئے ہیں اس سلسلے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں کہ یہ اجنبی شخصیت جوان پر موت بن کر نازل ہے کون ہے؟ اس کا مقصد ہے کہ تم ان کی نگاہوں میں آ چکے ہو۔"

"یہ بہت اچھی بات ہے۔ کم از کم مقابلہ آمنے سامنے سے رہے گا۔ مارشل گر اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

"نہیں۔ اعتراض کا کیا سوال ہے۔ مارشل گرے تو کہہ رہا تھا کہ شیمرک بے حد شا شخصیت کا مالک ہے اور اس نے بہت بڑی آرگنائزیشن میں کھلبلی ڈال دی ہے۔ کلوبوم گم رہ گئی ہے اور غالباً اب وہ دفاعی تیاریاں کر رہے ہیں۔

"کوئی اعتراض تو نہیں ہے میری اس کارروائی پر کسی کو۔"

"بالکل نہیں۔ بلکہ اب ایک کام کرنا پڑے گا۔"

"ہاں بولو۔"

"ویسے تو تم سارے جہاں کا درد اپنے جگر میں رکھتے ہو اور ہر مشکل کام اپنے سر لے ہو لیکن اب اس بار ہم اس بات پر اعتراض نہیں کریں گے۔"

"کیا مطلب۔"

"مطلب یہ کہ اب چونکہ تم ان کی نگاہوں میں آ چکے ہو۔ مارشل گرے سے میری گفتگو ہے تو مارشل گرے نے کہا ہے۔ تمہیں بالکل الگ تھلگ رہنے دیا جائے اور ان بہت ط کے ساتھ تمہاری نگرانی کریں تاکہ تمہیں ان سے کوئی نقصان نہ پہنچے کبھی آس پاس ہم نظر آ جائیں تو ہماری جانب متوجہ ہونے کی کوشش مت کرنا۔ یہ زیادہ موزوں رہے گا۔" نے مسکرا کر کہا۔

"ٹھیک ہے اور کوئی حکم میڈم۔"

"نہیں نہیں پلیز۔ بات ٹھیک ہے یا نہیں۔"

"ٹھیک ہے۔"

"اور ایک بات اور۔"

"جی فرمایئے۔"

"اپنا خیال رکھنا۔"

"اس کے لئے بھی بہت بہت شکریہ۔" اور پھر سلسلہ منقطع ہو گیا۔ ریتیم کا کہنا بالکل ت تھا۔ ویسے یہ بہت اچھی بات تھی کہ کلوبوم جو اپنا ایک منصوبہ رکھتی تھی میری طرف متوجہ ی۔ قتل و غارت گری نے کلوبوم کے ہرکاروں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور اب یقینی طور پر وہ کوئی ی کارروائی کریں گے۔ میرے خلاف بہرطور میں سخت خطرے میں تھا اس کے بعد میں نے عمارت پر غور کرنا شروع کر دیا جس کا پتا درج کیا گیا تھا۔ تھوڑی سی معلومات حاصل کرنے ے بعد ایک ٹیکسی ڈرائیور نے مجھے آخر کار وہاں پہنچا دیا۔ میں چاروں طرف دیکھ کر اس عمارت ں داخل ہو گیا۔ میں عمارت کا جائزہ لینا چاہتا تھا کہ اس میں کتنے افراد ہیں۔ یہاں مختلف راہ ریاں اور پیچ و خم پھیلے ہوئے تھے۔ میرا ریوالور میرے ہاتھ میں تھا اور میں دیکھتا ہوا اندر جا رہا ا۔ ابھی تک مجھے کسی کے قدموں کی چاپ نہیں سنائی دی تھی۔ عمارت کی ساخت بہت عجیب ی۔ ویسے یہ بات ذہن میں رکھی تھی میں نے کہ رات ہی کو ان لوگوں کو اپنے ساتھیوں کی کت کا پتا چل گیا ہے۔ یہ بات میں نہیں جانتا تھا کہ مارشل گرے کو ان کے بارے میں کیسے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

معلومات حاصل ہوئیں بلکہ رات کو میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ لیکن اب مجھے افسوس ہو رہا تھا کہ مجھے کم از کم ریتم سے یہ پوچھنا چاہئے تھا کہ مارشل گرے کو ان کے ہوشیار ہونے کی اطلاع کیسے ملی۔ بات تو ذرا غور کرنے کی تھی لیکن ہر بات فوراً سمجھ میں نہیں آجاتی ہے۔ تھوڑا بہت وقت لگتا ہے میں عمارت کے مختلف حصوں میں چکراتا رہا اور کچھ دیر کے بعد مجھے اندازہ ہو گیا کہ عمارت کم از کم اس وقت خالی ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے اسلحہ نظر آیا۔ کچھ شاندار قسم کی رائفلیں ایک الماری کے اندر سیدھی کھڑی ہوئی تھیں۔ میں نے ان میں سے ایک رائفل کو اٹھا کر دیکھا کہ یہ نئی ہے یا استعمال شدہ، اندازہ ہوا کہ ایم جی ایم کی یہ شاندار رائفل استعمال کی جاتی رہی ہے۔ کچھ دیر کے بعد مزید یہ اندازہ ہوا کہ الماری تو پورا اسلحہ خانہ ہے۔ اس میں بہترین قسم کے ریموٹ کنٹرول بم تھے اور اس کے علاوہ اور اسی طرح کے بم جنہیں خطرناک اسلحہ کہا جا سکتا تھا۔ نہ جانے کس خیال کے تحت ان میں سے کچھ چھوٹے سائز کے بم میں نے اپنے لئے رکھ لئے اور ان کے ڈیوائس وغیرہ بھی۔ رائفل ایسی چیز نہیں ہوتی کہ اسے اٹھا کر لایا جا سکتا۔ اصل میں ان بموں کا جائزہ لینا چاہتا تھا میں کہ اچانک ہی مجھے عمارت کے عقبی حصے سے گاڑیوں کی کھڑکھڑاہٹ سنائی دی اور میں پھرتی سے ایسی جگہ پہنچ گیا۔ جہاں سے اس گلی میں جھانک سکوں جو عمارت کے عقبی حصے میں تھی۔ یہاں دو گاڑیاں آکر رکی تھیں۔ ایک لینڈ کروزر تھی دوسری ایک خوبصورت سی کار تھی۔ اس میں سے کچھ افراد اترے اور عمارت کے عقبی دروازے سے اندر داخل ہو گئے۔ گویا اب یہ عمارت اچانک آباد ہو گئی ہے۔ فیصلے خود کرنے تھے۔ اصل میں ان لوگوں کو صرف دہشت زدہ کرنا مقصود تھا۔ بلاوجہ یہ قتل و غارت گری اس وقت بے شک کارگر ہو رہی تھی۔ اور کلوبوم کو خوف کا شکار کر رہی تھی لیکن پھر بھی کم از کم تھوڑا سا سمجھنا تو تھا۔ چنانچہ میں پھرتی سے وہاں سے آگے بڑھا اور ایک کھڑکی سے داخل ہو کر چھت پر پہنچ گیا۔ پھر عقبی سیڑھی سے نیچے اتر کر اس گلی کے ابتدائی حصے میں داخل ہو گیا۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا اور آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ یہ خطرہ ہر وقت موجود تھا کہ کوئی بھی مجھے دیکھ کر ہوشیار ہو جائے گا ہو سکتا ہے وہ لوگ میری صورت آشنا بھی ہو گئے ہوں لیکن اب جو کچھ بھی ہے دیکھا جائے گا۔ چنانچہ میں آگے بڑھتا رہا اور کچھ لمحوں کے بعد لینڈ کروزر کے پاس پہنچ گیا۔ پھر میرے ذہن میں ایک منصوبہ ابھرا تھا۔ میں نے لینڈ کروزر کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ دروازہ بند نہیں ہے۔ میں نے پھرتی سے ایک پلاسٹک بم نکالا اور

اگنیشن کے ساتھ باندھ دیا تاکہ جب کوئی بھی اس گاڑی کو ڈرائیو کرنے کی کوشش کرے پھٹ جائے۔ اس کارروائی میں بہت کم وقت لگا تھا پھر میں نے لینڈ کروزر کا دروازہ بند ر وہاں سے آگے بڑھنے لگا۔ دوسری کار کے قریب پہنچ کر میں نے وہی حرکت کرنا چاہی ایک لمحے کے اندر اندر میرے ہوش و حواس درست ہو گئے کیونکہ اس کار کی ڈرائیونگ پر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا چنانچہ یہ کام میں نہیں کر سکا۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ میں وہاں اپس گلی کے آخری سرے تک پہنچا اور اس کے بعد اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا لیکن چونکہ میں فلوک انداز میں لینڈ کروزر کے پاس سے مرسڈیز تک پہنچا تھا اور پھر وہاں سے آگے یا تھا اس لئے شاید مرسڈیز والے کو کوئی شک ہو گیا۔ اچانک ہی مرسڈیز اسٹارٹ ہوئی ے بڑھنے لگی۔ ساتھ ہی مرسڈیز والے نے کسی اور کو بھی اطلاع دے دی تھی چنانچہ ایک ے اندر اندر لینڈر کروزر بھی اسٹارٹ ہوئی اور پھر جیسے ہی آگے بڑھی۔ ایک خوفناک ہوا اور وہ الٹ گئی۔ دوسرے دھماکے کے ساتھ اس کی باڈی میں سے شعلوں کا طوفان گیا اور ڈرائیور کی چیخیں سنائی دینے لگیں لیکن اچانک ہی لینڈ کروزر سے آگے آنے والی یز رک گئی۔ میں اس بات کی توقع کر رہا تھا کہ مرسڈیز گلی کے سرے تک پہنچ جائے تو میں ل اس کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ڈرائیور پر استعمال کروں لیکن صورت حال بالکل مختلف ہو ۔ مرسڈیز والے نے شاید یہ فیصلہ کرنے میں دقت محسوس کی تھی کہ وہ لینڈ کروزر کو دیکھے تعاقب کرے پھر اس نے مرسڈیز آگے ہی بڑھانے کا فیصلہ کیا تھا گلی کے تھوڑے فاصلے پارک نظر آ رہا تھا۔ جس کے بارے میں مجھے پہلے علم نہیں تھا۔ اصل میں سامنے کی سمت ے میں یہاں تک پہنچا تھا عقبی سمت پر توجہ نہیں دی تھی۔ شروع میں یہ گلی زیادہ چوڑی نہیں ن آگے جا کر پارک کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا پارک میں ایک شاندار جھیل بھی تھی چنانچہ ں طرف تیزی سے دوڑنے لگا میں نے محسوس کر لیا تھا کہ مرسڈیز برق رفتاری سے دوڑتی ئی ہے اور پھر پارک میں داخل ہو گئی ہے پہلے تو مرسڈیز والے کو صرف شبہ ہوا تھا لیکن وزر میں ہونے والے دھماکے سے وہ مکمل طور پر ہوشیار ہو گیا تھا اور اس نے مجھے ہلاک ے کا منصوبہ بنا لیا تھا اپنے اس منصوبے پر فوراً ہی اس نے عمل بھی شروع کر دیا اور کئی ں میرے قرب و جوار سے گزر گئیں لیکن میں بھی بے خبر نہیں تھا چنانچہ میں نے پلٹ کر یوالور سے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی اور میرے فائر کارگر ہو گئے۔ مرسڈیز کی ونڈ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اسکرین کی کرچیاں اڑ گئی تھیں اور شاید ڈرائیو کرنے والا اس پر قابو نہیں پا سکا تھا۔ چنانچہ " برق رفتاری سے آگے بڑھی اور ایک چوڑے تنے والے درخت سے ٹکرائی تھی اس لئے ساری کی ساری اندر گھس گئی اب ایسی شکل میں ڈرائیور کا جو حشر ہوا ہو گا وہ سوچنے والی بات نہیں تھی۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے یہ ہنگامہ تو تقریباً ختم ہی ہو گیا تھا دوبارہ اس عمارت میں جانے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی زندگی کو خود موت کے حوالے کر دوں لیکن پھر فوراً ہی سوچا کہ زندگی کو موت کے حوالے کئے بغیر دنیا کا کوئی کام آسان یا ممکن ہوا ہے؟" عمارت میرے علم میں آئی ہے پچھلی عمارت کو جلا دیا گیا تھا جہاں سے مجھے کچھ معلومات حاصل ہونے کی امید تھی کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی ابھی تک جہاں تک میرے بقیہ ساتھیوں کا تعلق تھا وہ بہر حال میں نے ان کی ذمہ داری سنبھال لی تھی زیمر کے ذریعے ایک بار پھر مجھے اپنے گھر میں اپنے وطن میں سرخروئی حاصل ہوئی تھی اس سرخروئی کو قائم رکھنا بھی جان جوکھوں کا کام تھا لیکن زندگی کی بازی پر بھی میں اسے قائم رکھنا چاہتا تھا اور شاید وہ لوگ اس بات پر دیوانے ہی ہو جائیں کہ کوئی ان کے چنگل سے نکل کر دوبارہ اسی بھیڑیئے کے گھر میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا جہاں سے زندگی کو بچا کر لے جانا ہی ایک مشکل کام تھا لیکن میں نے ایسا ہی کیا فاصلہ بہت زیادہ نہیں تھا بس احتیاط مدنظر رکھنی پڑی گلی کے جس گوشے سے میں وہاں عمارت میں داخل ہوا تھا اسی گوشے سے دوبارہ میں نے اس عمارت کا رخ کیا ایک بار پھر میں نے اس عمارت کی تلاشی لی لیکن خوش قسمتی تھی کہ کوئی موجود نہیں تھا اگر موجود ہوں گے بھی تو اس ہنگامہ آرائی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے نکل کھڑے ہوئے ہوں گے چنانچہ میں نے اس بات کو مدنظر رکھا کہ کوئی بھی کسی وقت وہاں آ سکتا ہے پستول میرا ساتھی تھا اسے ہاتھ میں رکھ کر میں نے آخر کار ایک کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی خاصی محنت کی تھی اس تلاشی پر اور محنت کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے وہ ایک چھوٹی سی سرخ ڈائری تھی جسے بڑی احتیاط سے چمڑے کے کیس میں رکھ کر ایک الماری کی خفیہ دراز میں محفوظ کیا گیا تھا اور چونکہ اس وقت میں خفیہ درازوں کی تلاش میں ہی تھا اس لئے اس خفیہ دراز کو تلاش کرنا آسان ہوا میں نے ڈائری کو کھول کر دیکھا بڑے کام کی چیز تھی۔ اس میں کچھ یادداشتیں کچھ پتے اور کچھ ایسی دوسری چیزیں موجود تھیں جو میری راہنمائی کرتی تھیں میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ یہ تو بہت ہی بہترین بات ہے بہر حال اس طرح سے میں نے خاصی معلومات حاصل کیں ڈائری

ایت احتیاط سے محفوظ کر کے میں وہاں سے چل پڑا کیونکہ اب اس سے زیادہ کاوش کرنا ا رات امیر بن جانے کی کوشش کی طرح تھا۔ ہر کام کا ایک مقصد ایک مقام ہوتا ہے دشمن زور نہیں ہوتا میں نے تمام صورت حال کا اچھی طرح سے جائزہ لے لیا تھا اس دوران معلومات میں نے برق رفتاری سے حاصل کر لی تھیں کوئی اور عام آدمی اس کا تصور بھی کر سکتا تھا لیکن بہر حال میری اب تک کی کہانی میں یہ بات بنیادی حیثیت رکھتی ہے کہ میں نے کسی کام کا آغاز کیا تو میرے راستے اسی طرح آسان ہوتے چلے گئے جیسے کوئی ہاتھ راستے کی مشکلات کو ختم کرتا جا رہا ہے بہر حال اس بارے میں تجربات ہوئے اور میں نے نہایت ایمان کے ساتھ سوچا کہ چونکہ میں اپنا کام انسانی رشتوں کی بنیاد پر کر رہا یرا کوئی ذاتی مفاد میرے کسی کام میں شامل نہیں ہے ہاں اگر ذاتی مفاد کے بارے میں جائے تو میری زندگی کے صرف دو ہی مفادات تھے بلکہ اس سے پہلے تو میں ایک ہی سرکل م رہا تھا یعنی اپنے ماں باپ کی تلاش اور اب تقدیر نے میرے لئے رخسار کا مسئلہ بھی کر دیا تھا بس اس کے علاوہ زندگی میں اپنے لئے اور کوئی خوشی نہیں چاہی تھی۔ غرض یہ کہ ں کے بعد واپسی ہی مناسب تھی پھر دوسرے دن میں نے مارشل گرے کو طلب کیا اور رے نے بخوشی مجھ سے ملاقات کا وقت متعین کر لیا اس وقت ریتم کو بھی اس خفیہ عمارت ب کر لیا تھا جہاں میری اور مارشل گرے کی ملاقات ٹھہری تھی ریتم اور مارشل گرے موجود تھے میں نے مارشل گرے سے کہا۔

"اب تک جو معلومات مجھے حاصل ہو سکی ہیں مارشل ان کے تحت آپ یہ سمجھ لیجئے کہ یہ شہر خصوصی طور پر کلوبوم کی کاوشوں کا مرکز بنا رہا ہے کیا آپ اس کی وجہ بتا سکتے ہیں۔"

"حقیقت تو یہ ہے کہ ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں اسی بنیاد پر کر رہے ہیں دیکھو تمہارا تعلق ں ملک سے نہیں ہے اور تم ایک بالکل مختلف شخصیت کے مالک ہو اسی لئے تم بڑی محنت ھ یہ سارے کام سرانجام دے رہے ہو ہر انسان سب سے پہلے اپنا گھر بچانے کی کوشش ہے اگر میرے یا میری حکومت کے دل میں یہ جذبے پروان چڑھ رہے ہیں تو یہ کوئی ایسی ات نہیں ہے۔"

"تو پھر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خود تمہارے اعلیٰ عہدیداروں میں کوئی کالی بھیڑ موجود یہ کالی بھیڑ اسی سلسلے میں کام کر رہی ہے۔" مارشل گرے نے گہری سانس لے کر مجھے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دیکھا اور کہا۔

''حقیقت یہ ہے کہ زیمرس کے بارے میں معلومات حاصل ہونے کے بعد ہی ہم نے زیمرس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن پرائیویٹ اور خفیہ اداروں میں بھی ایسے اہم ترین لوگ موجود ہوتے ہیں یہ میری زندگی کا پہلا تجربہ ہے البتہ یہ بات میں دل سے مانتا ہوں کہ جب ادارے بین الاقوامی ساکھ حاصل کر لیتے ہیں تو ان کے پس پشت یقیناً کوئی ایسا ہی دماغ ہوتا ہے جو عملی طور پر بھی شاندار ہو اور ذہنی طور پر بھی اور شیمرک تمہارے اندر یہ خوبیاں موجود ہیں یہاں آتے ہی ان لوگوں کی لاشیں گرنے لگیں اور اب میں سمجھتا ہوں کہ بہت جلد کلوبوم مصیبت میں گرفتار ہو جائے گا یہ بڑی خوفناک بات ہے یہ تو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ کلوبوم میں زیادہ تر تجربہ کار لوگ شامل ہیں اور ان میں وہ لوگ بھی ہیں جن کا تعلق زمانہ قدیم میں فوجوں سے رہا ہے یعنی پیشہ ور فوجی بہرحال ساری باتیں اپنی جگہ لیکن ایک نام جو ابھی تم نے میرے سامنے پیش کیا ہے یہ بڑا خوف ناک نام ہے اور یقین کرو میرے پاس اس کا ریکارڈ موجود ہے وہ خود تمہیں حیران کر دے گا۔'' نہ صرف میں بلکہ ریتم بھی دلچسپی سے مارشل گرے کے منہ سے کوئی اہم ترین انکشاف سننے کے لئے تیار ہو گئے۔

''بات اصل میں کالی بھیڑ کی ہے اور شاید یہاں پر میں واحد انسان ہوں جو ایک اتنی اہم شخصیت کو کالی بھیڑ کہہ سکتا ہے لیکن صرف تمہارے سامنے۔''

''وہ اہم شخصیت کون ہے۔'' میں نے دلچسپی سے سوال کیا۔ مارشل گرے کے انداز سے یہ احساس ہو رہا تھا کہ وہ کسی ایسے شخص کا نام لینے والا ہے جو یقینی طور پر بڑی حیثیت کا مالک ہو گا اور اس کی غیر موجودگی میں بھی اس کا احترام کیا جاتا ہے مارشل گرے کا پس و پیش کرنا اسی بات کی نشاندہی کرتا تھا اس نے کچھ لمحے خاموش رہ کر کہا۔

''اس کا نام سڈلر مارکو ہے۔ سڈلر مارکو نسلی طور پر جرمن تھا لیکن ہٹلر کے معاملات میں اس کا مخالف اور غالباً دوسری جنگ عظیم میں سڈلر مارکو نے ہٹلر کے خلاف فرانس کا ساتھ دیا تھا اور اس نے جرمن ٹھکانوں کو شدید نقصان پہنچایا تھا جس کے نتیجے میں حکومت فرانس نے بعد میں اسے بڑی مراعات سے نوازا تھا اور وہ ایک معزز شخص کی حیثیت رکھتا تھا بہرحال یہ ایک اہم معاملہ جس کے لئے تمہیں ہوشیار رہنا ہو گا ویسے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم نے کلوبوم میں افراتفری مچا دی ہے۔'' میں خاموش ہو گیا کافی دیر تک اس معاملے پر گفتگو ہوئی

اور پھر ہم نے مارشل گرے سے اجازت طلب کر لی چونکہ کافی وقت باہر رہ کر گزارا جا چکا ...ں اب تھوڑا سا آرام کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا چنانچہ میں نے ریتم سے کہا۔

''ریتم کیا خیال ہے ہمیں کچھ وقت سکون سے گزارنا چاہئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری ...''

''ہاں۔ بہت زیادہ ہنگامہ آرائی سے کچھ مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں میرا بھی یہی مشورہ ...ہ کچھ وقت کے لئے خاموشی اختیار کر لی جائے۔'' مارشل گرے نے میری بات کی تائید کی ...ں خاموش ہو گیا پھر سکون کے لمحات گزارنے کیلئے مسٹر جارج پولو کی فراہم کردہ رہائش گاہ ...ہتر بھلا اور کون سی جگہ ہو سکتی تھی چنانچہ ہم نے ادھر کا ہی رخ کیا تھا۔ حالانکہ ہمارے ...ان جو تعلقات اور جو رشتہ تھا وہ صرف ہم جانتے تھے لیکن دیکھنے والے ہمارے درمیانی ...تنی ہی گہری نگاہ سے دیکھتے ان کا خیال یہی ہوتا کہ ہم لوگ ایک دوسرے کے لئے لازم ...م اور ہمارے درمیان پاکیزگی کا کوئی رشتہ نہیں ہے خیر ریتم اس سلسلے میں اتنی زیادہ متردو ...ھی کیونکہ اس کا تعلق جس طبقے سے تھا اور جس جگہ سے تھا وہاں یہ ساری باتیں اس قدر ...ی کی حامل نہیں ہوتیں چنانچہ اس عیش گاہ میں آ کر جب مسٹر جارج پولو نے ذرا مختلف قسم ...نتظامات کئے تو میں تو تھوڑا سا شرمندہ ہو گیا تھا لیکن ریتم ہنس کر خاموش ہو گئی تھی۔ اس ...گاہ میں دنیا کی ہر آسائش ہمیں فراہم کر دی گئی تھی اور یہاں ہم دونوں بڑی پرسکون زندگی ...ر رہے تھے ہمارے درمیان خوب گفتگو ہوتی تھی چونکہ اس دوران باہر کی دنیا میں بڑی ...آرائی ہو رہی تھی اور اس بات کے امکانات بھی تھے کہ کلوبوم اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ ...م ریتم کی نہیں تو میری تلاش میں ہو گی اس لئے بھی یہ گوشہ نشینی بڑی ضروری تھی۔ سات ...ک ایک جگہ قائم رہنے کا مطلب ہر سمجھ دار شخص یہی سمجھتا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے ...سے مطمئن ہیں اور ایسا تھا بھی ہم ایک دوسرے کے وجود سے بالکل مطمئن تھے لیکن ذرا ...طریقے سے یعنی لوگوں کی سوچ کے برعکس لیکن پھر آٹھویں دن مسٹر جارج پولو ہمارے ...ئے اور بڑے عجیب سے انداز میں بولے۔

''وہ ہو گیا جس کی توقع نہ تو مقامی حکومت کر رہی تھی اور نہ وہ تمام ادارے جو کلوبوم ...ر کے لئے مستعد ہو گئے ہیں یعنی خورد برد کے ادارے جو ان سرمایہ داروں کا تحفظ ...ہیں جن کے خلاف کلوبوم مصروف عمل ہے۔'' جارج پولو کے الفاظ اس قدر سنسنی خیز تھے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کہ ہم حیران رہ گئے۔

''اور یقینی طور پر مسٹر جارج پولو آپ اس بارے میں ہمیں تفصیل بھی بتا دیں ضرورت سے زیادہ تجسس اچھی بات نہیں ہوتی۔''

''معافی چاہتا ہوں۔ اصل میں اس قدر سنسنی کا شکار ہو گیا ہوں کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنے الفاظ کو کیا شکل دوں آپ چھ سات دن سے خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ پلوبوم کے خلاف جو کارروائی بہت مختصر عرصے میں لیکن جتنے موثر پیمانے پر ہوئی اس نے کلوبوم کو یقینی طور پر تھرا کر رکھ دیا لیکن چونکہ وہ تنظیم انتہائی چالاک لوگوں کی ہے وہ یہ سوچتے رہے کہ ایک شخص کو تلاش کر کے ختم کرنا اتنی اہم بات نہیں جتنا ایک ایسا عمل جو حکومت فرانس کو تھرا کر رکھ دے۔''

''اور اب بھی آپ یہ نہیں بتائیں گے کہ وہ عمل کیا ہے۔''

''معافی چاہتا ہوں، معافی چاہتا ہوں یہ تو آپ کو علم ہو گا کہ فرانس کے شہر کورسکا میں فرانس کی تمام تر ایٹمی قوت موجود ہے اور وہاں زیر زمین ایسے بہت سے علاقے موجود ہیں جہاں ایٹمی کام ہوتے ہیں ایک مخصوص علاقہ بورسن کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ بورسن میں ایٹمی فیکٹریوں کا ضائع شدہ مواد جمع کیا جاتا ہے پھر وہاں سے وہ بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس کے ساحلوں پر پہنچا دیا جاتا ہے۔ جہاں سے انہیں آب دوزوں پر بار کر کے کھلے سمندر میں لے جا کر ضائع کر دیا جاتا ہے۔ یہ انتہائی خطرناک مواد یا آپ اسے ایٹمی فضلہ کہہ سکتے ہیں ایک آب دوز میں بھرا گیا اور اس آب دوز کو لے جانے کیلئے تیار کر لیا گیا چنانچہ یہ تیار شدہ آب دوز جو گہرے سمندروں کی جانب جانے کے لئے کارروائیاں مکمل کر رہی تھی اچانک ہی اغوا کر لی گئی اور اب وہ کلوبوم کے قبضے میں ہے۔'' یہاں یہ سب سنکر نہ صرف میں بلکہ ریتم بھی منہ کھلے رہ گئی تھی۔ ہم لوگ دیر تک ایک دوسرے کی صورتیں دیکھتے رہے تھے۔ جارج پولو ہماری حیرت میں برابر کا شریک تھا۔ پھر میں نے کہا۔

''مگر یہ کیسے سنا آپ نے مسٹر جارج پولو کہ اس آب دوز کو کلوبوم نے اغواء کیا ہے۔''

''کلوبوم نے باقاعدہ اس کا اعلان کیا ہے آب دوز پر اس وقت چار مزدور یا اگر آپ مزدور نہ کہیں تو یہ سمجھ لیجئے کہ اٹامک انرجی کے ایسے چار آدمی موجود تھے جو اس فضلے کو تمام احتیاطی اقدامات کے ساتھ آب دوز پر بار کر رہے تھے ان لوگوں نے آب دوز کو مکمل طور

میں لے کر ان لوگوں کو ایک ساحل پر اتار دیا یہ بتا کر کہ یہ کارروائی کلوبوم کی ہے۔''

''تو کیا انہوں نے یہ بھی بتایا کہ آب دوز کو قبضے میں لینے کے بعد وہ حکومت فرانس سے کیا چاہتے ہیں یا انہوں نے یہ بتایا کہ آب دوز پر موجود ایٹمی مواد کا وہ کیا کریں گے۔''

''ہاں انہوں نے پیغام دیا ہے کہ یہ ایٹمی مواد پیرس اور فرانس کے دوسرے شہروں میں پھیلا دیا جائے گا اور اس کے بعد فرانس میں جو انسانی زندگی کی تباہی ہو گی اس کی ذمہ دار حکومت فرانس خود ہو گی۔''

''تو اس کا مقصد ہے کہ یہ پیغام حکومت فرانس کو مل گیا۔''

''ہاں لیکن اسے انتہائی خفیہ رکھا جا رہا ہے تا کہ پبلک میں خوف و ہراس نہ پھیلنے پائے لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ اس بات کو وہ لوگ بھی خفیہ رکھیں گے اگر وہ اس سے کوئی موثر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو لازمی امر ہے کہ حکومت فرانس کے علاوہ وہ عام پبلک کو بھی اپنی اس کارروائی سے آگاہ کر دیں گے اور نتیجہ وہی نکلے گا جو وہ چاہتے ہیں۔''

''خدا کی پناہ۔ بڑے سنسنی خیز انکشافات ہیں یہ تو مارشل گرے سے آپ کی ملاقات نہیں ہوئی مسٹر جارج پولو۔''

''مارشل گرے حیرت انگیز طور پر غائب ہے میں نے اس بارے میں مزید تفصیلات کے لئے اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی ہے لیکن رابطہ نہیں ہو سکا۔''

''یہ تو بڑی خوف ناک بات ہے واقعی بڑی خوفناک بات ہے۔ مسٹر جارج پولو ایک بات اور بتائیے آپ۔''

میں نے کہا۔

''جی۔''

''کیا اس شخص کو میرا مطلب ہے مارشل گرے کو یہ کہہ کر میں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا میرے خیال میں ابھی یہ سب کہنا مصلحت کے خلاف تھا۔ میں نے خاموشی اختیار کر لی اور جارج پولو سوالیہ انداز میں مجھے دیکھنے لگا پھر بولا۔

''آپ جو کچھ کہہ رہے تھے شاید اسے بھول گئے۔''

''نہیں ایسی بات نہیں ہے ویسے مسٹر جارج پولو یہ سڈلر مارکو کے بارے میں آپ کو کیا معلوم ہے۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''سڈلر مارکو بہت بڑی شخصیت ہے اور آپ نے بڑا صحیح قدم اٹھایا یہ شخص جو پہلے ہی مشکوک ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ کلو بوم شاید اسی کی سرکردگی میں کام کر رہا ہے۔''

''ہوں۔ اس شخص سے اگر ہم ملنا چاہیں تو کہاں مل سکتے ہیں۔''

''نہیں مل سکتے لیکن ایک بات میں بھی آپ کو بتاؤں ایک ایسی شخصیت کا علم مجھے ہے جو اس سلسلے میں انتہائی کارآمد ہو سکتی ہے۔''

''کون۔''

''اس کا نام بورڈیس ہے۔ مسٹر بورڈیس بھی ایک اعلیٰ عہدیدار ہیں اور ان کا تعلق مارکو سے براہ راست ہے اگر یہ کہہ دیا جائے کہ وہ سڈلر مارکو کے پرائیویٹ سیکرٹری ہیں تو نہیں ہوگا چونکہ ایسا ہے اور یہ مسٹر بورڈیس اپنی ایک محبوبہ رکھتے ہیں اور یہ محبوبہ ایک خطر عورت ہے جو ایک ہوٹل چلاتی ہے یعنی ویرا مارسن کیا سمجھے آپ۔''

''گڈ ویری گڈ۔ یہ ویرا مارسن کونسا ہوٹل چلاتی ہے۔''

''آپ اسے ہوٹل کہہ لیجئے یا کلب کہہ لیجئے یہ مارسن کلب کے نام سے مشہور۔ مارسن اصل میں اس کے باپ کا نام تھا اور اسی نے یہ مارسن کلب قائم کیا تھا جو کلب ریسٹوران ہے یعنی وہاں جو اضافہ بھی ہے اور ایک عمدہ قسم کا ریسٹوران بھی۔''

''کیا آپ کے خیال میں مسٹر بورڈیس سڈلر کو مارکو کے بارے میں سب کچھ جا ہوں گے۔''

''نہ صرف جانتے ہیں بلکہ سڈلر مارکو کے دست راست کی حیثیت سے کام کر ہیں۔''

''اور یہ بات۔''

''یہ میری ذاتی معلومات ہیں جسے میں نے بہت محفوظ رکھا ہے۔''

''ویری گڈ ویری گڈ۔'' میں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب میرے لئے کیا حکم ہے۔''

''ہم لوگ جس طرح زیر زمین ہیں میرے خیال میں ہمیں اسی طرح رہنا چاہئے ا یہ غور کرنا ہے ہمیں کہ آئندہ ہمیں کیا کرنا ہوگا۔'' جارج پولو کے جانے کے بعد میں نے کہا۔

''اور اب سب سے پہلا مشورہ جو میں تمہیں دینا چاہتا ہوں ڈیئر ریتم وہ یہ کہ ہم ا

وں پر میک اپ کر لیں اور فوراً ہی اس رہائش گاہ کو چھوڑ دیں۔'' میرے ان الفاظ پر ریتم کا حیرت سے کھل گیا تھا اس نے تعجب سے کہا۔

''کیوں۔''

''اس لئے کہ اب حکومت فرانس ہماری دشمن ہو سکتی ہے۔''

''حکومت فرانس۔''

''ہاں۔''

''وہ کیوں۔''

''تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ اپنے کئی شہروں کی تباہی اور اپنے لاکھوں افراد کی زندگی کا رہ مول لے گی۔''

''بالکل نہیں۔''

''اور اس بات کے امکانات ہیں کہ کلو بوم اور سب کچھ بھلا کر سب سے پہلے ان لوگوں طلب کرنے کی کوشش کرے جنہوں نے ان کے آدمیوں کو یہ جانی نقصان پہنچایا ہے۔ یعنی ۔'' ریتم کی آنکھیں تعجب سے پھیل گئیں تو وہ بولی۔

''پھر۔''

''اور اس کے لئے نہ صرف مارشل گرے بلکہ مسٹر جارج پولو کو بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔''

''نہیں جارج پولو کے بارے میں۔''

''ایک منٹ ریتم ایک منٹ۔'' میں نے اس کی بات درمیان سے کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں کہو۔''

''جارج پولو ایک بہترین انسان ہے جو کبھی ہم سے غداری نہیں کرے گا لیکن اگر اسے واء کر کے اس پر تشدد کیا جاتا ہے تو کیا وہ ہماری رہائش گاہ کے بارے میں نہیں بتا سکتا اور ں مسٹر مارشل گرے کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔'' ریتم کسی سوچ میں ڈوب گئی اس نے آنکھیں ر کر کے گردن جھٹکتے ہوئے کہا۔

''خدا کی قسم شاید میں بھی اس برق رفتاری سے حالات کی تہہ تک نہ پہنچ سکوں۔''

ایک دوسرے کی تعریف کرنے کی بجائے پہلے ہمیں اپنے تحفظ کا بندوبست کرنا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چاہئے۔'' میں نے کہا نہ جانے کیوں مجھے احساس ہوا تھا کہ ریتم نے یہ بات صرف م
کہنے پر مان لی تھی حالانکہ اس نے میری تعریف بھی کی تھی لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہ
چاہتے ہوئے بھی کوئی کسی کی برتری قبول کر لیتا ہے۔ یہ ایک احساس تھا۔ ریتم نے لفظوں
کچھ نہیں کہا تھا پھر میں نے اس کے چہرے پر میک اپ کیا۔

ہم دونوں نے ایک بوڑھے جوڑے کی شکل اختیار کر لی تھی اور اس سلسلے میں ریتم
اداکارہ نہیں تھی ٹیکسی نے جب ہمیں ایک درمیانہ درجے کے ہوٹل پر اتارا تو ہم دونوں کا
سے آگے قدم بڑھاتے ہوئے کاؤنٹر تک پہنچے اور ایک کمرہ حاصل کرنے میں ہمیں کوئی
نہیں ہوئی۔ ہوٹل درمیانہ درجے کا بے شک تھا لیکن کمرہ بے حد کشادہ اور ساری چ
بہترین تھیں۔ یہاں منتقل ہونے کے بعد ہمیں یہ دیکھنا تھا کہ اب آگے ہمیں کیا کرنا ہ
اس بات پر ہم دونوں پوری طرح متفق تھے کہ جو اطلاع ہمیں ملی ہے شاید ایسی کسی سنسنی
اطلاع کی ہمیں توقع نہیں تھی یہ تو ایک طرح سے یوں کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ حکو
فرانس بری طرح مشکل میں گرفتار ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں جس قدر بھی بھاگ دوڑ ہو
تھی۔ اب یہاں آ کر ہمیں یہ فیصلہ کرنا تھا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ سنسنی خیز واقعہ کی نوعیت
خوفناک تھی اس سلسلے میں ہو سکتا ہے فوری طور پر کوئی کارروائی شروع بھی ہو گئی ہو ظاہر ہ
لوگ حکومت کے اعلیٰ ترین اداروں سے ہی رابطہ قائم کر سکتے تھے اور انہی سے اپنے مق
اظہار کر سکتے تھے اس سلسلے میں مارشل گرے اگر کوئی موثر کارروائی کر سکے تب تو ممکن تھا؟
فیصلہ نہیں کر پائے تھے کہ ہمارے اپنے ذرائع کس حد تک کارگر ہو سکتے ہیں باہر تو بہت ز
مشکل سے گزارا تھا پھر مزید غور و خوض کرنے کیلئے ہم مکس اپ ہو کر بیٹھ گئے تو ریتم کہنے لگی
میرا خیال ہے میں کافی منگواتی ہوں اس وقت شدید ذہنی تھکن کا احساس ہو رہا ہے کافی بہتر
ساتھی رہے گی۔'' میں نے ریتم سے اتفاق کر لیا تھا ریتم نے روم سروس کو ٹیلی فون کر کے
طلب کی اور ایک بوڑھا ویٹر کافی لئے ہوئے آ گیا۔ کافی کے برتن رکھ کر اس نے کہا۔

''جناب عالی کیا میں کافی بنا کر آپ کو پیش کروں۔''

''نہیں شکریہ تم جاؤ۔ ہم بنا لیں گے۔''

''میں بہت اچھی کافی بناتا ہوں ایک بار پی کر تو دیکھیں۔'' ویٹر بولا۔

''شکریہ ویٹر تم جا سکتے ہو۔''

''جناب آپ مجھ سے مخاطب تو ہوں ذرا مجھے دیکھیں تو سہی کہ میں کیا چیز ہوں۔''

ہم نہ چاہتے ہوئے بھی اسے دیکھنے لگے تو ریتم کی آنکھوں میں حیرت کے نقوش
ئے۔

''آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو اور یہ ضد کیا معنی رکھتی ہے۔''

''نہیں میڈم میں تو آپ سے داد و تحسین وصول کر رہا ہوں یعنی یہ کہ آپ میری شکل
پہچان سکیں میں جارج پولو ہوں۔'' ریتم کے ساتھ ساتھ میں بھی حیرت سے اچھل پڑا تھا
کے ہونٹوں پر ایک خوش گوار مسکراہٹ کھل گئی اس نے کہا۔

''جارج پولو۔''

''جی میڈم آپ نے اپنے خادم پر بھروسہ کرنا کیوں چھوڑ دیا یہ بات میری سمجھ میں نہیں
ا۔''

''نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے جارج۔''

''آپ نے جتنا شاندار میک اپ کیا ہے میں نے خود بھی اتنا ہی اچھا میک اپ کیا
چلو اس کا ثبوت بھی مجھے آپ ہی سے مل گیا۔''

''بے شک کیوں آپ کا خیال ہے مائی ڈیئر۔''

''ہاں۔ بلاشبہ میں تعریف کرتا ہوں جارج پولو کی۔''

''لیکن جارج پولو تم یہاں تک اور تم نے یہاں ایک ویٹر کی حیثیت بھی حاصل کر لی۔''

''میڈم مجھے تعجب ہے اور بہت تعجب ہے، آپ نے مجھ پر اعتبار کرنا کیوں چھوڑ دیا۔
تا کر آپ لوگ وہاں سے یہاں منتقل کیوں نہیں ہوئے۔''

''ایسی بات نہیں جارج تمہیں ذرا مناسب وقت پر اس بارے میں اطلاع دینی تھی۔''

''لیکن آپ یہ بھی بھول گئیں کہ آپ کی ہر لمحہ حفاظت کرنا میری ذمہ داری ہے اور جس
آپ وہاں سے اس شکل میں برآمد ہوئے تو میں نے ایک لمحے میں آپ کو پہچان لیا،
لہ آپ نے ایک چیز کا خیال نہیں رکھا۔''

''میری مراد اس وقت سے ہے جب آپ عمارت سے باہر نکل رہے تھے۔''

''کس بات کا خیال۔''

''آپ نے اپنی عمر جس طرح اس میک اپ سے ظاہر کی ہے اس کی مناسبت سے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

آپ اپنی چال میں تبدیلی پیدا نہیں کر سکے ایک بوڑھا جوڑا چاہے کتنا ہی توانا ہو لیکن
اس حصے میں اس کی چال میں تھوڑا سا فرق آہی جاتا ہے ہاں اس بات کا خیال آپ نے
ہوٹل میں داخل ہونے کے بعد کیا۔'' میں ریتم کو دیکھ رہا تھا اور ریتم مجھے پھر میں نے کہا۔

''یار پولو یہ ایک سچ ہے کہ ہم تم سے بھی چھپ کر یہاں آئے تھے اور اس
تفصیل ریتم تمہیں بتائے گی۔'' ریتم نے جارج پولو کو میرا موقف بتایا اور جارج پولو کہنے لگ

''آپ بالکل ٹھیک کہتے ہیں لیکن اس بدلی ہوئی شکل میں میرا خیال ہے میرے
خطرہ نہیں ہے ویسے میں آپ کو بتاؤں کہ میں اپنا کام مسلسل طور پر کرتا رہا ہوں اور شا
دوران مجھ سے کوئی بھی کام نہیں لئے گئے اسی لئے میری کارکردگی کچھ تیز ہو گئی ہے۔ مش
میں آپ کے سامنے ایک نام لیتا ہوں تو کیا آپ اس نام کو سن کر حیران نہیں ہوں گے۔''

''کیا۔''

''بورڈیس یعنی ایک ایسا شخص جو اس وقت ہمارے لئے چابی کی حیثیت رکھتا۔
میں نے ایک بار پھر ریتم کو دیکھا درحقیقت جارج پولو تو اس وقت جوتوں سمیت آنکھوں
گھسا جا رہا تھا اس نے جو زبردست جھٹکے دیئے تھے ہمیں اس کی تعریف نہ کرنا بہت ناا
تھی میں نے مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھا اور کہا۔

''بلاشبہ تم نے ذہانت میں اپنا ایک مقام بنایا ہے اور میں اس کی دل سے تعریف
ہوں لیکن بورڈیس کے بارے میں اور کیا بتاؤ گے تم۔''

''میڈم بورڈیس کی تفصیل تو میں آپ کو دوں گا ہی لیکن ایک بات اور بتاؤں آ
بورڈیس تک پہنچنے کے لئے ویرا مارسن کو نظر انداز مت کیجئے گا ویرا مارسن بڑے کام کی چیز
اور اگر بورڈیس کی کوئی چابی ہے تو آپ وہ ویرا مارسن ہی کو سمجھ لیجئے۔''

''ویری گڈ ویری گڈ اب میں تمہاری تعریف کروں گی بلاشبہ تم اس دوران بڑ
زبردست کارنامے سرانجام دیتے رہے ہو میں اس بات کو دل سے تسلیم کرتی ہوں۔''

''شکریہ میڈم تو بات یہ طے پائی کہ آپ کی توجہ کا مرکز اب بورڈیس ہے اور بورڈ
پر توجہ دینا بہت ضروری ہے چونکہ وہی سڈلر مارکو تک پہنچنے کا ذریعہ بن سکتا ہے اور ویرا مار
اس کی محبوبہ ہے میڈم آپ یا مسٹر شیمرک اگر مارسن کلب پر کام کرنا چاہیں تو وہاں میرے
آدمی مختلف شکلوں میں موجود ہیں۔ آپ وہاں ان سے مدد لے سکتے ہیں میں ان کی نشاند

دیتا ہوں۔''

بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ جارج پولو نے جہاں ہمارے لئے سنسنی پیدا کی تھی
اپنی بہترین کارکردگی کا ثبوت بھی پیش کیا تھا میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جارج یو آر ونڈر فل لیکن ہمارے لئے یہ سب کچھ ضروری تھا۔''

''میں اس سے بالکل انکار نہیں کرتا آپ بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔''

''بس تو پھر ٹھیک ہے میڈم یہاں موجود رہیں گی تم بہتر ہے کہ اپنے ڈپارٹمنٹ کے
فراد کو بھی انڈر گراؤنڈ کر دو چونکہ اب وہ لوگ جس انداز میں کام شروع کریں گے وہ بڑا
خیز ہو گا یعنی براہ راست اس کا ہم سے تعلق رہے گا۔ اس بات کے امکانات بھی ہیں کہ
ہرس کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں کیونکہ جو لوگ جس انداز میں کام کر رہے
وہ یہ معلومات حاصل کرنے میں بہت زیادہ مشکل کا شکار نہیں ہوں گے۔''

''یہاں بھی میں آپ سے مکمل اتفاق کرتا ہوں مسٹر شیمرک آپ اطمینان رکھیے ہم انڈر
نڈ ہو چکے ہیں۔'' میں مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا اور پھر میں نے اپنا ایک لائحہ
رتب کر لیا جس سے میں بالکل مطمئن تھا۔ جارج پولو ہی سے مجھے مارسن کلب کا کارڈ
ہوا تھا حالانکہ مارسن کلب کے ساتھ ریستوان بھی تھا لیکن یہ بات بھی جارج پولو نے
گفتگو ہی مجھے بتائی تھی کہ مارسن کلب میں داخل ہونے کے لئے کارڈ لینا پڑتا ہے جبکہ
ران کا کوئی کارڈ نہیں ہوتا لیکن میرا مقصد مارسن کلب کے پورشن سے ہی حاصل ہو سکتا
بے شک ایک عمر رسیدہ بوڑھے کے میک اپ میں تھا لیکن اس وقت میں نے جو انداز
لیا تھا وہ ایسا تھا کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ ایک اسمارٹ لیکن معمر آدمی کلب میں داخل ہوا
نے کلب کے پورے ماحول کا جائزہ لیا یہاں شاندار پیمانے پر جوا ہو رہا تھا جواء کی
شینیں یہاں موجود تھیں کلب کو چھوٹا نہیں کہا جا سکتا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ پیرس میں
کہیں زیادہ بڑے اور شاندار کلب موجود تھے جنہیں نگاہوں میں رکھتے ہوئے اس کلب
چھوٹا کلب کہا جا سکتا تھا بہرحال مکمل جائزہ لینے کے بعد میں نے ایک لائحہ عمل مرتب
سب سے پہلے میں جواء کھیلنے کی ایک مشین کے پاس جا کر کھڑا ہوا لوگ اپنے کاموں
روف تھے ایسی جگہوں پر کوئی کسی کی طرف خاص طور سے توجہ نہیں دیتا میں نے اپنے
پر ایسے آثار پیدا کر لئے جیسے ان مشینوں کو دیکھ کر مجھے سخت کوفت ہو رہی ہو کافی دیر تک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں ان مشینوں کا جائزہ لیتا رہا پھر میں نے ایک ویٹر کو روک کر کہا۔

''اس کلب کا مالک کون ہے۔'' ویٹر نے تعجب بھری نگاہوں سے مجھے دیکھا
کہا۔

''شاید آپ یہاں نئے آئے ہیں جناب۔''

''میں نیا ہوں یا پرانا لیکن مجھے تم بتاؤ کہ اس کلب کا مالک کون ہے۔''

''میڈم ویرا مارسن وہ جو بالکل گوشے کی میز پر بیٹھی ہوئی ہیں۔''

''ہوں ان سے کہنا کہ یہ ساری مشینیں بے کار ہو چکی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ا
مشینوں کے استعمال سے انہیں فائدے کی بجائے نقصان ہو سکتا ہے بس جب بھی منا
سمجھو میرا یہ پیغام ان تک پہنچا دینا۔ ان سے کہنا یہ مشینیں تبدیل کر دیں یہ اپنی عمر ختم کر
ہیں۔'' ویٹر نے عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھا میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا ایک میز پر جا بیٹھا
پھر میں نے اپنے لئے فریش لائم طلب کر لیا۔ فریش لائم کا جگ اور گلاس میرے سامنے آیا
تھا کہ وہ بھی میرے سامنے پہنچ گئی ویرا مارسن کو اتنی آسانی سے متوجہ کر لینا اس بات کی مجھے
توقع نہیں تھی لیکن ہونے والے کام اسی طرح ہو جایا کرتے ہیں وہ کرسی گھسیٹ کر میر
سامنے بیٹھی اور آہستہ سے بولی۔

''آپ میرے بزرگ ہیں محترم اس لئے آپ کو میرے یہاں بیٹھنے پر کوئی اعترا
نہیں ہو گا۔''

''آپ اس کلب کی مالک ہیں ویرا مارسن وہی ہیں ناں آپ۔''

''ہاں ویٹر نے مجھے بتایا تھا کہ آپ مجھے پوچھ رہے تھے اور آپ نے میرے لئے
پشین گوئیاں بھی کی ہیں۔''

''جو یقیناً آپ کو پسند نہیں آئی ہوں گی۔''

''نہیں ایسی بات نہیں۔ اصل میں میں نے یہ مشینیں سیکنڈ ہینڈ خریدی ہیں نئی مشینوں
بات ہی کچھ اور ہوتی ہے ویسے میرا اس سلسلے میں کوئی تجربہ نہیں ہے۔ البتہ آپ نے وہ با
کہی ہے جو پچھلے کافی دنوں سے میرے ذہن میں گردش کر رہی ہے جب ویٹر نے مجھے یہ ا
بتائے تو میں آپ کی جانب متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ واقعی میں محسوس کر رہی ہوں
عرصے سے مجھے شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آپ مجھے بتائیے کہ مجھے اس سلسلے

کرنا چاہیے۔''

''دیکھو میں یہ سمجھتا تھا کہ شاید تم میری بات کا برا مان جاؤ گی میں جواء کھیلنے والوں میں
نہیں ہوں بلکہ جواء کھیلنے کی مشینیں بنانے والوں میں سے ہوں اور میرے تجربے کی آنکھ
ان مشینوں کو دیکھ کر یہ فیصلہ کیا کہ یہ مالکوں کے حق میں بہتر نہیں ہیں کیونکہ کئی مشینوں پر
طرح کا گیم ہوتا ہے جو کھیلنے والوں کو فائدہ دیتا ہے اور مالکان کو نقصان۔''

''میں پچھلے دنوں کافی نقصان اٹھا چکی ہوں مگر میں یہ نہیں سمجھ پائی تھی کہ ان مشینوں کا
رہے میں نے تو بورڈلیس سے کہا تھا کہ ان مشینوں کو بیچ دے اور یہ کلب ختم کر دے لیکن
لیس ذرا مختلف قسم کا انسان ہے وہ کہتا ہے کہ کوئی نہ کوئی کاروبار چلتا رہنا چاہیئے لیکن آپ کا
کیا ہے۔''

''رونالڈ ہیرس۔'' میں نے جواب دیا۔

''مسٹر رونالڈ آپ براہ کرم مجھے بتائیے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔''

''صرف اور صرف یہ مشینیں تبدیل کر دینی چاہئیں مجھے معاف کرنا لڑکی اگر تم انہیں نقد
ں خرید سکتی تو میں ایسے انتظامات کر سکتا ہوں کہ یہ مشینیں تمہیں آسانی سے حاصل ہو جائیں
ادائیگی تم انہی سے کما کر کرو۔''

''کیا آپ واقعی ایسا کر سکتے ہیں۔''

''تمہاری معلومات اس قدر ناقص ہیں کہ تم رونالڈ ہیرس کے بارے میں نہیں جانتیں
ان میں سے بعض مشینوں کا موجد کہلاتا ہے۔''

''او مائی گاڈ آپ وہ ہیں۔'' اس نے عجیب سے انداز میں کہا حالانکہ میں کسی رونالڈ
رس کو نہیں جانتا تھا۔ جو جواء کھیلنے کی مشینوں کا موجد ہو میں نے تو بس ایسے ہی تکا مارا تھا اور
تکا سو فیصد ہی صحیح جا کر بیٹھا تھا غالباً اس کی وجہ یہ ہو گی کہ مشینوں کے کسی موجد کو وہ خود بھی
یں جانتی ہو گی پھر کافی دیر تک وہ مجھ سے باتیں کرتی رہی اور اس کے بعد اٹھ کر مشینوں کی
ب چل پڑی اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر میں نے کہا۔

''جب کھلاڑی کھیل کھیلتے ہیں تو ان کے سامنے کبھی ایسا کوئی تذکرہ نہ کرنا ورنہ تمہارا
لب ویران ہو جائے گا۔ وہ جیتتے ہیں خوش ہوتے ہیں ایک طرح سے یوں سمجھ لو کہ تم نے
یں اپنا مستقل گاہک بنا لیا کیونکہ جیتنے والا ہی دوبارہ اس جگہ پہنچتا ہے اب اگر کوئی مشین

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تبدیل کر دو گی تو انہیں احساس بھی نہیں ہو گا اور وہ اسی خوش فہمی میں کھیلتے رہیں گے کہ آگے چل کر وہ جیت جائیں گے۔'' وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھنے لگی پھر اس نے کہا۔

''مسٹر رونالڈ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ طویل عرصہ میرے ساتھ گزاریں یا پھر اس سلسلے میں میرے کلب میں پارٹنر شپ کر لیں۔'' میں نے قہقہہ لگایا اور کہا۔

''اتنی جلدی کسی پر بھروسہ کر کے اس کو پارٹنر شپ کی پیشکش کر دینا بھی معصومیت ہے اور میرا خیال ہے کہ تمہیں اتنا معصوم نہیں ہونا چاہئے۔'' عقب سے ایک ویٹر نے آ کر اس سے کہا۔

''میڈم آپ کو طلب کیا جا رہا ہے۔ براہ کرم۔'' اس نے میری طرف دیکھا اور بولی۔

''آپ اگر تھوڑا سا انتظار کر لیں تو پھر بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ آپ سے باتیں کرتے ہوئے دل نہیں بھرتا حالانکہ آپ بزرگ ہیں لیکن بہت عمدہ گفتگو کرتے ہیں۔ بالکل نوجوانوں جیسی اور پھر...... میں ابھی آتی ہوں۔'' وہ وہاں سے چلی گئی اور میں ہنسنے لگا۔ ویسے میں اس کے بارے میں یہ اندازہ ضرور لگا چکا تھا کہ بہت زیادہ چالاک عورت نہیں ہے اور اسے آسانی سے ٹریپ کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال یہ اچھی بات تھی کہ میں نے اپنا میک اپ اس وقت ایک بوڑھے آدمی کا کر رکھا تھا اور کسی کو مجھ پر شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ویسے اگر میں اس کے قریب جانے کی کوشش کرتا تو ہو سکتا ہے کہ کوئی مجھ پر نگاہ رکھتا۔ چونکہ بہرحال وہ ایک اہم عورت تھی۔ بورڈیس کے حوالے سے اس کی اہمیت بہت زیادہ تھی۔ دو منٹ تین منٹ پانچ منٹ یہاں تک کہ بارہ منٹ گزر گئے اور وہ واپس نہیں آئی تو اچانک مجھے تشویش ہوئی۔ بڑے کام کی عورت تھی اور میں اس کے ذریعے اپنا اہم مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اسی وقت ایک ویٹر میرے قریب پہنچ گیا۔

''جناب آپ کا فریش لائم۔ ویسے میرا تعلق زیمرز سے ہے اور مسٹر جارج پولو نے مجھے یہاں ڈیوٹی پر تعینات کیا ہے۔ اگر آپ اس کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو آپ یوں سمجھ لیجئے کہ اسے ایک سنسان گوشے میں لے جا کر بے ہوش کیا گیا ہے اور اب دو آدمی اسے سنبھال کر لے جا رہے ہیں۔''

''کب کدھر۔''

''وہ سامنے کے چھوٹے دروازے سے باہر نکل جائیے۔ اس طرف لان پھیلا ہوا ہے

کسی کا تعاقب کرنے کی ضرورت پیش آئے تو وہاں نیلے رنگ کی ایک مارکو کھڑی ہوئی ں کی ڈرائیونگ سیٹ پر ڈرائیور موجود ہے۔ زیمرز کا آدمی ہے۔ زیمرز کا حوالہ دیجئے وہ لے کر چل پڑے گا۔ میں برق رفتاری سے اس طرف دوڑ پڑا تھا اور واقعی بڑے موقع مرز کے آدمی نے مجھے ہوشیار کیا تھا۔ ورنہ تمام کئے کرائے پر پانی پھر جاتا۔ میں نے لہ ویرا مارسن نیم بے ہوشی کے عالم میں ہے اور دو افراد اسے ایک لمبی کار میں بٹھا رہے یں پھرتی سے مارکو کی جانب دوڑا۔ ڈرائیور نے مجھے اپنی جانب آتا دیکھا تو فوراً ہی اپنا ھول دیا تھا۔ وہ پہلے سے تیار تھا اور شاید مجھے پہچانتا تھا یا پھر اسے اس بارے میں بتا دیا کہ میں اس وقت کس حلیئے میں ہوں اچانک ہی اس تک پہنچا تو اس نے کہا۔

''جی سر۔''

''اس کار کے پیچھے چلو۔ لیکن تعاقب اس طرح ہو......''

''آپ مطمئن رہیں جناب۔'' تعاقب شروع ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ڈرائیور نے

''وہ دریائے ٹیمز کی جانب جا رہے ہیں۔''

''چلتے رہو۔'' میں نے کہا لیکن میں یہ سوچ رہا تھا کہ دریا کی طرف جانے کا مقصد کیا ک ہی میں نے ڈرائیور سے کہا۔

''میں تم سے تمہارا نام نہیں پوچھوں گا۔'' لیکن جس طرح تم نے میرے حکم کی تعمیل کی ں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ مجھے ایک بات کا جواب دو ر دریائے ٹیمز کے ساحل پر ختم ہوا اور وہاں ان لوگوں نے لانچ کا استعمال کیا تو ہم کیا گے۔''

''زیمرز کی لانچ وہاں موجود ہے۔ سیکا نائنٹی نائن۔ کیا میں اس سے رابطہ قائم ''

''کیسے!'' میں نے متاثر ہو کر کہا۔ ''ویسے تو زیمرز ہر جگہ ہر ملک میں اپنا بہترین نظام چکے تھے اور مجھے بہت سی باتیں معلوم ہو گئیں تھیں لیکن کتنے خوبصورت اور اعلیٰ پیمانے امات کئے گئے ہوں گے اس کا مجھے اندازہ نہیں تھا۔ اس شخص نے اپنی جیب سے ایک چوکور بکس نکالا۔ اس کا ایک بٹن دبایا اور اسے ہونٹوں کے قریب کر کے بولا۔'' ڈیکوٹو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

..... ڈیکوٹو...... ڈیکوٹو۔"

"ہاں! ڈیکوٹو۔ تھری فور فائیو۔"

"لانچ تیار رکھو۔" ممکن ہے ہمیں اس کی ضرورت پیش آئے۔

"لانچ تیار ہے۔"

"اوکے۔" اور پھر تھوڑی دیر کے بعد ہم ٹیمز کے ساحل پر پہنچ گئے۔ ایک ایک اندا درست نکل رہا تھا لیکن بس یہ نہیں پتا چل رہا تھا کہ اچانک ہی مجھ سے گفتگو کرتے ہوئے ماریسن کو اغواء کرنے کی ضرورت کیوں پیش آ گئی۔ اغوا کرنے والے کون لوگ تھے لیکن وقت ان تمام باتوں کے سوچنے کا موقع نہیں تھا۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے ویرا مار ساحل پر اتارا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک بڑی لانچ پر اتار دیا۔ دریا کے کنارے سیڑھیاں ہوئی تھیں۔ بہرحال وہ لانچ میں بیٹھ کر چل پڑے اور ہم نے پھرتی سے ایک طرف کا رخ کیا ہماری لانچ تھوڑی چھوٹی تھی لیکن ڈرائیور نے مجھے لانچ ڈرائیور کے حوالے کر دیا اور یہاں میرا ساتھی بدل گیا۔ کوئی پچیس تیس منٹ تک یہ سفر جاری رہا اور پھر وہ دریا کے دوسر کنارے پہنچ کر رک گئے۔ یہاں بھی آبادی پھیلی ہوئی تھی۔ سیڑھیاں بڑی دور تک چلی تھیں۔ لانچ سے چار آدمی اترے تھے اور اسی طرح ویرا مارسن کو سہارا دیئے ہوئے آگے بڑ گئے تھے لیکن شاید وہ وہاں سے زیادہ دور نہیں جانا چاہتے تھے کیونکہ تھوڑے فاصلے پر ہوئے خوبصورت ہٹس میں سے ایک ہٹ پر وہ لوگ رکے اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل گئے لانچ ڈرائیور میرے ساتھ تھا اس نے کہا۔

"سر آپ وہ جو پوائنٹ دیکھ رہے ہیں۔ وہ مارا پوائنٹ ہے۔ اگر آپ یہاں رک کر ا کی واپسی کا انتظار کرنا چاہیں تو لانچ ہی میں رہیے اور اگر آگے بڑھنے کا ارادہ ہو تو میں پوائنٹ پر لانچ لئے جاتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی ہمیں شک کی نگاہ سے نہ دیکھے ویسے اگر آپ کو مزید اسلحے کی ضرورت ہے تو اس لانچ پر بھی اسلحہ موجود ہے۔ چھوٹے بم اور رائفل پھر عمدہ قسم کا ہاتھ سے استعمال کرنے والا اسلحہ آیئے میں آپ کو یہ اسلحہ دکھا دوں۔"

لمحہ لمحہ میرے دل میں خوشی کا احساس ابھر رہا تھا میں جس گروپ کو کنٹرول کر رہا تھا جس میں مجھے ایک نمایاں حیثیت حاصل تھی۔ اس کی کارکردگی اس قدر شاندار ہوگی۔ اس پہلے میں نے نہیں سوچا تھا حالانکہ زیمرز کے لئے کئی کام کر چکا تھا اور اس میں کوئی شک

ہر جگہ زیمرز مجھے بہترین انتظامات کے ساتھ ملے تھے لیکن یہاں یہ انتظامات کچھ زیادہ ہی نظر آ رہے تھے۔ چھوٹا سا اسلحہ خانہ لانچ کے ایک گوشے میں نیچے کی سمت بنا ہوا تھا۔ لانچ ڈرائیور نے ایک تختہ ہٹایا میں نے دیکھا اس میں سب مشین گن پلاسٹک بم کے چھوٹے چھوٹے پیکٹ جو خوبصورت سے کاغذ کے گولوں کی مانند تھے اور جنہیں آہستگی سے رگڑ کر بلاسٹ کیا جا سکتا تھا۔ اس کے علاوہ عمدہ قسم کے خنجر اور ایسی ہی دوسری چیزیں میں نے پلاسٹک کا ایک پیکٹ اٹھا لیا جس میں تین بم لگے ہوئے تھے اور ایک چھوٹا سا خوبصورت خنجر جو آسانی سے میرے لباس میں پوشیدہ ہو سکتا تھا۔ رائفل یا سب مشین گن کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ میرا ریوالور میرے پاس موجود تھا۔ بہرحال ان تمام کاموں سے مطمئن ہو کر میں مکان کی جانب چل پڑا۔ جہاں ویرا مارسن کو لے جایا گیا تھا مکان کا اچھی طرح جائزہ لیا۔ باہر کے لوگ اندر داخل ہو گئے تھے۔ میں اس مکان کے عقبی حصے کی طرف چل پڑا وہاں سے کچن میں جانے والی لفٹ کے ذریعے جب میں اوپر پہنچا تو مجھے کچن میں برتنوں کی آواز کے ساتھ ایک عورت کے گفتگو کرنے کی آواز بھی سنائی دی۔ میں اس آواز کو سننے لگا لیکن انہیں اندازہ نہیں ہو سکا تھا۔ بہرحال میں وہاں سے نیچے اترا اور کچن کے دروازے کی طرف عقب میں دیکھا ایک باورچی کام کر رہا تھا۔ میں ایک لمحے تک سوچتا رہا۔ باورچی کے سامنے سے گزر کر کچن سے گزر جانا ممکن نہیں تھا لیکن بہرحال اس معصوم اور بے گناہ شخص کو زندگی سے محروم کرنے کا کوئی تصور میرے ذہن میں نہیں تھا۔ ایسے لوگوں کی ہلاکت ذہن کو برسوں پریشان رکھتی تھی۔ چنانچہ میں اتنا میں نے کیا کہ جیسے ہی وہ میری رینج پر آیا میں نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے لپیٹا اور اس کے بعد اس کی کنپٹیوں کو دبا کر میں نے اسے بے ہوش کر دیا لیکن ایک بڑے کام کی بات ہوئی مجھے باورچی کا لباس مل گیا۔ یہ شخص میری جسامت سے مطابقت رکھتا تھا۔ چنانچہ میں نے پھرتی سے اس کے کپڑے پہنے اور راہ داری میں نکل آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں آہستہ قدموں سے چلتا ہوا یہاں موجود کمروں کی سن گن لیتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔ میرا لباس اس وقت میری بہترین معاونت کر رہا تھا کیونکہ ایک بار عقب میں، میں نے دو افراد کو دیکھا لیکن انہوں نے میری طرف توجہ نہیں دی تھی۔ مجھے قرب و جوار میں کوئی خاص چیز نہیں ملی لیکن آخری کمرے کے بغلی حصے میں مجھے زور زور سے باتیں کرنے کی آواز آئی اور میں وہاں پہنچ کر اپنے لئے ایک پوشیدہ جگہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر میں نے ویرا مارسن کو دیکھا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہ ہوش میں آ گئی تھی۔ اس کے سامنے چند افراد کھڑے ہوئے تھے اور وہ غصیلے لہجے میں رہی تھی۔

''بورڈیس کے کسی بھی مسئلے میں میری معلومات صفر ہیں۔ تم لوگ یقین کرو ہم دونو کے درمیان کوئی ہم آہنگی نہیں ہے۔ وہ خود غرض اور شیطانی فطرت کا مالک شخص ہے۔ میں ا کی اس فطرت سے نفرت کرتی ہوں۔ اس لئے میں نے اپنا راستہ الگ منتخب کر لیا ہے اور چھوٹا سا کلب چلاتی ہوں۔'' کسی اور نے کچھ کہا جسے میں سن نہیں پایا تھا ویرا مارسن غصیلے میں بولی۔

''ٹھیک ہے اگر تم اس بات پر ضد کرتے ہو تو تمہاری مرضی لیکن ایک بات ذہن نشیں کر لو۔ میرے ہاتھ بھی چھوٹے نہیں ہیں۔ میں بورڈیس کے حوالے سے کچھ نہیں کرتی لیکن میرے اپنے آدمی ہیں۔ جو تمہیں دیکھ لیں گے اچھی طرح دیکھ لیں گے۔''

''ٹھیک ہے ویرا مارسن ایک بات اپنے دماغ میں رکھنا میں تمہیں ایسے نہیں چھوڑوں گا سمجھیں۔''

''تو ٹھیک ہے نا! میری گردن پر چھری پھیر دو۔ میں تمہیں اس سے روک نہیں سکتی مرد ہو نا! طاقت ور بھی ہو۔ سب کچھ کر سکتے ہو مگر ایک بات میں کھل کر کہوں گی کہ تم مرد بڑے کمینے ہوتے ہو۔'' جواب میں ہلکی سی ہنسی سنائی دی اور اس کے بعد اندر والے لوگ باہر نکل گئے۔ مجھے یقین تھا کہ اب اس کمرے میں ویرا مارسن کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ البتہ کمرے کے دروازے پر میں نے یہ دیکھنا چاہا کہ کوئی پہرے پر تو موجود نہیں ہے۔ دروازہ باہر سے بند تھا اور ان لوگوں نے کسی کو پہرے پر رکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔ پہلی بات یہ کہ عمارت ان کی دانست میں بالکل محفوظ تھی۔ دوسری بات یہ کہ دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا تھا میں کچھ لمحے انتظار کرتا رہا۔ اصل میں فوری طور پر کوئی قدم اٹھا لینا زیادہ موزوں ہوتا ہے۔ چنانچہ میں دروازے پر پہنچا اور انتہائی آہستگی سے میں نے دروازہ باہر سے کھولا پھر دروازے کے پٹ کو کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ ویرا مارسن نے مجھے دیکھا اس کے منہ سے آواز نکلنے والی تھی کہ میں نے لپک کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور اسے آنکھوں کے اشارے سے خاموش رہنے کے لئے کہا اس نے مجھے پہچان لیا تھا چنانچہ اس نے آنکھوں ہی سے اس بات کا جواب دیا کہ وہ شور نہیں مچائے گی تو میں نے آہستہ آہستہ اس کے منہ سے ہاتھ اٹھا لیا۔

''تم......تم۔''

''ہاں تم یہ تو نہیں کہو گی ویرا کہ تم مجھے بھول گئیں۔''

''ایسا کیسے کہہ سکتی ہوں لیکن مائی ڈیئر تم یہاں تک کیسے آ گئے اف میرا خدا! میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کیا تم کوئی ڈبل کردار رکھتے ہو۔''

''نہیں لیکن بورڈیس کو میں اچھی طرح جانتا ہوں اور ایک اہم سلسلے میں میرا اس سے معاملہ چل رہا ہے کیا تم کلوبوم کے بارے میں کچھ جانتی ہو کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ کلوبوم کا نمائندہ ہے اور اس کی تمام سرگرمیوں میں نمائندہ کردار ادا کرتا ہے۔''

''ہاں۔ میں نے بلوبوم کے بارے میں سنا ضرور ہے لیکن شاید تم اس بات پر یقین نہ میں نہ تو بورڈیس کے معاملات سے دلچسپی لیتی ہوں اور نہ ہی کوئی ایسا کام کرتی ہوں جو کے خلاف ہو۔'' میں نے اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے ایک رنگ سا گزرتے ا۔ یہ رنگ کسی عام آدمی کی نگاہوں میں کبھی نہ آتا لیکن بہر حال میں پوری طرح مستعد

''یہ لوگ تمہیں یہاں کیوں اٹھا کر لائے ہیں۔''

''بے وقوف مجھ سے بورڈیس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر رہے تھے۔''

''تمہارا کہنا ہے اب اس کے بعد یہ تم پر سختی نہیں کریں گے۔''

''میں دیکھ لوں گی انہیں اچھی طرح دیکھ لوں گی۔ ویسے بس ایک بار یہاں سے نکل

''ٹھیک ہے آؤ میں تمہیں یہاں سے نکال دوں۔'' میں نے کہا اور اس کے بعد اسے لئے باہر نکل آیا پھر میں نے واپسی کے لئے وہی راستہ اختیار کیا تھا جس راستے سے اندر ۔ البتہ جب ہم باہر نکلے تو نہ جانے کس طرح ہمیں دیکھ لیا گیا وہ دو مسلح افراد تھے اور ے سے انداز میں بحث کر رہے تھے لیکن جیسے ہی ہم ان کے سامنے آئے انہوں نے ریوالور نکال لئے اور پھر دفعتاً ہی انہوں نے ہم پر فائر داغ دیئے میں نے ویرا کو دھکا دیا ساتھ لیٹ گیا گولیاں کارگر نہیں ہو سکی تھیں لیکن میں نے اپنا ریوالور نکال کر ان پر شروع کر دی اور میری پہلی ہی کوشش کارگر ہوئی دونوں افراد میری گولیوں کا شکار اس کے بعد ہم برق رفتاری سے دوڑتے ہوئے اس ساحل تک آ گئے جہاں ہماری

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لانچ کھڑی ہوئی تھی لیکن ابھی ہم ساحل تک پہنچے بھی نہیں تھے کہ عقب سے ہم پر زبرد
فائرنگ شروع ہوگئی قرب و جوار میں اور بھی لانچیں تھیں اور ان کے قریب دو تین گاڑیاں
کھڑی ہوئی تھیں اور ان کے لوگ غالباً دریائے ٹیمز کی سیر کر رہے تھے۔ وہ سب کے سب
فائرنگ کی جانب متوجہ ہو گئے تھے ہمارے لئے بچنا مشکل ہو گیا تھا۔ چنانچہ ہم برق رف
سے آگے بڑھے تھوڑی ہی دیر کے بعد ہمیں ایسی کار نظر آ گئی۔ جس کی چھت کھلی ہوئی تھی
جس کی چابی بھی لگی ہوئی تھی۔ غالباً کسی ایسے سرپھرے مست مولا کی کار تھی جس نے
نکالنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا میں نے لپک کر کار کے اسٹیئرنگ پر چھلانگ لگائی عقب
شدید فائرنگ ہو رہی تھی لیکن ایسے موقعوں پر خود کو تقدیر کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور تقد
فیصلے کر دیتی ہے اگر کوئی گولی آپ کے جسم کو چاٹ لے تو سمجھ لیجئے کہ تقدیر نے آپ کی ز
ختم کر دی اور اگر گولیاں آس پاس سے نکل جائیں اور آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچے تو پھر یہ
جا سکتا ہے اور پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی پشت پر تقدیر کی ڈھال۔
اس وقت ہماری پشت پر تقدیر کی ڈھال تھی چنانچہ ہم نے برق رفتاری سے اپنی پوزیشن سنھ
لی۔ ویرا مارسن میرے قریب بیٹھ گئی اور میں نے کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی لیکن
شاید ہم زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ عقب سے ہمیں کچھ گاڑیوں کے اسٹارٹ ہونے کی آ
سنائی دی اب یہ اندازہ تو نہیں تھا مجھے کہ دریائے ٹیمز کی دوسری جانب جو راستے اور سڑ
بکھری ہوئی ہیں وہ کس طرف جاتی ہیں لیکن سڑکوں کا یہ خوبصورت جال جو سبزہ زاروں
درمیان باریک باریک لکیروں کی شکل میں بکھرا ہوا تھا۔ ڈرائیونگ کے لئے بہت عمدہ حیثیت
رکھتا تھا یہاں زگ زیگ ڈرائیونگ کا انتظام کیا گیا تھا اور یقینی طور پر اس تفریح ساحل پر آ
والوں کے لئے یہ زگ زیگ ڈرائیونگ بڑی دلچسپی کی حامل ہو گی لیکن یہ ہمارے لئے
دلکشی کی حامل تھی چونکہ نشیب میں جانے کے بعد پیچھے سے آنے والی کاریں ہمارا صحیح نشانہ
لے سکی تھیں۔ میرا ذہن برق رفتاری سے کام کر رہا تھا اتنا تو میں جانتا تھا کہ پیچھے جو ل
آ رہے ہیں وہ احمق نہیں ہوں گے اور ممکن ہے کہ وہ آسانی سے مجھ پر قابو بھی پا لیں کیونکہ
ان کی صحیح تعداد کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا لیکن بہرحال کچھ کئے بغیر اپنے آپ کو کسی
میں ڈالنے کی عادت نہ تو پہلے کبھی رہی تھی اور نہ ہی اب اس بات کے امکانات تھے البتہ
نے اچانک ہی ویرا مارسن سے کیا۔

''ویرا کیا تم ریوالور سے صحیح نشانہ لگا سکتی ہو۔''
''او میرے خدا مجھے تو ریوالور کے تصور سے بھی خوف آتا ہے میں اسے ہاتھ میں لے
اپنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی۔''
''ڈرائیونگ کر سکتی ہو۔''
''ہاں! ڈرائیونگ میں میرا کوئی جواب نہیں ہے لیکن نہ جانے کیوں میں اس وقت
زدہ ہو گئی ہوں۔''
''اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے سمجھ رہی ہو میں ایک لمحے کے لئے گاڑی روکتا ہوں اس
لمحے میں تم کھسک کر سیٹ پر آ سکتی ہو۔''
''اتنی رفتار سے گاڑی چلانے کے بعد یہ آسان ہو گا۔'' اس نے سوال کیا اور میں نے
ک ہی ایک زوردار بریک لگائی بریکوں کی تیز چرچراہٹ اتنی خوفناک تھی کہ خود ہمارے
ہم گئے لیکن ویرا مارسن نے اس وقت بڑی پھرتی کا ثبوت دیا تھا ایک لمحے کے اندر وہ
ک گئی جبکہ میں پہلے پچھلی سیٹ پر پہنچا اور اس کے بعد ویرا کے برابر والی سیٹ پر آ گیا یہ ردو
بہرحال پیچھے والوں کے لئے کارگر ہوئی وہ قریب پہنچے اور انہوں نے گولیوں کی باڑھ
لیکن ہم لوگ جھک گئے تھے اس کے امکانات تھے کہ ہماری کار کا شیشہ اڑ جائے لیکن
جو بات میں چند لمحے پہلے کہہ چکا ہوں کچھ نہیں ہوا البتہ ویرا مارسن نے جس ڈرائیونگ کا
ہرہ کیا وہ بے مثال تھا ہم نے آن کی آن میں اپنا فاصلہ برقرار رکھا ویرا مارسن تیز رفتاری
ڈرائیونگ کر رہی تھی مجھے موقع مل گیا چنانچہ میں نے اپنا ریوالور سنبھال لیا ویسے تو اگر میں
تا ہوں تو ان لوگوں کا راستہ روک سکتا تھا کیونکہ اس وقت میرے پاس تین پلاسٹک بم تھے
ارہ ہم اس کار کو اڑا بھی سکتے تھے لیکن میں نے فی الحال ایسا نہیں کیا اور ویرا سے کہا۔
''ویرا جب وہ قریب آ جائیں اور ہم سے آگے نکلنے کی کوشش کریں تو تم بریک لگا کر کار
ب دینا۔''
''ٹھیک ہے۔'' اس نے کہا میں پیچھے سے آنے والی کار کا جائزہ لیتا رہا اپنے آپ کو
نے مکمل طور پر سنبھال لیا تھا ریوالور میرے ہاتھ میں موجود تھا پھر پیچھے سے آنے والی کار کا
صلہ کم سے کم ہوتا چلا گیا۔ ویرا نے بھی ہوشیار ہونے کے لئے کہا تھا اور خود بھی مکمل طور پر
شیار بیٹھا ہوا تھا۔ اس دوران میں نے پیچھے آنے والی کار کے اندر موجود لوگوں کا جائزہ لے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لیا تھا۔ وہ تین تھے دو آگے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک پیچھے تھا اچانک ہی میں نے کہا۔

"ویرا بریک۔"

ویرا نے بریک پر دباؤ ڈالا کار کے پہیئے چرچرائے اور پھر وہ ایک جھٹکے سے رک
پیچھے سے آنے والی کار آگے بڑھ گئی تھی۔"

"واپس یوٹرن لو۔" میں نے کہا اور ویرا نے ایسا ہی کیا جگہ کا انتخاب میں نے
بوجھ کر کیا تھا تھوڑے فاصلے پر ایک چوراہا تھا ویرا نے بہترین یوٹرن لیا میں نے اسے
ہدایت کی۔

"آگے چل کر اسے مخالف سمت میں گھما لینا۔"

جب ہم نے اپنی کار اس سمت موڑی تو دونوں درختوں نے اس کا استقبال کیا سڑ
کے کنارے انتہائی گھنے درخت سر جوڑے کھڑے تھے سڑک کم چوڑی تھی اور ہماری کار
چوڑی چنانچہ درختوں کی شاخیں کار سے رگڑ کھانے لگیں لیکن زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ ایک
پھر ہمیں پیچھے آنے والی کار کا رنگ نظر آیا اچانک ہی ویرا نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا۔

"مائی گاڈ یہ سڑک آگے جا کر ختم ہو جاتی ہے۔"

"کوئی بات نہیں فکر مت کرو۔ اب جہاں یہ سڑک ختم ہو وہاں پر گاڑی کو اچانک رو
لینا اور جس طرف بھی رخ آسانی سے حاصل ہو سکے ادھر موڑ دینا ویرا چونکہ میری توقع
مطابق ڈرائیونگ کر رہی تھی اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ جو کچھ بھی کرے گی ٹھیک ہی کرے
اس کے علاوہ میں نے یہ اندازہ بھی لگایا تھا کہ وہ اس قدر کمزور اعصاب کی مالک نہیں ہے جس
قدر کمزوری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ وہ لمحات آج بھی مجھے یاد تھے جب میں نے کلوبوم کا نام
تھا اور ویرا کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا تھا۔ ساری زندگی اسی دشت کی سیاہی میں
گزری تھی بھلا یہ اندازہ لگانے میں مجھے کیا دقت ہو گی کہ ویرا کی شخصیت وہ نہیں ہے جو
ظاہر کر رہی ہے یقینی طور پر وہ اندر سے بھی بہت خوش ہے اس نے اب تک میری ہدایت
بالکل شاندار طریقے سے عمل کیا تھا اور وہ ہر جگہ کامیابی حاصل کر رہی تھی سڑک جیسے ہی آگے
ہوئی اس نے کار کو فوراً داہنی سمت موڑ دیا کار جھاڑیوں میں گھستی چلی گئی۔

"واپس سڑک پر!" میں نے اسے دوسری ہدایت دی اور اس نے بریک پر دباؤ ڈا
اور کار واپس سڑک پر آ گئی میں نے پیچھے آنے والی کار کو پوری قوت سے اچھلتے ہوئے دیکھ

س وقت ویرا مارسن بھی اسٹیئرنگ پر قابو نہیں پا سکی تھی کار کو جھاڑیوں سے سڑک پر لا کر اس
ٹیرنگ سنبھالنے کی کوشش کی لیکن کار سڑک کے دوسری جانب نشیب میں اتر گئی اور دفعتاً
درخت سے ٹکرا گئی ویرا مارسن نے اس وقت بھی کمال کی پھرتی کا ثبوت دیا تھا وہ تیزی
سے کود گئی اور میں اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش میں سامنے کے شیشے سے ٹکرا گیا لیکن
کی بات تھی کہ شیشہ نہیں ٹوٹا تھا ویرا مارسن سڑک پر جھاڑیوں سے اٹک کر کئی قلا بازیاں
ایک درخت سے جا اٹکی تھی میں نے البتہ دروازے پر ہاتھ رکھا اور پھرتی سے اپنی سیٹ
آیا پچھلی کار کے دروازے کھلے اور اس میں سے کچھ لوگ نکل کر باہر آ گئے اور ایک بار
ں نے ہم پر گولیاں برسانا شروع کر دیں لیکن ہم درختوں کی آڑ میں تھے میں ایک ایک
ونک پھونک کر اپنی پوزیشن تبدیل کر رہا تھا اور ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا وہ اپنے آپ کو
لتے اور شاید ہمارے بارے میں گفتگو کرتے آ رہے تھے ویرا مارسن نے مجھے دیکھا اور میں
نٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ میں دیکھ رہا تھا وہ قریب آتے
ہیں ایک شخص بالکل ہی قریب پہنچ گیا اس سے پہلے کہ وہ زیادہ قریب پہنچتا میں نے وہ
ل لیا جس کو میں لانچ سے لایا تھا اس کے علاوہ چارہ کار کوئی نہیں تھا کہ میں ان پر جہنم
ازے کھول دوں میرا ہاتھ نیچے سے اوپر کی جانب چلا اور اس کی آنتیں نکل کر زمین پر
ساتھ ہی اس کے حلق سے جو آواز نکلی تھی میں نے دوسرا وار اس کی گردن پر کیا اور اس
ن پیچھے کی جانب مڑ گئی دوسرا آدمی نہ جانے کیوں رک گیا تھا۔ وہ غالباً اپنے ساتھی کا
ھنا چاہتا تھا میں اس کا جائزہ لینے لگا اور پھر میں نے دیکھ لیا کہ وہ جھکا جھکا عقب کی
ارہا ہے اس کے پاس سب مشین گن تھی اور اگر وہ سنبھل گیا تو یقینی طور پر ان درختوں کو
سکتا تھا حالانکہ ابھی تک ایک بار بھی اس نے مشین گن استعمال نہیں کی تھی لیکن غالباً ان
اس کا موقع نہیں ملا تھا اور اب صورت حال بالکل بدل گئی تھی میں نے ایک ٹھنڈی
لی۔ میں اس شخص کو موقع نہیں دے سکتا تھا پھر میں نے اس کی کنپٹی کا نشانہ لے کر
سے ایک فائر کیا ڈز کی آواز ہوئی اور وہ لڑھک گیا مجبوری تھی اس کے علاوہ اور کوئی عمل
ی کیا جا سکتا تھا۔ بہر حال جہاں تک میرا اندازہ تھا اب ہمارے راستے کی کوئی رکاوٹ
ی تھی تعاقب کرنے والے ختم ہو گئے تھے میں نے ویرا مارسن کو آواز دی تو اس کی آواز
ائی دی دوسری یا تیسری آواز پر اس نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''کیا میدان صاف ہو گیا ہے۔''

''ہاں۔'' پھر وہ اٹھ کر میرے پاس آ گئی اس نے اس لاش کو بھی دیکھ لیا چند لمحات بعد اس نے کہا۔

''اب کیا کریں۔''

''اس کا فیصلہ تمہیں کرنا ہے۔''

''کار تو شاید تباہ ہو گئی۔''

''اگر نہ بھی ہوئی ہوتی تو اس کا استعمال خطرناک ہے ہم اسے ساحل سے لے بھاگے ہیں یقینی طور پر مقامی پولیس کو کار چوری کی اطلاع کر دی گئی ہو گی اور ہمارے لئے کار مشکل بن جائے گی البتہ ہمارے دوستوں نے ہمارے لئے معقول انتظام کیا ہے۔'' ا مارسن نے گھور گھور کر مجھے دیکھا اور بولی۔

''میں یقین نہیں کر سکتی بالکل یقین نہیں کر سکتی کہ اس بوڑھے کے ظاہری جسم اور ذ میں اس قدر شاندار کارکردگی ہے یا پھر دوسری بات یہ کہی جا سکتی ہے کہ یہ چہرہ حقیقت نہ ہے۔ اس کے پیچھے کچھ اور ہے۔''

''دیکھو ویرا مارسن کیا ہم اس وقت اس پوزیشن میں ہیں کہ ایسی باتیں کر سکیں اور م تمہیں اس بات کا یقین دلانے کی کوشش کروں کہ میرے اس بوڑھے جسم اور بوڑھے ذ میں ایک طویل تجربہ ہے تم نوجوان لوگ اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ ا گزرنے کے بعد انسان کی صلاحیتوں میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو ا کارکردگی کا مالک سمجھتے ہو تم لوگ چلو خیر چھوڑو اس بحث کو چلو آؤ میرا خیال ہے ہمارا یہاں رکنا مناسب نہیں ہے۔ ویرا مارسن نے پہلے کی طرح اسٹیئرنگ سنبھال لیا تھا میں اپنے آ فری رکھنا چاہتا تھا صرف اس بات کے تحت کہ قرب و جوار پر نظر رکھوں جن لوگوں نے تعاقب کیا ہے وہ بہرحال ہمارے لئے اور بھی کارروائی کر سکتے ہیں البتہ راستے میں، میں یہ سوچ چکا تھا کہ اب اگر میں اپنے اسٹیمر سے واپس جانے کی کوشش کروں گا تو ویرا مارسن اس ا کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ضرور چاہے گی اب یہ ایک اور مسئلہ تھا جسے بعد میں د تھا میں نے راستے میں ویرا سے کہا۔

''دریائے ٹیمز کے کنارے ایسی کوئی جگہ موجود ہے جہاں تم قیام کر سکو۔''

''میرا گھر ہے میں اس گھر کی مالک ہوں۔''

''اوہ تب پھر ہمیں ادھر ہی چلنا چاہئے۔''

''لیکن یہ کار جس طرح کی ہے اور اگر ان کی نگاہوں میں آ گئی تو ایک لمحے کے اندر ے بم سے اڑایا جا سکتا تھا۔''

''یہ بھی تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔'' میں نے کہا۔ بہرحال ایک جگہ کار چھوڑ دی گئی اور اس ، ہم کافی دور تک پیدل چلتے رہے پیدل چلنے کے بعد ایک بار پھر ہم نے ٹیکسی لی یہاں کی وں پر زندگی رواں دواں تھی اور اس قدر خاموشی تھی کہ گفتگو سمجھی جا سکتی تھی چنانچہ ہم تھوڑی کے بعد ایک ایسی عمارت کے پاس پہنچ گئے جسے اس علاقے کی ایک خوبصورت عمارت کہا سکتا تھا۔ ٹیکسی کو اس عمارت سے کافی فاصلے پر رکوا دیا گیا تھا اور ویرا مارسن نے بل ادا کیا تھا اس کے بعد ہم دونوں عمارت کی جانب بڑھ گئے تھے عمارت کے قریب پہنچتے ہی میں نے ا۔

''کیا میرا تمہارے ساتھ آنا مناسب ہے۔''

''آ جاؤ آ جاؤ۔'' اس نے کہا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اندر پہنچ گئی میں نے اندر سے عمارت کو دیکھا یہ ایک خوبصورت عمارت تھی کافی بڑے بڑے کمروں کی حامل وہ مجھے ایک رے میں لے گئی اور بولی۔

''ویسے تو ہمارا شاندار مکان جسے تم ایک قلعہ کہہ سکتے ہو وہ دوسری طرف ہے لیکن میں ایک رہائش گاہ یہاں بھی رکھی ہوئی ہے اور کبھی کبھی ادھر بھی آ جاتی ہوں۔''

''تم بہت اچھی حیثیت کی مالک ہو ویرا مارسن۔''

''میں تمہیں شاید پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ میں اپنے طور پر زندگی بسر کرنے کی عادی لیکن آؤ بیٹھو اب تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ۔ ایک منٹ ٹھہرو میں ابھی آئی۔'' اس نے اور مجھے ڈرائینگ روم نما کمرے میں بٹھا کر وہاں سے اندر چلی گئی، پھر دو یا تین منٹ رے ہوں گے کہ دفعتاً ہی مجھے ایک چیخ سنائی دی اور میں چونک پڑا چیخ کی آواز مردانہ تھی یسا لگتا تھا جیسے زیادہ دور سے نہیں آئی ہو لیکن آواز گھٹی گھٹی سی تھی اور میں نے اپنا ریوالور لیا ہر لمحے کسی خطرے کے لئے تیار رہنا بہت ضروری تھا میں دروازے کے قریب آیا اور نے دروازہ کھول کر باہر دیکھا راہ داری کے آخری سرے پر مجھے ویرا مارسن نظر آئی اسی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

طرف آرہی تھی اس نے ہاتھ کا اشارہ کیا اور چیخ کر بولی۔

''ابھی بس ایک منٹ ابھی آتی ہوں۔''

''تم ٹھیک ہونا ویرا۔''

''ہاں کیوں کیا بات ہے۔''

''نہیں میں نے ابھی کسی چیخ کی آواز سنی تھی۔''

''وہ ایک الماری ہے جس کا دروازہ سخت ہے اور اسے کھولنے سے ایسی ہی آواز ہے۔ یہ بتاؤ چائے پیو گے یا کافی میں سوچ رہی ہوں کہ ہماری تھکن دور کرنے کا یہی ذریعہ ہے۔'' میں نے ایک گہری سانس لی اور کہا۔

''یہ فیصلہ تمہیں کرنا ہے۔''

''او کے ابھی آتی ہوں۔''

کچھ دیر کے بعد وہ کافی کی ٹرالی لے کر اندر آگئی تو میں نے اس سے پوچھا۔

''کیا یہاں ملازم نہیں ہے؟''

''نہیں یہ عمارت ہم بہت کم استعمال کرتے ہیں اس کی صفائی ستھرائی کے لئے میں ایک ایسا ملازم رکھا ہوا ہے جو دوسری جگہوں پر بھی کام کرتا ہے اور یہاں کی بھی صفائی کر کرتا ہے۔'' اس کی اس تاویل پر میں خاموش ہو گیا بہرحال اس کے بعد ویرا نے مسکرا ہوئے مجھ سے کہا۔

''ہاں اب تم اپنے بارے میں بتاؤ جوا کھیلنے کی مشینوں کے سلسلے میں تو تم ایکسپرٹ اور میں تمہاری اس حیثیت کا یقین کر چکی ہوں لیکن اپنے دشمنوں کو ٹھکانے لگانے کی سلسلے بھی تمہارا جسم اور تمہارا دماغ بہترین کام کرتا ہے اور اگر تم یہ کہتے ہو کہ تم صرف ایک عام آدمی ہو تو ظاہر ہے کہ میں یقین نہیں کروں گی۔''

''تو پھر اس کی ایک ہی صورت ہے کہ میرے لئے اپنے دل میں خود کوئی جگہ پیدا چاہتی ہو تو کر لو اور مجھے اس احساس کا شکار نہ کرو کہ تم میری باتوں پر یقین نہیں کر سکتیں۔ رہے دوسرے معاملات تو بس یوں سمجھ لو کہ یہ میرا شوق ہے جو ابتک میں نے تمہاری مد اس وقت اس زیادہ کچھ نہیں کیا خیال ہے میں کافی پینے کے بعد یہاں سے جاؤں۔''

''نہیں۔ اس طرح تو نہیں تمہیں کچھ وقت یہاں آرام کرنا ہوگا۔''

''جیسے تمہاری مرضی۔'' میں نے کہا۔ اس کے بعد ویرا نے مجھ سے کسی شبے کا اظہار ں کیا تھا میں نے اس سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا تو بولی۔

''یوں سمجھ لو یہ بالکل ہی ذاتی معاملات ہیں اور ان کے سلسلے میں کسی بھی طور میں میل سے بتانا پسند نہیں کروں گی۔''

''ٹھیک ہے، ٹھیک ہے ویرا مارسن میرا اب یہاں پر رکنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اس ئے مجھے اجازت دو۔''

''اگر تم جانا ہی چاہتے ہو تو میں بھلا تمہیں روکنے کا کیا جواز رکھتی ہوں۔''

''تو پھر۔'' میں نے کہا لیکن اچانک ہی مجھے ایک عجیب سا احساس ہوا مجھے چکر سا آیا اور میں اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش میں ناکام رہا تھا تب میں نے ویرا مارسن کو دیکھا اور را کر کہا۔

''غلط تو نہیں کہا تھا میں نے تم واقعی ایک خطرناک عورت ہو۔ شاید میرے منہ سے ں میں نکلنے والے یہ آخری الفاظ تھے کیوں کہ دوسرے چکر کے بعد مجھے اور کوئی ہوش نہیں تھا۔

❁ ❁ ❁

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس کے بعد جب آنکھ کھلی تو میں نے خود کو فولادی تاروں سے بنے ایک پلنگ پر پڑ
پایا۔ میرا جسم پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔ طبیعت میں کچھ ایسی کھولت اور منہ کا مزہ اس ط
خراب تھا کہ متلی سی ہو رہی تھی۔ میں ہلکی سی کراہ کے ساتھ اٹھ گیا اور میں نے قرب و جوار
ماحول پر نگاہ دوڑائی یہ ایک بیرک نما جگہ تھی جس کی دیواریں سرخ اینٹوں سے بنی ہوئی تھیں
دائیں جانب لوہے کی ایک ٹنکی جیسی چیز رکھی ہوئی تھی۔ میں اس ماحول کو دیکھتا رہا۔ پھر پ
گزرے ہوئے واقعات یاد کرنے کی کوشش کی ...... تو تمام واقعات یاد آ گئے۔ وہ شیط
عورت ویرا مارسن چال چل گئی تھی۔ لیکن ایسے معاملات میں کسی کو دوش دینا مسخرے پن
بات ہوتی ہے۔ میں کسی کو نقصان پہنچا رہا تھا تو کوئی مجھے بھی نقصان پہنچا سکتا تھا۔ جو پہلے ہا
لگ جائے وہی کامیاب۔ ویرا مارسن کامیاب ہو گئی تھی۔ میں جانتا تھا کہ وہ ایک خطرناک آ
کی بیوی ہے۔ بظاہر وہ مجھ سے تعاون کر رہی تھی لیکن آخر کار اس نے مجھے چت کر دیا۔ ا
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بے ہوشی کے عالم میں مجھے جس جگہ منتقل کیا گیا ہے وہ کون سی جگہ ہے
؟ اپنی جگہ سے اٹھا اس ٹینکی کے پاس پہنچا اس میں نل لگا ہوا تھا میں نے نل گھمایا تو اس م
سے پانی گرنے لگا۔ اس پانی سے میں نے اپنے چہرے اور گردن پر کافی ترائی کی۔ گردن ج
کر اس کے نیچے بیٹھ گیا اور سر پر اور چہرے پر خوب پانی گرایا اس سے میری طبیعت خاصی ب
ہو گئی۔ میں نے اینٹوں سے بنی ہوئی اس بیرک کی دیواریں دیکھیں۔ میرے عقب کی دی
میں ایک کھڑکی تھی۔ اور تو کوئی چیز یہاں تھی نہیں میں نے اسی ٹنکی کو استعمال کیا۔ پوری بھ
ہوئی نہیں تھی جس کا اندازہ مجھے پہلے بھی ہو گیا تھا۔ میں نے اسے اٹھایا اس کھڑکی کے نیچے

ی پر چڑھ کر کھڑکی سے باہر جھانکا بیرک نما جگہ سے کافی فاصلے پر چار دیواری تھی جس پر
ں والے تار لگے ہوئے تھے۔ بالکل سامنے ایک سرچ ٹاور نظر آ رہا تھا جس پر اسٹین گن
لے ہوئے گارڈز کھڑے تھے۔ ٹاور کے عین نیچے بیرک کی چار دیواری کے ساتھ ساتھ
وردی پوش گارڈ خوفناک کتے کی ڈوری پکڑے ہوئے ٹہل رہا تھا۔ لیکن یہ وردی دیکھ کر
آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں تھا تو یہ اسرائیلی فوجیوں کی وردی
۔ یہ کیا قصہ ہے کلوبوم کا اسرائیل سے کیا تعلق یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ بہر حال
یر تک کھڑا اس ساری ہنگامہ آرائی کو دیکھتا رہا کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ تھوڑی
ے بعد میں اوپر سے نیچے اتر آیا اور میں نے سوچنا شروع کر دیا۔ اب تک باقی ساری
اپنی جگہ تھیں۔ کلوبوم کا روز آرگنائزیشن سے رابطہ تو پتا چل گیا تھا۔ لیکن اسرائیل سے
کیا رابطہ ہے یہ بات کبھی سامنے نہیں آئی تھی۔ میں اپنی جگہ آ بیٹھا اور یہ سوچنے لگا کہ تازہ
صورت حال میں اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ فی الحال تو راستے بند تھے اور میں یہ بھی کہہ سکتا
اگر میں واقعی اسرائیلی فوجیوں کے نرغے میں ہوں تو پھر آگے مجھے کیا کرنے کا موقع ملے
ماغ دکھنے لگا تھا پھر کچھ دیر کے بعد مجھے باہر کچھ آہٹیں سنائی دیں دروازہ کھلا اور تیز روشنی
اخل ہو گئی اس کے ساتھ ہی میں نے ایک گارڈ کو دیکھا جس نے اسٹین گن سیدھی کی ہوئی
۔ ایک دوسرا گارڈ اس کے ساتھ تھا اور یہ وہی گارڈ تھا جس نے کتے کو پکڑا ہوا تھا۔ وہ
ے پر رک کر مجھے دیکھتا رہا پھر بولا۔

”چلو باہر آؤ۔“ میں خاموشی سے باہر نکل آیا تھا۔ سامنے ہی ایک راہداری نظر آ رہی تھی
طے کر کے میں ان دونوں کی راہنمائی میں ایک اور کمرے میں پہنچا۔ جہاں سے ایک
نما جگہ شروع ہوتی تھی۔ اس سرخ نما جگہ میں سینکڑوں مواصلاتی آلات لگے ہوئے تھے
ن آلات پر بہت سے لوگ کام کر رہے تھے۔ ہم اس سرنگ میں چلتے رہے اور اس راہ
کو طے کر کے ایک کمرے میں پہنچے۔ یہاں ان میں سے ایک گارڈ باہر نکل گیا جس کے
کتا تھا اور دوسرا میرے سامنے بیٹھ گیا۔ کمرے میں چند میز اور کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔
چانک ہی میری نگاہ میز پر رکھے ہوئے ایک موٹے رول پر پڑی جو بہت مضبوط تھا
ے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ بے چارہ جو میرے سامنے بیٹھا ہوا تھا اس بات سے
بر تھا کہ اس کا ساتھی اس کے لئے کیا سامان کر گیا ہے۔ انہوں نے مجھ پر وہ توجہ بھی نہیں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دی تھی جو انہیں دینی چاہئے تھی۔ صرف اسٹین گن لے کر بیٹھ جانا کیا معنی رکھتا ہے۔ انہیں میرے بارے میں علم نہیں ہوگا اور وہ یہ نہیں جانتے ہوں گے کہ ان کے سامنے موت کا سوداگر ہے۔ اسرائیلی وردی میں ملبوس سپاہی ویسے تو میرے لئے ایک نرم چارہ تھا۔ ایک ایسا شکار جسے خوشی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ بس اتنا مسئلہ تھا کہ مجھے تھوڑا سا وقت مل جائے۔ یہ بھی شکر تھا کہ کتے والا وہاں سے چلا گیا۔ انسان تو خیر دھوکا کھا بھی سکتا ہے لیکن اس طرح کے سدھائے ہوئے کتے بڑے کتے ہوتے ہیں۔ آخر کار مجھے موقع مل ہی گیا ویسے بھی میں دیر نہیں کرنا چاہتا تھا میں نے بیٹھے بیٹھے میز پر چھلانگ لگائی اور اسٹین گن بردار جو کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا لیکن اب اس کا چونکنا بے مقصد تھا۔ میری چھلانگ مجھے میز تک لے گئی تھی اور رول میرے ہاتھ میں آ گیا تھا نہ صرف ہاتھ میں آ گیا تھا بلکہ وہ اتنی مہارت اور پھرتی کے ساتھ میرے ہاتھ سے نکل کر اس کے منہ پر پڑا کہ میں خود بھی حیران رہ گیا تھا۔ بالکل کرکٹ کا کھیل ہو گیا تھا کہ گیند کیچ کر کے تھرو کر دی۔ رول اس کے منہ پر پڑا تھا اور وہ جو اسٹین گن سیدھی کر رہا تھا اپنے دانت اور جبڑے کھو بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ دہشت زدہ انداز میں پھیلے اور پھر منہ پر پہنچ گئے۔ رول نیچے گر پڑا تھا۔ میں نے دوسری چھلانگ رول پر ہی لگائی تھی۔ اس بار رول اٹھا کر میں نے اس کی گردن پر مارا اور اس کی گردن سامنے کی سمت اس طرح لٹک گئی جیسے الگنی پر پھیلا دی گئی ہو۔ عین اسی وقت دروازے پر آہٹیں ہوئیں اور چار سپاہی اندر داخل ہوئے لیکن یہ رول بڑے کمال کی چیز تھی وہ ایک بار پھر میرے ہاتھ سے نکلا البتہ اس بار صحیح نشانہ نہیں لے سکا تھا۔ چنانچہ رول سب سے آگے والے کے سینے پڑا۔ اب یہ اس رول کی کوالٹی تھی کہ اس نے اس کی پسلیاں توڑ دیں۔ باقی تینوں بھرا مار کر اندر داخل ہو گئے تھے۔ سب سے آگے والے نے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہا۔

''خبردار خبردار گولی مت چلانا۔ خبردار خبردار تم بھی ہوشیار ورنہ تمہاری موت کا ذمہ دار میں نہیں ہوں گا۔'' اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی سنبھالا تھا اور مجھے بھی وارننگ دی تھی۔ ساتھ ہی اس نے پستول نکال لیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ اس چھوٹے سے کمرے میں کوئی ہنگامہ آرائی موت کے علاوہ اور کچھ نہیں دے گی۔ اور پھر جس جگہ میں موجود تھا وہاں سے باہر نکلنا بھی آسان کام نہیں تھا چنانچہ کوئی احمقانہ کوشش بے مقصد ہی تھی۔ میں نے ہاتھ بلند کر دیئے۔ آگے والا جو ایک عمر رسیدہ آدمی تھا کمرے میں پڑی ہوئی لاش اور اس کے بعد اپنے ساتھ

نے والے کی کیفیت دیکھ کر بدحواس ہو گیا تھا۔ اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

''مائی گاڈ مائی گاڈ۔'' اس کے لہجے میں بے حد خوف تھا۔ میں ہاتھ اٹھائے کھڑا تھا۔

''جلدی کرو اس کے ہاتھ پیچھے باندھو۔'' اے خبردار ہلنے کی کوشش مت کرنا۔ اس نے ے بڑھ کر پستول کی نال میرے سینے پر رکھ دی اور پھر دوسرے ہاتھ سے میری تلاشی لینے لگا دو افراد نے میرے ہاتھ موڑ کر پشت پر کس دیئے۔ میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

''خدا تمہیں غارت کرے۔'' تم نے ہمارے دو آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔ بدبخت تو اکیلا مارا جائے گا لیکن تو نے میرے دو ساتھی چھین لئے۔ دو ساتھی چھین لئے تو نے میرے۔ آہ! ں تجھے زندہ پہنچانے کی ہدایت نہ ہوتی میرے لئے۔ آہ! کاش آہ! کاش۔ چلو لے چلو ے لے چلو اس نے آگے بڑھ کر میرے بال پکڑ لئے اور پوری قوت سے میری گردن کو موڑ ے پیچھے موجود آدمی نے ایک رسی نکال کر میری گردن میں ڈال دی تھی اس طرح وہ مجھے لئے ئے باہر آ گئے۔ ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔ صورت حال ایسی تھی کہ میں اس وقت کوئی کھیل ں کھیل سکتا تھا۔ لیکن جو کھیل وہ کھیل رہے تھے وہ بھی میرے لئے اہمیت کا حامل نہیں تھا۔ وگ راہ داری میں مجھے دھکیلتے ہوئے باہر لائے اور میں نے سوچا کہ میں نے ٹھیک ہی کیا ں بہت سے سپاہی موجود تھے البتہ جگہ میری سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ میں نے یہ سفر طے کیا اس کے بعد ایک بڑے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ یہاں چند افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بھی ے بڑی سی بیرک تھی لیکن لاک اپ نما۔ پیچھے سلاخیں تھیں اور سلاخوں کے پیچھے دو تین افراد تھے۔ ایک شخص سلاخیں پکڑے کھڑا تھا انہوں نے اندر لے جا کر مجھے دھکیل دیا۔ میں یہ ں دیکھ سکا تھا کہ اندر کون کون بیٹھا ہوا ہے۔ گر کر میں نے سنبھالا لیا تو ان میں سے ایک ں نے کہا۔

''یہ کیا بدتمیزی ہے۔ کس نے کہا تھا تمہیں کہ اس کے ساتھ یہ سلوک کرو۔'' اس آواز بری طرح چونک پڑا تھا یہ آواز کانوں کو شناسا سی محسوس ہوئی تھی۔ میں نے گردن گھما کر ھا اور اتنا شدید جھٹکا لگا میرے ذہن کو کہ میری آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں۔ یہ ایرش واش ے۔ ہاں! سو فیصدی ایرش واش کوئی دھوکا نہیں تھا۔ کوئی وہم نہیں تھا۔ ایک حقیقت جو آنکھوں ے سامنے تھی وہی شخص کہ جس کے بارے میں مجھے خوش فہمی تھی کہ مر چکا ہے زندہ میرے منے موجود تھا۔ اسرائیل کا شیطان لاکھوں فلسطینیوں کا قاتل رخسار کو غائب کرنے والا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ایرش واش آنکھیں بند کئے کئے میں نے اپنے ذہن میں بہت سی تبدیلیاں محسوس کیں۔ وہ شخص جس نے میرے بال پکڑے تھے اور بہت زیادہ بوکھلایا ہوا تھا خوف زدہ آواز میں بولا۔

''ان چند لمحات میں اس نے جناب ہمارے دو آدمی ہلاک کر دیئے۔''

''کیا۔''

''ہاں!''

''کیسے۔''

''پتا نہیں سر۔ کس سے غلطی ہو گئی۔'' دوسرا آدمی غرا کر کھڑا ہو گیا۔

''کیسے غلطی ہو گئی؟''

''مسٹر ڈین براہ کرم بیٹھ جائیے اس وقت اور کوئی فضول بات برداشت نہیں کی جا سکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی غلطی ہے۔ کیا آپ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ ہمارا شکار کون ہے۔ یہ دانش منصور ہے سمجھ رہے ہیں نا پاکستان کا دانش منصور'' وہ جس نے ساری دنیا میں تہلکہ مچا رکھا ہے اس کے ہاتھوں اسرائیل کو جتنے نقصانات پہنچے ہیں شاید آپ اس کا تصور بھی نہ کر سکیں۔ میں نے آپ کو سمجھایا تھا آپ نے کن گدھوں کو اس کی نگرانی پر بھیجا تھا کس کے ذریعے آپ نے اسے بلایا تھا۔''

''سروہ۔''

''شٹ اپ۔'' ایرش واش نے مسٹر ڈین کا جملہ کاٹ دیا۔

''سر میں ذرا......''

''شٹ اپ۔ بیٹھ جائیے چلو تم لوگ یہاں سے دفع ہو جاؤ اور کچھ مستعد لوگوں کو یہاں بھیجو۔ تم جیسے گدھوں سے ہر بات کی امید رکھی جا سکتی ہے۔'' ایرش واش بہت بڑی حیثیت کا مالک تھا۔ یہ بات تو میں پہلے بھی جانتا تھا بہر حال چار مسلح افراد آ گئے جو زیادہ مستعد اور چاک و چوبند تھے۔ مجھے ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ ایرش واش مجھے بغور دیکھ رہا تھا اس نے کہا۔

''آپ کو تو اس بات کا مکمل یقین ہو گا مسٹر دانش منصور کہ آپ کی کوششیں مجھے ہلاک کر چکی ہیں۔ آپ بہت ذہین انسان ہیں۔ بڑی اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہیں میں نے ایک بار اپنی ایک میٹنگ کے دوران کہا تھا کہ اگر ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو دانش منصور جیسا ایک بھی آدمی مل جائے تو ہم ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دیں۔ روز آرگنائزیشن نے ایک بار آپ کا ذہن

رنے کی کوشش کی تھی وہ بھی ناکام رہا۔ کاش! میں آپ کا ذہن ٹریپ کرنے کی کوشش لیکن افسوس میں نہ تو سائنٹسٹ ہوں نہ سائیکالوجسٹ۔ ہاں! اگر آپ کے ذہن میں یک اچھی زندگی گزارنے کا خیال آ جائے اور آپ اس جذباتی حماقت سے باہر نکل آئیں آپ کو پیش کش کرتا ہوں کہ ہمارے دروازے آپ کے لئے کھلے ہیں۔ مسٹر دانش اس وقت دنیا کے کامیاب ترین لوگ وہ زندگی گزار رہے ہیں جو انہیں کچھ دے۔ اور جو یں وہ اپنا سب کچھ گنوا رہے ہیں۔ ارے ہاں! یہ تو بتائیے آپ کی مسز سے آپ کی ہوئی کہ نہیں۔''

''نہیں مسٹر واش۔ آپ زندہ ہیں اگر میں آپ کو زندگی کی مبارک باد دوں تو آپ گے کہ میں آپ کی خوشامد کر رہا ہوں اگر آپ کو برا بھلا کہوں تو یہ میری حماقت ہو گی وں میں سے کوئی کام نہیں کرنا چاہتا البتہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو رخسار کے بارے بتائیں۔''

''اوہو اوہو اوہو۔'' اس کا مطلب ہے کہ آپ کی مسز آپ کو نہیں مل سکیں ابھی تک۔ کل دوستانہ انداز میں یہ بات کہہ رہا ہوں آپ کی مسز فیرولین کے پاس تھی۔ فیرولین گنائزیشن کا آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹیز ہے بلکہ یہ سمجھ لیجئے کہ اس وقت اس کا شمار بگ باسز تا ہے۔ وہ اپنے مفادات کے لئے آپ کی مسز کو ساتھ لے گیا تھا۔ ہمارے بھی کچھ ایسے سے منسلک تھے جس کی وجہ سے ہمیں آپ کی مسز کو اس کے حوالے کرنا پڑا۔ لیکن وہ رسیدہ شخص ہے۔ پچاسی سال سے زیادہ ہے اس کی عمر۔ چنانچہ یہ تو آپ بھول جائیے کی مسز کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچ سکتی ہے۔ وہ آپ سے کوئی خاص معاہدہ کرنا چاہتا تھا اس کے اور آپ کے درمیان رابطے کیوں نہیں ہو سکے۔'' میں نے خاموشی اختیار کر دیر سوچتا رہا پھر میں نے کہا۔

''مسٹر ایرش واش یہ کون سی جگہ ہے؟''

''تل ابیب۔'' اس نے جواب دیا اور میں دہشت سے اچھل پڑا لیکن میں نے اپنے سنبھالے رکھا۔ ''کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں۔''

''ہاں! دنیا بھر میں ہمارے رابطے مختلف لوگوں سے ہیں۔ میرا خیال ہے آپ کو صرف ت بتا دینا کافی ہو گی۔ آپ کو ہمارے حوالے مسٹر بورڈلیس نے کیا ہے۔ مسٹر بورڈلیس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جن کا تعلق کلو بوم سے ہے اور جنہیں ہم سپورٹ کر رہے ہیں آپ کو پہچان گئے تھے۔ انہو
تھا کہ مجھے آپ کی تلاش ہے۔ انہوں نے ایک اچھے دوست ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے
کو بے ہوش کر کے تل ابیب بھجوا دیا۔'' میں ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گیا تھا۔ ایرش
نے ابھی تک زیمرز کا حوالہ نہیں دیا تھا۔ اس کی دو ہی وجوہات ہو سکتی تھیں۔ ہو سکتا ہے
تک ان لوگوں کو یہ بات معلوم نہ ہو کہ میرا تعلق زیمرز سے ہو چکا ہے۔ سوچنے کے
بہت کچھ تھا لیکن ان سوچوں کے لئے ابھی وقت نہیں تھا۔ ایرش واش نے کہا۔

''مسٹر دانش منصور اس بار آپ کو بڑے دلچسپ حالات سے گزرنا ہو گا۔ ہم آپ
ذہنی تربیت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ جیسے شخص کو کوئی بھی نقصان پہنچانے کا مطلب یہ ہے کہ آ
گدھوں کے ہاتھوں میں پڑ گئے ہیں۔ آپ بہت قیمتی ہیں ہمارے لئے۔ روز آرگنائزیشن
جو کوشش کی تھی ہم اسے مسخرہ پن قرار دیتے ہیں۔ آپ کا ذہن بدلنے کے لئے تل ابیب
جو ادارہ کام کر رہا ہے ہم اس سے مدد لینا چاہتے ہیں۔ بڑی دلچسپ بات یہ ہو گی کہ آپ دا
منصور رہیں گے۔ خود پہچانیں گے ایک لفظ بھی آپ کے ذہن سے غائب نہیں ہو گا۔ لیکن آ
کے دماغ میں ایک ایسے خلیے کا اضافہ کیا جائے گا جس میں اسرائیل سے وفاداری ہو او
ہمارے مفادات کے لئے کام کر سکے۔ آپ ذہنی طور پر اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کر
اور سنو مسٹر ڈین اگر زندگی چاہتے ہو تو اور کوئی ایسا حادثہ نہ ہونے پائے۔ لائن پول میں
جاؤ۔ لائن پول ایک بہتر جگہ ہے کیا سمجھے؟'' میں نے ایک نگاہ ایرش واش پر ڈالی اس
عقب میں کٹہرے کے پیچھے کھڑا ہوا شخص مجھے عجیب سی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ بس ایک
کے لئے میری نگاہ اس پر پڑی تھی بہت ہی خوب صورت چہرے کا مالک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ ا
کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک تھی۔ پتا نہیں کون ہے۔ ایرش واش کی ہدایت پر مسٹر ڈین ا
جگہ سے اٹھے اور مجھے ساتھ لے کر چل پڑے۔ دروازے سے باہر نکلنے کے بعد ان کا ر
بالکل تبدیل ہو گیا۔ انہوں نے شاید اشارے کر کے آس پاس کے لوگوں کو بلایا تھا اور انہو
نے میرے جسم سے رائفل کی نالیں لگا دی تھیں۔ میں نے مسکرا کر مسٹر ڈین کو دیکھا اور آنکھ
دی مسٹر ڈین نے خوں خوار لہجے میں کہا۔

''جو کچھ تم نے کیا ہے یہ نہ سمجھنا اس کا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔''

''میں کوشش کروں گا کہ مسٹر واش تمہیں ایک ہفتے کے لئے میرے حوالے کر دیا

، بعد میں قسم کھاتا ہوں کہ ساری زندگی اگر تم اپنے کئے پر نہ پچھتاتے رہو تو میرا نام بھی
ں ہے۔ میں ایک دم رک گیا تو وہ سب لوگ سہم گئے۔ میں نے ڈین کو دیکھتے ہوئے

''اگر یہ بات ہے مسٹر ڈین تو آپ یقین کیجئے کہ میں مسٹر واش سے درخواست کروں گا
، ہفتے کے لئے مجھے آپ کے حوالے کر دیا جائے اور یہ بات بھی آپ سن لیں مسٹر ڈین
، ہفتے میرے ساتھ رہنے کے بعد اگر آپ زندگی بھر کے لئے اپنے اس عہدے سے
رلیں تو میرا نام بھی دانش منصور نہیں ہے۔'' مسٹر ڈین دانت پیس کر رہ گئے تھے۔
طرف سے سپاہی امڈ امڈ کر آ رہے تھے۔ ان کے چہروں پر نفرت تھی اور آنکھوں میں
جھلکیاں کہ میں نے ان کے گھر میں داخل ہو کر انہیں ان کے ساتھیوں سے محروم کر دیا
یرش واش کا معاملہ نہ ہوتا تو یقینی طور پر وہ اس وقت میری بوٹیاں کر چکے ہوتے۔ لیکن
یا دشمن بھی محافظ بن جاتا ہے یہ قدرت کا قانون ہے کہ کس سے وہ کس کی حفاظت
ہے۔ اس وقت اس کی ایک بہترین مثال موجود تھی۔ مجھے ایک کمرے میں بند کر دیا گیا
ا تھا کہ ان لوگوں کو جتنا موقع ملے گا وہ میرے لئے برے اقدامات کریں گے لیکن اس
ذ خیر میں نے کبھی پرواہ نہیں کی تھی۔ تقدیر کے فیصلے ہر حال میں قبول کرنا پڑتے ہیں تو
ہے گریز کیوں کیا جائے۔ وقت گزرتا رہا مجھے کسی نے پانی تک کے لئے نہیں پوچھا
قریباً سولہ گھنٹے گزر گئے تھے کہ سپاہیوں کے پہرے میں مجھے نکالا گیا اور ایک بند
ں بٹھا دیا گیا بند گاڑی ہمیں لے کر چل پڑی۔ میرے ساتھ تین افراد اور تھے دو کو تو
ہیں پہچانا لیکن ان میں سے ایک کو میں نے پہچان لیا۔ یہ وہی شخص تھا جو لاک اپ کی
کے پاس کھڑا مجھے دیکھ رہا تھا۔ ہمارے سفر کو ابھی چار یا پانچ منٹ گزرے ہوں کہ
ں گنوں کے قہقہے ابل پڑے اور بند گاڑی نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ غالباً اس کے ٹائر
۔ گئے تھے۔ پھر وہ ایک دھماکے کے ساتھ ایک درخت سے ٹکرائی پیچھے جو لوگ موجود
ی طرح اگلے حصے سے ٹکرائے۔ میری تقدیر تھی کہ میں پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میں نے
، کو سنبھالنے کے لئے ایک ہینڈل پکڑا ہوا تھا جسے صورت حال کی نزاکت کو محسوس
ں نے زیادہ مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔ گاڑی میں موجود افراد شدید زخمی ہو گئے تھے اور
قبی دروازہ بھی کھل گیا تھا۔ اب ایسے موقع پر اگر انسان ایک لمحے کی غفلت کر جائے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ بے وقوف کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے سوچے سمجھے سڑک پر چھلانگ لگا دی اور یہ دیکھے بغیر کہ جگہ کون سی ہے۔ کہاں جانا ہے۔ برق رفتاری دوڑنے لگا اور تاریکی میں پھیلی ہوئی سڑک کے نشیب میں اتر گیا۔ مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ وہ پودے جو غالباً ڈیڑھ ڈیڑھ فٹ اونچے ہو چکے تھے میرے پیروں آ رہے تھے اور میں انہیں روندھتا ہوا برق رفتاری سے آگے بڑھ رہا تھا میرے ذہن میں صرف ایک خیال تھا جتنی دور نکل سکتا ہوں نکل جاؤں۔ بہت ہی سنگین صورت حال تھی۔ یہ جانتا کہ تل ابیب میں ہوں اور بہرحال اسرائیل سے میری دشمنی تازہ تازہ نہیں تھی ایک تو یہ دشمنی مذہبی نوعیت رکھتی تھی اور پر سے ایرش واش جس سے بہرحال میرا بہت عرصے سے رومان چل تھا۔ میں ان کھیتوں کو عبور کرتا رہا اور جہاں تک میرا اندازہ تھا میں نے تقریباً تین کلومیٹر فاصلہ طے کیا تھا تب کہیں جا کے مجھے آبادی کا سرا نظر آیا تھا اب اس آبادی میں جو بھی جگہ اسے اپنے لئے پناہ گاہ بنانا ضروری ہے۔ سامنے ہی ایک سفید رنگ کا گیٹ نظر آیا تو میں اس کی دیوار پھلانگی اور اندر داخل ہو گیا پھر فوراً میرا واسطہ ایک سفید لباس میں ملبوس اٹھائیس سالہ عورت سے پڑا وہ مجھے دیکھ کر سہم گئی تھی اور پھر اس نے سرسراتی ہوئی آواز کہا۔

”میرے خدا۔ میرے خدا۔ یہ تم ہی ہو۔ مسٹر کریٹ یقیناً یہ تم ہی ہو۔ آہ! فادر جوشوہان آج ہی جاپان گئے ہیں۔ کیسی عجیب بات ہے ہم فادر جوشوہان کو بلاوجہ ڈرامہ باز سمجھتے حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے آج تک جو بھی پیش گوئی کی وہ بالکل درست نکلی ہے۔ نارمن اندر موجود ہے۔ میرے خدا کتنی عجیب بات ہے۔ مسٹر کریٹ! آئیے پلیز آپ کھڑے کیوں ہو گئے میں جانتی تھی کہ آپ ضرور آئیں گے کیوں کہ نارمن کی طرح میں مسٹر جوشوہان سے منحرف نہیں ہوں۔“ اس نے آگے بڑھ کر میرا بازو پکڑا تو میں نے بھی اس کی کمر میں ڈال دیا اس نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا۔

بہرحال اعصاب پر قابو پانا میرے لئے اب کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ زندگی کے ا نشیب و فراز سے گزر چکا تھا کہ اس حسین عورت کے بدن کے نشیب و فراز مجھے متاثر نہیں رہے تھے۔ جب کہ وہ میرے اس التفات سے خاصی متاثر نظر آتی تھی۔ اس طرح ہم دونوں اس بڑے کمرے میں داخل ہوئے جہاں ایک درمیانی عمر کا آدمی موجود تھا۔ پست قامت

الا کس قدر جھکی نظر آتا تھا۔ اس نے ہم دونوں کو دیکھا تو عورت مسکرا کر بولی۔

”جی جناب بتائیے اب آپ کیا کہتے ہیں؟“

”یہ کون ہیں نینس؟“

”میں نے کہا نا آپ بتائیے۔“

”مسٹر کریٹ۔“

”تم تو کہتے تھے کہ جوشوہان غلط کہتا ہے۔“

”اصل میں میں ان فضول باتوں کا قائل نہیں ہوں۔ لیکن بہرحال مختلف قسم کے علوم تے ہیں۔ جوشوہان نے اس بار واقعی مجھے متاثر کر دیا ہے۔ آئیے مسٹر کریٹ آپ کو یقین کہ آپ دوسروں کی نگاہوں میں نہیں آسکے۔“

”میں نے کوشش تو کی ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے اس میں کامیاب بھی رہا ا۔“

”یہ بہت ضروری ہے۔ بہت ہی ضروری ہے۔“ نارمن نے کہا۔ ”بڑے مزے کی بات ہی تھی۔ عورت کا نام بھی مجھے معلوم ہو چکا تھا۔ نینس۔“ میں نے اس سے کہا۔

”نینس میں بہت تھکا ہوا ہوں۔ کیا مجھے آرام کے لئے ......“

”میں جانتی ہوں اور یہ بھی جانتی ہوں کہ تم کس قدر جدوجہد کے ساتھ یہاں تک پہنچے ہو۔ نارمن پلیز میں اس وقت مسٹر کریٹ کو ذرا بھی تکلیف دینا نہیں چاہتی ہے۔“ میں اس ساتھ چل پڑا اس وقت میں نے سوچ کے سارے دروازے بند کر دیئے تھے۔ وہ مجھے ایک دار سجے ہوئے کمرے میں لے گئی اور بولی۔

”امید ہے یہ رہائش گاہ آپ کو پسند آئے گی مسٹر کریٹ۔“

”مجھے بھوک لگی ہے اور میں ایک بات بتا دوں کہ میں سبزی خور ہوں۔“

”میں تمہارے لئے بہترین سبزی بناتی ہوں۔ بے فکر رہو۔“

”دوسری بات یہ کہ شراب نہیں پیتا۔ کیوں کہ میرا لیور خراب ہے۔“

”دونوں باتیں میرے لئے پسندیدہ ہیں اور اس سے زیادہ آپ کی صورت او کے......
منے غسل خانہ ہے یہ ادھر وارڈ روب ہے جس میں ہر سائز کے کپڑے موجود ہیں۔ کھانے بر نہیں کرنا چاہتی اس لئے جا رہی ہوں یہ کام آپ خود ہی کر لیں۔“ اور وہ کام میں نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

خود ہی کر لئے۔ مزے کی جگہ ملی تھی۔ قدرت کے کھیل ایسے ہی ہوتے ہیں اور یہ آج کی
نہیں میرا تو ہزاروں بار کا تجربہ تھا۔ غسل خانے میں غسل بھی کیا۔ لباس بھی تبدیل کئے
جانے کس بدبخت کے تھے۔ پھر صوفے پر آبیٹھا اور وہ تھوڑی دیر کے بعد واپس آگئی۔ بڑ
ٹرے ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھی۔ غالباً خشک سبزیوں سے اس نے یہ سالن بنایا تھا۔
روٹی کسی ایسی پریشانی کا باعث نہیں ہوتی۔ برتن میرے سامنے رکھ کر بولی۔

''چونکہ ہم سب کھا چکے ہیں۔ اس لئے آپ بے تکلفی سے شروع ہو جایئے میں کافی
کرلاتی ہوں۔''

''شکریہ نینس۔'' میں نے جواب دیا اور وہ باہر چلی گئی۔

تمام چیزوں کا جائزہ لے کر میں کھانے میں مصروف ہو گیا۔ یہ ایک یہودی گھر
میں میری پہلی ضیافت تھی لیکن اب یہ دیکھنا تھا کہ یہ مسٹر کریٹ کون ہیں؟ زندہ ہیں یا مر
ہیں۔ جوشوہان کون تھا۔ مسٹر نارمن اور نینس بہر حال اس قسم کے کھیل بہت بار کھیل چکا تھا
لئے اس وقت بھی اس کھیل سے خوفزدہ نہیں تھا۔ کھانے سے فراغت ہوئی تھی کہ وہ کافی
ہوئے آگئی پھر بولی۔

''میرا تیار کیا ہوا کھانا پسند آیا۔''

''بہت زیادہ اور خاص طور سے اس لئے کہ چند منٹوں میں تم نے یہ کھانا تیار کر لیا تھا

''کافی پینے کے بعد نیند میں تو کوئی دقت نہیں ہوگی۔''

''بالکل نہیں لیکن دماغ تھکا ہوا ہے کافی پیتے ہی سو جانا چاہتا ہوں۔''

''اگر چاہو تو میں تمہارے سر میں مساج کرنے کے لئے تمہارے پاس رک جاؤں
نینس کی آنکھوں میں دعوت تھی۔ میں نے جلدی سے کہا۔

''نہیں ڈیئر نینس۔'' تم نے جتنا کچھ کیا ہے اس کا شکریہ تو میں بعد میں ہی ادا کرو
گا۔''

''بعد میں۔'' وہ مجھے بغور دیکھتے ہوئے بولی۔ اس کے لہجے میں کچھ معنی چھپے ہوئے
تھے لیکن نے اس معنویت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں! بعد میں۔''

''او کے۔ ہم انتظار کر لیں گے۔'' محترمہ خاصی آگے کی چیز معلوم ہوتی تھی بہر

ں نے کافی میرے ساتھ ہی پی کوئی خاص گفتگو نہیں کی تھی حالانکہ میں چاہتا تھا کہ وہ مسٹر
یٹ کے اور اپنے اس انتظار کے بارے میں گفتگو کریں تاکہ مجھے صورت حال سے آگاہی
ور میں کچھ اور سوچ سکوں۔ لیکن محترمہ نے مجھ پر عنایت کی تھی اور اس کے بعد بستر پر لیٹ
۔ وہ چلی گئی تھی اور میں سوچ رہا تھا کہ یہ مسٹر کریٹ والا ڈرامہ دیکھیں کتنی دیر چل جاتا
۔ بات تو بڑی اچھی بن گئی تھی لیکن جانتا تھا کہ دیرپا نہیں ہے۔ مسٹر کریٹ کا کھیل اگر
منے آگیا تو جان کا عذاب بن جائے گا۔ بستر پر لیٹے لیٹے مجھے نہ جانے کیا خیال آیا کہ میں
جگہ سے اٹھ گیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر کا جائزہ لیا راہ داری سنسان پڑی ہوئی تھی۔ غالباً
ت میں زیادہ افراد نہیں تھے جو تھے وہ سو چکے تھے۔ چنانچہ میں نے دروازہ بند کیا اور پھر
رے کی تلاشی لینے لگا۔ کمرے سے مجھے دو کارآمد چیزیں ملی تھیں ایک شاندار آٹومیٹک اور
ری ایک ڈائری جس کے چند صفحات کھولے تو میری دلچسپیاں اتنی بڑھ گئیں کہ ساری تھکن
گیا اور اس کے بعد رات کے نہ جانے کون سے حصے تک میں نے یہ ڈائری پڑھی تھی اور
سے ایسے معاملات سے واقف ہو گیا تھا جو آنے والے وقت میں میرے لئے انتہائی
د ثابت ہو سکتے تھے۔ اب میں ان لوگوں سے وہ ساری گفتگو کر سکتا تھا جو انہیں کسی قسم
ک کا شکار نہ [illegible] ے۔ غرض یہ کہ وقت گزر چکا۔ دوسرے دن صبح کو ناشتے کی میز پر
بھی تھی نارمن بھی تھا۔ وہ دونوں میرا انتظار کر رہے تھے۔ میں گاؤن کی ڈوری باندھتا ہوا
ے کے کمرے میں پہنچا تو ان دونوں نے میرا استقبال کیا۔ نارمن نے مجھ سے مصافحہ کیا تھا
نس نے آگے بڑھ کر میرے رخسار کو بوسہ دیا تھا۔ ہم بیٹھ گئے تو نارمن نے تشویش زدہ
میں کہا۔

''اور تمہیں یقین ہے کہ کسی نے ہماری مخبری کی تھی۔''

''سو فیصدی لیکن وہ میرے آدمی نہیں ہو سکتے تھے۔''

''میں سخت پریشان ہوں۔ بہت سخت پریشان۔ ہائی کمان اس سلسلے میں مجھ سے
دہ تحریری بیان لے گی اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس وقت فلسطینی تنظیم ہماری
ات سے بہت زیادہ ایڈوانس ہو چکی ہے اور انہوں نے بڑے اعلیٰ پیمانے پر اپنے کام کا
کیا ہے۔''

''میں تمہیں ایک بات بتاؤں۔ میں اس وقت بہت فکر مند ہوں۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم نے اس عرب ملک کی انٹیلی جنس کو بھر پور دھو ہے لیکن ہمیں اس سے کوئی بہت بڑا فائدہ نہیں ہوا۔''

''فائدہ یا نقصان کا معاملہ اس وقت سامنے لایا جا سکتا ہے مسٹر نارمن جب آپ بات کی وضاحت کر دیں کہ مخبری کس نے کی۔''

''دیکھئے اس بارے میں ہم بعد میں غور کریں گے۔ میں یہ چاہتا ہوں مسٹر کریہ آپ کو دشمنوں کی نگاہوں سے بالکل محفوظ کر دوں۔''

''میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس وقت میری موت کا منظر عام پر آنا میرے نہیں بلکہ اسرائیلی مفادات کے لئے سخت ضروری ہے۔''

''بالکل بالکل۔ ناشتے کے بعد میں آپ کے چہرے پر میک اپ کروں گا اور آ شخصیت کو بالکل تبدیل کر دوں گا آپ کو خاصے عرصے تک مردہ حالت میں رہنا ہوگا۔ معا کیجئے گا میرا مطلب یہ ہے۔''

''سمجھ رہا ہوں سمجھ رہا ہوں اور اب براہ کرم ناشتہ کیجئے۔'' میں نے کہا پھر میں خا سے ناشتے میں مصروف ہو گیا نینس کے چہرے پر تفکر کے آثار نظر آ رہے تھے مگر میں دل دل میں قدرت پر نثار ہوا جا رہا تھا جو ہر جگہ میرے تحفظ کا بندوبست کر دیتی ہے۔ ناشتے فراغت حاصل کرنے کے بعد نارمن مجھے ایک اور کمرے میں لے گیا اور پھر اس نے الما سے میک اپ کا سامان نکال کر میرے چہرے پر میک اپ کرنا شروع کر دیا اور آدھے کے بعد کپڑوں کا ایک سوٹ کیس اور دوسری چیزیں تیار کر کے وہ میرے ساتھ باہر نکل آ پروگرام یہ تھا کہ میرے لئے کسی ہوٹل میں کمرہ بک کرا دیا جائے تاکہ چیکنگ ختم ہونے میں وہاں وقت گزار سکوں۔ نینس نے چلنے سے پہلے ایک تجویز پیش کی تھی اس نے کہا تھا۔

''اگر تم اجازت دو ڈیئر نارمن تو میں تھوڑا سا چہرہ تبدیل کر کے مسٹر کریٹ کے ساتھ ہوٹل میں منتقل ہو جاؤں۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ کوئی مسٹر کریٹ کے بارے میں سوچ نہیں سکے گا۔''

''نہیں نینس، یہ مناسب نہیں رہے گا۔'' میں نے خود یہ ذمہ داری سنبھالی ہے اور م جانب سے تم بے فکر رہو۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ اس وقت مسٹر کریٹ خود حکومت اسرا کے لئے ایک خوف ناک شخصیت بن چکے ہیں جب ساری حقیقتوں کو سامنے لایا جائے گا۔

وقت یہ غلط فہمی دور ہو سکتی ہے۔ حقیقت میں جانتا ہوں یا تم مسٹر کریٹ لیکن ہمیں ہر قیمت پر انہیں محفوظ رکھنا ہے۔ مجھ سے زیادہ اس بات کو اور کون جان سکتا ہے کہ اس وقت تل ابیب کے تمام راستوں کی ناکہ بندی ہو چکی ہے اور مسٹر کریٹ کو تلاش کیا جا رہا ہے۔''

''ہاں! یہ تو ٹھیک ہے۔'' پھر ہم لوگ وہاں سے آگے بڑھ گئے۔ خاص طور سے ایک ٹیکسی کی گئی تھی۔ نارمن کوئی رسک لینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ میں ابھی ٹیکسی میں بیٹھ ہی رہا تھا کہ اچانک فضائی حملے کا سائرن بجنے لگا ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی سڑک کے کنارے لگا کر روک دی ٹریفک کا بہتا ہوا سیلاب تھم گیا۔ لوگ اپنی اپنی گاڑیوں سے باہر نکل آئے۔ طیارہ شکن توپوں کے گولوں سے دھوئیں کی لکیریں کھنچنے لگیں اور فضا میں دھماکے گونج اٹھے کوئی پندرہ منٹ تک یہ کیفیت طاری رہی پھر طیارہ شکن توپیں خاموش ہو گئیں اور فضا میں مہیب سناٹا پھیل گیا۔ کوئی پانچ منٹ کے بعد خطرہ ٹل جانے کا سائرن بجا اور سڑکیں پھر سے پر رونق ہو گئیں۔ بہرحال میں ایک صورت حال سے واقف ہو رہا تھا اور بڑی دلچسپ کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ غرض یہ کہ تھوڑی دیر کے بعد ہم نے ایک ہوٹل میں کمرہ حاصل کر لیا۔ نارمن نے مجھے کمرے میں منتقل کیا اور بولا۔

''بظاہر ابھی کوئی خطرہ موجود نہیں ہے لیکن بس ایک بات ذہن میں رکھیے۔ خطرہ کسی بھی لمحے پیش آ سکتا ہے اور اس کے لئے فی الحال یہ چیزیں اپنے پاس رکھیے۔ البتہ کوشش کریں کہ ان کے استعمال کی نوبت نہ آئے۔'' نارمن ایک ریوالور اور چھوٹے دستی بموں کا ایک پیکٹ جو انتہائی جدید تھے دیتے ہوئے کہنے لگا۔ ''اس وقت حکومت اسرائیل کو جو آپ کے بارے میں غلط فہمی ہو چکی ہے۔ مسٹر کریٹ اسے دور ہونے میں وقت لگے گا لیکن یہ بھی آپ کو بتا دوں کہ آپ کے ہاتھوں اپنی حفاظت کے خیال سے بھی کوئی قتل ہوا تو صورت حال کافی حد تک بدل جائے گی۔ یہ چیزیں صرف اپنے تحفظ کے لئے استعمال کیجئے گا تاکہ اس کی آڑ میں آپ اپنی زندگی بچا سکیں۔ او کے۔'' وہ چلا گیا لیکن نہ جانے کیوں میرے اندر ایک عجیب سی کیفیت بیدار ہو گئی تھی۔ مجھے یوں لگا جیسے نارمن کے دل میں کوئی خاص بات ہو۔ وہ چور نظر آ رہا تھا اور بلاشک وشبہ اس نے میری مدد کی تھی لیکن پوری دل سے اس کے اندر کی گہرائیوں میں کچھ اور تھا۔ کیا؟ یہ نہیں معلوم ہو پا رہا تھا۔ بہرحال میری چھٹی حس اس بات کا احساس دلا رہی تھی کہ اگر میں خود کو مکمل طور پر محفوظ سمجھتا ہوں تو یہ مناسب نہیں ہے۔ کوئی گڑبڑ بھی ہو سکتی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہے۔ اپنے کمرے میں سب سے پہلے نظر گھما کر میں نے ہر چیز کا جائزہ لیا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ الماریاں بند تھیں۔ ایئر کنڈیشنر کی سرسراہٹ معمول کے مطابق تھی۔ کھڑکیوں پر پڑے پردے ہولے ہولے ہل رہے تھے۔ بظاہر کسی گڑ بڑ کے آثار نہیں تھے لیکن میری چھٹی حس خطرے کا اعلان کیوں کر رہی ہے۔ میں بیڈ پر بیٹھ گیا۔ نہ جانے کیوں مجھے اس بات کا یقین تھا کہ ہمیشہ کی مانند میری چھٹی حس مجھے دھوکہ نہیں دے رہی تھی لیکن قصہ کیا ہے۔ اپنی جگہ سے اٹھا اور کمرے کی کھڑکی پر آ کھڑا ہوا۔ دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ کہیں دور سے اسلحے کی دھمک سنائی دے رہی تھی۔ فلسطینی گوریلوں نے اسرائیل کے قیام سے لے کر آج تک اسرائیلیوں کو سکون کی سانس نہیں لینے دی تھی۔ ارض مقدس پر قابض ہو جانے والے بظاہر اپنی قوت کا اظہار کرتے رہتے تھے لیکن ان کے دل اندر سے ہمیشہ دھڑکتے ہی رہتے تھے۔ ہر وقت ہوشیار رہنا پڑتا تھا انہیں۔ بہرحال یہ دھماکے اور مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ یہاں کے لوگوں کے لئے کوئی اہم بات نہیں تھی۔ نہ جانے کیا چکر ہے کہ بہرحال کچھ دیر تک میں اپنی جگہ کھڑا اپنے آپ کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ سمجھ رہا تھا کہ ماحول ابھی تک میری مرضی کے مطابق ہے اور کوئی ایسی بات نہیں ہے جو خطرناک ہو پھر میں نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی اور اس کے بعد روشنی کا بلب بجھا دیا۔ میں اندھیرے میں ایک بار پھر کھڑکی کی جانب بڑھا کھڑکی کے نزدیک پہنچ کر پردہ سرکا دیا۔ باہر کی فضا تاریک نہیں تھی۔ دور دور تک کا ماحول روشن تھا پھر میں واپسی کے لئے پلٹا ہی تھا کہ مجھے ایک ہلکی سی سرسراہٹ سنائی دی اور میں تیزی سے واپس پلٹا میں نے دروازے کی جانب دیکھا اور روشنی نہ ہونے کے باوجود مجھے دروازے کا چمک دار ہینڈل نظر آیا جو اوپر کی طرف واپس جا رہا تھا۔ میرے اندر ایک دوسری کیفیات جاگ اٹھیں۔ کمرے کے باہر راہ داری میں کوئی موجود تھا اور ہینڈل گھما کر دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میری پیشانی شکن آلود ہو گئی۔ مجھے نارمن کا انداز یاد آنے لگا اور نہ جانے کیوں ذہن پر یہ احساس سوار ہو گیا کہ کوئی گڑبڑ ہے ایک لمحے کے اندر میں فیصلہ کر لیا تھا چنانچہ میں بے آواز آگے بڑھا اور دروازے کی چٹخنی گرا دی یہ چٹخنی بھی میں انتہائی احتیاط سے گرائی تھی تا کہ باہر اگر کوئی موجود ہے تو اسے اندازہ نہ ہونے پائے۔ اب اگر کوئی اس ہینڈ کو کھولنے کی کوشش کرتا تو دروازہ آسانی سے کھل سکتا تھا۔ میں سانس روکے دروازہ کھلنے کا انتظار کرتا رہا پھر میری چھٹی حس کا آخری مرحلہ بھی سامنے آ گیا۔ ہینڈل ایک بار

پھر گھمایا گیا تھا اور پھر مجھے یوں لگا جیسے کسی نے دروازہ باہر سے بند کر دیا ہو۔ یہ حرکت میری توقع کے خلاف تھی۔ ایک لمحے انتظار کرنے کے بعد میں نے جھپٹ کر دروازے کے ہینڈل سے زور آزمائی کی مگر میرا اندازہ درست نکلا دروازہ باہر سے لاک کر دیا گیا تھا۔ یہ ایک بے حد سنسنی خیز صورت حال تھی۔ میں یہاں دوہری شخصیت رکھتا تھا۔ ایرش واش، دانش منصور کی تلاش میں زمین آسمان ایک کر دے گا اور پھر یہ جو اس کا گھر ہے میں یقین رکھتا تھا کہ اس کارروائی کے نتیجے میں بے شمار افراد کو سزائیں ملیں گی۔ لیکن میری موجودہ شخصیت بڑی پراسرار تھی۔ ڈائری سے مجھے مسٹر کریٹ کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات حاصل ہوئی تھیں لیکن بہرحال مجھے اپنا تحفظ کرنا تھا اور یہ وقت ایسی باتیں سوچنے کا نہیں تھا میں نہیں جانتا تھا کہ کسی ہوٹل کے کمرے میں مجھے بند کرنے سے کسی کو کیا حاصل ہو گا لیکن یہاں سے نکلنا ضروری تھا بند کرنے کا کوئی نہ کوئی مقصد تو بے شک ہو گا۔ کافی تلاش کرنے کے بعد آخر کار مجھے پردے کے تاروں میں سے ایک ایسا تار نظر آ گیا جسے حاصل کر کے میں تالا کھولنے کی کوشش کر سکتا تھا۔ یہ تار بھی مجھے بڑی مشکل سے حاصل ہو سکا تھا۔ بہرحال میں نے کسی نہ کسی طرح وہ تالا کھول لیا اور باہر جھانکا راہ داری مکمل تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی کیونکہ بلیک آؤٹ کر دیا گیا تھا۔ رات کو یہاں پر عموماً بلیک آؤٹ ہوا کرتا تھا۔ میں آہستہ آہستہ اس راہ داری میں آگے بڑھا۔ دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا میں زینوں کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک ایک فائر ہوا اور میں پھرتی سے نیچے گر پڑا۔ بڑی خوفناک صورت حال تھی۔ ایک کے بعد دوسرا فائر بھی کیا گیا اور اس کے بعد میں نے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں۔ میں تیزی سے زینوں کی جانب دوڑا اور برق رفتاری سے راہ داری کو عبور کر کے نچلی منزل پر آ گیا۔ پھر وہاں سے مزید آگے اور اس کے بعد دروازے کے قریب پہنچا لیکن ساتھ ہی ساتھ میں نے پولیس کاروں کی آواز سنی تھی وہ سائرن بجاتی ہوئی ادھر ہی آ رہی تھیں۔ فائرنگ کی آواز انہوں نے بھی سن لی تھی چنانچہ میں پھرتی سے اپنے بچاؤ کا انتظار کرنے لگا۔ پھر میں نے پولیس والوں کو اوپر چڑھتے ہوئے دیکھا اور میں اپنی تمام تر ذہانت سے کام لے کر وہاں سے باہر نکل آیا لیکن اچانک ہی کسی نے مجھے دیکھ لیا اور پھر ایک آواز سنائی دی۔"

"اے رکو...... ورنہ، ورنہ گولی مار دی جائے گی تمہیں۔" لیکن رکنے کا بھلا کیا سوال تھا۔ میں دوسری طرف کود چکا تھا۔ پولیس والوں نے فائرنگ شروع کر دی اور لگا تار فائرنگ کی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

آوازوں نے رات کے تاریک سناٹے کو مجروح کر دیا۔ زمین پر گرتے ہی میں نے بڑی سے خود کو سنبھالا اور ایک طرف دوڑ لگا دی۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ مجھے قرب و جوا ماحول کا مکمل طور پر کوئی اندازہ نہیں تھا جس گلی میں دوڑ رہا تھا وہ ناہموار تھی اور کئی بار مجھے طرح ٹھوکریں لگی تھیں ادھر پولیس والے بھی میرے پیچھے دوڑ پڑے تھے۔ قرب و جوار علاقوں کی کھڑکیاں کھل گئی تھیں لیکن روشنی کرنے کی اجازت کسی کو نہیں تھی اس وقت مجھے پناہ گاہ کی تلاش تھی۔ میں بہت تیز رفتاری سے دوڑ رہا تھا لیکن پولیس گاڑیاں بھی حرکت آ گئی تھیں۔ اور میں بڑی مشکل کا شکار ہو گیا تھا۔ پھر میرے سامنے ایک دیوار آئی اور میں سے ٹکراتے ٹکراتے بچا لیکن ساتھ ہی ساتھ میرے ہاتھ کسی بدن پر بھی پڑے تھے اور ساتھ ایک چیخ کی آواز بھی سنائی دی تھی۔ غالباً کوئی عورت تھی جو اس ہنگامہ آرائی کی آواز س دروازے سے باہر نکلی تھی اور میں دیوار سے ٹکرا کر اس پر جا گرا تھا۔ میں نے بے اختیار اس گردن میں ہاتھ ڈالا اور اس کے ہونٹ دبا لئے پھر میں نے سخت لہجے میں کہا۔

''خاموش رہو۔ میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔'' میں نے عورت کے جسم لرزتے ہوئے محسوس کیا تھا۔ فائرنگ کی آواز سن کر وہ اٹھی تھی اور دروازہ کھول کر باہر جھا لگی تھی۔ مجھے اس جگہ کے جائے وقوع کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔ یہ بھی پتا نہیں تھا کہ وہ عو کس جگہ ہے لیکن بہرحال عورت میرے بازوؤں میں دبی ہوئی تھی۔ میں نے ایک بار پھر ا سے آہستگی سے کہا۔

''میرے دشمن میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ پولیس کو میرے بارے میں غلط فہمی ہو ہے۔ ایسی صورت میں اگر تم نے چیخنے کی کوشش کی تو ایک بے گناہ زندگی موت کا شکار ہو جا گی۔ میری مدد کرو میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا ہاں اگر تم مجھے بے گناہ مرتے ہو دیکھنا چاہتی ہو تو ٹھیک ہے۔ میں تمہارا چہرہ چھوڑ رہا ہوں پولیس کو آواز دو۔'' اور میں نے ا الفاظ کے ساتھ اسے چھوڑ دیا پھر اچانک ہی اس کی آواز ابھری۔

''رکو...... رک جاؤ...... رکو......'' میں نے اپنے قدم روک دیئے۔ وہ میری طرف آ ر تھی۔ پھر اس نے کہا۔

''لیکن تم کون ہو؟ اور پولیس تمہارے پیچھے کیوں لگی ہوئی ہے۔''

''میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا لیکن کیا تم مجھے عارضی طور پر پناہ دے سکتی ہو۔ وہ لوگ

ں چھوڑیں گے کسی بھی لمحے وہ یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے مجھے دیکھ لیا تو میں مارا گا۔'' پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

''آؤ۔'' میں اس کے ساتھ اس دروازے سے اندر داخل ہو گیا جو سامنے ہی نظر آ رہا خود بھی میرے پیچھے آ گئی تھی اور پھر اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا تھا۔ دروازے یوں پر موٹے پردے پڑے ہوئے تھے چنانچہ اس نے لائٹ جلا دی۔ خاصی خوش شکل ی۔ عمر بھی زیادہ نہیں ہو گی لیکن اس کے علاوہ میں نے جو کچھ دیکھا اسے دیکھ کر مجھے ایک سانس لینا پڑی تھی۔ وہ اس کمرے میں تنہا تھی کمرے میں جو تصاویر لگی ہوئی تھیں وہ ہیجان خیز تھیں اس کے علاوہ جو ساز و سامان یہاں رکھا ہوا تھا وہ بھی اس بات کا اظہار کرتا وہ لڑکی کیا ہے۔ بہرحال کمرے میں بہت اچھا ساز و سامان نہیں تھا۔ چھت پر ایک پنکھا تھا جو اس وقت بھی چل رہا تھا جس پر گرد کی تہیں جمی ہوئی تھیں تین اسٹول پڑے ہوئے ایک بیڈ تھا بس اتنا سا سامان تھا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

''تم جو کوئی بھی ہو تم نے اس وقت مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔''

''اب تو تم مجھے بتاؤ کہ پولیس تمہارے پیچھے کیوں لگی ہوئی ہے جبکہ تم صورت سے آدمی نہیں معلوم ہوتے۔''

''برے یا بھلے کا تعین اتنی جلدی نہیں کیا جا سکتا مس!'' میں نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو وہ بولی۔

''کیرولین کہہ سکتے ہو تم مجھے۔''

''شکریہ مس کیرولین میرا نام کریٹ ہے بہرحال میں تمہارا شکر گزار ہوں۔''

''کوئی بات نہیں میں اب تم میرے مہمان ہو لیکن صرف مہمان خیال رہے۔''

''کیا مطلب۔''

''کسی بات کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔''

''چھوڑو تم نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ تمہارے فرار کا قصہ کیا ہے۔''

''جانے دو بس احسان کیا ہے۔ محسن رہو تو اچھا ہے۔''

''لیکن...... لیکن......؟''

''کوئی اور گڑبڑ ہوئی ہے کیا؟ کیونکہ ان دنوں تل ابیب کے حالات بہتر نہیں ہیں۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ہاں...... یہ بات تو ہے کیا تم فلسطینی ہو۔''

''نہیں۔''

''تو پھر کیوں چھپتے پھر رہے ہو۔''

''بس ڈیئر کیرولین میں ایک ہوٹل میں مقیم تھا کچھ میرے لئے متفکر تھے مجھ پر حملہ ہوا لیکن حملہ آور اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکے۔''

''چلو ٹھیک ہے میں تمہیں پناہ دے کر خوش ہوں حالانکہ پہلے میں تم سے ڈر گئی تھی میرے گھر کو دیکھ کر تم نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ میں کیا چیز ہوں ہر کردار کے پیچھے اس کا ایک ماضی ہوتا ہے اور یہ ماضی ہر ایک کو بتایا نہیں جا سکتا۔ بس یہ سمجھ لو کہ۔'' اچانک ہی وہ خاموش ہو گئی۔ لاؤڈ اسپیکر پر پولیس والے اعلان کر رہے تھے کہ ایک خطرناک آدمی فرار ہو گیا ہے۔ لوگ اپنے گھروں میں ہی رہیں اور دروازے کھڑکیاں بند رکھیں۔ کیرولین نے میری طرف دیکھا اور بولی۔

''اب کیا ہوگا؟ اگر کوئی یہاں تک پہنچ گیا تو ہم اسے کیسے مطمئن کر سکیں گے۔ ہو سکتا ہے پولیس والے گھروں کی تلاشی لینا شروع کر دیں۔'' میں نے عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھا اور کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ جو کچھ میں کہوں گا تم اس کا برا نہیں مانو گی جو باتیں میرے اور تمہارے درمیان ہو چکی ہیں اور جو اندازہ میں نے تمہارے بارے میں لگایا ہے کیا ان حالات میں میری یہاں موجودگی تمہارے لئے تشویش ناک ہو سکتی ہے؟ فرض کرو اگر پولیس والے یہاں آ بھی جاتے ہیں مجھے دیکھ لیتے ہیں اور تم سے میرے بارے میں پوچھتے ہیں تو تمہارے پاس جواب تو ہے'' میرے ان الفاظ پر اس کا چہرہ پھیکا پڑ گیا پھر میں نے فوراً ہی کہا۔

''یہ نہ سمجھنا کہ میں تمہاری توہین کرنا چاہتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تم صرف میری محسن ہو اور تم نے کسی غلط جذبے کے تحت مجھے پناہ نہیں دی لیکن تمہاری یہ تشویش مجھے دکھ کا شکار کرتی ہے اور میں تم سے یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اگر کسی کو پناہ دینے کا کوئی معاوضہ ہو سکتا ہے تو تم اس معاوضے سے محروم نہیں رہو گی۔'' اس نے رخ تبدیل کر لیا اور دیر تک خاموش کھڑی رہی باہر پولیس والوں کی بھاگ دوڑ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں پھر چند لمحوں کے بعد اس نے کہا۔

''یہاں یہ تنہا مسہری ہے۔ لیٹ جاؤ اور مجھے بتا دو کہ صبح کو تمہیں کس وقت جگا دوں۔''

اس کے لہجے میں ایک کھردرا پن تھا اور میں اس کے کھردرے پن کی وجہ سمجھ رہا تھا۔ ایک ت زخمی ہوئی تھی لیکن میں کیا کرتا۔ میری بھی مجبوری تھی میں بہر حال چھپنا چاہتا تھا۔ وہ تہ سے بولی۔

''میں روشنی بجھا رہی ہوں، لیٹ جاؤ۔''

''لیکن۔''

''اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ اس بستر پر لیٹوں تو سوچ لینا تمہیں بھی قتل کر گی اور خود بھی مر جاؤں گی میں تمہیں اپنے بارے میں خود بتا چکی ہوں۔ لیکن آج کی رات وہ نہیں ہوں سمجھے لیٹ جاؤ اور اگر نہیں لیٹنا چاہتے تو باہر نکل جاؤ۔'' میں جانتا تھا کہ اس اندر کی عورت جاگ اٹھی ہے۔ وہ ایک زخمی ناگن ہے اور اگر میں نے اس سے زیادہ الجھنے کوشش کی تو وہ مجھے نقصان پہنچا سکتی ہے۔ پھر میں بستر پر لیٹ گیا اور وہ مجھ سے کچھ فاصلے میں پڑ۔ اس نے روشنی بجھا دی تھی۔ تاریکی میں نظر نہ آنے والی چھت کو گھورتے ہوئے نے سوچا کہ یہ کھیل کیا ہو رہا ہے؟ نارمن نے مجھے کریٹ سمجھا۔ بعد میں اس نے ہر طرح محفظ دینے کی کوشش کی لیکن اس کے بعد مجھ پر حملہ کرنے والے کون تھے۔ کیا یہ حملہ کریٹ حیثیت سے مجھ پر کیا گیا ہے۔ کریٹ کے بارے میں جو مختصر تفصیلات معلوم ہو سکی ہیں ان تحت یہاں تل ابیب میں فوری طور پر اس پر حملہ کرنا سمجھ میں نہ آنے والی بات تھی۔ لیکن ایسا تھا وجہ اچانک ہی مجھے میری چھٹی حس نے مجھے بتایا کہ کریٹ کی حیثیت سے میں زیادہ رے میں ہوں۔ کیوں کہ کچھ لوگ مجھے جان چکے ہیں چنانچہ میں نے آہستہ آہستہ لیٹے ہی اپنے چہرے کا میک اپ اتارا اور چہرہ تبدیل کر لیا۔ ساری باتیں اپنی جگہ لیکن فی الحال یہ چاہتا تھا کہ کم از کم نارمن کو میرے بارے میں علم نہ ہونے پائے۔ نہ جانے کیوں اب شبہ ہو رہا تھا کہ ان دونوں میں سے ایک نے مخبری کی ہوگی حالانکہ وہ مخبری میری نہیں بلکہ یٹ کے لئے تھی۔ اب کریٹ کی حیثیت سے ان دونوں میں سے کوئی میری زندگی کا ہک ہے۔ مجھے کریٹ سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لئے یہ جاننا بھی ضروری نہیں تھا کہ میرا ن ان دونوں میں سے کون ہے۔ وہ جو کوئی بھی ہیں بھاڑ میں جائیں مجھے ذرا سا سکون تو ۔ ایرش واش زندہ ہے اور وہ لوگ اب یہ جان چکے ہیں کہ دانش منصور تل ابیب میں ہے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

حالات اور واقعات کئی بار مجھے گھیر کر اسرائیلیوں کے سامنے لا چکے تھے۔ میں نے کام بھی کیا تھا ان کے خلاف لیکن اس کے بعد ہٹ ہو گیا تھا۔ ادھر مجھے زیمرز کی بھی فکر تھی ریتم پر نہ جانے کیا بیت رہی ہو گی کچھ وقت کے لئے تو زیمرز کا ساتھ چھوٹ ہی گیا تھا لیکن آنے والے وقت میں اگر مجھے موقع ملا تو ایک بار پھر میں زیمرز کو تلاش کر لوں گا۔ کیوں کہ ریتم کے ساتھ زندگی کے جو لمحات گزرے تھے اور شیمرک کی حیثیت سے میں نے جو کچھ کیا تھا وہ میرے لئے بے حد باعث سکون تھا۔ دوسری بات یہ کہ ہم دونوں ایک ہی مشن پر کام کر رہے تھے۔ ریتم اپنے بھائی کو تلاش کر رہی تھی اور میں رخسار کو۔ اس طرح ہمارا مشن بھی ایک ہو جاتا تھا پھر اقتدار میں رہ کر کام کرنے کا نشہ ہی مختلف ہوتا ہے۔ میں اس نشے میں سرشار تھا اور اب یہ نشہ ٹوٹ چکا تھا لیکن بہرحال دیکھتے ہیں وقت کی کہانی کیا ہوتی ہے۔ اصل چہرہ اختیار کرنے کے بعد اگر میں کیرولین کے سامنے یہاں سے باہر نکلوں گا تو وہ میری نشاندہی کر سکتی ہے۔ سونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ دیکھیں گے تقدیر میں جو کچھ بھی لکھا ہے چنانچہ میں اس کا جائزہ بھی لیتا رہا۔

میں نے جائزہ لیا کہ وہ جاگ رہی ہے اور پھر صبح کے تقریباً پانچ بجے جب اس کی گہری گہری سانسیں ابھر رہی تھیں میں آہستہ سے اٹھا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا ایک بار پھر اپنے آپ کو تقدیر کے حوالے کر دیا تھا۔ ہو سکتا ہے قرب و جوار میں میری تلاش جاری ہو اور جیسے ہی میں باہر نکلوں مجھے دیکھ لیا جائے۔ لیکن اب اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ یہ خطرہ مول لوں۔ میں اس راستے پر آگے بڑھتا چلا گیا اور بہت دور نکل آیا بڑا سنسنی خیز ماحول تھا۔ مقامی کرنسی کا میرے پاس کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ دانش منصور کا چہرہ لئے پھر رہا تھا جو کم از کم ارش واش کے لئے انتہائی تشویش کا باعث تھا۔ وہ میری تلاش میں تل ابیب کا گوشہ گوشہ چھان مارے گا۔ اب تک اس نے نہ جانے کیا کیا کر ڈالا ہو گا۔ اس کی نگاہوں سے بچنے کے لئے مجھے کوئی ایسا عمل کرنا تھا جو موثر ثابت ہو سکے۔ ایک بار پھر میرے ذہن میں جنون پلنے لگا۔ یہ دشمن کا شہر تھا اور دشمنوں کے شہر میں شرافت سے وقت گزارنا ممکن ہی نہیں تھا۔ کوئی ایسی کارروائی جو مجھے تھوڑا سا تحفظ دے دے اور اس طرح کے کاموں کے لئے شرافت سے سوچنا بے عقلی کی بات ہوتی ہے۔ حالات ایسے ہی ہیں اپنی زندگی بچانے کے لئے دوسرے کی زندگی لینا پڑ جاتی ہے خاص طور سے ایسے حالات میں میری نگاہیں بھٹک رہی تھیں اور میں کسی ایسی شخصیت کی تلاش میں تھا جسے اپنا شکار بنا سکوں۔ جو لوگ غلط ہوتے ہیں وہ تو غلط کاریاں

ں لیکن شریف لوگ زیادہ مصیبت کا شکار ہوتے ہیں۔ پتا نہیں وہ یہودی تھا یا نہیں بزی فروش تھا اور ایک پیچھے سے کھلی ہوئی گاڑی میں سبزیاں لادے آہستہ روی سے یک ڈرائیو کرتا ہوا جا رہا تھا۔ عمر ستر سال سے زیادہ ہو گی۔ میں نے اسے ہاتھ سے ر شریف آدمی رک گیا۔ اس نے لمبی سی گردن نکال کر مجھے دیکھا اور بولا۔

ہاں! کیا ہے؟"

جناب اگر آپ اگلے چوراہے پر مجھے چھوڑ دیں۔ تو میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں نے کہا۔ بوڑھے آدمی نے دھندلائی ہوئی آنکھوں سے مجھے دیکھا اور کہا۔

آؤ بیٹھ جاؤ میرے ساتھ۔" میں شکریہ ادا کر کے اس کے قریب بیٹھ گیا اور اس نے ے بڑھا دیا۔

یں آپ کا نام پوچھ سکتا ہوں؟"

نہیں جہاں تک جانا ہے وہاں تک جاؤ یہ فضول باتیں کیوں شروع کر دیں تم نے۔" ہوئے لہجے میں بولا۔

یں جناب اصل میں بڑی عجیب بات ہے آپ میرے ایسے عزیز کے ہم شکل ہیں عزیز تھے۔" وہ مسکرایا پھر بولا۔

یا چاہتے ہو؟ اصل میں ایسی باتیں اسی وقت کی جاتی ہیں جب کوئی کسی کو اپنے پھانسنے کی کوشش کرتا ہے۔ میں ایک بوڑھا آدمی ہوں اور تم مجھے اپنے جال میں ادہ سے زیادہ کیا حاصل کر سکتے ہو۔ چلو ٹھیک ہے اگر میں تمہارے عزیز کا ہمشکل ھ پر بھی لازم ہے کہ میں تمہاری تھوڑی بہت خاطر مدارات کروں۔ وہ جو سامنے ایک مکان نظر آ رہا ہے وہ میرا ہے۔ یوں سمجھو میں اپنے گھر تک پہنچ گیا تھا لیکن اگر ضرورت ہے تو بعد میں تمہیں تمہاری منزل تک پہنچا دوں گا فی الحال میرے ساتھ ر میں چائے پیو مجھے خوشی ہو گی۔" میں ہنسنے لگا میں نے کہا۔

ر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ایک پیالی چائے کے لئے میں آپ سے یہ غلط باتیں کر رہا تا عرض کروں گا کہ کبھی کبھی انسان کے خلوص سے کہی ہوئی کوئی بات بھی ایک غلط تا ہے۔ پھر میں آپ کے ساتھ ایک پیالی چائے ضرور پیوں گا۔" نیلے رنگ کے گھر نے وہ ڈرائنگ روم دیکھا جس میں بوڑھا مجھے لے گیا تھا اور میری آنکھیں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

حیرت سے پھیل گئیں۔ شکل سے انتہائی مفلوک الحال نظر آنے والا یہ بوڑھا کیا صرف سبز
فروخت کر کے اتنی دولت کما لیتا ہے کہ اتنا عالی شان ڈرائینگ روم اس نے بنایا۔ بوڑھے
کہا۔

''تم بیٹھو میں ذرا اپنی بیٹی سے چائے کے لیئے کہہ دوں۔'' میں بیٹھ گیا اور صورت
کا جائزہ لینے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد کوئی تیس بتیس سالہ عورت بوڑھے کے ساتھ کمرے
داخل ہوگئی اس نے مجھے دیکھا پتھرائی ہوئی نگاہوں سے دیکھتی رہی پھر مسکراتی ہوئی بولی۔

''میرے ڈیڈی کا نام میسن ہے اور میرا نام شائلی۔''

میں بیوہ ہو چکی ہوں میرا شوہر فلسطینیوں کے ہاتھ مارا گیا ہے۔ اب ہم باپ
زندگی گزار رہے ہیں۔ پاپا کے چھوٹے قطعے میں سبزیوں کے فارم ہیں اور پاپا خود ہی ان
ہاؤس پر کام کرتے ہیں۔ انہوں نے سبزیوں کے لیئے کچھ لوگوں کو مخصوص گاہک بنا رکھا ہے
اپنے فارم کی سبزیاں ان کے ہاتھوں فروخت کر دیتے ہیں۔ بس یہ چھوٹا سا کام ہے ہمارا
سمجھے آپ! باقی گھر اور اس گھر کی ڈیکوریشن میرے مرحوم شوہر کی چھوڑی ہوئی ہے۔ اب
یہ بتایئے چائے کے ساتھ کیا لیں گے۔''

''نہیں کچھ نہیں۔'' وہ تو ایک مذاق کی بات تھی۔ میں نے آپ کے پاپا سے ا
تعارف حاصل کرنا چاہا تو کہنے لگے کہ لفٹ لینے کے علاوہ اگر تم کچھ اور چاہتے ہو تو آؤ می
ساتھ میرے گھر چلو میں بس مذاق ہی مذاق میں یہاں چلا آیا۔''

''نہیں اب یہ مذاق نہیں ہے۔ ویسے ہمارے گھر بہت کم مہمان آتے ہیں اگر
مہمان آجاتا ہے تو مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے۔ میں آپ کے لیئے چائے لے آؤں۔''
میرے سامنے بیٹھ گیا میں نے کہا۔

''آپ کی بیٹی آپ سے کہیں زیادہ خوش اخلاق ہے مسٹر میسن۔''

''لڑکیاں جب نوجوان لڑکوں کو دیکھتی ہیں تو بہت زیادہ خوش اخلاق ہو جاتی
کوشش کرتی ہیں کہ وہ اپنے اخلاق کا زیادہ اثر ڈالیں۔ اور نوجوان بھی ان کی پذیرائی
ہیں۔ تم دونوں مل کر مجھے ایک بداخلاق آدمی ظاہر کرنے کی کوشش کرو گے حالانکہ یہ ایک
سچائی ہے کہ میں ہی تمہیں یہاں تک لے کر آیا ہوں۔'' بڑے مزے کی باتیں ہو رہی تھ
بتیس سالہ عورت شائلی چائے لے آئی اس کے ساتھ ڈرائی فروٹ وغیرہ بھی تھے۔ ا

اہتمام سے برتن ہمارے سامنے سجا دیئے اور پھر خود بھی بیٹھ کر چائے بنانے لگی۔ پھر

''آپ نے اب تک اپنا تعارف نہیں کرایا۔''

''اوہ...... میرا نام شیمرک ہے۔'' میں نے جلدی سے کہا۔ یہ نام ویسے بھی پچھلے کافی
سے ذہن پر چڑھا ہوا تھا اس وقت منہ سے ہی نکل گیا ہے۔ وہ کہنے لگی۔

''آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی شیمرک۔''

''شکریہ مس شائلی۔''

''مجھے مس نہ کہیں میں آپ کو اپنے بارے میں بتا چکی ہوں۔''

''سوری...... نہ جانے کیوں آپ کو مس کہنے کو دل چاہتا ہے۔ ویسے معذرت خواہ ہوں
لوگ عجیب وغریب تقدیر لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ آپ جس نے اپنی زندگی کا ابھی
ی کیا تھا ایک ایسے حادثے سے دو چار ہوگئیں ویسے مجھے اس بات کا بے حد افسوس
شائلی نے گردن جھکا لی۔ چائے کا کپ اس نے میرے سامنے پیش کیا اور پھر ڈرائی
کی پلیٹ میں نے شکریہ کے ساتھ کچھ پیس اٹھا لیئے۔ ان دونوں نے بھی اپنے لیئے
بنائی اور سامنے رکھ کر بیٹھ گئے۔ اس وقت یہ چائے مجھے بڑی غنیمت محسوس ہوئی دل بھی
تھا۔ میں نے چائے کے چند گھونٹ لیئے اور اس کے بعد ان دونوں کی جانب متوجہ ہو

''بہرحال میں آپ سے......'' اچانک ہی میرے اندر ایک عجیب سی تبدیلی پیدا ہوئی۔
میں ایک لہر سی آئی تھی اور پلکیں کچھ جھپکنے سی لگی تھیں میں نے چونک کر ان دونوں کو دیکھا
ی صورتیں ہلکی ہلکی دھندلا گئی تھیں۔ تب میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ویسے مس شائلی معاف کیجئے گا چونکہ مجھے آپ نے اپنے شوہر کا نام نہیں بتایا ہے اس
بار میرے منہ سے مس نکل جاتا ہے۔ کیا آپ یہ بتانا پسند کریں گی کہ چائے کے اندر
اور دوا دینے کا مقصد کیا ہے؟ اگر آپ ویسے ہی کوئی خدمت میرے سپرد کرنا چاہتی
'' میری آواز ڈھیلی سے ڈھیلی ہوتی جا رہی تھی بولتے ہوئے سخت دقت ہو رہی تھی پھر
بعد میرا سر سینے پر ٹیک گیا اور میں ماحول سے بے خبر ہوگیا۔ لیکن جب ہوش آیا تو
ائی شان دار بستر پر دراز تھا اور ایک بہت ہی حسین لڑکی مجھ سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوئی کوئی رسالہ پڑھ رہی تھی۔ اس نے پاؤں پر پاؤں رکھا ہوا تھا اور بڑی پرسکون نظر آ رہی تھی۔ میں نے پچھلے گزرے ہوئے وقت پر نگاہ ڈالنے کی کوشش کی۔ شائلی بھی یاد آ گئی اور بوڑھا میسن بھی لیکن انتہائی حیرت ناک بات تھی کہ جس جگہ میں بالکل اتفاقیہ جا پہنچا تھا وہاں میرے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا گیا میں واقعی بالکل نہیں سمجھ پایا تھا۔ پھر شاید لڑکی نے میرے بدن کی سرسراہٹ سے یہ بات محسوس کر لی کہ میں ہوش میں آ گیا ہوں۔ اس نے رسالہ چہرے سے ہٹا کر میری طرف دیکھا میں تو اسے دیکھ ہی چکا تھا۔ مجھے جاگتے دیکھ کر اس نے رسالہ رکھ دیا اور مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

''ہیلو! میرا نام اینکا ہے۔ اینکا سمجھ میں آ گیا۔''

''بالکل آ گیا مس اینکا۔'' میں اپنی جگہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور میں ارش واش کی سیکرٹری ہوں وہ بے دھڑک بولی لیکن میرے دماغ کو جتنے شدید جھٹکوں کا سامنا کرنا پڑا میں ہی جانتا ہوں۔ ارش واش کا نام اتنی بے باکی سے میرے سامنے آ رہا تھا کہ میں حیران رہ گیا تھا۔ کچھ لمحے تک میں بالکل بول نہ سکا تو لڑکی نے ایک اور دھماکا کیا کہنے لگی۔

''آپ کو یقیناً یہ بات سن کر حیرت ہوئی ہو گی مسٹر دانش منصور۔'' میں نے تھکی تھکی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ سارا کھیل ہی بگڑ گیا تھا۔ میں خاموش رہا تو وہ کہنے لگی۔

''بات اصل میں یہ ہے کہ یہ تو مسٹر واش کا گھر ہے۔ آپ نے یہاں اس پیمانے پر کام نہیں شروع کیا مسٹر دانش منصور جس پیمانے پر آپ کو کام شروع کرنا چاہئے تھا آپ کو اصولی طور پر ان تمام معاملات سے واقف ہو کر یہ کوشش کرنی چاہئے تھی کہ آپ فلسطینیوں سے جا ملتے۔ آپ خود سوچئے تل ابیب میں مسٹر ارش واش کا کوئی دشمن کسی کے سہارے کے بغیر کس طرح محفوظ رہ سکتا ہے۔'' لڑکی مجھ پر مسلسل حملے کئے جا رہی تھی اور میرے ہوش و حواس میرا ساتھ چھوڑتے جا رہے تھے۔ پھر میں نے ایک جھرجھری سی لی۔ میں نے اپنے آپ کو سنبھالا اب حقیقتوں سے گریز کسی طرح ممکن نہیں تھا جو باتیں سامنے آ چکی تھیں ان سے تو یہ مکمل طور ظاہر ہو گیا تھا کہ میں بڑی خوب صورتی کے ساتھ ایک جال میں پھانس لیا گیا ہوں۔ مگر یہ میں نہیں آتا تھا کہ اتفاقیہ سڑک پر ملنے والا ایک شخص مجھے اپنے گھر لے گیا تھا اور جو ایک ناکارہ سا بوڑھا تھا آخر مجھ سے کس طرح واقف ہو گیا کہ چند لمحوں کے اندر اندر اس نے میرا کھیل بگاڑ دیا۔ لیکن پھر فوراً مجھے احساس ہوا کہ کھیل بگاڑنے میں اس بوڑھے کا ہاتھ نہیں تھا لیکن

عزیز بیوہ جو شائلی کے نام سے میرے سامنے آئی تھی اس مشکل کی جڑ تھی ہو سکتا ہے اس کا تعلق تل ابیب کے کسی ادارے سے ہو جس کا تعلق سکیورٹی سے ہو اور بھلا اس سے دلچسپ بات کیا ہو سکتی ہے کہ ارش واش کے لئے ایک خوب صورت تحفہ گھر میں آ جائے مجھے بے اختیار ہنسی آ گئی اور اینکا چونک کر میری صورت دیکھنے لگی پھر بولی۔

''آپ ذہنی طور پر جس قدر طاقتور ہیں مسٹر دانش منصور اس کے بعد یہ تو سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ کوئی عارضی حادثہ یا صدمہ آپ کو اس حد تک مضمحل کر دے کہ آپ دیوانوں کی طرح ہنسنے لگیں۔''

''کیا تم یہ سوچ رہی ہو کہ میرا دماغ خراب ہو گیا ہے؟''

''نہیں آپ کی ہنسی کچھ سمجھ میں نہیں آئی۔''

''سڑک پر جا رہا تھا کہ ایک بوڑھا شخص ملا اور اس نے اپنا نام میسن بتایا۔ میں نے اس بوڑھے کو ہاتھ دے کر روکا تھا کہ مجھے ایک عارضی سہارا درکار تھا اور جب بوڑھے نے چائے کی پیشکش کی تو میں خوشی سے اس کے گھر چلا گیا۔ میں اس بات پر ہنس رہا ہوں مس اینکا کہ آخر چند لمحوں کے اندر اندر مجھے چائے میں بے ہوشی کی دوا دینے کی کوشش کیوں کی گئی۔'' اب اینکا بھی ہنس پڑی پھر اس نے کہا۔

''شائلی موساد کی ایجنٹ ہے اور موساد کے ڈیپارٹمنٹ میں ریکارڈ کنٹرولر ہے اور اس ریکارڈ میں آپ کی بہت بڑی تصویر موجود ہے مسٹر دانش منصور۔ شائلی تو آپ کو دیکھ کر اس قدر حیران ہو گئی تھی کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس نے تین منصوبے بنائے تھے۔ پہلا منصوبہ یہ تھا کہ آپ کو چائے میں بے ہوشی کی دوا دی جائے۔ اگر کسی طرح سے اس کا یہ منصوبہ ناکام ہو جاتا تو کمرے میں گیس بم پھینکا جاتا اور آپ کو بے ہوش کر دیا جاتا۔ تیسرے منصوبے کے بارے میں اس نے مجھے نہیں بتایا۔ لیکن وہ پہلے ہی مرحلے پر آپ پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئی۔ خود اس نے ملاقات کی تھی۔ ویسے ایک بات کہوں آپ کا بے ہوش ہو جانا آپ کے حق میں بہت بہتر رہا۔ ہاں ہاں میں سمجھ گئی کہ اس کا تیسرا منصوبہ کیا تھا۔ اصل میں آپ کی شخصیت بڑی پرکشش ہے اور شائلی کو اس بات کا افسوس ہوا کہ آپ چائے پیتے ہی بے ہوش کیسے ہو گئے۔ مطلب سمجھ رہے ہیں نا آپ۔'' جو مطلب وہ مجھے سمجھا رہی تھی وہ میں سمجھ گیا تھا لیکن سمجھنا نہیں چاہتا تھا۔ میں خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر خاموش ہو گیا۔ پھر میں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نے کہا۔

''مسٹر واش کہاں ہیں؟'' اس بار وہ پھر ہنس پڑی اور اس نے کہا۔

''بڑا معمولی سا سوال کر رہے ہیں آپ۔ مسٹر واش کی اصل شخصیت کو میرا خیال آپ نے جانا ہی نہیں مسٹر دانش منصور حالانکہ آپ کے بارے میں بڑے بڑے افسانے ہیں کہ آپ یہ ہیں وہ ہیں، وہ ہیں، یہ ہیں۔ اب آپ اسی جگہ کو دیکھ لیجئے میں یہاں آپ کے سامنے بیٹھی ہوں نہتی ہوں میرے پاس پستول ہے نہ ریوالور اور کوئی ایسی چیز نہیں جس سے میں آپ کو کسی تخریب کاری سے باز رکھ سکوں لیکن اس کے باوجود میں آپ کے سامنے بیٹھی ہوں۔''

''اس کی وجہ ہے۔'' میں نے غصیلی آواز میں کہا۔

''کیا۔''

''آپ خاتون ہیں۔ اور یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ دنیا کا ہر شخص آپ کے حسن کے جال میں گرفتار ہو سکتا ہے۔ آپ سوچتی ہیں کہ ایک نوجوان آدمی ایک نوجوان لڑکی پر تشدد نہیں کر سکتا۔''

''نہیں آپ یقین کیجئے میں ایسا بالکل نہیں سوچ رہی۔ اصل میں میں واش کے بارے میں بتا رہی تھی۔ مسٹر واش اس قدر اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہیں کہ اپنے دشمن کو بالکل آزادی سے چھوڑ دیتے ہیں اور پھر ان کا تجزیہ کرتے ہیں۔ خود اپنے آپ پر اور یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ دشمن میں کس قدر جان ہے۔ یعنی یہاں رہ کر آپ ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ مسٹر دانش منصور بہت بڑی شخصیت سے ٹکرا گئے ہیں آپ۔ ماضی میں شاید ایسے واقعات ہوئے ہیں جن کی کہانی اگر لکھی جائے تو لکھنے والا بھی کہے گا کہ آپ نے مسٹر واش کو تھوڑا بہت مجبور کر دیا تھا کہیں لیکن اس کے بعد آپ دیکھ لیجئے وہ زندہ ہیں، آپ ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے۔ یہاں جو واقعات پیش آئے مجھے ان کی بھی تفصیلات معلوم ہیں آپ چند گھنٹوں کے اندر اندر دوبارہ مسٹر واش کے قبضے میں ہیں۔'' سارے الفاظ تو درست تھے۔ لڑکی جس سکون سے یہ باتیں کر رہی تھی میرا دل و دماغ جھنجھنا جا رہا تھا لیکن چند لمحوں کے بعد میں نے ایک آواز سنی۔

''کیا وہ درست نہیں کہہ رہی مسٹر دانش منصور۔'' یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے

دروازے سے ایرش واش اندر داخل ہو گیا۔ بہترین لباس میں ملبوس تھا۔ بے حد اسمارٹ نظر آ رہا تھا۔ میں نے فوراً ہی خود کو سنبھالا۔ اس کے سامنے نہ جانے کیوں احساس برتری ہوتا تھا یہ وہ شخص تھا جسے کئی بار میرے ہاتھوں زک اٹھانی پڑی تھی۔ میں مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔

''اپنے دل میں آپ بہت خوش ہوں گے مسٹر ایرش واش لیکن یہ تو کھیل ہوتا ہے اور اس کے کھیل میں ہر طرح کے واقعات کی توقع رکھنی چاہئے۔''

''گویا تم اس بات کو تسلیم نہیں کرنا چاہتے کہ مجھے تم پر برتری حاصل ہے۔''

''اس وقت۔'' میں نے سوال کیا۔

''نہیں اس سے پہلے بھی میں نے تمہارے دل میں ایک ایسا سوراخ کر دیا ہے جسے تم پُر نہیں کر سکتے۔''

''ہاں! یہ ایک حقیقت ہے۔ میں بھی کسی ایسی ہی چیز کی تلاش میں ہوں مائی ڈیر ایرش جس کا تعلق تمہارے دل سے ہو اور شاید مجھے بھی ایسا کوئی سوراخ کرنے کا موقع مل جائے۔''

''یہ لمحات ان کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔''

''میں نے کہا نا یہ تو لڑائی لڑائی کا کھیل ہے۔ آگے چل کر ہی فیصلہ ہوگا کہ اس کھیل میں کس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔''

''آؤ میرے ساتھ۔'' اس نے کہا۔ اس دوران ایک عجیب سی نگاہوں سے ہم دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ میری نگاہ اس پر پڑی تو اس نے آنکھیں جھکا لیں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا اس کا ردعمل۔ لیکن بہرحال میں نے ایرش واش کے ساتھ چلنے کی آمادگی ظاہر کر دی۔ قرب و جوار کا ماحول میری نگاہوں میں تھا اور مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ اس وقت اگر میں چاہوں تو ایرش واش پر قابو پا سکتا ہوں اور اسے ختم بھی کر سکتا ہوں۔ وہ کتنا ہی چالاک سہی جو سچویشن اس وقت میرے سامنے تھی میں اس سے پورا فائدہ اٹھا سکتا تھا لیکن میں نے صبر سے کام لیا اور اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ باہر نکل کر میں نے اس عمارت کو دیکھا بہت شاندار عمارت تھی اب پتا نہیں تل ابیب کے کون سے علاقے میں تھی۔ ہم آگے بڑھ کر لفٹ کے پاس پہنچ گئے اور لفٹ نے ہمیں آخری منزل پر پہنچا دیا۔ اس کے بعد چھت تھی جس کے لئے ہمیں چند

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سیڑھیاں طے کرنا پڑیں اور اس چھت پر میں نے ایک ہیلی کاپٹر کھڑے ہوئے د
اندازہ ہو گیا تھا کہ مجھے یہاں لانے کا مقصد ہی یہی ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر سے سفر کرے
چاہتا تھا کہ کہاں جا رہا ہے اور کیا کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کہا۔

''آؤ ایک دوستانہ پیش کش ہے کہ اس سفر کا اختتام کسی بہتر جگہ ہی ہو گا اس۔
غلط عمل کرنے کی کوشش نہ کرنا۔'' میں ہنس کر خاموش رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے قریب اس کا
کھڑا ہوا تھا۔ اس نے احترام سے سر جھکایا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر میں ایرش واش کے
اس میں بیٹھ گیا تھا۔ دروازے بند ہوئے اور پائلٹ نے اپنی سیٹ سنبھال لی پھر چند لمحو
بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا اس نے ایک مخصوص سمت اختیار کی اور چل پڑا۔ میری نگا
بھٹک رہی تھی تا حد نگاہ عمارتیں نظر آ رہی تھیں۔ دوسری جانب پہاڑی ٹیلے تھے اور ان کے
ساتھ ریگستان۔ ہم تقریباً دو گھنٹے کا سفر طے کر کے ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں تھوڑے فا
مکانات وغیرہ نظر آ رہے تھے۔ ان مکانات کی بناوٹ دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ کوئی
آبادی ہے بہر حال ابھی زیادہ فاصلہ طے نہیں کیا تھا کہ اچانک میرے ذہن میں ایک
سی پیدا ہو گئی۔ میں یہ جانتا تھا رخسار ایرش واش کے قبضے میں نہیں ہے اور اس کو ابھی تک
لین کے قبضے میں سنا گیا ہے۔ میں اس وقت ایرش واش کو نقصان پہنچا دوں تو کوئی حر
اس طرح کم از کم آزادی تو قائم رہے گی ورنہ یہ شخص جہاں بھی مجھے لے جا رہا ہے وہاں
لئے کوئی خوش گوار زندگی نہیں ہو گی۔ اس دوران چونکہ میں ایرش واش سے جڑ کر بیٹھا
اس لئے مجھے اس کی جیب میں پستول کا بخوبی اندازہ ہو گیا تھا۔ پھر میں نے اچانک ہا
ڈالا۔ میرا ہاتھ بڑی آہستگی سے ایرش واش کی جیب میں داخل ہوا پھر باہر نکلا تو میر
میں انتہائی جدید ساخت کا ریوالور تھا۔ ایرش واش کو ایک دم احساس ہو گیا اور ایک
لئے وہ بدحواس سا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے میں نے ریوالور کی نال اس کی پسلی سے لگا
سرد لہجے میں کہا۔

''ہیلی کاپٹر اسی جگہ نیچے اتار لیا جائے ورنہ میں اس کا انتظار نہیں کروں گا کہ
کے ساتھ ساتھ میں بھی زندگی سے محروم ہو جاؤں۔'' ایرش واش کا چہرہ دھواں ہو گیا
نے پھر کہا۔

''تم اپنے دونوں ہاتھ سامنے رکھو ڈیئر ایرش ورنہ میں اس کی تمام گولیاں تمہار

ں اتار دوں گا صرف ایک گولی باقی رکھوں جو اس پائلٹ کے لئے ہو گی۔''

''تم دیوانے ہو گئے ہو۔ تمہیں اندازہ ہے کہ جو حرکت تم کر رہے ہو۔''

''شٹ اپ۔'' تھوڑی دیر پہلے تو جس طرح لن ترانیاں کر رہا تھا میں اس پر بھی ہنس
تھا ایرش واش ایک لمحہ ضائع نہ کر ہیلی کاپٹر نیچے اتارنے کا حکم دے ایسے۔''

''بکواس کر رہے ہو تم۔ میں...... میں...... میں۔''

''پائلٹ اگر تو زندہ رہنا چاہتا ہے تو ہیلی کاپٹر نیچے اتار دے۔'' پائلٹ نے میری
ف دیکھا صورت حال کو محسوس کیا۔ میں نے اسے ریوالور سے اشارہ کیا تو اس نے خوف
ہ انداز میں ہیلی کاپٹر نیچے اتارنا شروع کر دیا۔ میں ایرش واش کو دیکھ رہا تھا۔ ایرش واش
نپ کی طرح بل کھا رہا تھا میں نے پوری قوت سے ریوالور اس کے شانے پر مارا اور اس
ے حلق سے ایک کرب ناک چیخ نکل گئی۔ ہیلی کاپٹر کو ایک جھٹکا لگا تھا کہ میں نے پائلٹ سے
ہا۔

''نہیں میں نے اسے قتل نہیں کیا ہے تم اپنا کام جاری رکھو۔'' کچھ لمحوں کے بعد ہیلی
پٹر ریت کے ایک ایسے حصے میں اتر گیا جو خاصا ہموار تھا۔ اس کے پنکھوں کی ہوا میں ریت
ے اڑا کر اس کے گرد ایک حصار بنا لیا پانی کی شڑشڑ شڑشڑ سنائی دے رہی تھی اور یہ شڑشڑ اس
لے کی تھی جو شاید کسی پہاڑی مقام سے بہتا ہوا آیا تھا۔ اطراف کا علاقہ سنسان پڑا ہوا تھا۔
ر دور تک کوئی آبادی نہیں تھی۔ میرے اشارے پر پائلٹ نے مشین بند کر دی تھی اور اس کے
ر میں نے ایرش واش کی طرف دیکھا۔

''چلو۔'' میں نے اس سے کہا اور وہ اپنی جگہ سے کھسکنے لگا۔

ریوالور کی نال میں نے اس کی پشت سے لگا رکھی تھی۔ پھر میں نے پائلٹ سے کہا ''تم
ی۔'' ایرش واش اپنا ایک ہاتھ اس شانے پر رکھے ہوئے تھا جو مجروح تھا۔ نیچے اترتے ہی
ب سے پہلے میں نے پائلٹ کا نشانہ لیا اور گولی چلا دی۔ پائلٹ کے سر کے چیتھڑے اڑ گئے
ے۔ میری اس سفاک حرکت کو ایرش واش نے بدحواس نگاہوں سے دیکھا اور اس کے چہرے
عجیب سے تاثرات پھیل گئے پھر اچانک ہی اس نے گھوم کر ریوالور پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش
ی لیکن میرا نشانہ برا نہیں تھا۔ ریوالور کی دوسری گولی نے اس کے ہاتھ کے عین درمیان میں
راخ کر دیا۔ میں غرائی ہوئی آواز میں بولا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''واش بہت چالاک ہو تم لیکن میں نے بھی بہر حال تم ہی لوگوں کے درمیان زندگی گزاری ہے۔ چلو غالباً نخلستان ہے ہمارے لئے بہترین جگہ ہوگی۔ چلو!'' میں غرایا اور اس نے چلنا شروع کر دیا سامنے ہی تین درخت نظر آ رہے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ گھاس کا ایک چھوٹا سا میدان غالباً اس پہاڑی نالے نے اس طرف سے گزرتے ہوئے صحرا پر تھوڑی سی عنایت کر دی تھی بہر حال وہ آگے بڑھنے لگا اور تھوڑی دیر کے بعد ہم ان درختوں کے قریب پہنچ گئے۔ میں نے ایرش واش کو ہاتھ اٹھانے کے لئے کہا لیکن وہ درد سے کراہ رہا تھا۔ میں نے اس کے جسم کی تلاشی لی اس ریوالور کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا اس کے پاس۔ تب میں اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

''ہاں ایرش واش تم نے بہت ذہانت سے کام لیا تھا لیکن آخر کار تم ادھر آ پہنچے۔''

''بے وقوف آدمی میں جو کچھ کرنے جا رہا تھا تمہاری بہتری کے لئے تھا۔ تم یہ نہ سمجھنا کہ تم نے مجھ پر قابو پا لیا ہے۔''

''ایرش واش کہاں لے جا رہے تھے تم مجھے۔''

''تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا تم مجھ سے یہ بات معلوم کر سکو گے۔''

''شاید۔ اچھا یہ بتاؤ کہ کیا واقعی رخسار فرولین کے پاس ہے۔''

''میں کچھ نہیں جانتا۔''

''سوچ لو۔''

''سوچ لیا میں نے۔'' وہ بولا اور پھر اس نے ایک ایسی حرکت کی جس کی اس وقت مجھے توقع نہیں تھی حالانکہ اس کا ہاتھ زخمی تھا اور وہ کراہ رہا تھا لیکن کراہتے کراہتے اس نے اچانک ہی ایک مٹھی میں ریت بھری اور میرے اوپر اچھال دی۔ ایک لمحے کے لئے میرے اور اس کے درمیان ریت کی چادر کا پردہ آ گیا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے پیچھے چھلانگ لگا دی۔ میں نے اسے بھاگتے ہوئے دیکھا میری آنکھوں میں ریت بھری ہوئی تھی لیکن میں غرائی ہوئی آواز میں بولا۔

''ایرش واش رک جاؤ۔ تمہیں اس طرح ہلاک کر کے مجھے خوشی نہیں ہوگی۔''

''بکواس بند کر۔'' اس نے کہا اور پھر دوڑ لگا دی۔ تب مجبوراً میں نے اس پر دو گولیاں چلائیں یہ دو گولیاں اس کی ٹانگوں کو زخمی کر گئی تھیں وہ نیچے گرا اور اس کے بعد ایک بار پھر اس

نے مٹھی میں ریت بھر کر مجھ پر اچھالی۔ میں اس کے قریب پہنچ گیا تھا۔ میں نے اندھا دھند اس پر گولیوں کی بارش کر دی اور چند لمحوں کے بعد وہ سرد ہو گیا۔ آنکھیں صاف کرنے کے لئے کوئی چیز میرے پاس نہیں تھی۔ جب میں نے یہ اندازہ لگایا کہ اب اس میں زندگی باقی نہیں ہے تو ریوالور رکھ کر میں نے اپنی قمیض کے دامن سے آنکھیں وغیرہ صاف کیں اور اس کے بعد میں اسے دیکھنے لگا۔ ایرش واش مر گیا تھا۔ اب یہاں سے صورت حال تبدیل ہو گئی تھی۔ پتا نہیں کیا چکر ہے۔ کیا ہونا چاہئے آگے۔ میں وہاں سے چل پڑا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ یہ ریگستان کتنا وسیع ہے اور ان صحراؤں میں زندگی بچانے کی کیا قیمت ہے مجھے کوئی اندازہ نہیں تھا۔ لیکن میں چلتا رہا اور پھر ہوش و حواس ساتھ چھوڑنے لگے۔ یہ بھی بھول گیا کہ کتنا لمبا سفر طے کیا ہے۔ چل رہا تھا اندازہ نہیں تھا کہ کب رات ہوئی اور کب صبح۔ وہ بھی شاید ایک نخلستان ہی تھا جہاں میں خود بخود پہنچ گیا تھا۔ ٹھنڈے پانی کا چشمہ کھجور کے درخت زمین پر پڑی ہوئی کھجوریں جو اس وقت میرے لئے زندگی بخش ثابت ہوئی تھیں پیٹ بھر کر کھجوریں کھائیں پانی پیا اور شاید یہ نقاہت اور تھکن ہی تھی جس نے مجھے دنیا سے بے خبر کر دیا۔ بے خبری کمال کی چیز ہوتی ہے۔ واقعی انسان کے بس میں کچھ نہیں ہوتا۔ تقدیر۔ زندگی قدرت کا عمل ہی بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور سب کچھ اسی کے مطابق ہوتا ہے۔ نہ جانے کتنا وقت گزرا تھا۔ جاگا اپنے اطراف میں دیکھا۔ درختوں پر پرندے پھدک رہے تھے لیکن کچھ ہی لمحوں کے بعد محسوس ہوا کہ کوئی قریب ہی موجود ہے۔ چندھیائی ہوئی آنکھوں سے ان سرسراہٹوں کی جانب نگاہ کی تو طبیعت پر خود بخود ایک شگفتگی طاری ہو گئی۔ میں حیران حیران سا اسے دیکھنے لگا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی وہم ہو۔ نظری دھوکا ہو۔ درخت بھی وہی تھے قرب و جوار میں کھجوریں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ پانی کے چشمے کی شرشر صاف سنائی دے رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ چہرہ جو اجنبی نہیں تھا میں نے اس کا نام یاد کرنے کی کوشش کی اور جاگتے ہوئے ذہن میں اس کا نام بھی آ گیا وہ انیکا ہی تھی۔ میں نے اسے آواز دی۔ یہ بے اختیاری کا عالم تھا لیکن وہ قریب پہنچ گئی اور اس نے کہا۔

''ہوش آ گیا تمہیں۔''

''کیا مجھے ہوش آ گیا؟'' میں نے الٹا اس سے سوال کیا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''کیا تم خود کو سوتا ہوا محسوس کر رہے ہو۔''

''پتا نہیں۔''

''اٹھو اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔''

''کیا واقعی۔'' میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ تب میں نے ایک شان دار لینڈ کروزر دیکھی وہ ایک طرف کھڑی ہوئی تھی۔ آس پاس کوئی موجود نہیں تھا۔ میں اسے دیکھتا رہا پھر میں نے کہا۔

''انیکا کیا واقعی میں جاگ رہا ہوں۔''

''میرا ہاتھ پکڑو'' اس نے کہا۔ اور میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا وہ آگے بڑھی۔ چشمے کے قریب پہنچی اور پھر دور سے مجھے چشمے میں دھکا دے دیا۔ ٹھنڈے پانی کا چشمہ تھا میں گر پڑا لیکن پانی اس وقت کتنا فرحت بخش محسوس ہو رہا تھا۔ میں اسے اپنے بدن پر سے گزارتا رہا اور پھر یوں لگا جیسے پانی کے ساتھ ساتھ میری تھکن اور بے ہوشی بھی بہہ گئی ہو۔ انیکا لینڈ کروزر کی جانب بڑھ گئی تھی۔ اس نے اس میں سے ایک لباس نکالا جو میرے بدن کی مناسبت سے بالکل ٹھیک تھا۔ وہ کہنے لگی۔

''باہر نکلو اور یہ لباس پہن لو۔'' میں نے حیرت سے اسے دیکھا لیکن کچھ بولے بغیر لباس اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ انیکا تو اس وقت میرے لئے فرشتہ صفت ثابت ہوئی تھی۔ جب میں لباس پہن چکا تو اس نے مجھے بالوں میں پھیرنے والا برش دیا۔ ایک آئینہ دیا۔ تولیہ بھی اور میں بالکل تر و تازہ ہو گیا۔ وہ ہنس کر کہنے لگی۔

''ایک غلطی ہو گئی۔''

''کیا۔''

''مجھے تمہارے لئے شیو کا سامان بھی لانا چاہئے تھا۔ ویسے سچ کہوں بڑھی ہوئی شیو بہت اچھی لگ رہی ہے۔''

''انیکا مجھے تعجب ہے تمہارا رویہ میرے ساتھ کیسا ہے۔''

''ابھی اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گی کوئی جواب نہیں دوں گی۔''

''تم سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ براہ کرم مجھ سے اپنے رویے کے بارے میں کچھ نہ پوچھنا۔'' میں ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گیا تو ایک بار پھر وہ لینڈ کروزر کی جانب بڑھی اور اس بار اس نے لینڈ کروزر میں سے کافی کا تھرماس اور اعلیٰ درجے کے سنڈوچ نکالے اور

میرے قریب آ کر بولی۔

''چلئے شروع ہو جائیے مسٹر دانش منصور۔'' میں نے اس سے یہ چیزیں بھی لے لیں۔ اس وقت مجھ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری تھی حالانکہ میں جانتا تھا کہ وہ دشمن ہے لیکن کبھی کبھی انسان دوستی اور دشمنی کا ہر تصور کھو بیٹھتا ہے اور اس وقت یہی ہوا تھا۔ ان تمام چیزوں سے فراغت کرنے کے بعد انیکا نے کہا۔

''اور اب ہمیں یہاں سے آگے بڑھنا چاہئے۔ کیا خیال ہے؟''

''میں نے ابھی تک اپنا کوئی خیال ظاہر کیا ہے جواب ظاہر کروں۔ جیسا چاہو۔'' میں لینڈ کروزر میں اس کے ساتھ بیٹھ گیا اور اس نے لینڈ کروزر آگے بڑھائی پھر کہنے لگی۔

''ہیلی کاپٹر وہیں ریگستان میں کھڑا ہوا ہے تھوڑی سی معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں تم سے۔''

''ہاں۔''

''ان دنوں کو تم نے ہی قتل کیا ہے۔''

''ہاں!''

''کیا تمہیں ہیلی کاپٹر اڑانا نہیں آتا تھا۔''

''آتا ہے۔''

''تو پھر۔''

''ذہن میں نہیں آیا۔''

''کمال ہے۔''

''ایرش واش کی موت سے تم کیا محسوس کر رہی ہو۔'' میں نے کہا وہ ہنس پڑی پھر بولی۔

''ایرش واش۔''

''ہاں۔''

''اس کی موت کے بارے میں تمہیں کیا علم ہے۔ میں نے اسے قتل کر دیا۔''

''نہیں دانش منصور۔'' وہ تشویش زدہ لہجے میں بولی۔

اور میں اچھل پڑا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''کیا مطلب۔''

''وہ ایرش واش نہیں تھا۔''

''پھر پوچھوں گا کیا مطلب۔''

''تم ایرش واش کے بارے میں کیا جانتے ہو۔''

''تم پلیز مجھے بتاؤ کہ کیا کہہ رہی ہو تم۔''

''ایرش واش نے تقریباً دس ہمشکل تلاش کئے ہیں۔ شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو کہ ان کے چہروں پر میک اپ نہیں ہے لیکن وہ ایرش واش کے ہمشکل ہیں۔ ایرش واش نے انہیں تربیت دی ہے۔ اپنی طرح بولنے کی اپنی طرح اٹھنے بیٹھنے کی اپنی طرح زندگی گزارنے کی اور وہ سب ایرش واش کے ذاتی معاملات سے مکمل طور پر واقفیت رکھتے ہیں۔ ایرش واش اسرائیلی سیکرٹ سروس کا ایک بہت بڑا رکن ہے۔ اس کے شانوں پر بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ امریکن سی آئی اے کا سربراہ کسی طرح ذہانت میں اس سے زیادہ نہیں ہوگا۔ تم شاید ایک بار لندن میں بھی ایرش واش کو قتل کر چکے ہو۔ وہ مر گیا تھا لیکن ایرش داش نہیں تھا۔ بلکہ اس کا ہمشکل تھا۔ یہ شخص جو ایرش واش کی شکل میں تم سے ملا اس کا نام جوناتھن تھا۔ لیک جوناتھن کیا سمجھے لیک جوناتھن مرا ہے ایرش واش نہیں۔ میرا سر چکرا گیا تھا۔ میں نے غور سے انیکا کو دیکھا اور کہا۔

''کیا تم مجھ سے سچ بول رہی ہو۔''

''اگر تم اسے سچ سمجھو۔'' اس نے سرد لہجے میں کہا۔

لیکن میں خاموش ہو گیا۔ ہم اس وقت ایک سنسان سڑک سے گزر رہے تھے۔ کافی فاصلہ طے ہو گیا تھا۔ ابھی ہم اس سڑک کا اختتام نہیں کر پائے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ کچھ مسلح افراد ہمارا راستہ روکے ہوئے کھڑے ہیں۔ انیکا نے کار کی رفتار سست کی اور ان کے قریب لے جا کر کھڑی کر دی۔ وہ لوگ چند قدم آگے بڑھے اور لینڈ کروزر کے بالکل نزدیک پہنچ گئے۔ شکل وصورت اور لباس سے وہ فوجی ہی معلوم ہو رہے تھے۔ پتہ نہیں ان کا تعلق اسرائیل سے تھا یا یہ فلسطینی گوریلے تھے۔ انیکا نے بڑے مہذب لہجے میں ان سے پوچھا۔

''کیا بات ہے جناب۔ آپ کیا چاہتے ہیں'' لیکن چاہنے والوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ کار کے نزدیک آئے جھانک کر اندر دیکھا مجھے بغور دیکھا، انیکا نے پھر پوچھا۔

''سڑک کیوں بند ہے آپ بتانا پسند کریں گے؟''

''کہاں جا رہے ہو تم لوگ۔''

''بستی لامر پر۔'' انیکا نے کہا۔

''کیوں''

''بس ہمارا گھر ہے وہاں۔''

''براہ کرم صحیح جواب دو۔''

''آپ اگر چاہیں تو ہمارے کاغذات دیکھ سکتے ہیں۔ ہماری تلاشی لے سکتے ہیں۔ آخر پ نے ہمیں کیوں روکا ہے۔''

''یہ ہماری نگرانی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ سڑک کی نگرانی کی جا رہی ہے۔''

''میں لامر جا رہی ہوں۔ لامر کے قبرستان میں میرے عزیز دفن ہیں۔''

''کون سے علاقے میں۔'' اس نے سوال کیا۔

''لامر کے مشرقی برفانی وادیوں میں پھیلے ہوئے قبرستان میں۔ وہیں میرے عزیزوں موت کو گلے لگایا تھا۔''

''اس موسم میں یہ سڑک خطرناک ہو جاتی ہے۔ براہ کرم آپ احتیاط سے سفر کریں۔''

''شکریہ۔'' انیکا نے کار آگے بڑھا دی۔ یہ تمام کہانی میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ اور اس میں گم تھا۔ جب ہم کافی دور نکل آئے تو انیکا نے اچانک قہقہہ لگایا اور بولی۔

''تم نے دیکھا میں نے کس طرح انہیں بے وقوف بنا دیا۔ عورت کی آنکھوں کے آنسو وں کو ہر حال میں نرم کر دیتے ہیں۔''

''اب میں اگر اس بارے میں تم سے کچھ پوچھوں گا تو تم کہہ دو گی کہ میں اپنے ذہن پر نہ ڈالوں۔''

''نہیں کیوں نہیں۔ واقعی یہ راستے بڑے خطرناک ہیں اور ہم جس سے ملاقات کرنے لئے جا رہے ہیں۔ وہ عام شخصیت نہیں ہے لیکن براہ کرم اب مجھ سے اس بارے میں نہ و۔ صرف اس وقت خاموشی سے میرا ساتھ دو۔''

''میں نے کب منع کیا ہے۔ مگر ایک سوال تو میں کر سکتا ہوں تم سے۔''

''کیا۔''

''تم کس سے ملنے جا رہی ہو۔'' انیکا کچھ دیر خاموش رہی اور اس کے بعد اس نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

آہستہ سے کہا۔

''عدنان زیبی سے۔''

''عدنان زیبی کون ہے۔''

''ہمارا دوست، ہمارا ہمدرد، میں اسی لئے تو کہتی ہوں کہ ایک سوال سے دس سوال شاخیں پھوٹتی ہیں۔ ابھی ایسے سوال ہی نہ کرو۔ جن کا جواب ہم نہ دے سکیں۔''

''ان لوگوں کو یہ بات معلوم ہے کہ لامر میں عام طور پر عدنان زیبی قیام پذیر ر۔ ہیں۔''

''ہاں!'' اس نے جواب دیا۔ مجھے یہ لڑکی کافی پراسرار معلوم ہو رہی تھی۔ اس سے پ میں نے اسے ایرش واش کے ساتھ دیکھا تھا اور اب وہ کہتی تھی کہ ایرش واش زندہ ہے۔ ا نے بہت سے انکشافات کئے تھے۔ اگر یہ بات ہے تو واقعی بڑی خطرناک شخصیت سے واسطہ پڑا ہے۔ لیکن اب بھی میں نے دل میں فیصلہ کیا کہ جو کچھ وہ کہے گی میں فی الحال و کچھ کروں گا۔ اگر کوئی اور حادثہ پیش آنیوالا ہے۔ تو کیا فرق پڑتا ہے۔ بہرحال ہم چلتے ر اور اس کے بعد ہمیں ایک بستی کے آثار نظر آنے لگے، بستی یقینی طور پر لامر ہی ہو سکتی تھی۔ لیک میں نے محسوس کیا کہ یہ پہاڑی بستی ہے۔ ایک پرانے اور کاہی لگے کلیسا کی دیواروں ساتھ مڑ کر ہم ایک اور سڑک پر پہنچ گئے۔ بستی کے دوسری طرف پہاڑوں پر بے پناہ برف ہوئی تھی۔ انیکا نے بہت دیر کے بعد زبان کھولی۔

''یہاں واقعی بہت سے زلزلے آتے ہیں اور ایک بہت بڑا قبرستان ان زلزلوں مرنے والوں سے آباد ہے۔'' میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ آگے بڑھ کر ایک دوشاخہ سڑ کے قریب پہنچ گئی اور اس نے ایک راستہ منتخب کر کے کار اس سڑک پر ڈال دی۔ یہ سڑک پر جا کر ختم ہو گئی تھی۔ لیکن ان راستوں پر بے پناہ برف تھی۔ جس کی وجہ سے ہمیں لینڈ رو رفتار بہت سست رکھنی پڑی تھی۔ انیکا نے اس کلیسا کے سامنے جا کر کار روک دی۔ اور نیچ آئی۔ اس دوران میں نے محسوس کیا تھا کہ انیکا کسی تعاقب کا بغور جائزہ لیتی رہی ہے۔ لیکن نے نہ تو کوئی تعاقب کیا تھا اور نہ ہی کلیسا کے پاس کوئی نظر آ رہا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ نے ہماری جانب توجہ نہیں دی ہے بہرطور ہم نیچے اتر آئے اور انیکا میرے ساتھ آگے بڑھ کلیسا کے دروازے پر بھی برف جمی ہوئی تھی۔ جسے ہٹا کر ہمیں دروازہ کھولنا پڑا تھا پھ

دازے سے اندر داخل ہو گئے۔ کلیسا اندر سے بالکل تاریک اور سنسان تھا۔ لکڑی کی کرسیوں بنچوں سے ایک ناگوار سی بو اٹھ رہی تھی۔ سامنے دیوار پر حضرت عیسیٰؑ کا مجسمہ نصب تھا۔ انیکا میز پر پڑے موم بتیوں کے بنڈل سے ایک موم بتی نکال کر روشن کی اور پھر میری طرف کر بولی۔

''یوں محسوس ہوتا ہے جیسے حالات ہمارے حق میں جا رہے ہوں'' میں خاموشی سے اس طرف دیکھتا رہا پھر میں نے کہا۔

''مجھے معاف کرنا انیکا۔ میرا خیال ہے تم میرے ساتھ زیادتی کر رہی ہو۔ بلکہ اب تو یہ محسوس کر رہا ہوں، جیسے تم میرے دماغ سے کھیل رہی ہو، مجھے حالات کا بالکل علم نہیں ہے۔ وہ شخص کہ جس کے بارے میں تم کہتی ہو کہ ایرش واش نہیں تھا۔ بلکہ اس کا ہم شکل تھا۔ رے ہاتھوں مارا گیا۔ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو بھی ہلاک کرنا پڑا۔ اور پھر پراسرار طریقے سے اس نخلستان تک پہنچ گئیں۔ جہاں میں نیم بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ میری وہ کیفیت ل فطری تھی۔ میں اسے غیر فطری نہیں کہہ سکتا اب میں یہ بات نہیں جانتا کہ تم اتنا طویل سفر کے اس نخلستان تک کیسے پہنچیں اور اب تم نے کسی عدنان زیبی کا حوالہ دیا ہے۔ اور اس ان کلیسا میں پہنچی ہو۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں، جن کے بارے میں مجھے کچھ علم نہیں ہے۔ ان کا مقصد کیا ہے؟ میں نے تمہیں ایرش واش کے ساتھ دیکھا تھا۔ اصولی طور پر معاف ربا انیکا اس کا ساتھی سمجھ کر مجھے تمہیں بھی ہلاک کر دینا چاہئے۔ لیکن کسی ایک لڑکی کو قتل کر دینا رے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ وہ مسکرائی اور بولی۔

''ہاں! واقعی تم نے جس طرح ایرش واش کے ہم شکل کو قتل کر دیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ ے قتل کرنا تمہارے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ لیکن کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ تم اس وقت تک ے قتل نہ کرنا، جب تک کہ میری جانب سے کوئی خطرہ محسوس نہ کرو۔

''لیکن پھر تم کیا چاہتی ہو۔ اگر تم کسی طرح میرے لئے دوست بننے کی خواہش رکھتی ۔ تو مجھے اپنے بارے میں بتا کیوں نہیں دیتیں۔''

''اس کے لئے کیا تم مجھے تھوڑا سا وقت دے سکتے ہو۔''

''کتنا وقت۔''

''چوبیس گھنٹے یا اس سے تھوڑا سا زیادہ۔ میں تمہیں ایک بات بتاؤں۔ عدنان زیبی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ لیکن وہ شاید یہاں نہیں پہنچ سکے، ہمارے راستے بہت دشوار گز
ہیں اور جو کچھ ہم کر رہے ہیں۔ وہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ لیکن وقت تو لگتا ہی ہے۔''

''کیا تم فلسطینی مفادات کی حامی ہو۔'' میں نے سوال کیا اور وہ خاموش ہو گئی۔ !
آہستہ سے بولی۔

''ہاں!۔''

''کیا واقعی۔''

''ہاں! ہاں! اور مجھ سے اس کا کوئی ثبوت مت مانگنا۔ میں اس وقت نہتی ہوں بالکل نہتی۔ حالانکہ میرے پاس اس وقت اتنا اسلحہ موجود ہے کہ بیس پچیس آدمیوں کی ضرورت پوری کر سکے۔''

''اسلحہ۔''

''ہاں!۔''

''کہاں ہے۔''

''جہاں سے کافی سینڈوچ اور دوسری ضرورت کی چیزیں برآمد ہوئی تھیں۔ وہیں موجود ہے کار کی سیٹوں کے نیچے۔ یوں سمجھ لو کہ پورا اسلحہ خانہ ہے۔ جس میں دستی بم وغیرہ بھی موجود ہیں۔''

''تو تمہارا خیال ہے کہ عدنان زیبی کو تم سے اسی کلیسا میں آ کر ملنا تھا۔''

''ہاں!۔''

''بہرحال بات تھوڑی میری سمجھ میں آ رہی ہے۔ بشرطیکہ تم سچ بول رہی ہو اور مجھے معاف کرنا، جب تک تمہاری پوزیشن بالکل واضح نہیں ہو جائے گی، میں اپنے شک کا اظہار کرتا رہوں گا۔''

''اوکے اوکے۔ عدنان زیبی کو اس وقت تک یہاں پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ اور اگر وہ یہاں نہیں پہنچے ہیں۔ تو پھر ہمیں نئی اطلاع کا انتظار کرنا ہی ہوگا۔''

''کیا یہاں رک کر۔''

''نہیں آؤ۔'' اس نے کہا اور میں اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ بہرحال کوئی اتنا بڑا مسئلہ بھی نہیں تھا۔ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے اگر سچ ہے۔ تو اچھی بات ہے کہ میرا رابطہ کسی بہت

سے ہو جائے۔ ورنہ اپنے طور پر تو میں اپنی ڈار سے بچھڑ گیا تھا اور ڈار سے بچھڑا ہوا
ب تک کہ اپنی ڈار کو نہ پالے۔ کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔ میں خاموشی سے اس کے ساتھ
ا۔ اور اس نے لینڈ کروزر اسٹارٹ کر کے آگے جانے والے راستے پر موڑ دی تھی۔
کے بعد وہ بولی کیا خیال ہے تمہارا؟ ان لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے۔''

''کون لوگ''

''وہی جنہوں نے ہمیں راستے میں روکا تھا اور جن کے بارے میں ہمارا خیال ہے کہ
ہاں موجود نہیں ہوں گے۔''

''بظاہر یہ لگتا تھا جیسے انہیں ہم پر شبہ نہ ہو۔''

''لیکن ان چالاک لوگوں کے لئے اگر ہم تھوڑا سا وقت مزید برباد کر لیں تو کیا ہرج

''جیسی تمہاری مرضی۔ میں نے اب تک تمہارے کسی کام پر اعتراض نہیں کیا ہے۔''
جواب دیا۔ انیکا نے شکر گزار نگاہوں سے مجھے دیکھا پھر بولی۔

''تم شاید اس بات پر یقین نہ کرو۔ مائی ڈیئر دانش منصور لیکن میں تم پر بے حد اعتماد
ی ہوں۔ چلو ہم واپس چلتے ہیں۔ ویسے سڑک کافی خطرناک ہے اور خاص طور سے
یں۔ میدان کے دوسرے سرے پر ہم اس سڑک پر دوبارہ پہنچ جائیں گے۔''

''میدان ہموار ہے۔'' میں نے سوال کیا۔

''ہاں ڈرائیونگ میں کوئی دقت نہیں ہو گی۔'' بہرحال لینڈ کروزر واپس موڑ دی گئی۔
دیر کے بعد اس نے کہا۔

''اگر تم مناسب سمجھو تو اب گاڑی تم ڈرائیو کرو۔ میں تھک گئی ہوں۔'' میں نے
سنبھال لیا اور اس سے کہا۔

''لیکن راستہ تم ہی بتاؤں گی۔'' پھر میں نے اس کی خواہش کے مطابق لینڈ کروزر کا
ی جانب کر دیا۔ وہ میرے برابر بیٹھی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر تک وہ اسی طرح بیٹھی
اچانک جھکی اور پچھلی سیٹ کے نیچے کوئی چیز تلاش کرنے لگی۔ کچھ لمحوں کے بعد اس
ہوٹی سے اسٹین گن نکال کر میرے برابر والی سیٹ پر رکھ دی اور بولی۔

''ہمیں حالات سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ میں نے اسی لئے اسے نکال لیا ہے۔'' میں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نے خاموشی سے گردن ہلائی اور سامنے نگاہیں جما دیں۔ میدان میں برف جمی ہوئی میں احتیاط سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ کچھ لمحوں کے بعد اچانک انیکا نے مجھے پھر بولی۔

''کیا تم اس سے زیادہ تیز رفتاری سے ڈرائیو کر سکتے ہو۔''

''میرا خیال ہے کہ بصورت اس کے کہ میدان کے ایک ایک حصے سے واقف ہے اور پھر میں تو اس کے بارے میں بالکل نہیں جانتا۔ کیا تم ان علاقوں سے واقف ہو۔''

''نہیں......... لیکن تم دیکھو آگے دھند نیچے اترتی آ رہی ہے میں چاہتی جلدی سے فاصلہ طے کر لیں........''

''میں کوشش کرتا ہوں۔'' میں نے کہا۔ ویسے مجھے خود بھی اندازہ ہو رہا تھا کہ کی دھند اب نیچے اترتی آ رہی ہے۔ اور ماحول تاریک سے تاریک ہوتا جا رہا ہے۔ ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی۔ بارش کی وجہ سے یہاں سردی کا احساس مزید بڑھ گیا تھا سے پہلے بھی خاصی سردی تھی۔ لیکن بارش کی وجہ سے یہ سردی زیادہ شدید ہو گئی تھی میں چلنے والی ہواؤں نے ماحول کو بے حد سرد کر دیا تھا۔ میں نے رفتار کچھ بڑھا کروزر ہچکولے کھاتی چل رہی تھی۔ لیکن بہرحال جس اعلیٰ پائے کی وہ کار تھی۔ اس برقرار تھی۔ ویسے میں نے دو تین بار انیکا کو عجیب سی نگاہوں سے اپنی جانب دیکھتے اس کی آنکھوں میں نہ جانے کیا تھا۔ مجھے یوں لگا جیسے وہ مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہی عجیب کیفیت تھی اس کی اور خاصی کشمکش کا شکار تھی وہ کچھ لمحوں کے بعد آخر کار اس۔

''مسٹر دانش۔''

''جی۔ کہیے۔''

''مسٹر دانش۔ آپ کے بارے میں بڑے عجیب سے قصے میرے کانوں ہیں۔ آپ کی شخصیت نہ صرف ان کے لئے بلکہ میرے لئے بھی بڑی سنسنی خیز ہے آپ مجھے خود اپنے بارے میں کچھ بتائیں گے۔''

''اصل میں انیکا میری پچھلی زندگی بڑی عجیب سی ہے۔ اس کے کچھ باب نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ کیا بتاؤں آپ کو اپنے بارے میں ویسے آپ جتنا جانتی ہیں

کیا مطلب۔''

مطلب یہ کہ آپ میرے بارے میں سب کچھ جانتی ہیں۔'' وہ خاموش ہو گئی۔ تھوڑی ش رہ کر اس نے کہا۔

سٹر دانش انسان کی زندگی میں کچھ ایسے واقعات بھی پیش آتے ہیں۔ جب وہ سہارا لینے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ اور مسٹر دانش اس وقت آپ نے جو کچھ جانے کیوں مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ آپ میرے لئے بہت بڑا سہارا بن سکتے

س انیکا آپ کو اندازہ ہے کہ میرا اور آپ کا تعارف کس شکل میں ہوا ہے۔ ویسے حت کر سکتی ہیں آپ اپنی بات کی۔''

یرا ماضی بھی بڑا تکلیف دہ ہے۔ کاش میں آپ کو بتا سکتی اپنے بارے میں۔ بہتر یہ س وقت اس موضوع پر بات نہ کریں۔

ں! بہتر یہی ہے۔'' اس نے آہستہ سے جواب دیا اور پھر کافی دیر تک خاموشی ۔ میں نے ونڈ اسکرین پر آنکھیں جمائے دھند میں آنکھیں پھاڑ رہا تھا۔ کچھ لمحوں نے کہا۔

یرا خیال ہے ہم سڑک پر آ گئے ہیں لیکن برف میں تمیز کرنا مشکل ہے۔''

ں! سڑک برف سے ڈھکی ہوئی ہے۔ لیکن درختوں کی قطاروں سے اس کی تائید ہو ہیں نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

ہ! واقعی یہ ذہانت کی بات ہے۔'' پھر ہم دونوں دوبارہ خاموش ہو گئے۔ بڑی ک تھی۔ ایک طرف پہاڑیاں بلند ہوتی جا رہی تھی۔ جن پر برف ہی برف نظر آ رہی ی طرف درختوں کی قطاریں تھیں۔ جن کی دوسری سمت گہری ہوتی چلی گئی تھی۔ ہم ٹی تہہ پر سست رفتاری سے سفر کرتے رہے اور کافی دور نکل آئے۔ لیکن اب آگے کا کل ہو گیا تھا۔ کیونکہ دھند نے تاریکی پھیلا دی تھی۔ اور رفتہ رفتہ ایسا ماحول پیدا ہوتا چند گز دور کی چیز بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔ انیکا کے چہرے پر تشویش کے آثار پھیلنے نے گاڑی کی روشنیاں جلا دیں تھیں۔ لیکن بے حد تیز روشنیاں بھی کوئی خاص اثر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نہیں کر پا رہی تھیں۔ انیکا نے ایک گہری سانس لی اور بولی۔

''مسٹر دانش۔ گاڑی روک دو.........''

''ہاں!۔'' انیکا میں بھی یہی کہنا چاہتا تھا، میرا خیال ہے اب آگے کا سفر ممکن سکتا۔'' میں نے لینڈ روور کی رفتار سست کی اور پھر اس کا انجن بند کر دیا۔

''ان علاقوں میں موسم ہمیشہ خراب رہتا ہے۔'' وہ تشویش زدہ لہجے میں بولی۔

''تو پھر کیا کرنا چاہئے۔''

''لیکن یہاں تو قیام بھی نہیں کیا جا سکتا۔''

''میں سمجھتا ہوں لیکن لینڈ کروزر کو آگے لے جانا کافی خطرناک ہو سکتا ہے۔ سڑک آگے چل کر کسی طرف مڑ جائے اور ہم سیدھے کسی کھائی میں جا گریں۔'' میں نے

''لیکن پیچھے ہٹنا بھی غیر مناسب ہو گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں رات یہیں گزاری جائے۔''

''لیکن یہ سڑک۔''

''مجبوری ہے۔'' پھر اچانک میں نے مس انیکا کے چہرے پر تغیر محسوس کیا۔ سے بولی۔

''ٹھیک ہے۔ تم میرے ساتھ ہو مجھے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے خطرناک موسم میں کوئی اور بے وقوف نہیں ہو گا۔ جو ہماری طرح سفر کرے اس لئے کسی کے آ ٹکرانے کا خوف بھی نہیں ہے، پھر بھی احتیاطاً ہم روشنیاں جلائے رکھیں گے۔''

''کب تک۔'' میں نے سوال کیا۔

''جب تک بیٹری ساتھ دے۔'' وہ ہنس پڑی۔

''لیکن اس کے بعد کیا ہو گا۔''

''یہ بعد میں سوچیں گے۔'' اس نے ایک ادا سے جواب دیا اور میں خاموش میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آ رہی تھی۔ لیکن بہرحال میں نے اس کی ہدایت کے مطابق کروزر روک دی اور پھر ہم دونوں ایک دوسرے کی صورت دیکھنے لگے۔ وہ چونکی اس کروزر کی عقبی حصے سے پیکٹ اٹھائے۔ عمدہ قسم کی کافی اور سینڈوچ ساتھ لائی تھی۔ کی تیزی پھیلتی جا رہی تھی اور اب ماحول نگاہوں سے بالکل پوشیدہ ہو گیا تھا۔ بہرحال

ر ایک آرام دہ گاڑی ہوتی ہے ہم نے کھانے پینے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد روزر کی سیٹیں کھول لیں اور ان پر دراز ہو گئے۔ انیکا ویسے بھی بے تکلف لڑکی تھی اور پھر ماحول کی پروردہ تھی۔ اس میں ایسی باتوں پر غور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کافی دیر تک خاموش کے بعد اس نے کہا۔

''زندگی کتنی عجیب چیز ہے مسٹر دانش۔''

''ہاں! اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے۔ لیکن آپ زندگی کے کون سے حصے کی جانب کر رہی ہیں مس انیکا۔''

''ہر حصے کی طرف۔ ہم لوگ اپنے راستوں کا تعین خود نہیں کر پاتے۔ وقت ہم پر ہوتا ہے۔ کون سا لمحہ کیا شکل اختیار کر جائے۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ آپ یوں سمجھ لیجئے وقت کے ہاتھوں کھلونا ہیں۔ اب انہی لمحات کو دیکھ لیجئے، کیا عجیب و غریب بات ہے۔ پراسرار برفانی ویرانے میں تنہا ہیں۔ حالانکہ کتنا پرانا تعارف ہے ہمارا۔ لمحے ہی ے ہیں۔''

''ہاں! واقعی لمحے بہت عجیب ہوتے ہیں۔''

''کیسے۔'' وہ عجیب سے انداز میں بولی اور میں اس کی صورت دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ے کہا۔

''اور لمحے انسان کو بھٹکا دیتے ہیں۔''

''اس میں کیا شک ہے۔''

''میں شاید ٹھیک کہہ رہی ہوں۔'' وہ بولی اور میں اسے چونک کر دیکھنے لگا۔

''ایک اچھے ساتھی کا مقصد کیا ہوتا ہے۔'' میں نے سوال کیا۔

''کچھ نہیں جانتی اگر مجھے تمہارا سہارا مل جائے تو شاید زندگی بھر کسی اور چیز کی تمنا نہ ''

''یہ تصور آپ نے لمحوں میں قائم کر لیا ہے۔''

''ہاں!۔''

''جلد بازی کا ہر کام برا ہوتا ہے۔''

''نہیں۔ بلکہ فیصلے جلد بازی میں ہی کرنے چاہئیں۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

’’تو کیا فیصلہ کیا آپ نے۔‘‘

’’ایک عجیب سا احساس ہے میرے دل میں۔‘‘

’’وہ کیا۔‘‘

’’آپ وہ ہوتے جو میرے دل میں تھے۔‘‘

’’خیر اب ایسا تو ممکن نہیں ہے۔ لیکن آپ یہ سمجھ لیجئے کہ کوئی بھی صورت حال آسکتی ہے، ہمیں محتاط رہنا چاہئے۔‘‘

’’کیا واقعی ہمیں محتاط رہنا چاہئے؟‘‘

اس نے عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’ہاں!۔‘‘

’’ایک اور سوال کروں۔‘‘

’’جی کیجئے۔‘‘

’’زندگی میں کبھی کوئی لڑکی آئی ہے۔‘‘

’’کس کی زندگی میں نہیں ہوتی۔‘‘

’’میں آپ کی زندگی کے بارے میں معلوم کر رہی ہوں مسٹر دانش منصور۔‘‘

’’ہاں۔‘‘

’’قریب ہے۔‘‘

’’ہاں!۔‘‘

’’اوہ۔‘‘ وہ کسی قدر اداس لہجے میں بولی۔ اور اس کے بعد اس نے آنکھیں بند کر لیں پھر بہت دیر اس طرح گزر گئی۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ سو گئی ہو۔ میں خود بھی آنکھیں کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن بار بار چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگتا تھا۔ اس وقت نے عقب میں دیکھا تھا۔ اور دفعتاً ہی مجھے کچھ عجیب سا احساس ہوا تھا۔ یقینی طور پر وہ کسی روشنیاں تھیں۔ وہ اسی جانب بڑھتی چلی آرہی تھیں۔ انیکا کو اس وقت غافل رکھنا مناسب تھا۔ میں نے جھنجوڑا تو وہ چونک کر جاگ گئی۔

’’کیا ہوا۔‘‘

’’پیچھے دیکھو انیکا۔‘‘ میں نے کہا اور وہ جلدی سے اٹھ گئی غالباً وہ بھی سوئی نہیں تھی

نے کی اداکاری کر رہی تھی۔ اس کی سرسراتی ہوئی آواز ابھری۔

’’ہاں!۔‘‘

’’تو پھر۔‘‘

’’بات یہ نہیں ہے کہ وہ کون ہیں لیکن کیا ہمیں غافل رہنا چاہئے۔‘‘

’’مطلب۔‘‘ وہ ہکلا کر بولی۔

’’ہاں!۔‘‘ واقعی تو پھر کیا کریں۔‘‘

’’میرا خیال ہے کہ اس وقت ہمیں لینڈ کروزر کے اندر نہیں رہنا چاہئے۔‘‘

’’مم میں نہیں سمجھی۔‘‘

’’ہمارا لینڈ کروزر کے اندر رہنا مناسب نہیں ہے۔ اگر وہ لوگ ہمارے دشمن نہ ہوئے تو ا جائے گا۔‘‘

’’لیکن باہر کا موسم۔‘‘

’’زندگی سے زیادہ خراب نہیں ہے۔‘‘ میں نے کہا۔

’’یہ اسٹین گن۔‘‘

’’ہاں! ضروری ہے۔‘‘ پھر ہم باہر نکل آئے۔ باہر کا ماحول واقعی بے حد سرد تھا۔ ہم نے روزر کے شیشے بند کئے ہوئے تھے اور اندر موجود ہیٹر چلا دیا تھا۔ اس لئے ہمیں زیادہ نہیں لگ رہی تھی لیکن باہر بے پناہ سردی تھی۔ ہم سڑک کے کنارے پہنچ گئے۔ دھند میں یں آرہا تھا کہ دوسری طرف کیا ہے۔ سڑک سے تھوڑا سا نیچے اتر کر ہم ایک بڑے پتھر کی بں پہنچ گئے۔ یہاں سے سڑک پر نگاہ رکھی جا سکی تھی۔ جو گاڑی آرہی تھی اس کی روشنیاں ی طاقتور تھیں۔ ہماری لینڈ رروور سے بھی زیادہ طاقتور۔ کیونکہ لینڈ کروزر کی روشنیوں نے و چیرنے کی ناکام کوشش میں دم توڑ دیا تھا۔ جبکہ اس وقت عام روشنیاں بھی نظر نہیں آرہی ی۔ لیکن اس گاڑی کی روشنیاں صاف نظر آرہی تھیں آخر کار وہ لینڈ کروزر کے نزدیک پہنچ اور ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ ایک گاڑی نہیں تھی بلکہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کئی ں تھیں اور خاص قسم کی گاڑیاں تھیں۔ اب ہماری لینڈ کروزر ان کی روشنیوں کی زد میں ۔ ان گاڑیوں کی روشنیاں نہیں بجھائی گئیں تھیں ان روشنیوں کے سائے میں ہم نے چند و نیچے اترتے دیکھا۔ یہ وردی میں ملبوس تھے تھوڑی دیر کے بعد وہ لینڈ کروزر کے نزدیک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پہنچے انہوں نے تیز روشنیوں والی ٹارچوں سے اندر کے ماحول کا جائزہ لینا شروع کر دیا
نے میرے شانے پر ہاتھ رکھا اور آہستہ سے بولی۔

''دیکھ رہے ہو۔''

''ہاں!۔''

''کیا یہ لوگ ہمیں ہی تلاش کر رہے ہیں۔''

''ظاہر ہے۔''

''اوہو۔ خطرناک صورت حال پیش آسکتی ہے۔''

''لو'' میں نے اسٹین گن اس کی طرف بڑھا دی اور خوشی سے اچھل پڑی۔

''ارے واقعی۔ کیا ایک اسٹین گن اور نکال لی تھی۔''

''ہاں!۔''

''لیکن وہاں دستی بم بھی موجود تھے۔''

''یہ لو'' میں نے چار دستی بم اس کے حوالے کر دیئے۔ میری جیبیں دستی بموں سے وزنی ہو رہی تھیں۔

''کم از کم اتنا کام تو میں اپنی عقل سے بھی لے سکتا تھا'' انیکا نے پر مسرت لہجے میں کہا۔

''شاندار۔ دانش منصور مجھے تمہارے بارے میں مکمل معلومات حاصل نہیں ہیں۔ لیکن جو لوگ تمہاری طرف سے تشویش کا شکار تھے۔ وہ بھی معمولی لوگ نہیں تھے۔ اور بلاشبہ ان کی تشویش بالکل درست تھی۔ اس وقت اس کا اندازہ ہو سکتا ہے۔''

''اسلحے کے استعمال میں کوئی دقت نہیں ہو گی تمہیں۔''

''بالکل نہیں۔''

''لیکن اس وقت تک اسے استعمال نہ کرنا۔ جب تک اس کی اشد ضرورت پیش نہ آجائے۔'' میں نے کہا اور انیکا نے گردن ہلا دی۔ پھر ہم دونوں سانس روکے انکا جائزہ لینے لگے انہوں نے غالباً لینڈ کروزر کی تلاشی لے لی تھی اور اس کے بعد اس کے اطراف میں پھیل کر ہمیں تلاش کر رہے تھے۔ روشنیوں کی لمبی لمبی زبانیں چاروں طرف گردش کر رہی تھیں اور ان کی تعداد کے بارے میں ان روشنیوں سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ کافی افراد تھے۔ ہمیں

ایک عجیب سنسنی کا احساس ہو رہا تھا۔

حالانکہ چند لمحات پہلے باہر شدید سردی لگ رہی تھی لیکن اب بدن میں گرم گرم لہریں بیدار ہو رہی تھیں۔ کیونکہ ہم زیادہ فاصلے پر نہیں جا سکتے تھے اور وہ دور دور تک پھیل کر ہمیں تلاش کر رہے تھے۔ انہوں نے دو دو آدمیوں کی ٹولیاں بنالیں تھیں اور چاروں طرف بکھر گئے تھے۔ سو فیصد مسلح افراد تھے پھر ہم نے ان میں سے دو افراد کو سڑک کے کنارے کی جانب بڑھتے دیکھا اس طرف جدھر ہم موجود تھے، ہمارے اور ان کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رہ گیا تھا۔

اس جگہ سے بھی کوئی خاص واقفیت نہیں تھی۔ اور ہم زیادہ فاصلہ طے نہیں کر سکتے تھے، میں محسوس کر رہا تھا کہ صورت حال سنگین ہوتی جا رہی ہے کیونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اس لئے میں یہ بھی محسوس کر رہا تھا کہ دو چار کو ختم کرنے سے کام نہیں بنے گا۔ چونکہ باقی لوگ فوراً ہوشیار ہو جائیں گے۔ رفتہ رفتہ وہ ہمارے قریب آگئے۔ چند لمحوں کے بعد وہ اس ٹیلے کے بالکل نزدیک پہنچ گئے۔ جہاں ہم موجود تھے۔ اب اس کے بعد صورت حال کا انتظار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ انیکا نے میری ہدایات ذہن میں رکھیں۔ اور اسٹین گن کی آواز ابھری یہ آواز اس ماحول میں کئی گناہ بڑھ کر گونج اٹھی اور قرب و جوار کے علاقے چیخ پڑے تھے۔ انہی چیخوں میں ان دونوں کی چیخیں بھی شامل تھیں۔ جو ٹارچیں ہاتھ میں لئے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ ان دونوں کے جسم خون سے لالہ زار ہو گئے تھے اور سفید برف پر ان کا خون نالی کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ لیکن نتیجہ وہی ہونا تھا جو ہمارے ذہن میں تھا۔ دوسرے لوگوں کو فائرنگ کی سمت کا بھی اندازہ ہو گیا اور اس کا احساس بھی کہ ان کے آدمی شکار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ وہ چیختے ہوئے ادھر دوڑنے لگے اور انہوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ ریوالور سے ہونے والی فائرنگ سناٹے میں بڑی خوفناک معلوم ہو رہی تھی۔ میں جانتا تھا کہ وہ اس فوری حملے سے بوکھلا گئے ہوں گے۔ ان کی آوازیں بھی صاف سنائی دے رہی تھیں۔ لیکن میں یہ بھی جانتا تھا کہ چند لمحوں کے بعد وہ سنبھل کر منظم ہو جائیں گے اور اس کے بعد یہ جگہ انکی نگاہوں سے اوجھل نہیں رہ سکے گی۔ چنانچہ صورت حال خطرناک تھی۔ میں نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا ہی تھا کہ اچانک ہی انیکا بول پڑی۔

''مسٹر دانش۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ہاں!۔''

''ہاں!۔''

''یہ لوگ بہت جلد ہمیں تلاش کر لیں گے۔ اب یہ جگہ ہمارے لئے خطرناک ہو گئی ہے۔ اس سے پہلے کہ یہ جگہ مخدوش ہو جائے، کیا اسے چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے؟''

''ہاں۔''

''پھر۔''

''چلو۔'' میں نے جواب دیا اور ہم دونوں اپنی جگہ سے اٹھ گئے۔ وہ بے شک فائرنگ کر رہے تھے۔ لیکن جس طرح انکی فائرنگ ہو رہی تھی اس سے ہمیں یہ اندازہ ہوتا تھا کہ ابھی وہ مکمل طور سے صحیح سمت کا جائزہ نہیں لے سکے ہیں پھر میرے ذہن میں ایک تدبیر آئی۔ اب جو صورت حال تھی۔ اس میں زندگی بچانے کا معاملہ تھا اور زندگی سب سے قیمتی چیز ہوتی ہے۔ میں نے انیکا کو ہوا بھی نہ لگنے دی اور ایک دستی بم نکال کر اس کا پن کھینچا اور لینڈ کروزر کی جانب اچھال دیا ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی لاتعداد چیخیں سنائی دیں۔ لیکن میں نے فوراً دوسرا بم پھینکا۔ اس بار ہونے والا دھماکہ پہلے دھماکے سے زیادہ خوفناک تھا۔ اور پھر پے درپے دھماکے ہونے لگے۔ برف کا طوفان فضا میں بلند ہو گیا اور یہی میری اسکیم تھی۔ دھماکوں نے انہیں لرزہ براندام کر دیا تھا، وہ میرے پھینکے ہوئے دستی بموں کا شکار ہو گئے تھے، اور جو بچے تھے وہ بری طرح دوسری سمت دوڑ پڑے تھے میں چند لمحات ان کا جائزہ لیتا رہا پھر میں نے انیکا کو پکارا لیکن انیکا اپنی جگہ موجود نہیں تھی۔ میں نے اسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا۔ لیکن برف کی سفید چادر میں اس کا وجود کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں اپنی جگہ چھوڑ کر آگے بڑھنے لگا کہ ایک جگہ برف میرے قدموں کے نیچے سے نکل گئی اور میں لڑھکنے لگا۔ بمشکل تمام خود کو گرنے سے بچایا تھا۔ پتہ نہیں کتنی گہرائی تھی جہاں میں جا رہا تھا۔ لیکن میں نے خود کو سنبھالا اور ادھر ادھر دیکھا اس گہرائی میں آنے کے بعد مجھے تھوڑے فاصلے پر کسی متحرک شے کا احساس ہوا اور میں اس طرف چل پڑا۔ تاحد نگاہ برف ہی برف تھی۔ کہیں کہیں برف سے ڈھکے ہوئے درخت بھی نظر آ رہے تھے۔ میں اس متحرک دھبے کے نزدیک پہنچ گیا اور میرا اندازہ غلط نہیں نکلا۔ وہ انیکا ہی تھی لیکن شاید بے ہوش ہو گئی تھی۔ غالباً وہ بھی اپنی جگہ سے اتر کر کسی اور طرف دوڑنے کے سلسلے میں گہرائیوں میں جا پڑی تھی لیکن خوش قسمتی تھی کہ ہم دونوں بہت زیادہ

ہرائیوں میں نہیں پہنچے تھے۔ میں نے اسے زور زور سے تھپتھپایا اور اس کے رخسار پر بڑے ردار تھپڑ لگائے۔ پھر برف اٹھا کر اس کے چہرے پر پھینکی پھر چند لمحوں کے بعد اس کی ایک راہ سی سنائی دی۔ اس کا بدن بری طرح یخ ہو رہا تھا۔ میں نے اسے سنبھالا اور وہ اٹھ کر بیٹھ ئی، پھر میں نے اس سے کہا۔

''انیکا کیا ہوا۔''

''تم، تم ٹھیک ہو۔'' اس نے کمزور آواز میں پوچھا۔

''ہاں! لیکن تم۔''

''میں گر پڑی تھی کسی جگہ سے۔''

''ذرا اٹھ کر اپنے ہاتھ پاؤں ہلاؤ تاکہ بدن میں گرمی پیدا ہو میں نے کہا اور اس نے ری ہدایت پر عمل کر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ خاصی بہتر ہو گئی تھی۔

''کیسی ہو۔''

''اب ٹھیک ہوں۔ لیکن وہ لوگ......''

''میں نے ان میں سے بہت سوں کو ختم کر دیا ہے۔''

''سب کو نہیں۔''

''کیوں۔''

''اس لئے کہ میں نے انہیں بہت دور بھگا دیا ہے۔''

''آہ! کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ زیادہ قوت کے ساتھ تلاش کرنے کے لئے نکل پڑیں۔''

''تو پھر کیا کیا جائے۔''

''لینڈ کروزر کی جانب سفر'' وہ بولی۔

''مطلب۔''

''مطلب یہ کہ ہم، اوہ شاید میرا ذہن قابو نہیں ہے۔ میرے ٹخنے میں چوٹ لگی ہے۔

''آؤ۔'' میں اسے سہارا دے کر آگے بڑھنے لگا۔ چال میں لنگڑاہٹ کو میں اچھی طرح محسوس کر رہا تھا۔ پھر ہم وہاں سے کافی دور نکل آئے، ہلکی بوندا باندی اب بھی ہو رہی تھی، کہر اتنی گہری تھی کہ تھوڑے فاصلے پر بھی دیکھنے کے لئے کافی محنت کرنی پڑ رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اچانک آسمان سے بادل سرک گئے۔ جب برف کی سفیدی میں مجھے انیکا کا جسم نظر آیا۔ تو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میری آنکھوں میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوگئی۔ وہ بہرطور کسی نہ کسی طرح میرا ساتھ دے رہی تھی۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

”سنو دانش سنو، میرا بدن سرد ہوتا جا رہا ہے اور ٹانگیں کچھ بے جان سی ہو رہی ہے میں شاید زیادہ دور نہ چل پاؤں۔

”کوشش کرو۔“

”ویسے ایک بات کہوں۔ مجھے اس کی امید نہیں تھی۔“

”حالات کبھی امید کے مطابق نہیں ہوتے۔“ لیکن ہمیں ان کا سامنا کرنا پڑتا ہے، میں بہت بری کیفیت کا شکار ہوں۔ تمہیں بتا نہیں پا رہی۔“

”کیا مطلب۔“

”میں شاید تمہارا ساتھ نہ دے سکوں۔“

”کیا تم سمجھتی ہو کہ میں تمہیں تنہا چھوڑ دوں گا۔“

میں نے کہا اور وہ عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔ پھر بولی۔

”لیکن خود تمہاری زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔“

”زندگی آنی جانی چیز ہوتی ہے۔ چلی گئی تو چلی جائے گی تم بے فکر رہو۔ میں بالکل ٹھیک ہوں اور اگر تم نہیں چل پا رہی تو اب مجبوری ہے کہ میں تمہیں اپنے شانوں پر اٹھا لوں۔ یہ اسٹین گن تم اپنے ہاتھوں میں سنبھالو۔ اگر کوئی مشکل صورت حال پیش آئے تو تم میرے شانوں پر سے فائرنگ کر سکتی ہو۔“ وہ عجیب سے نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔ پھر بولی۔

”یہ سب کچھ تم میرے لئے کرو گے۔“

ہاں! کیوں نہیں۔“

”لیکن کیوں۔“

”مطلب کیا ہے تمہارا۔ تم میری ساتھی ہو۔

”لمحوں کی ساتھی۔“

”تو پھر۔“

”میرا مطلب ہے کہ صرف اتنے لمحوں کے ساتھ کے لئے تم اپنی زندگی خطرے میں ڈال دو گے۔“

”ہاں! ہاں! ہاں!“

”آؤ! میں تم سے کچھ اور سننا چاہتی تھی۔“ اس نے کہا۔

”کیا۔“

”نہیں اب کچھ نہیں۔ میں محسوس کر رہی ہوں کہ زندگی بہت مختصر ہوتی جا رہی ہے ۔ میرے بدن میں شدید درد اٹھ رہا ہے۔ شاید میں سردی کا شکار ہو رہی ہوں۔ یہ بھی ہو ہے کہ میں مر جاؤں۔ ایسے حالات میں تم اپنے ذہن میں پتہ نہیں کیا کیا تصورات لے کر رہو گے۔“

”کیوں بے وقوفی کی باتیں کر رہی ہو انیکا۔“

”ایسا نہیں ہوگا۔“

”حالات یہی کہہ رہے ہیں دانش۔ میں اب تم سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتی۔ میری ت حال عجیب سی ہے۔ میں ...... میں ...... میں بس یوں سمجھ لو کہ میں۔ لیکن میں تمہیں بارے میں کچھ بتانا چاہتی ہوں۔ سنو گے میری بات۔“

”تم سب سے پہلے یہ تصور اپنے ذہن سے نکال دو۔ کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچ سکتا “

”کیا کیا جا سکتا ہے؟ کیا کیا جا سکتا ہے؟ رکو تھوڑا سا رک جاؤ۔ میں تمہیں اپنے بارے بتانا چاہتی ہوں۔ غور تو کرتے ہو گے تم کہ میں کون ہوں۔ کیا ہے میری شخصیت، کچھ نہیں میری شخصیت جن لوگوں کے درمیان رہی ہوں۔ لیکن اچھائیوں کی تلاش میں سرگرداں۔ عجیب و غریب زندگی گزارتی رہی ہوں۔ ایک ایسی زندگی جو میری پسند کی زندگی نہیں تھی۔ یں کیسے کیسے حالات کا شکار رہی ہوں۔ میں نے جرائم پیشہ لوگوں کے درمیان پرورش پائی ۔ بس یوں سمجھ لو کہ بچپن ہی سے مجھے ان کے حوالے کر دیا گیا تھا اور میں ان ہی جیسی ہو کر ۔ پہلے ایک گروہ سے میرا تعلق تھا لیکن اس کے بعد اس گروہ کے دو افراد کو قتل کر کے میں انہیں چھوڑ دیا اور نکل آئی یہاں بس یوں سمجھ لو کہ میں نے ایک نوجوان سے محبت کی لیکن یں جانتا تھا کہ میں کیا ہوں۔ وہ مجھ سے بے پناہ محبت کرتا تھا اور میں بھی اس کے لئے زندگیاں قربان کرنے کو تیار رہتی تھی۔ لیکن ایک بار اسے علم ہو گیا کہ میں ...... میں غلط لڑکی ۔ اس نے میرے بارے میں بہت معلومات حاصل کیں۔ مجھ سے کہا کہ میں اپنے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

راستے چھوڑ دوں۔ لیکن راستوں سے اب واپس بھی آنا چاہتی تو نہیں آ سکتی تھی۔ کیونکہ اب میں تنہا نہیں تھی بلکہ ایک گروہ میری زندگی کا گاہک بن سکتا تھا۔ وہ کشمکش کا شکار ہو گیا اور آخر کار ایک دن اس نے میرے سامنے گردن جھکا دی اور کہا کہ وہ مجھے نہیں چھوڑ سکتا۔ میں خود بھی اسے اپنے گروہ میں شامل کرلوں۔ ہم دونوں مل کر جرائم کرنے لگے۔ آخر کار ایک دن میرے محبوب نے کچھ ایسا راز دریافت کیا جس کی قیمت ہمیں کئی ملکوں سے مل سکتی تھی۔ زیادہ سے زیادہ قیمت کے لئے ہم نے ایک منصوبہ ترتیب دیا۔ لیکن تقدیر ہمارا ساتھ نہ دے سکی۔ میرا محبوب میرے گروہ کے ہاتھوں شکار ہو گیا۔ میں اسے نہیں بچاسکی۔ وہ راز میرے پاس موجود تھا اور اپنے محبوب کی موت کے بعد بھی اپنا مستقبل بنانے کی خواہش مند تھی۔ اور پھر تمہیں دیکھ کر نہ جانے کیوں مجھے یہ محسوس ہوا کہ وہ واپس آ گیا ہے۔ میں تمہیں کیا بتاؤں، کیا بتاؤں میں تمہیں، سنو شاید زندگی مجھ سے روٹھ گئی ہے اور جب میں مر جاؤں تو میرے سینے کے پاس ایک چمڑے کا تعویذ سا بندھا ہوا ہے اسے کھول لینا وہ تمہارا ساتھ دے گا کیا سمجھے۔''

''تم اپنے آپ کو دھوکا دے رہی ہو، ایسا نہیں ہو گا انیکا ایسا نہیں ہو گا آؤ چلو میں تمہارا ساتھ دیتا ہوں۔ میں نے اسے اپنے شانوں پر اٹھالیا اور اس کے بعد چلنا شروع کر دیا۔ اب انسانی ہمدردی سارے کام کر رہی تھی۔ اس نے مجھے اپنے بارے میں بتا دیا تھا میں فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ کیوں میرا ساتھ دے رہی ہے لیکن اب مجھے سب کچھ معلوم ہو گیا تھا۔ خیر میری اپنی مرضی جو کچھ بھی تھی لیکن ایک انسان کو زندگی دینے کے لئے اگر اس سے تھوڑا سا جھوٹ بھی بول دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ میں اسے شانوں پر اٹھائے آگے بڑھتا رہا راستے میں بے پناہ خوفناک مراحل آئے۔ ایک بار برف کے درمیان ایک جھیل نے میرا راستہ روکا اور میں پریشانی سے اس کے دوسرے سرے کی تلاش میں چل پڑا۔ ان لوگوں کے خلاف میں نے جو کارروائی کر دی تھی وہ ان کے لئے کافی تھی چنانچہ اب دور دور تک ان کا نام ونشان نظر نہیں آ رہا تھا۔ کافی دور پہنچنے کے بعد مجھے دوسرا کنارہ مل سکا۔ لیکن اس دوران میں برف کے میدانوں سے پیچھا نہیں چھڑا سکا تھا۔ یہ برف کا ایک عظیم ویرانہ تھا۔ اور ہم دو تنہا مسافر جن میں سے ایک زندگی کی بازی ہارتا جا رہا تھا یہاں تک کہ ساری رات اسی طرح گزر گئی اور آہستہ آہستہ اجالے نے چاروں طرف حملہ کر دیا۔ سورج کے ساتھ ساتھ دھند بھی چھٹ گئی تھی۔ میں نے دور دور تک نگاہیں دوڑائیں کسی ذی روح کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ سورج نکل آنے

وجہ سے اب سردی بھی کسی حد تک کم ہو گئی تھی اور میں محسوس کر رہا تھا کہ انیکا کی حالت پہلے سے بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ غالباً اس صاف موسم نے اس پر اچھے اثرات ڈالے تھے۔ یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی اور پھر ہم نے ایک جگہ قیام کیا۔ ہمارے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں تھی، سب کچھ وہیں چھوڑ آئے تھ۔ اچانک ہی ہوا چلنا شروع ہو گئی اور مجھے ان ہواؤں سے خوف محسوس ہونے لگا۔ بھوک سے برا حال تھا۔

میری نگاہیں چاروں طرف بھٹک رہی تھیں اور میں کسی ایسی پناہ گاہ کی تلاش میں تھا جہاں ہم ہواؤں سے بچ سکیں وقت تو جیسے پر لگا کر اڑ رہا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے صبح ہوئی تھی اب پہاڑوں پر سے دھند نیچے اترنے لگی تھی۔ آن کی آن میں دو دور تک اندھیرا پھیلتا جا رہا اس کے ساتھ ساتھ ہی ہواؤں کی آوازیں خوفناک ہوتی جا رہی تھیں۔ اور سردی ایک بار ہڈیوں میں اترنے لگی تھی۔ لیکن اب انیکا اپنے پیروں سے چل رہی تھی، اس کی قوت میرے لئے حیرت انگیز تھی چلتے چلتے اس نے آہستہ سے کہا۔

''ایسا نہیں ہو سکتا دانش کہ تم اپنے طور پر اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرو میری وجہ سے یہ سفر بہت سست رفتاری سے گزر رہا ہے۔''

''تمہاری وجہ سے زندگی بہت بہتر ہے انیکا ایسی باتیں مت کرو۔ میں تمہارا اس وقت تک ساتھ دوں گا جب تک میرے جسم میں جان ہے تم نے اپنے آپ کو مایوسیوں کا شکار کر لیا ہمیں ہماری منزل مل جائے گی انیکا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہم ایک جگہ رک گئے۔ یہاں بھی ایک بڑا سا برف کا تودا نظر آ رہا تھا۔ انیکا پر غنودگی سی طاری ہو رہی تھی۔ تھکاوٹ اور تکلیف کا نتیجہ تھا لیکن میرا خیال شاید مناسب نہیں تھا۔ ہوائیں اب براہ راست ہمارے جسموں سے ٹکرا رہی تھیں اور ہمارے بدن برف کی مانند سرد ہوتے جا رہے تھے۔ یہ سب جتنا تکلیف دہ تھا۔ اس سے پہلے کبھی ایسے موسم کا تصور بھی نہیں کیا تھا اور رفتہ رفتہ برف شروع ہو گئی بدن اکڑنے لگے اور ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ انیکا بالکل خاموش تھی۔ میں نے اسے غور سے دیکھا اور اب مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ زندگی کی آخری سانسیں لے رہی ہے۔ موت اس کی جانب آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔ ایک لمحے کے لئے میرا ذہن شکار ہو گیا اس نوجوان لڑکی کا اس طرح مر جانا مناسب نہیں تھا۔ میں نے اسے شانے پر اٹھایا اور اس کے بعد چل پڑا بہر حال انسانی ہمدردی ایسی ہی چیز ہوتی ہے۔ اس وقت نہ جانے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کیا وقت تھا کون سا پہر تھا جب مجھے اپنے کانوں میں کسی گاڑی کے انجن کی آواز سنائی دی۔ میری آنکھیں دھندلا رہی تھیں دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا انیکا اب بھی میرے بدن پر لدی ہوئی تھی لیکن اب مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ میری اپنی کیفیت بھی بہت خراب تھی اور ماحول میری نگاہوں میں بھی دھندلاتا جا رہا تھا پھر میں آہستہ آہستہ گھٹنوں کے بل برف پر بیٹھ گیا۔ کیفیت اس طرح خراب ہوگئی کہ ذہن پر اب کوئی قابو نہیں تھا چنانچہ کچھ لمحوں کے بعد میں نے برف پر گردن ڈال دی۔ اب انیکا کا تصور بھی میرے ذہن سے نکل گیا تھا۔ شاید میں بے ہوش ہو گیا تھا ہوش آیا تو صورت حال میرے ذہن میں آہستہ آہستہ نمایاں ہونے لگی آنکھیں کچھ بدلا ہوا منظر ہی پیش کر رہی تھیں۔ میرے اطراف میں برف کے ویرانے نہیں تھے بلکہ بدن کے نیچے بستر تھا۔ قرب و جوار میں بھی ہوا یا سردی کا احساس نہیں کمرے کا ٹمپریچر خاصا گرم تھا۔ تھوڑے سے فاصلے پر ایک ہیٹر روشن تھا میرا ذہن آہستہ آہستہ اپنے ماحول سے روشناس ہوتا گیا۔ ماضی بھی نمایاں ہو گیا تھا۔ گاڑی کی آواز میری سماعت سے ٹکرائی تھی اور اس کے بعد مجھے ہوش نہیں رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد مجھے اپنی عقب میں ایک آواز سنائی دی اور میں نے گردن گھما کر دیکھا خوبصورت لباس میں ملبوس ایک خوبصورت نرس کرسی پر سے اٹھ رہی تھی۔ وہ میرے نزدیک آ گئی اور اس نے انتہائی نرم اور محبت بھری آواز میں کہا۔

''ہیلو۔''

''ہیلو۔ میں نے بھی مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔''

''کیسی طبیعت ہے۔''

''ٹھیک ہوں سسٹر۔'' میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

''میں ڈاکٹر کو آپ کے بارے میں اطلاع دے دوں۔''

''جیسا آپ مناسب سمجھیں۔''

''میں ابھی آئی۔'' اس نے کہا اور باہر نکل گئی کچھ دیر کے بعد وہ ایک شخص کے ساتھ آئی جس کے جسم پر ڈاکٹر کا لباس تھا اس نے میرے جسم کا معائنہ کیا اور مسکرا کر بولا۔''

''اب آپ بالکل ٹھیک ہیں۔ جناب۔''

ڈاکٹر میرے لئے کیا ہدایت ہے۔'' نرس نے پوچھا۔

''تم انہیں سوپ پلاؤ۔'' ڈاکٹر نے نرس سے کہا اور پھر میری طرف رخ کر کے بولا۔

''نئی زندگی کی مبارک باد مسٹر دانش منصور'' میں ایک گہری سانس لے کر رہ گیا، اس کا ہے کہ میں ایسی جگہ ہوں جہاں مجھ جانا جاتا ہے۔ ڈاکٹر کے ساتھ نرس بھی باہر ہی چلی گئی لیکن کچھ دیر کے بعد وہ اندر آئی اس کے پاس سوپ کے برتن تھے اس نے یا تو پیشہ ورانہ یں یا پھر ایک عورت ہونے کے حوالے اتنی نرمی اور محبت سے اٹھا کر بیٹھایا کہ میرے اس کے لئے احترام کا ایک جذبہ پیدا ہو گیا۔

''سوری سر۔''

''نہیں کوئی بات نہیں ہے۔'' وہ میرے نزدیک بیٹھ گئی اور چمچے سے سوپ پلانے لگی نے مسکرا کر کہا۔

''یوں لگ رہا ہے جیسے کئی دن سے بھوکا ہوں۔'' میں نے کہا۔

''آپ واقعی کئی دن سے بھوکے ہیں۔''

''کیا مطلب۔''

''تین دن کے بعد آپ کو ہوش آیا ہے۔''

''اوہو! کیا واقعی۔'' میں اچھل پڑا۔

''ہاں، پورے تین دن آپ شدید بے ہوش رہے ہیں اتنے بے ہوش کہ ڈاکٹروں کو کے بارے میں تشویش ہوگئی تھی۔ آپ کو ڈبل نمونیا ہو گیا تھا۔''

''مائی گاڈ۔'' میں نے کہا اور اچانک میرے ذہن میں انیکا ابھر آئی۔ میں نے چونک کر

''سسٹر میرے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی۔''

''آپ مس انیکا کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔''

''ہاں۔''

''انیکا بالکل ٹھیک ہیں، لیکن انہیں بھی آرام کرنے کے لئے کہا گیا ہے آپ لوگوں کی ی بڑی حیرت انگیز ہے ہم سب کے لئے۔''

''تھینکس گاڈ'' میں نے آنکھیں بند کر کے کہا۔

مسرت کی ایک لہر میرے وجود میں دوڑ گئی تھی، انیکا سے مجھے کوئی ایسی محبت نہیں تھی جذباتی نام دیا جائے، بس وہ ایک انسان تھی۔ میرا اور اس کا ساتھ رہا تھا۔ اس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

حوالے سے میں اس کی زندگی کا خواہش مند تھا اور میں نے اس کے لئے بھرپور کوشش
اس کوشش کا نتیجہ بہت اچھا نکلا تھا جس کی مجھے خوشی تھی نرس نے کہا۔

''آپ نے مس انیکا کی زندگی بڑی محنت سے بچائی ہے وہ ہمیں ساری باتیں بتا
ہیں۔''

''خدا کا شکر ہے سسٹر کہ میں اپنی کوشش میں کامیاب رہا ورنہ کئی بار انیکا اور میں
چھوڑ چکے تھے۔''

''زندگی بچانے والے کے ہاتھ بہت لمبے ہیں جس طرح آپ لوگ بچے ہیں
اپنے طور پر کوشش کرتے تو آپ اتنی آسانی سے زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔'' پھر نرس سوپ
چلی گئی۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ چند افراد اندر داخل ہو گئے ان کے بارے میں، میں
نہیں کہہ سکتا تھا۔ سب سے آگے ایک خوبصورت سا جوان آدمی تھا جو خاصی دلکش شخصیت
مالک تھا اس نے آگے آ کر کہا۔

''ہیلو۔ مسٹر دانش کیسے ہیں آپ۔''

''میں ٹھیک ہوں۔''

''میرا نام ایمل ہے، ایمل اور جہاں تک میرا علم ہے تو انیکا آپ کو میرے بارے
بتا چکی ہے۔ معاف کیجئے گا اپنے اس محبوب کے بارے میں جس نے اس کی دانست میں ا
چھوڑ دیا تھا۔''

''ویری گڈ، ویری گڈ، بے شمار خوش خبریاں اس بے ہوشی کے بعد میرا انتظار کر
تھیں۔''

''ہاں واقعی آپ نے میرے اوپر جتنا احسان کیا ہے میں اس کے لئے آپ کا شکر
کرنا کافی نہیں سمجھتا ہوں، انیکا کی زندگی کی حفاظت کرنے کے لئے آپ نے واقعی جس
مردی اور ذہانت سے کام کیا ہے اس کی داد نہیں دی جا سکتی خوش قسمتی ہے ہماری کہ ہم
وقت پر آپ کے پاس پہنچ گئے اور ہم آپ کی زندگی بچانے میں کامیاب بھی ہو گئے۔''

''جی ہاں۔ شاید وہ آپ ہی کی گاڑی تھی جس کے انجن کی آواز میرے حواس کے
آخری آواز تھی۔''

''بہر حال میں آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا تھا۔'' میں نے آنکھیں بند کر کے گر

اس نے کہا۔

''آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔''

''نہیں، میں ٹھیک ہوں۔''

''انیکا بھی خیریت سے ہے۔ ابھی تھوڑی دیر کے بعد میں آپ کو اس سے ملوا دوں گا۔
ل آپ آرام کریں۔'' اور پھر وہ ان دونوں افراد کے ساتھ وہاں سے چل پڑا، اس کے
ری حالت دن بہ دن درست ہوتی چلی گئی، انیکا خود بھی اسی رات مجھ سے ملنے آئی۔ وہ
سے چلتی ہوئی مجھ تک پہنچی تھی۔ دو نرسیں اس کے ساتھ تھیں، میرے نزدیک آ کر وہ
بستر پر بیٹھ گئی اور اس نے نرسوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ لوگ جائیے میں اپنے دوست سے باتیں کروں گی اور پلیز ذرا باہر کسی کو
کر دیجئے کہ جب تک میں نہ چاہوں اندر کوئی نہ آئے۔'' دونوں نرسیں باہر چلی گئیں تھیں
نے مجھے دیکھا اور دیر تک دیکھتی رہی اس کے بعد بولی۔

''دانش، جس طرح آپ نے میری زندگی بچائی ہے اتنا کوئی کسی کے لئے نہیں کرتا۔
ی آپ کی جگہ ہوتا تو شاید مجھے اتنا مقام نہ دیتا۔ میں الجھی ہوئی ہوں۔ ایمل مجھے دوبارہ
ہے۔ نہ جانے کیا کیا باتیں کی ہیں اس نے مجھ سے۔ وہ مجھ سے بچھڑ جانے کی وجہ بتاتا
یکن اس دوران بھی میں آپ کے بارے میں سوچتی رہی ہوں میں ایسا نہیں کر پا رہی
ے دل میں آپ کے لئے کیا مقام ہے۔'' میں نے عجیب سی نگاہوں سے انیکا کو دیکھا
کہہ رہی تھی میری سمجھ میں آ رہا تھا لیکن میری کیفیت وہی تھی۔ ظاہر ہے کسی کو ایسا کوئی
نا میرے لئے ممکن ہی نہیں تھا۔ اس کے علاوہ یہ عارضی معاملات تھے میں نے آہستہ

''انیکا غور کرو زندگی کے راستے بہت مشکل ہوتے ہیں۔ جلد بازی میں کئے ہوئے
ان دہ ہوتے ہیں۔ بہر حال ایک بات بتاؤ۔''

''کیا۔''

''تم نے جس اہم راز کی بات کی تھی اس کی کیا کیفیت ہے۔''

''بڑی غم ناک۔''

''کیوں۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''میرا سامان ایمل کے قبضے میں ہے ویسے میں تمہیں بتاؤں میں نے ایک جگہ
ہے ہوسکتا ہے اس میں مجھے کامیابی حاصل ہو جائے۔''

''ٹھیک ہے جیسے تم مناسب سمجھو۔'' میں نے جواب دیا حالانکہ مجھے ایسے کسی مسئلے
کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ بہر حال وہ کچھ دیر کے بعد چلی گئی اس کا کمرہ میرے کمرے سے تھو
فاصلے پر تھا۔ پھر پورا دن گزر گیا۔

۞ ۞ ۞

دوسرے دن بھی مجھے چہل قدمی کروائی جارہی تھی اور اب میں اپنے آپ کو بالکل
رست محسوس کر رہا تھا۔ پر اسی دن ایمل نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھ سے کہنے لگا۔

''مسٹر دانش منصور! انیکا مجھے ساری باتیں بتا چکی ہے آپ اس سلسلے میں جو مقام
ل کر چکے ہیں میں سمجھتا ہوں آپ کے بغیر ہم اپنے کام کو آگے نہیں بڑھا سکتے۔'' میں نے
لمحے کے لئے سادہ سے نگاہوں سے ایمل کو دیکھا حالانکہ انیکا مجھے الجھا گئی تھی۔ میری تو
لیت ہی کچھ اور تھی اس نے کسی ایسے راز کا چکر چلا دیا تھا جس کی وہ قیمت وصول کرنا چاہتی
جبکہ میں تو صرف ایک ہی کام سے دلچسپی رکھتا تھا۔ اگر کوئی صحیح وقت آئے تو میں رخسار کے
ے میں معلومات حاصل کروں لیکن بہر حال کبھی کبھی زندگی کے راستے خود بخود ٹیڑھے
ھے ہو جاتے ہیں۔ ان سے گریز ممکن نہیں ہوتا۔ چنانچہ میں نے ایمل کو موقع نہیں دیا اور
سے اسی کی خواہش کے مطابق گفتگو کی میں نے کہا۔

''آپ مجھے بتائیے مسٹر ایمل میں آپ کے لئے کیا کر سکتا ہوں۔''

''کیا آپ اس بات کے لئے تیار ہیں؟ کہ ہمارے درمیان کاروباری گفتگو ہو
ئے۔''

''جیسا آپ پسند کریں۔''

''شکریہ...... اصل میں بہت سے لوگ اس ایک مقصد کے لئے سرگرم عمل ہیں۔'' میں
نا ہوں اس سے پہلے کہ کسی طرف سے کوئی بڑی کوشش ہو جائے۔ ہم لوگ آپس ہی میں
ہ کر لیں۔ خصوصاً وہ افراد جو یہاں پہنچنے والے ہیں۔ وہ اس سلسلے میں آپ سے بات کریں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

گے۔''

''آپ بتائیے مجھے کیا کرنا ہے؟''

''آپ ان سے گفتگو کیجئے۔''

''میں تیار ہوں۔''

''ہوسکتا ہے۔آج ہی ان سے ملاقات ہو جائے۔''

''جیسا آپ مناسب سمجھیں۔'' میں نے جواب دیا اور ایمل نے میرا شکریہ ادا کیا۔ جب وہ جانے لگا تو میں نے کہا۔

''مسٹر ایمل میں انیکا سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔''

''ہاں! ہاں! کیوں نہیں۔ وہ ابھی اپنے کمرے میں مقیم ہے۔ آپ وہاں جاسکتے ہیں۔''

''ٹھیک ہے میں اس سے ملاقات کر کے جانا چاہوں گا۔''

لیکن انیکا سے میری ملاقات نہیں ہوسکی تھی۔ ایمل نے مجھے بتایا کہ انیکا کو ایک ضروری کام سے بھیج دیا گیا ہے اور اس سے ملاقات کا کوئی بندوبست نہیں ہوسکتا۔ اس نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے اس بات کا قطعی علم نہیں تھا لیکن آپ خود صاحب اختیار ہیں۔ ایسا کر لیتے ہیں کہ پہلے آپ ان دو افراد سے مل لیجئے۔ بعد میں انیکا سے گفتگو کر لیں۔ یہ ایک مجبوری ہے۔ وہ دونوں آچکے ہیں۔''

''ٹھیک ہے جیسا آپ چاہیں۔'' میں نے آہستگی سے گردن ہلا دی۔ میں جانتا تھا کہ صورت حال کافی الجھی ہوئی ہے لیکن بہرحال جب تک کہ کوئی صحیح سرا سامنے نہ آجائے۔ مجھے ان کے مطابق ہی کام کرنا تھا۔ چنانچہ میں تیار ہوگیا۔ رات کو مجھے پہننے کے لئے لباس دیا گیا جو میرے جسم کے مطابق ہی تھا۔ پھر ایک خوبصورت کار مجھے لے کر چل پڑی۔ جس کا سفر تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا تھا۔ اس کے بعد ایک عمارت سامنے آئی جو کسی قدر بلندی پر واقع تھی۔ عمارت بہت خوبصورت تھی۔ موسم یہاں بھی بہت سرد تھا اور میں ایک ہلکی سی کپکپاہٹ محسوس کر رہا تھا۔ جب ہم عمارت میں اترے تو ایمل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جس سردی سے آپ گزر چکے ہیں یہ اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔''

''ہاں! اس کا احساس کر کے میری حالت خراب ہو رہی ہے۔'' ہم ایک ہال میں داخل ئے۔ یہاں چند افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ان لوگوں سے مجھے متعارف کرایا گیا۔ بعد میں چھوٹے قد کا تیسرا آدمی بھی اندر آیا اور اس نے آ کر کہا۔

''سارے معاملات درست ہیں جناب۔ میں باہر ڈیوٹی دے رہا ہوں۔''

''او کے۔'' ان دو افراد نے کہا جو اس سلسلے میں کہیں باہر سے آئے ہوئے تھے پھر ں گفتگو کا آغاز ہوگیا۔ میں نے آنے والے دو افراد میں سے ایک سے کہا۔

''میں آپ سے ہر گفتگو کے لئے حاضر ہوں۔'' اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی نے اپنے ساتھی کی جانب دیکھا۔ پھر اس نے دوسرے آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے آگے کر اچانک جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس سے ایک رومال نکال کر میرے چہرے پر رکھ دیا۔ رومال کلورو فارم میں بھیگا ہوا تھا۔ میرا ذہن تاریکیوں میں گم ہوگیا اور اس کے بعد مجھے ں احساس نہیں رہا لیکن زندگی ہوتی ہے تو ہوش بھی آتا ہے اور ہوش آتا ہے تو عقل بھی کام تی ہے۔ یہ جگہ بھی ایک کمرہ تھا یہیں مجھے ہوش آیا تھا ذہن پر ابھی تک کلوروفارم کی بو کا ر اثر طاری تھا۔ میں کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر چونک کر اٹھ گیا۔ میرے ذہن میں گزرے ئے واقعات کی تصویر آگئی تھی۔

پھر ایک شخص اندر داخل ہوا۔ میں اسے دیکھ کر ایک دم چونک پڑا۔

''میرا نام احمد افی ہے..........'' میں کچھ خاص مسائل پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

ساری زندگی مختلف لوگوں سے دھوکے کھائے تھے۔ لیکن اس سے اس بات کا تجربہ بھی تھا کہ دھوکے کھانا بھی ضروری ہوتا ہے کیوں کہ دھوکا دینے والے بھی انسان ہی ہوتے ۔ اپنی دانست میں وہ ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن ان کی ذہانت بھی انسانی ہوتی ہے ضروری نہیں ہے کہ جو کچھ وہ سوچتے ہیں وہی بہتر ہو۔ یہ شخص جن حوالوں سے مجھ سے گفتگو رہا تھا ان حوالوں کے بارے میں بھی جانتا تھا لیکن میں صرف اتنا جانتا تھا کہ اس وقت وہ ں واش کا ہم شکل ہے۔ اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اپنا نام جو وہ بتا رہا ہے کس شکل کا حامل ۔ میں نے کہا۔

''مسٹر احمد افی اگر آپ ساری باتیں درست کہہ بھی رہے ہیں تو میں آپ کی صورت تو ں پہچانتا۔ فرض کیجئے کہ آپ کے منصوبے کے تحت ہم اس وقت یہاں سے نکل جاتے ہیں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تو آئندہ میں آپ سے کیسے ملاقات کروں گا......؟اور آپ مجھے کیسے پہچانیں گے......؟ احمد ا
کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اور اس نے کہا۔

''مسٹر دانش منصور...... ہم جن حالات کا شکار ہیں میں نے اپنے آپ کو بھی آپ کے ساتھ شامل کر لیا ہے۔ ان حالات کے تحت آپ یہ سمجھ لیجئے کہ ہمیں یہ خطرات مول لینا ہی پڑیں گے۔ بے شک میں اپنے چہرے سے میک اپ نہیں اتار سکتا۔ لیکن کچھ باتیں آپ کو خاص بتا رہا ہوں ذرا ان کو ذہن میں رکھئے اور اس کے بعد اپنے تمام مراحل طے کرتے ہوئے اس جگہ تک پہنچ جایئے میں آپ کو خود پہچان لوں گا اور اپنا تعارف احمد کہہ کر ہی کراؤں گا۔ بس اس کے بعد آپ میری اصلی شکل بھی دیکھ لیں گے۔ ویسے میں آپ پر کچھ اور اہم انکشافات بھی کرنا چاہتا ہوں۔''

''کیا......؟'' میں نے سوال کیا۔

''دیکھئے...... مسٹر دانش منصور آپ کی اہلیہ کا نام رخسار ہے نا۔'' اس کے ان الفاظ پر میرا دل دھڑک اٹھا میں نے کہا۔

''ہاں۔''

''رخسار ابھی تک ایرش واش کے قبضے میں ہے اور میں آپکو جو پتا بتا رہا ہوں آپ ایرش واش سے وہاں مل سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ آپ سنجیدگی سے اسے تلاش کریں۔ اصل میں یہ شخص شیطان کا دوسرا روپ ہے۔ لیکن میری ملاقات کا ذریعہ بھی معمولی نہیں ہے۔ ایرش واش نے ایک جگہ ایک روحانی پیشوا کی شکل اختیار کی ہوئی ہے۔ اس نے ایک عبادت گاہ بھی بنائی ہوئی ہے۔ یہاں وہ لوگوں کو ایک شیطانی عمل کی ترغیب دیتا ہے۔ اس کے لاتعداد پیروکار بھی ہیں جو اسے اپنا روحانی پیشوا تسلیم کرتے ہیں اور اس سے بڑی عقیدت رکھتے ہیں۔ اصل میں یہ دنیا ایک گورکھ دھندہ ہے اور یہاں انسان بڑی کمزور فطرت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ایرش واش کے پیروکار تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ بڑی بڑی حیثیتوں کے مالک ہیں۔ لیکن وہی انسانی کمزوریاں وہ لوگ اسے ایک درویش کا درجہ دیتے ہیں اور اس کے احکامات پر ہر طرح کے قدم اٹھانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ میں آپ کو اس کے بارے میں مکمل تفصیلات بتائے دیتا ہوں۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ کس طرح ایرش واش کو تلاش کرتے ہیں۔'' ایک اور اہم بات آپکو وقت سے پہلے بتائے دیتا ہوں تا کہ آپ کے دل میں عدنان زیبی تک پہنچنے کی

ن پیدا ہو جائے۔ عدنان زیبی نے کچھ ایسے کردار اپنے پاس جمع کئے ہوئے ہیں جو آپ کے
بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ معاف کیجئے گا ایک بالکل ہی ذاتی سی بات ہے۔ لیکن آپ یہ
لیجئے کہ اگر آپ عدنان زیبی تک پہنچ گئے تو آپ کے ماضی کے کچھ راز کھل جائیں گے۔
کردار آپ کے ماضی ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔'' میرے دل میں شدید جلن پیدا ہو گئی۔
ے ماضی سے تعلق رکھنے والے کردار، ایک عجیب بات کہی تھی اس شخص نے لیکن بہر حال
نے اس سے اس کی وضاحت طلب نہیں۔ اس سے میری کمزوری کا احساس ہوتا البتہ میں
اس سے کہا۔

''ٹھیک ہے آپ مجھے ان نکات کے بارے میں بتایئے جو آپ نے کہے ہیں۔'' اور
کافی دیر تک احمد افی مجھے بہت سے معاملات سمجھتا رہا تھا۔ میں نے دل میں سوچا کہ اگر یہ
ں جھوٹ بول رہا ہے تو میں اسے دنیا کا سب سے شاطر آدمی تصور کر سکتا ہوں۔ غرض یہ کہ
ے معاملات طے ہو گئے۔ میرے ذہن پر ایک بہت بڑا بوجھ آپڑا تھا کیوں کہ احمد افی نے
ے جو کچھ سمجھایا تھا وہ ناقابل یقین سا تھا لیکن بہر حال رخسار کی تلاش کے لئے پہلی بار مجھے
ئی صحیح راستہ معلوم ہوا تھا اور اس بات پر میں شدید حیران تھا کہ بدمعاش ایرش واش مجھے جن
ں بہانوں سے بے وقوف بناتا رہا ہے وہ واقعی بڑے سنسنی خیز ہیں۔ خدا کرے اس شخص نے
ایرش واش کا ہمشکل ہے جو کچھ کہا ہو سچ ہی کہا ہے اور پھر اس کے بعد میں نے اس ڈرامے
آغاز کر دیا۔ میں نے اسے تھام لیا اور وہ حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخنے لگا۔ چار مسلح محافظ اندر گھس
ئے تھے اور چونکہ ان چاروں کو قبضے میں کرنا تھا اس لئے احمد افی نے بھی میرا ساتھ دیا۔
رے میں گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی۔ محافظ بھی کمزور نہیں تھے۔ میں نے ان میں سے دو
ختم کر دیا۔ تیسرا مجھ پر حملہ آور ہوا اور اس نے مجھ پر ہلکا سا زخم لگا دیا لیکن ایک بات ذرا
ب خیز ہوئی تھی وہ یہ کہ احمد افی زخمی ہو کر گر کر بے ہوش ہو گیا تھا اور جیسے ہی وہ نیچے گرا تو
تھے محافظ نے بھی مجھ پر حملہ کر دیا۔ میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ ان
ہ دو افراد کو بھی زندگی سے محروم کر دوں۔ اور میں نے اس وقت عالم جنون میں ایسا ہی کیا۔
روں محافظوں کی ہلاکت کے بعد میں اپنے اس قید خانے سے بھاگ نکلا تھا۔ یا تو تقدیر
ری معاونت کر رہی تھی یا پھر کوئی بہت گہری سازش زیر عمل تھی اور اس پر کام ہو رہا تھا۔ کیوں
ہ مجھے باہر نکلنے میں اس کے بعد کوئی اہم دقت پیش نہیں آئی تھی اور تھوڑی دیر کے بعد میں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ایسی جگہ پہنچ گیا تھا جس کے بارے میں کم از کم یہ کہہ سکتا تھا کہ فی الحال وہ خطرے سے باہر ہے۔ زندگی اور موت کی میرے سامنے کوئی حقیقت نہیں رہی تھی۔ چنانچہ ایک یہودی کو ہلاک کر کے میں نے اس سے خاصی رقم حاصل کی۔ اس رقم سے میں نے کچھ خریداریاں کیں اور اس کے بعد ایک ایسے چھوٹے سے ہوٹل میں مقیم ہو گیا جو انتہائی بدبودار اور غلیظ تھا اور یقینی طور پر اگر اس ہوٹل میں کوئی گاہک آجاتا تھا تو خود ہوٹل کے مالکان کو حیرت ہوتی ہو گی۔ یا پھر وہ خوش ہوتے ہوں گے کہ ان کا ہوٹل بھی ایسی جگہ ہے جہاں کوئی قیام کر سکتا ہے۔ بہر حال۔ احمد افی کا بے ہوش ہو جانا میرے لئے بڑی پریشانی کا باعث تھا۔ پھر میں نے تقریباً ڈیڑھ دن یہاں آرام کیا اور اس کے بعد مجھے اپنے کام کا آغاز کرنا تھا۔ یعنی یہ کہ ایرش واش کو تلاش کرنے کے لئے اس عبادت گاہ کا رخ کرنا تھا جو یہاں سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھی اور وہ علاقہ بڑی اہمیت کا حامل کہلاتا تھا۔ میں نے اس طرف کا رخ کیا۔ یہ باقاعدہ بستی تھی جس میں کشادہ سڑکیں اور خوب صورت مکانات بکھرے ہوئے تھے۔ میں اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہا۔ میں نے تمام تفصیلات جمع کر لیں، ویسے احمد افی نے مجھے بہت کچھ سمجھایا تھا اور میں اس الجھن کے عالم میں تھا کہ احمد افی نے سچ بولا ہے کہ جھوٹ۔ اس نے مجھے ایک شخص ہیروس کا حوالہ دیا تھا۔ ہیروس گرین لینڈ کا باشندہ تھا۔ لیکن وہ پیدائشی عیسائی تھا لیکن یہ اس عبادت گاہ یا دوسرے الفاظ میں منشیات کے اڈے میں ایرش واش کے خاص آدمیوں کا کردار ادا کرتا تھا۔ میں نے اس شخص کو بھی دیکھا۔ لمبے چوڑے بدن کا مالک اور انتہائی سفاک آدمی نظر آتا تھا۔ میں نے دل میں سوچا کہ سب سے پہلا شکار میرا یہی ہو گا۔ بہر حال ان تمام معلومات کے بعد میں نے اپنی تمام تیاریاں مکمل کیں اور پھر شام کے وقت اس نشے خانے یا عبادت گاہ میں پہنچ گیا۔ عبادت گاہ کے سامنے ایک دروازے پر دو نگراں موجود تھے۔ یہ حیرت ناک بات تھی کہ ایرش واش کے معتقد دروازے سے اندر آجا رہے تھے۔ اور مجھے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ دروازے پر موجود نگراں اندر جانے والوں کا گہری نگاہوں سے جائزہ لیتے ہیں۔ اور ان پر کڑی نگاہ رکھی جاتی ہے۔ جب میں آگے بڑھا تو دو نگراں میرے سامنے آگئے اور انہوں نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

''اجنبی ہو! اندر کہاں جا رہے ہو۔''

''کیوں...... کیا عظیم روحانی پیشوا کسی نئے انسان کو اپنا مرید نہیں بنا سکتے۔''

''لیکن تمہیں کسی کو اپنے ساتھ لانا چاہئے تھا۔''

''کیا مطلب؟''

''مطلب یہ ہے کہ شناسا کو۔''

''میرا کوئی شناسا نہیں ہے۔''

''تم تو اندر نہیں جا سکتے۔''

''دوسرے لوگ کیوں اندر جا رہے ہیں؟''

''اس لئے کہ یہ ایرش واش کے مرید ہیں۔''

''اور میں اس کا سب سے بڑا عقیدت مند...... پیچھے ہٹو۔''

میں نے غرائی ہوئی آواز میں کہا اور آواز کا جادو کام کر گیا۔ میں نے تیز قدموں سے قدم اندر بڑھا دیئے میرے سامنے ایک تنگ سی راہ داری آئی تھی اور اس کے بعد میں ایک اور دروازے پر پہنچ گیا۔ یہاں بھی کچھ لوگ موجود تھے اور آنے والوں کو باری باری اندر بھیج رہے تھے۔ کافی پراسرار ماحول تھا اور مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ واقعی ایک طلسمی ماحول بنا دیا گیا ہے۔ آخر کار میں اندر پہنچ گیا یہ ایک بہت بڑا ہال تھا جہاں بے شمار افراد موجود تھے۔ لاتعداد کرسیاں پڑی ہوئی تھیں اور پھر میں ان کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ میں نے تھوڑی دیر تک انتظار کیا اور اس کے بعد مجھے وہ شخص نظر آیا۔ جس کا نام ہیروس تھا اور جسے میں پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ ہیروس نجانے کیا کیا بکواس کرتا رہا؟ یہ اندازہ مجھے ہو گیا تھا کہ یہ یہودی مذہب کا پرچار ہی ہو رہا ہے۔ لیکن اچانک ہی ہیروس کی نگاہ مجھ پر اٹھی اور وہ مجھ پر نگاہیں جمائے کھڑا رہا میں نے ایک لمحے کے اندر محسوس کر لیا تھا کہ اس کی آنکھوں میں شبہ جھانک رہا ہے ویسے اس بات پر مجھے حیرت ہوتی تھی۔ اتنے سارے افراد میں کسی ایک شخص کو نظر میں لے آنا بہت بڑی بات تھی۔ لوگ ادھر سے ادھر آجا رہے تھے اچانک ہیروس نے کسی اور کو اشارہ کیا اور ایک آدمی اس کے قریب پہنچ گیا۔ میں چور نگاہوں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ ہیروس نے اس سے کچھ کہا اور چند لمحوں کے بعد وہ شخص میرے پاس پہنچ گیا۔ اور اس نے آہستہ سے میرے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

''ماسٹر ہیروس تم سے ملنا چاہتا ہے۔''

''ماسٹر ہیروس۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ہاں۔''

''کیا کوئی خاص بات ہے۔؟''

''یہ میں نہیں جانتا لیکن تم اس سے مل لو بہت اچھا ہو گا ویسے تم خوش نصیب ہو۔ ہیروس تم سے ملنا چاہتا ہے جبکہ بہت سے لوگ اس سے ملنا چاہتے ہیں اور وہ کسی سے نہیں ملتا۔'' بہرحال میں خاموشی سے آگے بڑھ گیا تھا۔ میرا راہنما مجھے کمرے میں پہنچا کر چلا گیا۔ کمرہ خالی تھا لیکن یہاں عمدہ فرنیچر موجود تھا۔ میں ایک صوفے پر بیٹھ گیا اور چند لمحات کے بعد ہیروس اندرونی دروازے سے اندر داخل ہو گیا اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ وہ تیز نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس کے ہونٹوں پر ایک پراسراری مسکراہٹ ابھری۔

''کس پریشانی کا شکار ہو میرے بچے۔''

''تم میری پریشانی کو جانتے ہو۔ معزز ہیروس۔''

''ہاں...... میں جانتا ہوں۔ عظیم راہنما نے مجھے وہ روشنی دی ہے جو انسانوں کو پہچانتی ہے۔ لیکن میرے بچے! جس غلط فہمی کا شکار ہو کر تم یہاں آئے ہو اسے اپنے دل سے نکال دو۔''

''اگر ایسی کوئی بات ہے تو میں چاہتا ہوں کہ تم ہی اس غلط فہمی کے بارے میں بتاؤ اور مجھے میرے نام سے مخاطب کرو۔''

''دیکھو ایسی باتیں نہ کرو۔ اگر تمہارا تعلق سکیورٹی سے ہے تو تم جانتے ہو کہ ایرش واش کیا حیثیت رکھتا ہے؟''

''تمہارے خیال میں میرا تعلق سکیورٹی سے ہے۔''

''گویا تم میرا امتحان لئے بغیر باز نہیں آؤ گے۔''

''بہتر تو یہی ہے کہ عظیم راہنما مجھے اپنے معتقدین میں شامل کر لے۔ کون ہوں میں......؟''

''تو پھر اب تم ہی مجھے بتاؤ...... دانش منصور! کہ میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں......؟''

ایک شدید اعصابی دھماکا میرے وجود میں ہوا تھا۔ لیکن دھماکوں کو اب سنبھال لینا میرے لئے مشکل نہیں تھا۔

''اگر تم یہاں تک جانتے ہو تو یہ بھی تمہارے علم میں ہو گا کہ میں یہاں کیوں

ہوں۔؟''

''کیا اپنی بیوی کی تلاش میں......؟''

''ہاں۔''

''لیکن اس کے بارے میں عظیم راہنما تمہیں بتا چکا ہے۔''

''اس نے جھوٹ بولا ہے۔''

''دیکھو! ہمارے راہنما کے بارے میں ایسے الفاظ نہ استعمال کرو جو ہمیں مشتعل کر یں۔ تم بولنے میں احتیاط رکھو۔''

''رخسار کہاں ہے۔ ایرش واش کہاں ہے۔''

''کاش! میں تمہیں بتا سکتا۔''

''تم بتا سکتے ہو...... تم باعلم آدمی ہو۔ ویسے یہ بات بھی تم اچھی طرح جانتے ہو کہ رخسار یش واش کے پاس ہی ہے۔''

اچانک ہی اس کا چہرہ سخت ہو گیا اس نے کہا۔

''واش کو نہیں جانتے تم۔ اگر وہ واش کے پاس ہے تو یقیناً بہتری ہو گی اس کی۔ چنانچہ ں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ تم اب اپنی بیوی کو بھول جاؤ۔''

''تمہارے ہاں کیا ایسا ہی ہوتا ہے؟''

''دیکھو بدزبانی نہ کرو یہ مشورہ ہے۔''

''مشورے کا پس منظر کیا ہے......؟''

''بہت زیادہ بکواس کر کے تم میرا دماغ خراب کر رہے ہو۔ تمہاری زندگی خطرے میں سکتی ہے۔''

''ہو سکتا ہے...... لیکن بہرحال میں تم سے اب اس بارے معلومات حاصل کئے بغیر نہیں جاؤں گا۔''

''بہرحال تمہیں جو بتا دیا گیا وہی بہتر ہے۔''

''نہیں...... اگر تم اس کا پتا نہیں بتاؤ گے تو اس وقت میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکو گے۔ مائی ڈیئر ہیروس۔''

''دیکھو...... میرے معصوم بچے! مجھے تم سے ہمدردی ہے۔ اگر تم نے میری بات نہ مانی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تو مجھے زندگی بھر دکھ رہے گا۔''

''میرا خیال ہے کہ میں تمہیں ہر دکھ سے آزاد کر دوں گا۔'' میں نے کہا۔

''باہر جانے کا راستہ یاد ہے تمہیں۔'' اس نے سوال کیا اور میں چونک کر اسے دیکھ لگا۔ اس سے جو گفتگو ہو چکی تھی وہ کافی تھی اس کے بعد جو صورت حال پیش آئے گی اس لئے مجھے اتنی جلد بازی سے کام نہیں کرنا چاہئے۔ چنانچہ میں اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور میں نے کہا۔

''ٹھیک ہے ہیروس...... اب جو کچھ بھی ہوگا اس کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔'' یہ کہہ میں دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ ابھی میں باہر بھی نہیں نکل پایا تھا کہ دو محافظ مجھے باہر نکلتے ہوئے نظر آئے اور ان کی آنکھوں کا جائزہ لینے کے بعد میں نے یہ اندازہ کر لیا کہ کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر مجھ پر حملہ کیا لیکن میں پیچھے ہٹ گیا اور میں نے کہا۔

''کیا چاہتے ہو تم لوگ......؟''

''فوراً یہاں سے نکل جاؤ...... پھر اس کے بعد کبھی یہاں کا رخ نہ کرنا۔ ہیروس نرم دل ہے ورنہ یہاں سے تمہاری واپسی ممکن نہ ہوگی۔''

''ٹھیک ہے...... اگر روحانی پیشوا یہی چاہتا ہے تو یہی سہی۔'' میں نے کہا اور اس انداز میں آگے بڑھا کہ انہیں یہ محسوس ہو کہ میں دروازے سے باہر نکل رہا ہوں۔ لیکن دروازہ کھولنے سے پہلے ہی اچانک میں نے ریوالور نکال لیا۔ ریوالور کا دستہ ایک قریب کھڑے ہوئے محافظ پر پڑا اور میری بائیں ہتھیلی دوسرے کی گردن پر۔ اس کی گردن چٹخنے کی آواز سنائی دی تھی۔ جس شخص پر میں نے ریوالور کا دستہ استعمال کیا تھا وہ جھولے لے رہا تھا اور جس شخص کی ہڈی ٹوٹی تھی وہ اوندھے منہ فرش پر پڑا تھا۔ اور اس کا بدن زمین پر پڑا تڑپ رہا تھا۔ میں نے پھرتی سے دوسرے کی گردن پر بھی ایک ہاتھ مارا اور اس بار یہ چوٹ پہلے سے زیادہ شدید تھی۔ پھر میرے بائیں پیر کی چوٹ دوسرے کی کنپٹی پر پڑی یوں ان دونوں کی کہانی ختم ہو گئی۔ میں ایک لمحے کے لئے فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ لیکن اب اچانک ہی میں نے فیصلہ کیا کہ ہیروس کو چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔ چنانچہ باہر جانے کے بجائے میں پھرتی سے اندر کی طرف پلٹا میں نے جھری سے جھانک کر دیکھا ہیروس کمرے میں ایک میز کے سامنے یوں کھڑا تھا کہ اس کی پشت دروازے کی طرف تھی۔ وہ غالباً ٹیلی فون کا ریسیور

ائے ہوئے تھا اور بھاری آواز میں کسی سے کہہ رہا تھا۔

''ہاں۔ وہ یہاں موجود ہے گدھے کے بچو!''

تم نے اسے اندر آنے ہی کیوں دیا......؟ تم نہیں جانتے کہ اس کا یہاں پہنچ جانا کس ر خطرناک ہے۔ وہ جو کچھ کر کے نکلا ہے اس کا تمہیں اندازہ ہے۔ اس قید خانے سے رہائی لیا تم لوگوں کی حماقت کا ثبوت نہیں تھی کہ اب اسے یہاں تک پہنچا دیا تم نے۔ میں اسے قتل اسکتا ہوں۔ ہاں میں کرا سکتا ہوں لیکن تم جانتے ہو کہ وہ بھی خونی آدمی ہے اور...... اور حال دیکھو باہر کیا ہو رہا ہے؟'' اس نے کہا اور فون بند کر دیا۔ اس دوران میں اندر داخل ہو تھا۔ میرا ریوالور والا ہاتھ اٹھا ہوا تھا۔ تب اسے اچانک میرے قدموں کی چاپ کا احساس ور وہ تیزی سے پیچھے کی طرف پلٹا یہ دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''آہ...... واقعی تم ذہین ہو۔ مجھے قتل کرنا چاہتا ہو تم...... لیکن یہ تمہارے لئے ممکن نہیں نو! میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں میرے بچے۔''

''ایرش واش کہاں ہے؟''

''تو تم ایسے نہیں مانو گے...... اس نے کہا اور میری قوت برداشت جواب دے گئی۔ نے اس کی پیشانی کی طرف رخ کر کے ٹریگر دبا دیا اس کی پیشانی میں سوراخ ہو گیا تھا اور ن کی چادر چاروں طرف پھیل گئی۔ وہ خون کی نقاب پہن کر چند لمحے خاموش کھڑا رہا اور ھ کہے بغیر منہ کے بل فرش پر آ گیا۔ میں نے ٹھوکر سے اسے پلٹ کر دیکھا تو وہ مر چکا ولی اس کی پیشانی سے گزر کر عقب سے نکل گئی تھی اور خون کی چادر پھیلتی چلی جا رہی تھی۔ نے یہاں رکنا مناسب نہیں سمجھا اور پھرتی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا پھر دروازہ کر باہر نکل آیا۔ محافظ بھی وہاں پڑے ہوئے تھے۔ باہر کوئی موجود نہیں تھا۔ میں آہستہ سے چلتا ہوا ایک ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں تاریکی چھائی ہوئی تھی یہاں ہلکی ہلکی بدبو بھی ہوئی تھی۔ غالباً کوڑے کرکٹ کی بدبو تھی۔ چند قدم آگے بڑھا تو بیئر کے خالی ڈبے میں کھڑکھڑانے لگے میں احتیاط سے آگے بڑھنے لگا کافی دیر چلنے کے بعد اس علاقے ہر نکل آیا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کیا کروں......؟ میں جانتا تھا کہ یہاں تھوڑی دیر محافظوں کو اپنے آقا کی موت کا علم ہو جائے گا اور لازمی بات ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو رنے کی کوشش کریں گے جو اس طرف آیا ہو۔ تھوڑی دیر تک میں وہاں سے آگے چلتا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

رہا۔ اب اس وقت میرے ذہن پر جو کیفیت طاری تھی اس میں کوئی انسانی خیال میرے دل میں موجود نہیں تھا۔ میں صرف اپنے طور پر کام کرنا چاہتا تھا۔ اپنی اندرونی کیفیت کا میں بخوبی اندازہ لگا رہا تھا۔ جب سے مجھے یہ معلوم ہوا تھا کہ رخسار ایرش واش کے قبضے میں ہے اور ایرش واش اب تک مجھے دھوکا دیتا رہا ہے۔ میرے دماغ پر ایک عجیب سی ہیجانی کیفیت طاری تھی۔ میرے ذہن میں اب صرف ایک ہی خیال تھا کہ میں ایرش واش کو تلاش کروں۔ تھوڑا دور گیا تھا کہ مجھے ایک شخص کار سے اترتا ہوا نظر آیا۔ وہ کار کا دروازہ لاک کر رہا تھا۔ میں اس وقت اس کے پاس پہنچا کہ اسے احساس ہی نہ ہوا۔ وہ سوٹ میں ملبوس تھا اور اچھی خاصی شخصیت کا مالک نظر آتا تھا۔ لیکن اچانک ہی میری ضرب سے بوکھلا گیا۔ میں نے اس کے پیٹ میں گھٹنا مارا پھر وہ جھکا تو اس کی گردن پر کراٹے کا ایک وار کر دیا۔ اس کے دونوں ہاتھ ہوا میں پھیل گئے اور چابی اچھل کر دور جا گری میں نے اسے گھسیٹ کر ایک طرف ڈالا۔ آگے بڑھ کر چابی اٹھائی دروازہ لاک ہو چکا تھا۔ دروازہ کھولا اور کار میں بیٹھ کر وہاں سے چل پڑا۔ لیکن زیادہ فاصلے طے نہیں کیا تھا کہ دفعتاً عقب میں مجھے کسی اور کار کی ہیڈ لائٹس نظر آئیں جو یقینی طور پر کسی کے تعاقب میں تھیں۔ میں نے کار کی رفتار تیز کر دی۔ پیچھے آنے والی کار ایک نہیں تھی بلکہ ایک سے زیادہ تھیں اور میری تیز رفتاری کا مقابلہ کر رہی تھیں۔ میں نے ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور انتظار کرنے لگا کہ کب مجھے اپنا کام کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ اب انسانی زندگی میری نگاہوں میں بے وقعت ہو گئی تھی اور میں خون کے دریا بہانے پر آمادہ تھا۔ آگے راستہ پر خطرناک ہوتا جا رہا تھا اور میں دور سے آتی ہوئی ان کاروں کی آوازیں سن رہا تھا جو مسلسل میرے تعاقب میں تھیں۔ میں نے اس دوران خاموشی اختیار کیے رکھی تھی اور کوئی ایسا عمل نہیں کیا تھا جو اپنی طرف سے کس قدم کا اندازہ ہو۔ لیکن جہاں تک میرا اندازہ ہے آگے کا راستہ خاصا الجھا ہوا تھا۔ دور سے آتی ہوئی کاریں نشیب میں نظر آ رہی تھیں کیوں کہ تھوڑے فاصلے پر مجھے اپنی کار کو چڑھائی پر چڑھانا پڑا تھا اس وقت بھی میرا اور ان کاروں کا فاصلہ کوئی بہت زیادہ نہیں تھا لیکن پھر بھی مناسب تھا۔ اس راستے کے دونوں طرف چٹانیں بکھری ہوئی تھیں اور ان چٹانوں کے دونوں طرف سڑک بنی ہوئی تھی۔ جگہ جگہ خطرناک موڑ نظر آتے تھے اور یہاں تیز رفتاری برقرار نہیں رکھی جا سکتی تھی۔ واپسی کی بھی کوئی صورت نہیں تھی۔ میں نے سوچا کہ آگے جا کر نجانے کیا صورت حال پیش آئے......؟ چنانچہ کچھ کرنا چاہیے بہر حال میں

ایک موڑ کاٹا اور کار کو پورے بریک لگا دیئے۔ اس کے بعد دروازہ کھول کر پھرتی سے نیچے
لیا تھا۔ میں نے دوڑ کر ایک ایسی چٹان کی آڑ لی جہاں سے ان کاروں کو دیکھا جا سکتا تھا۔
اریں تھیں اور آہستہ آہستہ میری کار کے قریب آتی جا رہی تھیں۔ پھر یہ دونوں کاریں میرے
لور کی رینج میں آ گئیں اور دوسرے لمحے میں نے ان پر فائرنگ شروع کر دی۔ کاریں چونکہ
تیز رفتاری سے آ رہی تھیں اور میرے نشانے غلط ثابت نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ ایک کار
اکر کھڑی ہو گئی اور دوسری کار اتنی قوت سے اس سے ٹکرائی کہ دونوں کاریں پاش پاش ہو
۔ آگے کی چٹانوں نے بھی انہیں چور چور کرنے میں مدد دی تھی۔ چنانچہ پہلے ان کے
نے کے دھماکے اور اس کے بعد ان کے پٹرول ٹینک کے دھماکے۔ شعلوں کی بارش ہو گئی
ان چٹانوں پر اور بہت سی چیخیں بھی سنائی دی تھیں۔ میں نے گہری سانس لی اور اس کے
جائزہ لینے لگا کہ اگر میں کار ریورس کر کے اس سڑک پر واپس پلٹنے کی کوشش کروں تو مجھے
قت پیش آ سکتی ہے......؟ میں ادھر ادھر دیکھتا رہا اور کافی فاصلے پر پہنچنے کے بعد مجھے ایک
جگہ نظر آ گئی جہاں سے میں کار کو موڑ سکتا تھا۔ چنانچہ دوبارہ کار کے اسٹیرنگ کو سنبھال کر
نے کار تیز رفتاری سے آگے بڑھائی اور اس کے بعد میں واپسی کا سفر طے کرنے لگا۔
کاروں کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے سڑک پر بکھرے ہوئے تھے اس لئے یہاں سے نکلنے
صی دقت پیش آئی اور ابھی تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ سامنے سے مجھے ایک اور کار آتی ہوئی
اب یہ پتا نہیں کہ یہ عام گاڑی تھی یا انہی لوگوں میں سے کسی کی۔ لیکن بہر حال اتنا
تھا مجھے کہ صورت حال خاصی سنگین ہے۔ دوسری کار سے شاید اس تباہ شدہ کار کو دیکھ لیا
ہے۔ چنانچہ اس کار کی رفتار سست ہو گئی اور جلتی ہوئی کار سے وہ تھوڑے فاصلے پر رک گئی۔
ں نے کوئی حماقت نہیں کی تھی۔ کار میں بیٹھے رہنے کا مطلب یہ تھا کہ میری کار کو آسانی
نہ بنایا جا سکے اور میرا یہ اندازہ درست ہی نکلا۔ ابھی میں اس کار سے تھوڑا آگے ہی نکلا
ہی نے آنے والی کار کے چاروں دروازے کھلتے ہوئے دیکھے اور ان سے بہت سے
ہر نکل آئے۔ وہ چیخ چلا رہے تھے اور شاید تباہ شدہ کار کی جانب اشارہ کر رہے تھے اور
سرے کو بتا رہے تھے کہ ان کے ساتھی موت کا شکار ہو گئے ہیں۔ پھر وہ شاید جھنجلا ہی
ں نے کھڑی ہوئی کار پر نشانہ بازی شروع کر دی۔ کار کے شیشے چھلنی ہو گئے اور کئی
گاڑی کی باڈی اور ٹائروں میں پیوست ہو گئیں۔ غالباً وہ میرے بھاگنے کے راستے بند

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کر رہے تھے۔ پھر کسی نے کہا۔
''کتے کے بچے...... ہم نے تجھے دیکھ لیا ہے تو باہر آ جا ورنہ...... تجھے بھون کے
جائے گا۔'' میں مسکرا دیا ویسے مجھے اندازہ تھا کہ انہیں میری سمت کا بالکل اندازہ نہیں ہے
اس وقت وہ صرف اندھیرے میں تیر چلا رہے ہیں۔ میں خاموشی سے دم سادھے بیٹھا
البتہ یہ اندازہ تھا مجھے کہ وہ تعداد میں کافی ہیں پھر ایک شخص میرے بالکل قریب پہنچا اور
اس نے مجھے دیکھ بھی لیا۔ اس کے بعد بھلا ان کی زندگی میرے لئے کس طرح کارآمد ہو
تھی میرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا ٹرائیگر دبا اور اس کی بھیانک چیخ فضا میں
گئی۔ ایک لمحے کے لئے خاموشی طاری ہو گئی تھی لیکن دوسرے لمحے گولیوں کی آوازیں فضا
گونجنے لگیں۔ انہوں نے فضا میں اتنی گولیوں کی بارش کی کہ لگا کہ وہ پاگل ہی ہو گئے ہو
میرے چاروں طرف سے گولیاں گزر رہی تھیں اور میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہاں سے
ضروری ہے۔ کیوں کہ انہیں صحیح صورت حال کا اندازہ ہو گیا تھا۔ میں زمین پر لیٹے لیٹے
کی طرح آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑے ہی فاصلے پر مجھے ایک غار جیسا محسوس ہوا اور میں خا
سے اس غار کے کنارے پہنچ گیا۔ وہ لوگ جس انداز میں گولیاں چلا رہے تھے اور جس طر
چٹانوں کی کرچیاں فضا میں اڑ رہی تھیں اس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ ہر قیمت پر چا
طرف سے گھیر کر مجھے ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں برق رفتاری سے غار کے دہانے
داخل ہو کر اندرونی حصے میں پہنچ گیا۔ اندر پہنچ کر مجھے اندازہ ہوا کہ غار کافی کشادہ ہے
نہیں اس کی اصل حیثیت کیا ہے؟ لیکن بہرحال ضروری تھا کہ میں پناہ لوں۔ لیکن میں قر
ہی قدموں کی آہٹیں محسوس کر رہا تھا۔ وہ لوگ یقینی طور پر زندگی کی بازی لگا کر یہاں پہنچ
تھے اور مجھے تلاش کر رہے تھے۔ انہوں نے گولیاں چلانا بند کر دی تھیں پھر ایک مدھم سی
نظر آئی۔ غالباً ٹارچ جلائی گئی تھی۔ مجھے یہ صورت حال کافی خطرناک محسوس ہوئی۔ اگر و
میں داخل ہو گئے تو میں زیادہ سے زیادہ کتنے افراد کو ہلاک کر سکوں گا۔ نکلنا مشکل ہو جا
اور پھر چند ہی لمحوں کے بعد میرے اس خیال کی تصدیق ہو گئی۔ ٹارچ کی روشنی اب غار
اندر آ گئی تھی اور اس میں اب ان کے ہلکے ہلکے سائے بھی محسوس ہو رہے تھے۔ جو نہی
میرے نشانے پر آئے میں نے یونہی اندازاً گولیاں چلا دیں۔ غار میں چلنے والی گولیوں
آواز خاصی خطرناک تھی اور اس کے ساتھ ہی انکی ہولناک چیخیں بھی بہت ڈراؤنی تھیں۔

وچے سمجھے بغیر غار کے اندرونی حصے کی طرف دوڑنا شروع کر دیا ایک چھوٹی سے سرنگ تھی
ا کے بعد غار کے دہانہ سے میں پھرتی سے باہر نکل آیا۔ دور دور تک گہرا سناٹا طاری تھا۔
ں کا سلسلہ تاحد نظر پھیلا ہوا تھا۔ وہ لوگ اس طرف نہیں آئے تھے اور اب جتنی برق
ا سے دوڑ کر دور نکلا جا سکتا تھا نکل جانا چاہئے تھا۔ کیوں کہ بہرحال وہ لوگ بھی احمق
تھے۔ ادھر غار میں جو واقعہ پیش آیا تھا اس نے ان لوگوں کو اور ہوشیار کر دیا تھا۔ یا تو وہ
ے نکل کر اس کی اوپری سمت سے آ رہے تھے یا پھر کوئی اور چکر تھا۔ لیکن انہوں نے ہوا
رنگ شروع کر دی تھی۔ وہ غار کے آس پاس ہی تھے اور بہت جلدی میرے قریب پہنچنے
تھے۔ اچانک ہی میں نے ایک سمت دیکھا اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں
ا کی گاڑی دیکھی جو تھوڑے فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی حقیقت یہ تھی کہ میں جان بوجھ کر
ب نہیں آیا تھا۔ بس غار کی ڈائریکشن کچھ ایسی تھی کہ میں چلتا ہوا اس طرف پہنچ گیا تھا۔
کار سے تھوڑے فاصلے پر پہنچ کر رکا۔ اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ ایک شخص کار کے پاس موجود
یقینی طور پر یہ کار کا ڈرائیور ہی ہو سکتا تھا۔ میں نے صورت حال کا صحیح طور پر جائزہ لیا
کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ میں اسے بھی ہلاک کر دوں۔ چنانچہ ریوالور کی
ولی نے اس کا بھیجا اڑا دیا اور میں نے اس کے بدن کو فضا میں اوپر سے نیچے اچھلتے
یکھا۔ پھر میں دوڑتا ہوا کار کے قریب پہنچ گیا ابھی میں نے کار کا دروازہ کھولا ہی تھا
فائر ہوا اور کار کا ایک شیشہ ٹوٹ گیا لیکن یہ اس شخص کی بدقسمتی تھی کہ اس وقت بھی میں
نشانہ نہیں بن سکا تھا۔ میں نے اب اس کے بعد انتظار نہیں کیا۔ ایسے موقعوں پر
بڑا غلط کام تھا۔ چنانچہ میں اسٹیرنگ پر بیٹھا اور اس کے بعد نے کار اسٹارٹ کر کے
ں اتنی دور تک پہنچا دی کہ نا قابل یقین حد تک۔ سڑک بھی پہاڑیوں کے درمیان تھی
میں کار کا اگر ایک ٹائر بھی کسی وقت نکل جاتا تو کار کھڈ میں گر سکتی تھی۔ لیکن بہرحال
ں میں بہت دور تک چلا گیا اور اس کے بعد جیسے ہی مجھے موقع ملا میں نے کار کو واپس
ے کی سمت دوڑا دیا۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں تھا تو اب ان لوگوں کو میرا تعاقب کرنے
نہیں رہی تھی۔ لیکن بہرحال آگے راستہ ناہموار اور کچا تھا۔ کار اچھلتی کودتی اس پر
۔ پھر مجھے بائیں سمت ایک ایسی روشنی نظر آئی جس سے یہ احساس ہوا کہ وہ کسی مکان
ہے۔ اس وقت زیادہ فاصلہ نہیں طے کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے کار کا رخ روشنی کی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جانب کر دیا اور اس فارم ہاؤس کے پاس پہنچ گیا جو پتا نہیں کس احمق نے بنایا تھا۔ فارم ہاؤس کا احاطہ بہت وسیع تھا لکڑی کے تنے برابر برابر جوڑ کر ایک باڑ بنائی گئی تھی۔ اندر ایک چھوٹی سی عمارت نظر آرہی تھی۔ اطراف میں کھیت بکھرے ہوئے تھے بہرحال اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ یہاں رک کر صورت حال کا جائزہ لیا جائے۔ پھر میں نے کار روکی اور احاطے کی دیوار عبور کر کے اندر داخل ہوا لیکن جیسے ہی میرے قدم نیچے پہنچے اچانک ہی ٹارچ کی روشنی مجھ پر پڑی اور ایک ایک غرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''خبردار......کون ہو......؟ اپنی جگہ سے ہلنے کی کوشش مت کرنا ورنہ گولی مار دوں گا۔''

میں نے فوراً ہی کہا۔

''نہیں......میرا تعلق سکیورٹی سے ہے کچھ لوگوں کا تعاقب کرتا ہوا یہاں پہنچا ہوں۔ تم نے شاید گولیوں کی آواز سنی ہوں۔''

''سکیورٹی کے آدمی ہو۔''

''ہاں۔''

''کارڈ ہے تمہارے پاس۔''

''ہاں۔'' وہ آہستہ سے میرے قریب آگیا اور ٹارچ کی روشنی میں مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھتے ہوئے بولا۔

''مگر تمہارا حلیہ تو بڑا عجیب ہو رہا ہے۔''

''میں نے کہا نا کہ مجرموں کا تعاقب کرتا ہوا یہاں آیا ہوں۔ یہ کون سی عمارت ہے۔؟''

''یہ ڈنکن فارم ہاؤس ہے۔''

''کس کا ہے یہ فارم ہاؤس۔''

''ڈنکن کا ہے یہ فارم ہاؤس۔''

''تم کون ہو......؟''

''میں نوکری کرتا ہوں یہاں۔''

''میرا پاؤں زخمی ہو گیا ہے کیا تم میری مدد کر سکتے ہو۔''

''اس شرط پر کہ تم مجھے اپنا کارڈ دکھاؤ گے۔'' وہ بولا اور میں نے جیب میں ہاتھ ڈال

ہی کاغذ نکال لیا جیسے ہی وہ میرے قریب پہنچا میں نے اپنے ریوالور کی نال اس کی گردن
ی حالانکہ ریوالور خالی ہو چکا تھا۔ لیکن میری کوشش کارگر رہی۔ اس کا منہ حیرت سے کھل گیا
نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو گولی گردن سے پار ہو جائے گی۔'' پھر اس کے بعد اس
والور قبضے میں کرنے میں زیادہ دقت نہیں ہوئی تھی۔

''چلو۔'' میں نے اس سے کہا اور اس شخص کو ساتھ لئے ہوئے اندر کی جانب چل پڑا۔
ے اندر کی عمارت بہت خوب صورت نظر آرہی تھی۔ لیکن باہر سے اس میں تالا لگا ہوا تھا۔
ے اشارے پر اس نے تالا کھولا اور ہم اندر داخل ہو گئے۔ اندر داخل ہو کر میں نے روشنی
ں شخص کو دیکھا اچھی خاصی عمر کا آدمی تھا۔ میں نے اس سے کہا۔

''دیکھو جیسا کہ میں نے تم سے کہا میرا تعلق سکیورٹی سے ہے میں تمہیں کوئی نقصان نہیں
چاہتا۔ لیکن تمہیں میری مدد کرنا ہو گی یہ میں بعد میں بتاؤں گا کہ ساری صورت حال کیا

''ما......مگر......تو......تم......تم......'' اچانک ہی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے یہ شخص میرا
یں دے گا اور ضرور کوئی چال چلے گا۔ میں جو اس وقت انتہائی خونی ہو رہا تھا ایسی کوئی
برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اس پر وار کیا اور اس کے سر کی پشت پر دد
لگا کر اسے بے ہوش کر دیا اس کے بعد وہیں سے رسی تلاش کر کے اس کے ہاتھ پاؤں
یے اور اس کے بعد اسے ایک طرف ڈال دیا۔ اب مجھے اس کار کے بارے میں اندازہ
کہ اس کا میں کیا کروں......؟ کار کو اگر میں فارم ہاؤس کے احاطے میں لے آتا اور
پا دیا جاتا تو مجھے آسانی حاصل ہو سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ باہر نکل کر میں
طے کا جائزہ لیا اور اس کے بعد کار اندر لے آیا۔ کار چھپانے کے لئے ایک بہت اچھی
ی تھی۔ چنانچہ ان تمام کاموں سے فارغ ہونے کے بعد میں نے گہری سانس لی اور وہ
کر دی جو کسی کی راہنمائی یہاں تک کر سکتی تھی۔ پھر میں اندر آگیا۔ فارم ہاؤس کا محافظ
ہ بندھا ہوا تھا لیکن میں نے اس کے سر پر ایسی ضربیں نہیں لگائی تھیں کہ اسے شدید
نچ جائے۔ چند لمحوں کے بعد وہ گردن پٹخنے لگا اور پھر وہ ہوش میں آگیا وہ وحشت زدہ
سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کی نگاہ مجھ پر پڑی اور اس کی آنکھیں خوف سے پھیل

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

گئیں۔ دبلا پتلا سا ملازم ٹائپ کا آدمی تھا اس کے حلق سے ایک سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔

''تو......تو......تو......تم۔''

''ہاں...... دیکھو! مجبوری تھی تمہیں بے ہوش کرنا پڑا۔ لیکن یہ مجبوری آگے بھی بڑھ سکتی ہے۔ تمہیں قتل بھی کیا جا سکتا ہے۔''

''م......مگر......کیوں......؟ تم مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہو۔''

''اس لئے کہ مجھے تم سے خطرہ ہے۔''

''نہیں......میں ایک غریب آدمی ہوں۔ ایسا نہ کرنا......ایسا نہ کرنا۔''

''ٹھیک ہے......لیکن شرط یہ ہے کہ تمہیں میری تھوڑی سی مدد کرنا ہوگی۔''

''میں...... جو کچھ تم کہو گے وہ کروں گا۔ خدا کے لئے مجھے قتل نہ کرنا میں مرنا نہیں چاہتا۔''

''ٹھیک ہے تمہاری مرضی ہے۔ یہ بتاؤ اس فارم کا مالک کب آئے گا۔''

''وہ ہفتے میں ایک آدھ بار آتا ہے۔''

''تم یہاں کیا کرتے ہو......؟ اور یہاں اور کتنے آدمی ہیں......؟''

''نہیں یقین کرو صرف میں ہوں لیکن دن کی روشنی میں یہاں کام کرنے والے آجایا کرتے ہیں۔''

''چلو ٹھیک ہے......اب یہ بتاؤ یہاں کھانے پینے کے لئے کچھ مل سکتا ہے۔ کافی مل جائے گی۔''

''ہاں......کیوں نہیں......''

''بنائے گا کون......؟''

''اگر تم میرے ہاتھ پاؤں کھولو تو میں بنا دوں گا۔''

''اس کے بعد کیا کرو گے......؟''

''کچھ نہیں......'' اس نے کہا۔

''تب تم اٹھو......'' اس کے بعد اس شخص نے عمدہ قسم کی کافی اور بسکٹ مجھے پیش کئے تھے۔ میں اسے ریوالور کی زد پر رکھے ہوئے تھا۔ میں کافی پیتے ہوئے اس سے کہنے لگا۔

''اب کیا چاہتے ہو تم......''

''دیکھو! مجھے قتل کرنے سے تمہیں کچھ نہیں ملے گا اگر تم مجھ سے کوئی اور کام لینا چاہتے ہو تو......میں۔''

''ٹھیک ہے......اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ ہم یہاں سے آگے کس طرف جا سکتے ہیں......؟ میرا مطلب ہے کہ اگر میں یہاں سے جانا چاہوں تو۔''

''آبادی کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔''

''ویسے تو یہ سڑک سیدھی چلی جاتی ہے جس سے گزر کر تم یہاں تک آئے ہو۔ لیکن اگر تم کوئی مختصر راستہ اختیار کرنا چاہتے ہو تو کار وہاں تک نہیں جا سکتی البتہ تم وہاں آبادی تک جا سکتے ہو۔''

''یہاں ایک عبادت گاہ ہے۔ اور اس عبادت گاہ میں ارش نامی ایک شخص روحانی پیشوا کے طور پر رہتا ہے۔''

''وہ یہاں سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے۔''

''مطلب۔''

''پیچھے سے گزر کر سیدھے جاؤ گے تو ایک کھائی عبور کرنے کے بعد جب اوپر پہنچو گے اس عبادت گاہ کی عمارت تمہیں نظر آجائے گی۔''

''اور اگر یہاں سے جانے کے بعد تم نے کسی کو اطلاع دے دی تو......''

''نہیں میرا دماغ خراب نہیں ہے۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں۔''

''ٹھیک ہے۔ صبح کو کچھ لوگ یہاں آجائیں گے، کافی پینے کے بعد میرا یہاں سے چلے جانا بہتر ہوگا لیکن ایک بات ذہن نشین کر لو اگر تم نے کسی کو میرے بارے میں بتایا......؟''

''تم یقین کرو ایسے کاموں میں زندگی موت کے قریب آجاتی ہے اس لئے میں بے وقوف نہیں ہوں کہ کسی کو کچھ بتاؤں۔''

''واقعی......سمجھ دار آدمی معلوم ہوتے ہو۔'' کافی وغیرہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد مجھے ایک بار پھر سے اس کے ہاتھ پاؤں باندھنے پڑے۔ البتہ میں نے اس کے منہ میں کپڑا وغیرہ نہیں ٹھونسا تھا۔ خطرہ تو مول لینا ہی تھا۔ عمارت کے بارے میں اس سے معلومات مل چکی تھیں۔ چنانچہ رات کی تاریکی میں اس جگہ سے چل پڑا۔ میں جانتا تھا کہ یہ ایک خطرناک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

قدم ہے لیکن ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو مجھے تلاش کرنے میں ناکام رہے تھے وہ آسانی سے تو میرا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ میں نے دل میں سوچا تھا بہرحال ایک بار پھر اس علاقے میں پہنچ گیا۔ ایرش واش کے بارے میں یہ بالکل ہی نیا پتا اور اجنبی انکشاف تھا۔ ویسے اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ شخص شیطان کا بھی بڑا بھائی تھا جس نے نجانے کیا کیا جال بچھا رکھے تھے......؟ عبادت گاہ سے ملحقہ ایک اور عمارت تھی جو یقینی طور پر ایرش واش کی خصوصی رہائش گاہ ہو گی۔ ویسے اس بات کے امکانات تھے کہ ایرش واش مجھے یہاں ضرور مل جائے گا۔ یہ عمارت کسی قدر قدیم طرز کی بنی ہوئی تھی۔ ویسے اس کے عقبی حصے میں بھی ایک باقاعدہ بستی نظر آ رہی تھی جس میں چھوٹے اور بڑے مکانات بکھرے ہوئے تھے۔ بہرحال میں اس عمارت کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے یہ طے کر لیا تھا کہ اب مجھے کوئی فوری قدم اٹھانے کے بجائے یہاں رک کر صورت حال کا جائزہ لینا چاہئے۔ پھر میں نے ایک جگہ منتخب کی یہ گھنے درختوں اور جھاڑیوں کا علاقہ تھا۔ یہاں پہنچنے کے بعد میں نے اپنے لئے آرام گاہ تیار کر لی اور کافی وقت یہاں آرام کرتا رہا۔ دن کی روشنی میں بھی اس عمارت کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ چنانچہ رات کو میں نے بقیہ حصے میں سو جانے کا فیصلہ کیا اور اس کے بعد میں اپنی خصوصی حیثیت سے کام لے کر سونے کے لئے لیٹ گیا۔ وقت گزرتا رہا نجانے کس وقت مجھے نیند آ گئی تھی اور میں گہری نیند سو گیا تھا۔ دوسرے دن بھی بقیہ وقت میں نے یہیں گزارا اور تھوڑی دیر تک آرام سے بیٹھا رہا۔ کھانے پینے کا مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکا تھا لیکن ایسے ہی وقت گزار لیا۔ پورا دن گزارنا ایک مشکل کام تھا وہ بھی تن تنہا۔ یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ میری اس کارروائی کے نتیجے میں کیا ہوا ہے؟ لیکن اتنے فاصلے سے کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا تھا اور یہ نہیں پتا چل سکا تھا کہ ہیروس کے مر جانے کے بعد کیا صورت حال رہی ہے؟

ویسے عبادت گاہ سے ملحقہ اس عمارت میں ایرش واش کی موجودگی کا یقین مجھے تھا۔ خدا خدا کر کے وقت گزرا۔ طبیعت کافی عجیب سی ہو رہی تھی اور کچھ عجیب سا تصور ذہن پر طاری تھا۔ پھر شام ہو گئی اور سورج چھپ گیا اور عمارت کے اندرونی حصے میں روشنی جل اٹھی تھی۔ میں یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اب اس عمارت میں داخل ہو کر مجھے ایرش واش کا جائزہ لینا چاہئے شاید میری تقدیر یہیں پر کھل جائے۔ وہ مجھے یہیں مل جائے جس کی تلاش میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد بن چکی تھی۔ رخسار۔ بہرحال میں نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور پھر اس کے بعد میں

وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ اس عمارت کے چاروں طرف لکڑی کی باڑ لگی ہوئی تھی۔ میں نے دور ہی سے عمارت کے گرد ایک چکر لگایا پھر لکڑی کی باڑ کو پار کر کے اندر داخل ہو گیا۔ داخلے کے لئے میں نے ایک محفوظ راستہ اختیار کیا تھا۔ اس طرف چھوٹے گھنے درخت لگے ہوئے تھے یہ درخت بھی اس طرح گھنے تھے کہ ان کے درمیان آسانی سے چھپا جا سکتا تھا۔ میں ان کے سائے سائے چلتا ہوا عمارت کے بائیں حصے کی جانب بڑھ گیا۔ اس طرف ایک سوئمنگ پول نظر آ رہا تھا جو خالی تھا۔ البتہ تھوڑے فاصلے پر ایک شخص نظر آ رہا تھا۔ غالباً محافظ ٹائپ کا آدمی تھا۔ میں نے احتیاط سے اس کی جانب قدم بڑھا دیئے۔ میں دبے قدموں چلتا ہوا بالکل اس کے قریب پہنچ گیا ساتھ ہی ایک بینچ نظر آ رہی تھی اور بینچ پر ایک کلاشنکوف رکھی ہوئی تھی۔ ویسے اس شخص کا کلاشنکوف سے کوئی خاص فاصلہ نہیں تھا۔ اگر وہ ذرا بھی میرے قدموں کی چاپ سن لیتا تو بڑے آرام سے کلاشنکوف اٹھا کر مجھ پر برسٹ مار سکتا تھا۔ اب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ میں اس پہ خود حملہ کر دوں۔ میں نے پھرتی سے آگے بڑھ کر پستول کا دستہ اس کے سر پر مارا اور اس کے حلق سے ایک کراہ نکل گئی۔ میں نے اسے بینچ کے پیچھے کھینچ لیا تھا۔ نیچے گرانے کے بعد میں نے اس کی گردن پر پاؤں رکھا اور اس کی گردن زور سے مسل دی۔ اس کے ہاتھ پاؤں بری طرح پھیلے اور پھر ساکت ہو گئے۔ میں نے ہاتھ بڑھا کر کلاشنکوف اٹھا لی تھی۔ اس کے بعد میں عمارت کے اندرونی حصے کی جانب چل پڑا۔ یہاں سے میں نے سامنے ہی کا رخ کیا تھا پھر میں اندر داخل ہو گیا یہ تو اندازہ بالکل نہیں تھا کہ عبادت گاہ میں عبادت کے دوران یہاں کیا ہوتا ہے......؟ میں کلاشنکوف لیتا ہوا آگے بڑھا۔ ایک کمرے سے چند لوگوں کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ لیکن میں نے ان کے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کی۔ کئی راہداریاں عبور کرنے کے بعد آخر کار ایک بڑے سے کمرے کے باہر پہنچ گیا جس سے روشنی چھن رہی تھی۔ میں نے کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا تو اچانک ہی مجھے ایک عورت نظر آئی جس نے مجھے جھانکتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی میں پھرتی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا تھا۔ یہ انتہائی خوب صورت نوجوان عورت تھی۔ پہلے تو اس کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کے بعد اس کی آنکھوں میں دہشت نظر آنے لگی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے میرے ہاتھوں میں دبی ہوئی اس کلاشنکوف کو دیکھ رہی تھی۔ میں نے پاؤں سے دروازہ بند کیا اور مسکرا کر کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''تمہارا بدن بہت خوب صورت ہے اور کلاشنکوف سے اگر گولیاں نکلیں گی تو یہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ کیسا لگے گا...... یہ تمہارا حسین جسم دو ٹکڑوں میں۔'' عورت کے حلق سے دہشت زدہ سی آواز نکل گی۔ اس کی خوب صورت آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔ پھر وہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر چکرائی اور فرش پر گر کر بے ہوش ہو گئی۔ میں ایک گہری سانس لے کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ کہیں یہ چالاک عورت اداکاری نہ کر رہی ہو۔ لیکن بہرحال وہ بے ہوش ہی تھی۔ ایک لمحے کا کھیل ہوا تھا یہ اور اس پر غشی طاری ہو گئی کہ میں نے پلٹ کر دروازہ اندر سے بند کر دیا اور تیز بلب بجھا کر مدھم بلب جلا دیا۔ پھر میں اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔ چند ہی لمحوں کے بعد اس کی آنکھوں میں لرزش ہوئی اور آنکھیں کھل گئیں۔ پہلے تو ایک لمحے تک وہ صورت حال کو نہیں جان سکی۔ پھر جب صورت حال اس کے ذہن میں آئی تو اس کا چہرہ پھر خوف زدہ ہو گیا۔

''سنو...... سب سے پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ اس عمارت میں اور کون کون ہے......؟'' اس نے منہ سے کچھ کہنا چاہا لیکن آواز نہیں نکل سکی تھی۔

''جواب دینا ضروری ہے۔''

''پا...... پانچ...... پا...... پانچ۔''

''پانچ آدمی۔''

''ہاں۔''

''کون کون ہیں وہ......؟''

''سب...... سب ملازم ہیں۔''

''تم کون ہو......؟''

''ما...... ما...... میں۔''

''ہاں۔ بولو۔''

''واش...... واش۔'' وہ ہکلائی ہوئی آواز بولی۔

''ہاں...... ہاں...... بولو...... بولو۔''

''ما...... میں...... ایرش واش کی دوست ہوں۔''

''ایرش واش خود اس وقت کہاں ہے؟''

''تو...... ت...... تم کون ہو؟'' اس نے سوال کیا۔

دوسرے لمحے میرا الٹا ہاتھ اس کے منہ پر پڑا اور وہ اچھل کر دور جا کر گر پڑی۔ اس کے چیخنے سے پہلے میں نے ایک بار پھر کلاشنکوف کی نال اس کی کمر پر رکھ دی تھی۔

''تمہارے منہ سے اگر چیخ کی آواز نکلی تو یہ تمہاری زندگی کی آخری چیخ ہو گی۔ جو کچھ پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔''

''واش...... اندر عبادت گاہ میں ہو گا۔''

''ہوں...... عبادت گاہ میں جانے کا راستہ کس طرف ہے۔''

''تم اتنا بھی نہیں جانتے۔'' اس نے کہا لیکن اس کے جواب میں پھر ایک تھپڑ اس کے منہ پر پڑا اور اس کے ہونٹوں سے خون کی ایک دھار پھوٹ پڑی میں نے غرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''صرف جواب دو کیا سمجھیں؟'' جواب میں وہ رو پڑی تھی۔ اس کا بدن ہولے ہولے کانپ رہا تھا اور وہ سہمی ہوئی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔ پھر کچھ دیر کے بعد اس نے کہا۔

''وہ...... وہ...... عبادت گاہ میں ہے۔ ہمارا ایک ساتھی ہیروس...... ہیروس مر چکا ہے۔''

''ہوں...... دیکھو میں بہت اچھا انسان ہوں لیکن صرف ان لوگوں کے ساتھ جو میرے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔''

مجھے اس بات سے کوئی غرض نہیں ہو گی کہ کون زندہ رہتا ہے اور کون مر جاتا ہے؟ کیا سمجھیں......؟'' میرے لہجے میں ایسی خون خوار کیفیت تھی کہ اس کے ہوش و حواس درست ہو گئے اور اس نے کہا۔

''نن...... نہیں...... ما...... میں...... تا...... تمہیں سب کچھ بتانے کے لئے تیار ہوں۔ جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو مجھ سے پوچھو میں بتا دوں گی۔'' مجھے یہ محسوس ہوا کہ جیسے اب وہ اوقات میں آ گئی ہو۔ اس کی سہمی ہوئی نگاہیں میرا جائزہ لے رہی تھیں پھر وہ بولی۔

''میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ تمہارے لئے بڑی کوششیں کی گئی ہیں۔ مسٹر ایرش واش کا کہنا ہے کہ تم ایک سانپ سے زیادہ زہریلے۔ چیتے سے زیادہ پھرتیلے اور ہاتھی سے زیادہ طاقتور ہو۔ تمہارا نام دانش منصور ہی ہے نا۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''ہاں ...... میرا نام دانش منصور ہے۔''

''عبادت گاہ میں ایرش واش ہمیشہ مل جاتا ہے۔''

''بالکل نہیں ...... اس کے ہم شکل ہر طرف بکھرے ہوئے ہیں ...... ہاں اگر کبھی اسے خصوصی طور پر طلب کیا جائے تو بے شک وہ آجاتا ہے۔'' لڑکی نے جواب دیا۔

''گویا کوئی بات دعوے سے نہیں کہی جاسکتی۔''

''تم یقین کرو ایسی ہی بات ہے۔''

''ٹھیک ...... بہرحال لڑکی مجھے تمہاری زندگی یا موت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔'' میں نے کہا اور اس کی گردن پر ایک زوردار ضرب لگادی۔ اسے اس ضرب کی امید نہیں تھی۔ چنانچہ لہراگئی۔ میں نے اسے فرش پر گرنے سے پہلے ہی سنبھال لیا اور ایک جگہ زمین پر لٹانے کے بعد وہاں سے نکل آیا۔ اب خاموشی سے یہاں سے نکل جانا تھا۔ ویسے اگر یہ عورت ایرش واش سے رابطہ قائم کرکے اسے میرے بارے میں بتا بھی دیتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ ایرش واش کو تمام تفصیلات معلوم ہوگئی ہوں گی۔ پھر میں ایک ہال جیسی جگہ سے باہر نکلا ہی تھا کہ اچانک کچھ قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور میں سنبھل گیا۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ قتل پر قتل کرتا چلا جاؤں۔ ایک بات سے ذرا دل کو سکون تھا وہ یہ کہ یہ دشمن اسلام تھے۔ میرے مذہب میرے دین کے دشمن اور ایسی قوم کے باشندے جنہوں نے بہرحال فلسطین پر عرصہ حیات تنگ کردیا تھا۔ ان کے ساتھ رعایت گناہ تھی۔ انہوں نے جس قدر درندگی کی تھی اس درندگی کے جواب میں ان کے ساتھ ہر طرح کی درندگی کی جاسکتی تھی۔

چنانچہ جب پہلا شخص میرے سامنے آیا میں نے اسے زندگی سے محروم کردیا۔ فائر کی آواز گونجی تھی لیکن اس کے ساتھ جو دوسرے لوگ تھے وہ سنبھل گئے انہوں نے مقابلہ شروع کردیا۔ تڑتڑ کی آواز کے ساتھ بہت سی گولیاں ان کے ہاتھوں میں دبی ہوئی گنوں سے نکلیں لیکن چونکہ وہ صحیح طور پر نشانہ لے کر گولیاں نہیں چلا سکے تھے اس لئے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس لئے میرے دوسرے برسٹ نے ان سب کو خاموش کردیا۔ پھر میں وہاں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگا لیکن سامنے شاید کچھ اور افراد بھی موجود تھے۔ اچانک ہی مجھے اپنے عقب سے بھی آہٹ محسوس ہوئی۔ اور واقعی اس وقت تقدیر نے میرے ساتھ بہت بڑی رعایت کی تھی یہ وہی کمبخت عورت تھی جسے میں نے سمجھا کہ میرے کراٹے کے ہاتھ نے بے ہوش کردیا ہے اس نے

ریوالور سے مجھ پر گولی چلائی تھی۔ لیکن میں ایک دم سے بیٹھ گیا تھا اور اس کے بعد بیٹھے ہی بیٹھے میں نے انتہائی پھرتی سے اس کی طرف چھلانگ لگائی میرے سر کی ٹکر اس کے پیٹ پر پڑی تھی اور اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔ وہ بری طرح اچھل کر دور گری اور میں اس پر گر گیا۔ سب سے پہلے میں نے اس کے ریوالور والے ہاتھ سے ریوالور چھینا اس کے بعد بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا اندر لے گیا پھر میں نے کہا۔

''واہ ...... تم تو ایک بہت ہی شاندار کارنامہ سرانجام دینے جارہی تھیں۔ ایسا کارنامہ جو تمہارا ساتھی ایرش واش آج تک سرانجام نہیں دے سکا۔ بلاشبہ اس کارنامے کی انجام دہی کے نتیجے میں تمہیں ایک بہت بڑا اعزاز مل سکتا تھا۔'' اس کی آنکھوں میں وحشت ناچ رہی تھی۔ میں نے ہنس کر کہا۔

''باہر شاید میں نے ان سب کا صفایا کردیا ہے اب ضروری ہے کہ تم بھی جاؤ۔''

''نہیں ...... خدا کے لئے ...... خدا کے لئے مجھے قتل نہ کرو۔''

''ارے ...... تم خدا کو جانتی ہو۔''

''ہاں ...... ہاں ...... ہاں ہاں ...... تم خود سوچ سکتے ہو میں ...... میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گی۔ پلیز مجھے ہلاک نہ کرو۔''

''ویری گڈ ...... مجھے جانتی ہو۔''

''زیادہ نہیں جانتی ...... بس ان لوگوں کی زبانی تمہارے چرچے سنے ہیں۔ ایک دفعہ ایرش واش تمہارا ذکر کرتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ تم بے حد خطرناک آدمی ہو۔''

''تمہیں میری اور ایرش واش کی دشمنی کے بارے میں معلوم ہے۔''

''نہیں ......'' پلیز میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں کہ۔

''لیکن رخسار کے بارے میں تمہیں ضرور معلوم ہوگا۔''

''یہ کون ہے ......؟''

''میری بیوی۔''

''نہیں میں کچھ نہیں جانتی۔''

''سوچ لو ...... ڈارلنگ۔'' میں نے ہنس کر کہا۔

''دیکھو اب میں جو کچھ کرچکی ہوں اسے واپس نہیں لوٹا سکتی لیکن ایک وعدہ کررہی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوں تم سے ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں بولوں گی۔''

''یہودی ہو۔''

''ہاں۔''

''اس کے باوجود میں تم پر یقین کرلوں۔''

''مطلب۔''

''سانپ پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے؟ ویسے جب میں یہاں سے نکلوں گا تو ایرش واش کو اطلاع دینا تمہارا سب سے پہلا کام ہوگا۔''

''نہیں ......اب میں ایسا نہیں کرسکتی۔''

''کمال ہے یعنی واقعی ایسا ہی کرو گی تم۔''

''ہاں۔''

''دیکھو میں مسلمان ہوں اور مسلمان ہی ایسا کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں کہ دشمن کو اتنی آسانی سے چھوڑ دیں۔ میں نے کہا اور اس کے بعد میں باہر نکل آیا۔ حالانکہ اسے اس بات کا تصور بھی نہیں ہوگا کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ کرڈالوں گا۔ وہ تو یہ سوچ رہی ہوگی کہ اب کسی نہ کسی کونے سے گولی آئے گی اور اس کی زندگی کا چراغ گل ہوجائے گا۔ لیکن میں واقعی عمارت سے برق رفتاری سے باہر نکل آیا تھا۔ میرے سامنے کوئی منصوبہ نہیں تھا بس تقدیر آزما رہا تھا۔ تقدیر جو بھی فیصلہ کرے لیکن اتنا مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ یہ پورا علاقہ ایرش واش کے قبضے میں ہے۔ میں کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک ایسے پہاڑی سلسلے کے پاس پہنچا جہاں لاتعداد خیمے لگے ہوئے تھے۔ یہیں پر لکڑی کی عمارتیں بھی بنی ہوئی تھیں۔ بڑی بڑی اور چھوٹی چھوٹی عمارتیں پتا نہیں یہ کیا چکر تھا......؟ ہر چیز کے بارے میں قریب جا کر ہی معلوم ہوسکتا تھا۔ میں آہستہ آہستہ چھپتا چھپاتا ان عمارتوں کے قریب پہنچ گیا۔ ایک بڑا عجیب وغریب جال پھیلا ہوا تھا۔ چھوٹے چھوٹے پہاڑی ٹیلے جن میں بڑے بڑے غار تھے ان غاروں میں نجانے کیا تھا...... بہرحال زندگی کی بازی لگا کر دیکھنا تو تھا کہ یہ سارا سلسلہ کیا ہے۔ میں آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا اور اس کے بعد اس عمارت میں داخل ہونا میرے لئے ایک اعزاز ہی تھا۔ لکڑی کی یہ عمارت جس میں صرف اس لئے داخل ہوا تھا کہ سامنے سے دو آدمی آرہے تھے۔ میرے لئے بڑی کارآمد ثابت ہوئی۔ یہاں ایک شخص کوئی کام کررہا تھا میں نے اس

ت اسے دیکھا جب وہ مجھے دیکھ چکا تھا۔ اس کی آنکھیں حیرانی سے مجھے دیکھ رہی تھیں۔ پھر اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا اور اس نے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

''کون ہو تم......؟ میں تمہیں نہیں پہچانتا۔''

''دماغ خراب ہوگیا ہے تمہارا کیا...... ؟ مجھے نہیں پہچان رہے تم۔'' میں نے فوراً کہا۔ ے لہجے اور میرے انداز نے اسے چونکنے پر مجبور کردیا۔

''مگر...... میں واقعی تمہیں نہیں جانتا۔''

''یار...... کمال کررہے ہو۔ نہیں جانتے تو ایسا کرو کہ گولی ماردو مجھے۔''

''یا تو میں اندھا ہوگیا ہوں...... یا پھر تم مجھے دھوکا دے رہے ہو۔''

''واپس جاؤں یا جس مقصد کے لئے آیا ہوں وہ بتاؤں۔''

''نہیں...... خیر بتاؤ کیا بات ہے......؟ وہ حیران ہوکر بولا اور پھر پستول جیب میں رکھ میں نے لباس میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

''اسے پڑھو اور اس کے بعد صورت حال کا جائزہ لو۔'' میرا یہ داؤ کارگر رہا۔ دوسرے وہ میرے قریب آکر جھک گیا اور میرا گھٹنا اس کے پیٹ پر پڑا۔ پھر جبڑے پر پڑنے والی ب نے اسے زمین پر لٹا دیا۔ میں نے پھرتی سے اس کے سینے پر گھٹنا رکھا اور دوسرا ہاتھ اس گردن پر جما دیا۔ پھر پہلے میں نے اس کا ریوالور قبضے میں کیا اور اس کے بعد اس کے لباس ایک شان دار خنجر نکال کر اس کے نرخرے پر رکھ دیا۔

''اب مجھے پہچانو...... میرا نام دانش منصور ہے۔'' اس کی آنکھوں میں نظر آنے والا ت یہ بتا رہا تھا کہ وہ دانش منصور کے نام سے واقف ہے۔ اس نے خوف زدہ نگاہوں سے دیکھا تو میں نے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ ان غاروں میں کیا ہوتا ہے؟''

''با...... بات سنو...... ما...... مجھے...... چھوڑو تو سہی میرا سینہ گھٹ رہا ہے۔''

''ضرور گھٹ رہا ہوگا۔ چھوڑ دوں گا تمہیں لیکن میری بات کا جواب دو۔''

''یہ ایرش واش کا ٹھکانہ ہے۔''

''وہ تو مجھے معلوم ہے لیکن...... یہاں ہوتا کیا ہے......؟''

''کام کے لوگوں کو گھیر گھار کر لایا جاتا ہے۔ غاروں میں تمہیں بہت سی عورتیں ملیں گی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جن کی ذمہ داری یہ ہے کہ ان کام کے لوگوں کی زبانیں کھلوائیں اور ان سے معلومات
کریں۔''

''گڈ...... ایرش واش کہاں ہے؟''

''کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کہاں ہوگا......؟ بس کہیں نہ کہیں موجود ہوگا۔ یہ بات تو
کے بارے میں کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کہاں ہے؟''

''آدمی نہ ہوا تو چھلاوا ہو گیا۔''

''چھلاوا تو بہت معمولی چیز ہوتی ہے وہ اس سے بھی بڑی کوئی چیز ہے۔''

''یہ تم کہہ رہے ہو۔''

''جو حقیقت ہو وہی کہی جاتی ہے۔''

''ٹھیک ہے......'' میں نے کہا اور اس کے بعد اطمینان سے اس کی گردن پر ونی
پھیر دیا۔ اس کی گردن سے خون کی پھوار پھوٹ پڑی تھی۔ میں نے اپنے آپکو اس سے
اور پھر اس کے سرد ہونے کا تماشہ دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ سرد ہو گیا تھا۔ سب سے
میں نے اس لکڑی کی عمارت کا دروازہ بند کیا اور اس کے بعد اس کا جائزہ لینے لگا۔ ہو سکتا
کہ مجھے یہاں کام کی کوئی چیز مل جائے۔ تلاشی کے دوران مجھے بہت سے لباس اور سب
بڑی چیز میک اپ کا سامان مل گیا جو میرے لئے ایک ناقابل یقین بات تھی۔ پھر بھلا مجھے
بات سے کون روک سکتا تھا کہ میں اسی کی شکل اپنا لوں اور اب اس کی لاش کو بھی ٹھکانے
بڑا ضروری تھا۔ اس کی لاش کو ٹھکانے لگانے کے لئے بھی یہیں پر ایک معقول انتظام تھا۔
غاروں میں بہت سے غار تاریک تھے اور ایسے ہی ایک چھوٹے کالے غار میں میں نے
لاش کو دھکیل دیا۔ پھر بڑے اطمینان سے میں ان غاروں کا جائزہ لینے لگا۔ لاتعداد حسین
لڑکیاں خاص قسم کے بیلے ڈانسروں کے لباس میں یہاں موجود تھیں۔ اس میں کوئی شک نہیں
کہ کئی لڑکیاں انتہائی حسین تھیں۔ میرے دل میں ایک عجیب سی دھڑکن پیدا ہو گئی۔ کیا یہ
رخسار بھی انہی کے درمیان موجود ہے؟ لیکن ایسا نہیں تھا۔ بہر حال اس کے بعد میں نے یہاں
رات گزارنے کا بندوبست کر لیا۔ کھانے پینے کی بھی چیزیں موجود تھیں۔ اس دوران کسی
میری جانب کوئی توجہ نہیں دی تھی۔ بڑا دلچسپ معاملہ تھا۔ میں اب کھڑا رخسار کا سراغ لگا
تھا۔ میری آنکھیں یہاں موجود ایک ایک عورت کا جائزہ لے رہی تھیں لیکن مجھے وہ نہیں

دوسرے دن میں اپنی جگہ سے باہر نکلا اور اس کے بعد نجانے کہاں کہاں گھومتا رہا......؟
ں کوئی شک نہیں کہ بڑا پراسرار ماحول پیدا کر دیا گیا تھا۔ اس وقت شام کے تقریباً سات
تھے۔ غاروں میں الیکٹرک مشعلیں روشن ہو گئی تھیں اور سارا ماحول ایک عجیب سا حسن
لر گیا تھا۔ پھر میں ایک بہت بڑے غار سے گزر رہا تھا کہ میں نے ایراش واش کو دیکھا
نے زرد رنگ کا ایک لبادہ گردن سے لے کر ٹخنوں تک پہنا ہوا تھا۔ میرا بدن ساکت رہ
ا۔ اس کے ساتھ دو تین افراد اور بھی تھے جو بڑے مودب انداز میں اس سے باتیں کر
تھے۔ میں ایک جگہ رک کر وہاں کا جائزہ لینے لگا۔ ایک شخص نے کہا۔

''میں دیکھتا ہوں جناب! اور پتا لگانے کی کوشش کرتا ہوں۔'' وہ شخص واپس پلٹا اور اس
پلٹا کہ میرے سامنے آ گیا۔ پھر اس نے کہا۔

''او...... مسٹر ہام...... مسٹر ہام...... آپ برائے کرم میرے ساتھ آیئے۔''

''کون ہے...... ہام......؟'' اچانک ہی ایرش واش کی آواز سنائی دی اور میں اس کی
چل پڑا جو شخص واپس پلٹ رہا تھا۔ اس نے میری بڑی مشکل حل کر دی تھی۔ میں اس
یب پہنچا اور اس طرح تعظیم کے لئے جھکا جیسے میں نے دوسروں کو جھکتے دیکھا تھا۔ ایرش
نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں۔ اس نے کہا۔

''ہام...... کل شام کا سورج چھپنے سے پہلے تمہیں میرے ساتھ چلنا ہے۔ کل شام کو
چھپنے سے پہلے خیال رکھنا میں تمہارے پاس یہ پیغام بھیجنے ہی والا تھا۔'' میں نے ایک بار
م کے انداز میں گردن خم کی۔

''جاؤ...... میں انتظار کروں گا۔'' لیکن میں باہر نکلنے کے بعد جس کیفیت سے گزر رہا
ا دل ہی جانتا تھا۔ ایرش واش میرے سامنے آ گیا تھا۔ آہ...... کاش یہ اصلی ہی ایرش
ہو۔ لیکن اب کیا کرنا چاہئے تھا......؟ سنبھالنا ہے اپنے آپ کو...... سنبھالنا ہے اور پھر
ں عمارت میں واپس آیا۔ جس میں میں نے ہام کو پایا تھا۔ ہام کی لاش غار میں موجود تھی۔
نے کوشش کی اس کی بدبو باہر نہ پھیلنے پائے۔ یہ شخص میرے لئے بڑے کام کی چیز تھا۔
قت گزارنا جتنا مشکل ہو سکتا ہے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کامیابی گویا قدم بہ قدم
ے ساتھ آ رہی تھی ایرش واش نے اپنے درجنوں ہمشکل پیدا کر رکھے ہیں اور وہ کہیں بھی
ہمشکل کی حیثیت سے نظر آ سکتا ہے۔ یہ ایرش واش پتا نہیں اصل ہے بھی کہ نہیں۔ لیکن

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ایک بار پھر تقدیر کے سامنے آنکھ مچولی کھیلنے کا موقع ملا تھا اور میں تقدیر سے تعاون
تھا۔ یہ دوسرا دن جس طرح مجھ پر گزرا میں ہی بتا سکتا ہوں۔ البتہ ہام کی رہائش گاہ میں
نے بہترین تیاریاں کرلی تھیں۔ اب میرے پاس بہت ہی جدید ترین اسلحہ موجود تھا
بہت ہی شان دار ریوالور اور وہی خنجر جو ہام کا تھا اور ہام ہی کی گردن کاٹ چکا تھا۔ رات
دوسرے دن مقررہ وقت پر میں وہاں پہنچ گیا جہاں ارش واش سے پچھلے دن ملاقات
میں نے دیکھا کہ وہ اب بھی کئی افراد میں گھرا ہوا ہے۔ مجھے دیکھ کر اس نے ہاتھ اٹھایا
سمت بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ تقریباً پندرہ منٹ تک وہ اپنے آدمیوں سے گفتگو کرتا رہا اور اس
بعد وہ ایک ایک کر کے وہاں سے نکل گئے اب صرف میں اس کے پاس رہ گیا تھا۔ اس
کہا۔

''ہام ...... ایک بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ ہمیں یہاں سے کچھ فاصلے پر جانا
میرے ساتھ چلو گے، تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔''

''بھلا اعتراض کا کیا سوال ہے؟'' میں نے مدھم لہجے میں کہا اور ارش واش نے
انداز میں گردن ہلا دی۔ میں خوش تھا کہ خدا کے فضل سے ابھی تک ارش واش کو مجھ پر
ہوا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ میرے ساتھ باہر نکل آیا میں اس سے چند قدم پیچھے چل
لیکن اس بار ارش واش نے باہر جانے کے لئے وہ راستہ استعمال نہیں کیا تھا جو غار کے
سے باہر نکلتا تھا بلکہ تھوڑی دور چلنے کے بعد وہ دوسرے غار میں داخل ہو گیا تھا۔ میں اس
قدموں کی آواز پر پیچھے چلتا رہا تاریک سرنگ میں فاصلہ طے کر کے ہم ایک کھلی جگہ نکل
اور میں نے اس کھلی جگہ میں ان پہاڑوں کا دوسرا رخ دیکھا۔ بڑے پراسرار جال پھیلے
تھے یہاں۔ اس وقت وہ کہاں جا رہا ہے؟ اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں تھا۔ وہ
کچھ دور چلنے کے بعد رک گیا۔ تھوڑے ہی فاصلے پر ایک گول سا میدان نظر آ رہا تھا جو پہاڑ
کے درمیان بنا ہوا تھا اور اس میدان میں ایک ہیلی کاپٹر کھڑا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر میں
گہری سانس لی۔ اب اندازہ لگانے میں کوئی مشکل نہیں تھی کہ ارش واش اس ہیلی کاپٹر
سفر کرے گا۔ بہرحال ہیلی کاپٹر کے قریب اس کا پائلٹ بھی کھڑا ہوا تھا۔ یہ بھی ایک مقامی
آدمی تھا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھولا اور ہیلی کاپٹر کے دروازے سے ارش واش ا
داخل ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے اشارے پر میں اس کے پیچھے والی سیٹ پر جا بیٹھا تھا۔ ہیلی

ٹ نے ہیلی کاپٹر کے دروازے بند کر دیئے پھر اس کی مشین اسٹارٹ ہوئی اور کچھ لمحوں
ہیلی کاپٹر فضا میں اڑ رہا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ سیدھا چلتا رہا۔ اس کے بعد اس نے اپنی
سمت اختیار کر لی۔ میری نگاہیں نیچے بھٹک رہی تھیں۔ حد نظر خیمے پھیلے ہوئے تھے اور
کے دوسری جانب پہاڑی سلسلے تھے کہیں کہیں درختوں کے جھنڈ بھی نظر آ رہے تھے البتہ
ر کا یہ سفر خاصا طویل تھا اور شاید اس کا خاتمہ اس سمت میں ہونا تھا جہاں مکانات وغیرہ
ہے تھے۔ اچھا خاصا بڑا علاقہ معلوم ہوتا تھا کیوں کہ یہاں بہت ساری بلڈنگیں بھی بنی
ں۔ پر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ اب مجھے کچھ کر لینا چاہئے اور یہ فیصلہ مناسب تھا اگر
اش اپنی جگہ پہنچ گیا تو میں نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہاں میرا واسطہ کتنے افراد سے پڑے اور
لڑ سکوں یا نہیں جو میں کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے لباس کی جانب ہاتھ بڑھائے
ریوالور باہر آ گیا اس کے بعد میں نے اطمینان سے تھوڑا سا نیچے ہٹ کر ارش واش کی
پر ریوالور کی نال رکھ دی اور خوف ناک لہجے میں کہا۔

''پائلٹ ...... ہیلی کاپٹر اس جنگل میں اتار لو جو بائیں سمت نظر آ رہا ہے ورنہ میں اس کا
ہیں کروں گا کہ ارش واش کی طرف چلائی ہوئی گولیوں میں سے کون سی گولی تمہارے
لگتی ہے اور کون سی گولی ہیلی کاپٹر کے انجن میں۔ زندگی اور موت کی مجھے کوئی پرواہ نہیں
بھ رہے ہو نا۔'' پائلٹ نے تو شاید میری بات نہیں سنی لیکن ارش واش اچھل پڑا تھا اس
ن گھما کر مجھے دیکھا تو میں نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''نہیں ...... مائی ڈیئر ارش واش! ریوالور لوڈ ہے تم اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاؤ ورنہ
را جسم گولیوں سے چھلنی کر دوں گا۔''

''کیا بکواس کر رہا ہے ہام ...... کتے۔''

''میں جو بھی کہہ رہا ہوں ایک لمحے کے اندر اندر اس پر عمل کرو ورنہ ......''

''بکواس مت کر ...... لا یہ ریوالور مجھے دے۔'' اس نے پتا نہیں کس دھوکے میں کہا
ں نے ریوالور پیچھے کر کے وہ خنجر نکال لیا جو ہام کی ملکیت تھا اور اس کے بعد خنجر سے میں
ں کے کان کے اوپر ایک نشان لگا دیا۔ ارش واش کے کان سے خون جاری ہو گیا تھا میں

''اور اب دوسرا عمل۔'' میں نے خنجر کی نوک اس کی گردن کی ہڈی میں کوئی آدھا انچ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نیچے اتار دی تو ایرش واش کرب سے چیخ اٹھا اور پھر اس نے میری مرضی کے مطابق پا
حکم دیا۔ پائلٹ کو شاید اب صورت حال کا اندازہ ہوا تھا۔ ایرش واش کے کہنے پر اس نے
کاپٹر نیچے اتارنا شروع کر دیا اور آخر کار وہ ایسی جگہ اتر گیا جہاں اسے نیچے اتارا جا سکتا
دور دور تک کا علاقہ سنسان پڑا ہوا تھا۔ یہ جگہ شہر سے کافی دور تھی۔ ہیلی کاپٹر آخر کار نیچے
تو میں نے پائلٹ کو حکم دیا کہ وہ مشین بند کر دے اور ریوالور کا رخ اس کی کھوپڑی کی طرف
دیا۔ پائلٹ نے گھبرا کر ہیلی کاپٹر کی مشین بند کر دی تھی۔ ایرش واش گردن کے اس حصے پر
رکھے ہوا تھا جہاں سے خون بہہ رہا تھا۔

"چلو مائی ڈیئر! نیچے اترو۔" میں نے اشارہ کیا اور ایرش واش نے فوراً ہی میری
پر عمل کیا شاید صورت حال تھوڑی بہت اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔ پائلٹ بھی نیچے اتر گیا تھا
میں دو آدمیوں کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ چنانچہ نیچے اترتے ہی میں نے پائلٹ کے
نشانہ لگا کر گولی چلا دی پائلٹ کے بھیجے کے چیتھڑے اڑ گئے۔ میری اس حرکت نے ایرش
واش کو بدحواس کر دیا اس کے باوجود اس کی آنکھیں خون اگل رہی تھیں۔ میں نے خاص
سے اس کے ہاتھوں پر نگاہ رکھی تھی۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ تھوڑا سا ایک سمت ہٹانے کی
کی تو میں نے اس کے ہاتھ پر فائر کر دیا اور میری گولی نے اس کی ہتھیلی کے عین درمیان
سوراخ کر دیا۔

"جب میرے اور تیرے درمیان تعاون کی رسم ادا ہو گئی ہے ایرش واش اس کے بعد
کوئی حرکت کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔" ایرش واش بری طرح زخمی ہو گیا تھا اس کے
چہرے پر کرب کے آثار پھیلے ہوئے تھے میں نے آہستہ سے کہا۔

"میرا نام دانش منصور ہے۔" اور میرے ان الفاظ کا خاطر خواہ ردعمل ہوا۔ ایرش واش کا
بدن ایک لمحے کے لئے کانپ گیا تھا۔ میں نے ریوالور کی نال اس کی پیشانی پر رکھی اور اس
کے بعد اس کے بدن کی تلاشی لینے لگا۔ وہ جس قسم کا لباس پہنے ہوا تھا اس میں کوئی
چھپانے کی گنجائش نہیں تھی۔ میں نے اس کی مکمل تلاشی لے لی اور اس کے بعد اسے ایک
پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جو تھوڑے فاصلے پر پڑا ہوا تھا۔ وہ کسی قدر نروس نظر آ رہا تھا۔ وہ
ہدایت کے مطابق پتھر پر بیٹھ گیا تو میں نے کہا۔

"مائی ڈیئر ایرش واش! میں جانتا ہوں کہ تمہیں شاید میری بات پر حیرت نہیں ہوئی

ت کی توقع ضرور رکھتے ہو گے کہ تمہارے دشمن کبھی نہ کبھی تمہیں تلاش کر سکتے ہیں۔ ویسے
دشمنوں کے ساتھ ساتھ تمہیں اپنے اہم ترین دشمنوں کے نام تو یاد ہوں گے۔ بتا سکتے ہو
کون ہوں۔" ایرش واش نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ وہ بولا۔

"دانش منصور! یہ تو ہی ہو سکتا ہے۔ یہ مت سمجھنا کہ تو کسی بڑی اہمیت کا حامل ہے بلکہ
ت تو ہی میرے قریب موجود ہے اور میری گرفت سے آزاد ہو چکا ہے۔ میں تیرے کہیں
جانے کی توقع رکھتا تھا۔"

"ہاں تم ایک ذہین آدمی ہو اور جو چکر تم نے چلا رکھا ہے واقعی وہ معمولی چکر نہیں ہے۔
اب بھی پورے اعتماد سے یہ بات نہیں کہہ رہا کہ تم اصل ایرش واش ہو۔ لیکن میرا فرض
ایرش واش کی شکل وصورت کے ہر شخص کو اس دنیا سے مٹاتا رہوں چاہے وہ ایرش واش
ہو۔"

"تو پاگل ہے دانش منصور! ایرش واش اتنی معمولی شخصیت کا نام نہیں ہے اور شاید تو
واش کو ختم کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکے۔"

"جانتا ہوں...... جانتا ہوں...... لیکن بہرحال یہ بتاؤ رخسار کہاں ہے؟"

"جہنم میں۔"

"اگر رخسار جہنم میں ہے تو...... تو کیوں زندہ ہے ایرش واش......؟"

"تیرا مطلب ہے کہ مجھے بھی مر جانا چاہئے۔"

"ہاں...... رخسار سے تو میں کبھی نہ کبھی مل ہی لوں گا لیکن ان لوگوں کو اس روئے زمین
جانا ہو گا جو میری اور رخسار کی جدائی کا سبب ہیں۔" میں نے کہا۔

"دیکھ...... حماقت کی کوئی بات نہ کر تجھے کامیابی حاصل نہیں ہو گی۔"

"فی الحال تو...... تو اپنے انجام کے لئے تیار ہو جا ایرش واش۔" میں نے کہا۔ لیکن یہ
تو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایرش واش اس قدر برق رفتاری کا مظاہرہ کرے گا اس نے
سے الٹی چھلانگ لگائی تھی اور کسی برق رفتار گھوڑے کی مانند دوڑنے لگا تھا۔ میں نے ہنستے
ئے ایک بلند جگہ پہنچ کر ریوالور سیدھا کر لیا۔ ابھی وہ ریوالور کی رینج میں ہی تھا کہ میں نے
لی ٹانگ کا نشانہ لے کر گولی چلا دی۔ گولی نے اس کی پنڈلی کی ہڈی توڑ دی تھی وہ نیچے گرا
اس کے بعد پھر اس نے بھاگنا شروع کر دیا اور اچانک ہی وہ میری نگاہوں سے اوجھل

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہو گیا تھا۔ایک لمحے کے لئے میرا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔کیا وہ جادوئی قوتیں بھی رکھتا ......؟ لیکن پھر دوسرے لمحے صورت حال میری سمجھ میں آ گئی۔آگے ایک گہری کھائی تھی اور ارش واش اس کھائی میں گر پڑا تھا۔کھائی کے کنارے پر پہنچ کر میں نیچے جھانکنے لگا۔ اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔میں نے ادھر ادھر نیچے کا راستہ تلاش کیا اور ایک جگہ مجھے نیچے اترنے کا راستہ مل گیا اور نیچے اترنے لگا۔میں اسے تڑپتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔پتھروں پر کچھ خون پڑا تھا اور ارش واش ان کے درمیان کسی زہریلے ناگ کی طرح بل کھا رہا تا۔پھر میں اس کے قریب پہنچ گیا اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔وہ دم توڑ چکا تھا بہرحال وہ ایک بار پھر مر چکا تھا لیکن اب بھی میں دعوے سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اصل ارش واش ہی ہے۔بہرحال میں کیا کر سکتا تھا......؟ بہت ہی عجیب وغریب کیفیت ہو گئی تھی۔میں نے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے بعد وہاں سے آگے بڑھ گیا۔کسی شے کی ضرورت نہیں تھی مجھے......کوئی چیز نہیں چاہئے تھی بس میں چل رہا تھا۔سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کیسی صورت حال سے دوچار ہو سکتا ہوں؟ آگے چل کر رخسار کا یا زندگی کا کوئی نشان میرے لئے باقی ہے یا نہیں......؟ بس ایک سفر تھا جو جاری تھا۔لیکن اس کے بعد نجانے کتنا فاصلہ طے کرنے کے بعد اچانک ہی مجھے ایک احساس ہوا۔ یہ یقینی طور پر گاڑیوں کے انجن کی گڑگڑاہٹ تھی۔ابھی اس قدر ہوش وحواس سے بیگانہ نہیں ہوا تھا کہ ان آوازوں کو نظر انداز کر دوں۔میں نے چھپنے کے لئے مناسب جگہ تلاش کی۔اور اس کے بعد میں نے وہاں جو منظر دیکھا وہ میرے لئے کافی سنسنی خیز تھا کچھ لوگ تھے جو پیدل نشانات کو تلاش کرتے ہوئے آ رہے تھے اور ان کے پیچھے تین گاڑیاں تھیں وہ برق رفتاری سے یہ سفر طے کر رہے تھے۔میرے بدن میں ایک لمحے کے لئے سنسناہٹ دوڑ گئی۔میں نے دیکھا کہ وہ میرے قدموں کے نشانات تلاش کرتے ہوئے ادھر آ رہے ہیں۔اور میں ایسے کسی مسئلے سے نمٹنے کے لئے پوری طرح تیار تھا اب یہاں جہاں میں پوشیدہ تھا میرا چھپا رہنا ٹھیک نہیں تھا۔ان میں سے کچھ شاید خاص قسم کے کھوجی تھے جو قدموں کے نشانات کو بہرطور تلاش کر لیا کرتے تھے۔ان کھوجیوں کو دھوکا دینا تھا مجھے۔میں نے پھرتی سے ایک عمل کیا۔اپنی قمیص اتار کر اسے درمیان سے دو ٹکڑے کیا اور برق رفتاری سے اسے پیروں میں باندھ کر میں نے وہاں سے دوڑنا شروع کر دیا اور اس کے بعد میں نے ایک اور بلند چٹان کی آڑ لے لی تھی۔کھوجی کمال کی شخصیت رکھتے تھے۔حالانکہ بے شمار جگہ پر پتھریلی چٹانیں کسی طرح

نشان نہیں چھوڑتی لیکن کم بخت جنگلی کتوں کی طرح سونگھتے ہوئے ادھر آ گئے تھے جہاں میں چھپا تھا اگر میں اس طرح وہاں سے فرار نہ ہوتا تو یقینی طور پر وہ لوگ مجھ تک پہنچ گئے تھے۔ بہرحال یہ کمال کی بات تھی کہ جس جگہ میں موجود تھا وہاں سے میں ان کی باتیں سن سکتا تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

''وہ یہاں تک آیا ہے یہاں سے آگے اس کے نشانات نہیں ملتے۔''

''کیا مطلب ہے تمہارا......؟ اس کے بعد کیا وہ فضا میں پرواز کر گیا؟''

''ایسا ہی لگتا ہے۔''

''تمہارا دماغ خراب ہے۔'' کسی نے کرخت لہجے میں کہا۔

''تو تم اپنے صحیح دماغ سے کام لے لو اور اسے تلاش کر لو۔'' جواب دینے والے کا لہجہ بھی ناخوش گوار تھا۔

''کیا بکواس لگا رکھی ہے تم نے......؟ اگر یہاں تک اس کے نشانات ملتے ہیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ آس پاس ہی موجود ہو اور ابھی چند لمحوں کے اندر اندر ہماری مصیبت آ جائے۔ تم جانتے ہو وہ معمولی آدمی نہیں ہے۔''

''تو پھر بتاؤ کیا کیا جائے؟''

''تلاش کرو اسے......تلاش کرو۔''

''اور اسے کہاں تلاش کیا جائے؟''

''دیکھو کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہوگا۔''

''اب جو کچھ کرنا چاہتے ہو تم خود کرو کیا سمجھے؟''

وہ لوگ آپس میں جھگڑتے رہے اور پھر وہاں سے آگے بڑھ گئے۔یہ نہیں سمجھ سکا تھا میں کہ ان کے درمیان کیا فیصلہ ہوا۔لیکن ان کی جو کیفیت نظر آ رہی تھی وہ ایسی تھی جیسے وہ اپنے خوف زدہ ہوں۔میں اپنی جگہ پوشیدہ رہا۔میری کوشش کارآمد رہی تھی۔گاڑیاں آگے بڑھ گئیں اور میں خاموشی سے اپنی جگہ انہیں دیکھتا رہا پھر وہ بہت دور نکل گئے تھے اور اب وہ دوسروں طرف بھٹک رہے تھے۔شام ڈھل چکی تھی۔سورج چھپ گیا تھا اور قرب وجوار میں اندھیرا پھیلتا جا رہا تھا۔آسمان کی بلندیوں پر کہیں کہیں پرندوں کی قطاریں سفر کرتی نظر آ جاتی تھیں۔میں نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔میں ان لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔لیکن میرے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

فرشتوں کو بھی گمان نہیں تھا کہ اس وقت اس ویرانے میں کسی انسانی وجود کا میرے سوا کوئی امکان ہوسکتا ہے۔ تاہم مجھے وہ انسانی آواز سنائی دی تھی۔

''سنو...... تم جہاں بھی ہو یہ بات میں جانتی ہوں کہ تم یہاں آس پاس موجود ہو۔ مجھے دشمن مت سمجھنا میں تنہا ہوں اور تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ نہیں رکھتی میں خود اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے تمہارے پاس آرہی ہوں تم برائے کرم بے فکر ہو جاؤ۔ رات ہوگئی ہے۔ ہم دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔'' میں حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس نسوانی آواز کو سنتا رہا پھر میں نے چٹان کی آڑ سے ایک ہیولا نمودار ہوتے ہوئے دیکھا جو آہستہ آہستہ دونوں ہاتھ اٹھائے میری جانب آرہا تھا حالانکہ اسے اندازہ نہیں تھا کہ میں کس طرف ہوں۔ وہ اندازے کی بنا پر یہ سب کچھ کہہ رہی تھی لیکن بہرحال مجھے دیکھنا تھا میں نے ریوالور اس کی طرف سیدھا کیا اور کہا۔

''میں تمہیں دیکھ بھی رہا ہوں اور تمہاری آواز بھی سن رہا ہوں۔ لیکن ایک بات ذہن میں رکھنا اگر بہت زیادہ چالاک بننے کی کوشش کی تو تمہاری زندگی ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔''

''میں تم سے کہہ چکی ہوں کہ میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گی اور نہ ہی میں تمہاری دشمن ہوں۔'' میں آہستہ آہستہ اس کے قریب پہنچ گیا ایک نوجوان لڑکی تھی۔ شکل و صورت کوئی بہت زیادہ اچھی نہیں تھی لیکن ہر نوجوان لڑکی اچھی ہی ہوتی ہے۔ وہ قریب آئی تو میں نے بے رحمی کے ساتھ اس کے پورے لباس کو ٹٹول کر دیکھ لیا۔ اس وقت کسی احمقانہ ردعمل کا اظہار پکی حماقت تھی۔ جب میں اس بات سے مطمئن ہوگیا کہ اس کے پاس ہتھیار نام کی کوئی چیز نہیں ہے تو میں نے اس سے کہا۔

''ہاتھ گرادو۔''

''شکریہ...... ویسے میں تمہیں ایک بات بتاؤں میں مسلح ہوں۔''

''حسن و جمال سے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مذاق اڑا رہے ہو میرا۔'' وہ میری بات کا بالکل برا نہیں مانی تھی۔

''نہیں...... پھر کیسے مسلح ہو؟''

''وہ دور اس چٹان کو دیکھ رہے ہونا'' اس نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں......!''

اس چٹان کے عقب میں چھ دستی بم اور دو زبردست قسم کے ریوالور موجود ہیں ساتھ ہی ی کا ایمونیشن اور پانی کی ایک بوتل جس میں ڈیڑھ گیلن پانی ہے۔ سینڈوچز اور کافی ...... ہا......؟''

''خواب دیکھ رہی ہو یا خواب دکھا رہی ہو۔''

''نہیں...... حقیقت بیان کر رہی ہوں۔ اب ایسا کرو یوں کرتے ہیں اگر اب بھی تمہیں پر بھروسہ نہ ہو تو ریوالور کی نال میری کمر سے لگاؤ وہاں لے چلو ساری چیزیں اپنے قبضے میں لو اس کے بعد بیٹھ کر کھاتے پیتے ہیں مجھے بھی بھوک لگ رہی ہے۔''

''مگر...... تم ہو کون؟''

یہیں پوچھ لوگے سب کچھ۔'' وہ عجیب سے انداز میں بولی۔

''چلو......'' میں نے اشارہ کیا۔

''ریوالور کی نال میری کمر سے نہیں لگاؤ گے۔'' وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولی۔

''بہت زیادہ ذہین بننے کی کوشش مت کرو کوئی حرکت کر کے دیکھو وہ سزا دوں گا کہ گی بھر یاد رکھو گی۔'' میں نے کہا اور وہ ہنس پڑی اور بولی۔

''چلو...... تم نے زندگی کی خبر تو دی۔ زندگی بھر یاد رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ سزا تو تم شک مجھے دو گے لیکن قتل نہیں کرو گے۔ چلو اتنا ہی کافی ہے انسان کو اگر زندگی کے بچنے کا وسہ ہو جائے تو سب چلتا ہے۔'' میں نے دل ہی دل میں اعتراف کیا کہ بڑی بے خوف ی ہے۔

بہرحال میں اس کے ساتھ چلتا رہا۔ اس نے جس چٹان کے عقب میں اشارہ کیا تھا وہ پہنچ گئی۔ واقعی وہاں کینوس کے دو بیگ رکھے ہوئے تھے۔ وہ ہنس کر بولی۔

''وہ لوگ خوف و دہشت کے عالم میں تمہیں تلاش کر رہے تھے اور میں کینوس کے یہ ے بھر رہی تھی اور اس کے بعد خاموشی سے نیچے اتر گئی تھی۔ سوری ...... میں خود بھٹک گئی۔ ے کھانے پینے کی ہو رہی تھی تو دیکھو اس والے بیگ میں سینڈوچز رکھے ہوئے ہیں۔ کافی کا اس بھی اسی میں ہے۔ پانی کی بوتل وہ تم دیکھ رہے ہو۔ ایک دو برتن بھی ہیں جو عارضی عمال کے لئے ہوا کرتے ہیں۔ اب یوں کرو پہلے تھوڑا سا پانی مجھے پلا دو اس کے بعد اس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بیگ میں سے سینڈوچز نکال کر مجھے دو کافی بھی دو۔ جب میں اتنی زیادہ چیزیں کھا لوں تو اس کے بعد تم بھی شروع ہو جانا۔ وجہ تو سمجھ گئے ہو گے نا۔‘‘

’’نہیں ...... اتنا سمجھ دار نہیں ہوں ذرا بتا دو۔‘‘

’’بھئی تم یہ سوچ سکتے ہو کہ ان میں سے کسی بھی چیز میں بے ہوشی کی کوئی چیز ہو سکتی ہے اور تم اسے استعمال کر کے بے ہوش ہو جاؤ گے اور میں اپنا کام کر ڈالوں گی۔ ویسے بھی انسان کو حالات سے تھوڑا سا باخبر رہنا چاہیۓ۔ ہوشیاری اچھی چیز ہوتی ہے۔‘‘ میں نے گردن ہلا کر کہا۔

’’واقعی بہت ذہین لڑکی ہو۔ ایسا میں ضرور کروں گا۔‘‘ اس نے میری پیش کی ہوئی اشیا بڑے شوق سے قبول کر لی تھیں اور میرے سامنے انہیں کھا پی رہی تھی۔

اس نے کہا۔

’’ایک بات اور سوچ سکتے ہو تم اگر نہیں سوچی ہے تو سوچنی چاہیۓ تمہیں۔‘‘

’’وہ کیا......؟‘‘ میں نے اپنے لئے کافی ڈالتے ہوئے کہا۔

’’تم یہ سوچ سکتے ہو کہ قرب و جوار میں کچھ لوگ پوشیدہ ہوں اور بعد میں جب میں تمہیں اپنی باتوں کے جال میں پھنسا لوں تو وہ یہاں آ جائیں۔‘‘

’’لڑکی میں زیادہ جذباتی ہونے کی کوشش نہیں کروں گا لیکن پھر بھی تمہیں اتنا ضرور بتا دوں کہ میں مرنے یا مارنے سے کبھی نہیں چوکتا۔ اگر ایسا ہو بھی جائے تو تم اسے روک نہیں سکتیں اور نا ہی میں۔ البتہ میں ان میں سے جتنے افراد کو ہلاک کر سکتا ہوں کر دوں گا اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا۔‘‘

’’گڈ ...... ویری گڈ ...... ہوئی نا بات، اس کا مطلب ہے یہاں تھوڑے بہت اعتماد کی بات شروع ہوتی ہے۔‘‘

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سینڈوچز واقعی بہت مزیدار تھے۔ اور کافی بھی۔ تھوڑے سے پانی سے منہ دھو کر مجھے فرصت حاصل ہوئی تھی پھر میں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’ہاں ...... سوال رہ گیا تم کون ہو......؟‘‘

’’میرا نام سینڈرا ہے اور میں ان کی قیدی تھی میرا مطلب ایرش واش کی۔ شہر سے نکلی تو ایک گاڑی میں چھپ گئی اب یہ الگ بات ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد وہ گاڑی وہاں سے چل

ڑی اور مجھے اپنی زندگی کا سب سے تکلیف دہ سفر طے کرنا پڑا۔ لیکن اس سفر کے دوران تمہارے بارے میں اتنی باتیں ہوئیں کہ میں تمہیں مکمل طور پر جان گئی۔ میں نے دل میں سوچا کہ کاش! تم مجھے مل جاؤ۔ ایک اچھے ساتھی کی تلاش کسے نہیں ہوتی۔ پھر یہاں یہ معرکہ ہوا اور میں اپنا کام کر کے نیچے نکل گئی۔ میں نے اپنے آپ کو پتھروں کے ڈھیر میں چھپا لیا وہ لوگ اپنی کارروائی کرنے کے بعد چل پڑے۔ تمہارے بارے میں میں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ تم موجود ہو چنانچہ میں اس طرح تم تک پہنچ گئی۔ یہ ہے میری کہانی اور اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے۔‘‘

’’گڈ......‘‘

’’گڈ ...... ویسے میں بہت سی باتیں سن چکی ہوں اور یقین کرو کہ ان سے بہت متاثر ہوں تم نے ان لوگوں کو اتنا خوف زدہ کر دیا ہے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔‘‘ پھر اس نے کہا۔

’’اب یہ فیصلہ تم خود کرو کہ کرنا کیا ہے؟‘‘

’’ابھی کیا کہا جا سکتا ہے؟‘‘

’’میرا خیال ہے کہ آرام کرنے کی کوشش کرنی چاہیۓ تھکن دور ہو جائے تو پھر اس کے بعد آگے کے بارے کچھ کریں گے۔

’’جیسا تم پسند کرو۔‘‘

’’ویسے جب میں بلندی پر تھی تو میں نے دور بہت دور کسی عمارت کے آثار دیکھے تھے لیکن بہتر ہو گا کہ دن کی روشنی میں ہم اس عمارت کو تلاش کریں۔‘‘

’’جیسا تم چاہو۔‘‘ پھر ہم نے ایک صاف ستھری جگہ منتخب کی۔ میں نے دوسرے بیگ کو بھی کھول کر دیکھ لیا تھا اور اسے اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔ دھند اترتی آ رہی تھی اور گہری سے گہری ہوتی جا رہی تھی۔ سینڈرا ایک طرف لیٹ گئی نجانے اس کے ماضی کی کیا کہانی تھی؟ میں بہت دیر تک سوچتا رہا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ سو گئی ہے۔ کافی دیر تک اس طرح وقت گزرتا رہا۔ سینڈرا کی بھاری بھاری سانسیں سنائی دے رہی تھیں۔ مجھ پر بھی غنودگی کا حملہ ہو گیا تھا لیکن پھر اچانک مجھے ایک سفید سفید سی شے نظر آئی۔ دھند کی وجہ سے اس شے کی وضاحت تو نہیں ہو سکی تھی لیکن میں نے سمجھ لیا کہ وہ ایک گاڑی ہے جس کی روشنی اس طرف آ رہی ہے۔ میں نے سینڈرا کو جگا دیا اور وہ چونک کر اٹھ گئی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"کیا بات ہے؟"

"وہ دیکھو ادھر......" میں نے کہا اور وہ اشارے کی جانب دیکھنے لگی اور اس کی آواز ابھری۔

"غالباً کسی کار کی روشنی ہے۔"

"ہاں ایسا ہی لگ رہا ہے۔"

"تو پھر کیا خیال ہے؟"

"ہمیں غافل نہیں رہنا چاہئے۔"

"کیا مطلب......؟"

"ہمارے دشمن بھی ہو سکتے ہیں۔"

"سو فیصد۔" میں نے کہا اور ہم اپنی جگہ سے آگے بڑھ کر ایک سمت پہنچ گئے۔ یہاں ہم نے ایک بڑے پتھر کی آڑ لی تھی۔ سفید روشنی انتہائی طاقتور تھی اس لئے دھند میں بھی کافی کامیابی سے اپنا سفر طے کر رہی تھیں۔ آخر کار وہ ہمارے قریب پہنچ گئی لیکن وہ ایک گاڑی نہیں تھی۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کئی گاڑیاں تھیں اور خاص قسم کی تھیں۔ غالباً اسرائیلی حکومت کے کسی خاص عہدیدار کی گاڑیاں تھیں وہ۔ پھر وہ اس جگہ پہنچ کر رک گئیں جہاں تھوڑی دیر پہلے ہم موجود تھے اور ان میں سے لوگ اترنے لگے۔ یہ خاص قسم کے لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان کے پاس تیز روشنی والی ٹارچیں موجود تھیں۔ انہوں نے ٹارچوں کی زبانیں ادھر ادھر لہرانا شروع کر دیں۔ یہ ایسی ٹارچیں تھیں جو دھند کو بھی چیر سکتی تھیں۔ سینڈرا آہستہ سے بولی۔

"سو فیصد یہ لوگ ہمیں ہی تلاش کر رہے ہیں۔"

"ہاں ایسا ہی لگتا ہے یہ لو۔" میں نے ایک کلاشنکوف اس کی طرف بڑھا دی اور وہ خوشی سے اچھل پڑی۔

"ارے یہ...... تمہیں یہ لانا یاد رہا۔ میں تو اس بات پر بہت افسردہ تھی کہ جلد بازی میں ہم اپنا اسلحہ وہیں چھوڑ آئے۔"

"نہیں دستی بم کا تھیلا بھی میرے پاس موجود ہے۔"

"ویری گڈ...... وہ لوگ جو کچھ تمہارے بارے میں کہہ رہے تھے وہ غلط تو نہیں تھا۔"

"تم اسلحے کا استعمال تو کر سکتی ہونا۔"

"کیوں نہیں۔"

"لیکن اس وقت تک کچھ استعمال نہ کرنا جب تک اس کی سخت ضرورت نہ پیش آجائے۔"

"او کے۔" سینڈرا بولی۔ ہم دونوں خاموشی سے ان کا جائزہ لینے لگے۔ وہ اطراف میں پھیل کر ہمیں تلاش کر رہے تھے۔ ٹارچوں کی لمبی زبانیں چاروں طرف ہمیں دیکھ رہی تھیں۔ ان کی تعداد کے بارے میں ٹارچوں ہی سے اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔ غالباً سات افراد تھے۔ پھر ان میں سے دو آدمی اس طرف بڑھے جدھر ہم موجود تھے وہ ٹارچوں کی زبانیں لہراتے ہوئے اس طرف آرہے تھے اور ہمیں یہ خوف ہو گیا تھا کہ اگر وہ یہاں تک پہنچ گئے تو ہمارا ان کی نگاہوں سے بچنا مشکل ہو جائے گا۔ چنانچہ ہم تیار ہو گئے پھر وہ بالکل قریب آگئے اور جیسے ہی ٹارچوں کی روشنی ہم پر پڑی سینڈرا نے میرے اشارے پر فائر کھول دیا۔ اس ویران اور آسیب زدہ ماحول میں کلاشنکوف کی آواز کئی گناہ بڑھ کر معلوم ہو رہی تھی۔ پہلے برسٹ میں لاتعداد انسانی چیخیں سنائی دیں اور جلتی ہوئی ٹارچیں لکیریں بناتی ہوئی ایک طرف نکل گئیں۔ لیکن اس کے بعد ادھر سے بھی بھگدڑ مچ گئی اور زبردست فائرنگ ہونے لگی۔ البتہ یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اس فوری حملے سے بوکھلا گئے ہیں۔ ان کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ لیکن یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ چند لمحوں کے بعد وہ سنبھل جائیں گے اور ہماری یہ کمین گاہ ان کی نگاہوں سے دور نہیں رہ سکے گی۔ اگر وہ مختلف حصوں میں پھیل گئے تو ہمارا بچنا مشکل ہو جائے گا۔ اچانک ہی سینڈرا نے کہا۔

"سنو۔"

"ہاں...... بولو۔"

"تم ان کی آوازوں کو سن رہے ہونا۔"

"ہاں۔"

"وہ ہمیں تلاش کر لیں گے یہ جگہ اب ہمارے لئے خطرناک ہو گئی ہے۔ اب تمہارا کیا خیال ہے؟"

"بالکل ٹھیک ہے۔"

"تو پھر اب کیا کریں؟ کیا یہیں سے انہیں نشانہ بنائیں؟"

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''نہیں...... میرا خیال ہے کہ جگہ تبدیل کر لی جائے۔''

''آؤ......'' وہ بولی اور ہم دونوں اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ ان کے کسی اقدام سے پہلے ہمیں کوئی محفوظ جگہ تلاش کرنی تھی ورنہ ہم مارے جاتے بہرحال اس کے بعد میں نے ان لوگوں کو بدحواس کرنے کے لئے ایک دستی بم استعمال کیا اور اس کا پن ہٹا کر پوری قوت سے ان کی جانب اچھال دیا۔ میرا اندازہ بالکل درست نکلا کئی چیخیں سنائی دی تھیں۔ میں نے دوسرا بم استعمال کیا اور میری کوشش کارآمد رہی اس کے بعد میں نے یکے بعد دیگر...... دو بم ان پر پھینکے۔ ریت اور مٹی کا طوفان فضا میں بلند ہو گیا۔ ان دھماکوں اور مٹی کے اس طوفان نے انہیں بری طرح بدحواس کر دیا تھا۔ وہ ایک طرف دوڑ پڑے تھے۔ پھر میں نے سینڈرا کو پکارا لیکن سینڈرا کا کوئی جواب نہیں ملا تھا۔ میں نے حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھا سینڈرا میرے پاس موجود نہیں تھی۔ میں پریشانی سے اسے چاروں طرف تلاش کرنے لگا پھر میں نے تھوڑے فاصلے پر سینڈرا کو دیکھا غالباً وہ دوڑتے ہوئے کسی پتھر سے ٹکرا کر گر پڑی تھی۔ میں اس کے قریب پہنچا تو وہ مجھے بے ہوش ملی۔ یہ ایک پریشانی کی بات تھی۔ میں نے اسے جھنجوڑا تو کچھ لمحوں کے بعد وہ سنبھل کر بیٹھ گئی۔ اس نے کہا۔

''میرے خدا...... میرے خدا...... غلطی میری تھی۔ بدحواسی کے عالم میں دوڑی تھی پتھر سے ٹکرا گئی لیکن ادھر کیا ہوا؟ کیا وہ ہلاک ہو گئے؟''

''پتا نہیں...... لیکن فی الحال وہ ہمارے آس پاس نہیں ہیں۔''

''اب کیا کیا جائے؟''

''کچھ نہیں۔ چلنا ہے تمہارے کہاں چوٹ لگی ہے؟''

''سر میں۔''

''میرے پاس تو قمیض بھی نہیں ہے کہ میں تمہارے سر پر پٹی باندھ دوں۔''

''نہیں ٹھیک ہوں...... چلو چلتے رہو۔'' ہم وہاں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھتے رہے وہ چکرا رہی تھی اور کئی بار ٹھوکر کھائی تھی اس نے۔ میں نے کہا۔

''سینڈرا تمہاری حالت کافی خراب معلوم ہوتی ہے۔''

''فکر نہ کرو...... ہم چلتے رہیں گے۔''

''میرا خیال ہے تم چلنے میں کافی تکلیف محسوس کر رہی ہو۔''

''پلیز...... میری فکر مت کرو اگر بالکل ہی بے کار ہو جاؤں تو چھوڑ دینا۔''

''کیا سمجھتی ہو تم مجھے؟'' میں نے کہا اور اس کے بعد وہ پھر سنبھلنے کی کوشش کرنے لگی۔

پھر میں نے نیچے جھک کر اسے اپنے کندھے پر اٹھا لیا تو وہ بڑی عجیب سی آواز میں بولی۔

''سنو...... میں تو تمہیں تمہارے نام سے بھی مخاطب نہیں کر سکتی۔''

''تو پھر......''

''مجھے اپنا نام تو دے دو۔''

''تم مجھے دانش منصور کے نام سے واقفیت کا اظہار کر چکی ہو۔''

''ہاں لیکن میں نے ایک بار بھی تمہیں اس نام سے مخاطب نہیں کیا۔''

''کیوں......؟''

''تمہاری اجازت چاہتی ہے۔''

''عجیب بات ہے۔''

''نجانے کیوں مجھے لگتا ہے جیسے میں زیادہ وقت تمہارا ساتھ نہیں دے سکوں گی۔ ویسے ایک بات کہوں مائی ڈیئر مسٹر دانش!''

''یس۔''

''ہو سکتا ہے کہ میں بے ہوش ہو جاؤں...... ہو سکتا ہے کہ میں مر جاؤں تم چلتے رہو گے۔ ایک خاص خیال رکھنا میرے کچھ آدمی ان علاقوں میں موجود ہیں اگر میں ان تک پہنچ گئی یا نہ بھی پہنچی تو تم ان سے میرے حوالے سے ملاقات کر لینا میں تمہیں ان کے بارے میں تفصیل بتائے دیتی ہوں۔'' اور پھر وہ مجھے تفصیلات بتانے لگی۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

''سینڈرا ایسے حالات سے گزرنے کے باوجود تم اس طرح کمزور طبیعت کی مالک ہو۔ اپنے آپ کو سنبھالے رکھو۔'' بہرحال ہمارا سفر جاری رہا اور پھر سینڈرا بھوک سے نڈھال ہو گئی۔ میری کیفیت بھی خراب ہی تھی۔ میں جہاں تک اسے لے کر چل سکتا تھا چلتا رہا اور اس کے بعد میں بیٹھ گیا۔ اس دوران کھانا وغیرہ ختم ہو جانے کی وجہ سے ہم بھوکے پیاسے ہی رہے تھے اور بھوک پیاس نے مجھے بھی نڈھال کر دیا تھا۔ میں بے ہوش ہو گیا لیکن اس کے بعد جب مجھے ہوش آیا تو آنکھیں کچھ اور ہی منظر پیش کر رہی تھیں۔ ہم اس ویران ریگستان میں نہیں تھے بلکہ اس وقت میرے بدن کے نیچے ایک اچھا بستر تھا۔ کمرے کا ٹمپریچر بھی بہت اچھا تھا میرے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ذہن میں واقعات ابھرتے آرہے تھے۔ پھر مجھے اپنے عقب میں ایک آواز سنائی دی۔ سفید لباس میں ملبوس ایک نرس میرے نزدیک کھڑی ہوئی تھی۔

''ہیلو۔'' اس نے مجھے مخاطب کیا۔

''ہیلو۔'' میں نے بھی خفیف مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

''کیسی طبیعت ہے؟''

''ٹھیک ہوں۔''

''گڈ...... میں آپ کے لئے کھانے پینے کا بندوبست کرتی ہوں۔'' میری سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ یہ کون سی جگہ ہے۔ بہرحال ...... وقت گزرتا رہا وہ واپس آئی تو اس کے پاس ایک ٹرے تھی جس میں بہت نفیس قسم کا سوپ رکھا ہوا تھا۔ وہ مجھے سوپ پلانے لگی تو میں نے کہا۔

''میرے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی۔''

''سینڈرا۔''

''ہاں۔''

''وہ ٹھیک ہے۔''

''وہ کہاں ہے؟''

''بہت جلد ملے گی آپ سے۔'' اس نے کہا پھر میں سوپ سے فارغ ہوا ہی تھا کہ ایک لمبا چوڑا آدمی میرے سامنے آکھڑا ہوا اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسٹر دانش منصور! آپ نے ہم پر جو احسان کیا ہے ہم اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ آپ نے ہمارے لئے ایک بہت بڑا کام سرانجام دیا ہے۔ بہرحال یوں سمجھ لیجئے کہ ہم آپ کے خادم ہیں آپ یہاں آرام سے رہیں۔ آپ یوں سمجھئے کہ اپنے گھر میں ہیں۔ کسی شے کی ضرورت ہو تو بتا دیجئے۔ ویسے آپ ٹھیک ہیں بس بھوک پیاس نے آپ کو نڈھال کر دیا تھا اور آپ کا بلڈ پریشر بہت کم ہو گیا تھا لیکن اب سب ٹھیک ٹھاک ہے۔'' پھر چوبیس گھنٹوں کے بعد سینڈرا نے مجھ سے ملاقات کی۔ وہ بھی بہت کمزور ہو رہی تھی اور اسے وہیل چیئر پر میرے پاس لایا گیا تھا وہ خاموشی سے مجھے دیکھتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

''مسٹر دانش! آپ نے میری زندگی بچائی ہے میں اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہوں لیکن کچھ کہہ نہیں سکتی۔''

''یہ کوئی ایسی اہم بات نہیں ہے سینڈرا۔ تم نے بھی تو میرے لئے بہت کچھ کر ڈالا۔''

''نہیں ...... جو جذبہ تمہارے اندر تھا ہم اس پیمانے پر کام نہیں کر سکے۔ بہرحال اب جو کچھ بھی ہوا ہے میں تمہارے لئے سب کچھ کرنے کو تیار ہوں۔ ویسے میں تمہیں ایک خوش خبری سناؤں۔''

''خوش خبری اور مجھے۔''

''ہاں۔''

''ایرش واش مر چکا ہے۔ تم نے اسے ہلاک کر دیا ہے اور اس سلسلے میں تل ابیب میں بڑی سوگوار کیفیت چھائی ہوئی ہے۔''

''کیا واقعی؟'' میں نے متحیر لہجے میں کہا۔

''ہاں۔''

''مگر کیا یہ بات آپ کو معلوم ہے ڈیئر سینڈرا! کہ وہ اپنے بہت سے ہمشکل رکھتا تھا۔''

''پہلے نہیں معلوم تھی لیکن اب مجھے معلوم ہو گئی ہے۔''

''یعنی۔''

''تل ابیب میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بتاتا ہے کہ وہ لوگ اپنے ایک بڑے کارکن سے محروم ہو گئے ہیں۔ آپ اسے ہلاک کرنا چاہتے تھے نا۔''

''ہاں ...... میری زندگی کا جو مقصد تھا وہ مجھے ابھی حاصل نہیں ہوا۔''

''رخسار......'' سینڈرا نے کہا اور میں حیران رہ گیا۔

''بولو جواب دو...... رخسار کی بات کر رہے ہونا۔''

''ہاں......'' میں نے کہا اور سینڈرا نے گردن جھکا لی۔ پھر اس کے بعد اس نے کچھ ہیں کہا تھا۔ جب وہ کافی دیر تک خاموش رہی تو میں نے کہا۔

''سینڈرا تم رخسار کے بارے میں کیا جانتی ہو؟''

''نہیں دانش کوئی بری بات نہ سمجھنا میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ جب میں ان کے ساتھ اڑی میں سفر کر رہی تھی تو وہ تمہارے ہی بارے میں باتیں کر رہے تھے وہیں سے میں نے ہارا نام سنا تھا۔ خیر ساری باتیں اپنی جگہ ...... تمہیں ہماری تھوڑی سی مدد کرنا ہو گی۔ اس ت کچھ لوگ تمہاری شخصیت کو جاننے کے بعد تم سے ایک کام لینے کی درخواست کر رہے ہیں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اور یہ کام مجھے سرانجام دینا ہے۔ یقین کرو دانش! اس کے بعد ایک پورا گروہ تمہارے لئے ہر طرح کا کام کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔ خاص بات میں یہ بتا دوں کہ اس گروہ کا تعلق تل ابیب نہیں ہے۔'' میں نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا پھر کہا۔

''کیا کام کرنا ہو گا مجھے۔''

''تم اس کے لئے آمادگی کا اظہار کر دو کام بعد میں بتا دیا جائے گا۔''

''کیا وہ ایسا کام ہے جو میں کر سکتا ہوں۔''

''بہت خوبصورتی کے ساتھ۔''

''ٹھیک ہے اگر تم یہ سمجھتی ہو تو میں انکار نہیں کروں گا۔'' بات اصل میں یہ تھی کہ میں خود اپنے طور پر بہت سے فیصلے نہیں کر پا رہا تھا۔ ابھی مجھے کچھ ساتھیوں کی ضرورت تھی اور میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ ساتھی میرے لئے ضروری ہیں اور یقینی طور پر بڑے کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ کوئی حرج نہیں تھا۔ پھر انہوں نے میرے چہرے پر میک اپ کیا اور مجھے کچھ نئے نقوش دیئے سینڈرا اس سلسلے میں مجھ سے معذرتیں کرتی رہی اس نے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ تم میرے بارے میں بہت اچھے خیالات نہیں رکھو گے کیوں کہ میں نے اپنا مقصد حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔''

''کام کی نوعیت مجھے معلوم ہو جاتی تو......''

''تم یقین کرو میں بس اتنا کہہ سکتی ہوں کہ اس کے بعد یہ گروہ تمہارا اپنا ہو گا۔'' میرے ہونٹوں پر ایک تلخ سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ میں نے آمادگی کا اظہار کر دیا تھا۔ آخرکار کام شروع ہو گیا۔ سینڈرا سے کیئے ہوئے وعدے کے مطابق میں ان لوگوں کے ساتھ چل پڑا تھا۔ ایک لینڈ کروزر مجھے لے کر چل پڑی تھی۔ دیر تک وہ کچے راستوں پر اچھلتی کودتی آگے بڑھتی رہی تھی۔ باہر گہری تاریکی پھیلی ہوئی تھی اور میں باہر کا منظر دیکھ رہا تھا کافی فاصلے طے کرنے کے بعد ہم ایک عمارت میں داخل ہو گئے یہ عمارت کسی قدر بلندی پر واقع تھی۔ لیکن اندر سے بہت خوبصورت تھی اور وہ لوگ مجھے لئے ہوئے ایک خوبصورت ہال میں داخل ہو گئے۔ ہال میں کچھ افراد بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

''میرا خیال ہے ہمیں معاملے کی بات پر گفتگو کر لینی چاہئے مسٹر جان سن!'' یہ نام مجھے پہلے سے بتا دیا گیا تھا جب میرے چہرے پر جان سن کا میک اپ کیا گیا تھا۔ اصل میں میں

نے یہ سوچ لیا تھا کہ جس طرح آئندہ وقت میں بھی مجھے ان حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چنانچہ موقع کی نزاکت کے لحاظ سے جو کچھ بھی ممکن ہو جائے کیا جاتا رہے بہرطور ان میں سے دو افراد زیادہ مستعد نظر آ رہے تھے اور انہی نے مجھ سے گفتگو کا آغاز کیا تھا۔ میں نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا تو اس شخص نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا آٹومیٹک دیا ہوا تھا جس کے سامنے کے حصے پر سائی لینسر لگا ہوا تھا۔ اس نے یہ ریوالور سامنے رکھا اور کہنے لگا۔

''اگر آپ نے جنبش کرنے کی کوشش کی تو آپ کو بدترین حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔'' یہ بدلی ہوئی کیفیت میرے لئے بڑی عجیب و غریب تھی۔ وہ لوگ مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے تھے جو مجھے یہاں لے کر آئے تھے۔ بہرحال اس کے بعد مجھے وہاں سے ہٹا کر ایک کمرے میں پہنچا دیا گیا اور تقریباً آٹھ گھنٹے میں وہاں رہا پھر آٹھ گھنٹے کے بعد وہی دو افراد میرے پاس آئے۔ اس وقت بھی ان کے چہرے پر جارحیت تھی۔ یہ بات تو مجھے معلوم ہو چکی تھی کہ صورت حال انتہائی عجیب و غریب ہے۔ میں تو کچھ جانتا ہی نہیں تھا کہ چکر کیا چلا ہوا ہے؟ بس وقت اور حالات کے مطابق کچھ عجیب سی کیفیتوں کا شکار ہو گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے کہا۔

''مسٹر جان سن! آپ کے ساتھ جو لوگ آئے تھے انہیں ٹھکانے لگا دیا گیا ہے۔ ویسے آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ صورت حال آپ کے حق میں ہے۔ اگر آپ ہم سے تعاون کریں تو یوں سمجھ لیں کہ کم از کم آپ کی یہ مشکل دور ہو سکتی ہے۔'' جواب میں میرے حلق سے قہقہہ نکل گیا تھا میں نے کہا۔

''دوستو! بہت افسوس ہو گا تمہیں یہ جان کر کہ جو کچھ تم سمجھ رہے ہو وہ سب نہیں ہے۔ تم نے کبھی کرائے کے قاتل دیکھے ہیں۔ بس یہ سمجھ لو کہ میرا اپنا یہی کام رہا ہے اور اس دفعہ سینڈرا امی ایک لڑکی نے مجھے کرائے پر حاصل کیا تھا باقی یہ کہ ان لوگوں کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم لوگوں کی مرضی ہے تم مجھ سے جو کچھ بھی کرو گے وہ تمہارے لئے بے مقصد اور بے کار ہے گا۔ جب تک دل چاہے مجھے قید رکھو۔ میں جان سن نہیں ہوں۔'' وہ لوگ بوکھلا گئے تھے۔ پھر ان میں سے ایک نے کہا۔

''یہ چالاک بننے کی احمقانہ کوشش ہے۔''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''جو کچھ بھی کہو میرے چہرے پر یہ میک اپ ہے کیا سمجھے؟''

''گویا تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ تم وہ نہیں ہو جو تم کہہ رہے ہو۔''

''ہاں...... دس ہزار یو۔ ایس ڈالرز اور کچھ نہیں۔''

''تمہارا چہرہ دیکھنا چاہتے ہیں ہم۔''

''میں نے جھوٹ نہیں کہا تم چاہو تو کوشش کر لو۔'' ان میں سے ایک باہر نکل گیا دوسرا ریوالور لئے میرے سامنے بیٹھا رہا۔ واپس آنے والا اپنے ساتھ دو آدمیوں کو اور لایا تھا اور ان دو آدمیوں نے مجھے گلفام بنا دیا۔ میرا چہرہ دھلا کر اصل چہرہ نکال لیا گیا تھا۔ البتہ میں ان کے کہنے پر صرف ایک بات دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ دانش منصور کی شخصیت سے واقف ہیں کہ نہیں لیکن ایسا نہیں تھا میرے چہرے کو دیکھ کر ان کے چہروں پر مایوسی کی لہر پھیل گئی۔ ان میں سے ایک نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''گولی مار دو اس شخص کو بے کار چیزیں ہمارے پاس آ جاتی ہیں۔ لعنت ہے۔ لعنت ہے۔''

''چلو اٹھو......'' دوسرے نے کہا۔ دونوں کے موڈ بری طرح خراب ہو گئے تھے۔ بہر حال وہ وہاں سے چلے گئے اور اب مجھے اس کمرے میں بند کر دیا گیا تھا۔ کافی وقت گزر گیا۔ یہاں فرنیچر اچھا خاصا پڑا ہوا تھا۔ میں ایک صوفے پر لیٹ گیا پھر کافی دیر کے بعد دروازے پر آہٹیں سنائی دیں اور کوئی اندر داخل ہو گیا۔ اندر آنے والی ایک سادہ سی شکل و صورت کی لڑکی تھی عمر کوئی چوبیس یا پچیس سال کے لگ بھگ ہو گی ہاتھوں میں ایک ٹرے لئے ہوئے تھی جس میں چائے کے لوازمات رکھے ہوئے تھے۔

اس نے چائے کی ٹرے میرے سامنے رکھ دی اور خود سامنے کرسی پر جا بیٹھی پھر اس نے کہا۔

''پلیز! چائے لے لیجئے۔''

''کیا نام ہے تمہارا؟'' میں نے لگاوٹ سے پوچھا۔

''نینی۔''

''نینی...... کیا تم میرا ایک پیغام ان لوگوں تک پہنچا دو گی۔''

''جی......''

''ان سے کہو کہ سینڈرا سے میری ملاقات کرا دیں۔''

''سینڈرا کون ہے......؟''

''تم اسے نہیں جانتی۔''

''نہیں۔''

''وہ جانتے ہیں۔''

''ٹھیک ہے...... میں تمہارا پیغام انہیں دے دوں گی لیکن میں تم سے کچھ اور بھی کہنا چاہتی ہوں۔''

''کیا......'' میں نے اسے سوالیہ انداز میں دیکھا۔

''یہ لوگ بہت خطرناک ہیں۔ جو کچھ یہ تم سے چاہتے ہیں وہ پورا کر دو نہیں تو تمہیں نقصانات سے دوچار ہونا پڑے گا۔''

''او...... لیکن تم۔''

''مجھ سے یہ بات مت پوچھو...... میں سچ کہہ رہی ہوں۔ بہت خطرناک لوگ ہیں یہ۔''

''تمہاری عمر کتنی ہے...... نینی......'' میں نے سوال کیا۔

''کیوں......؟'' وہ تعجب سے بولی۔

''میرا مطلب ہے کہ تم نے اس عمر میں اس سے زیادہ خطرناک لوگ نہیں دیکھے۔''

''کبھی نہیں...... یقین کرو۔''

''خیر...... یہ چھوڑو۔ اچھا یہ بتاؤ اور کیا کہا ہے انہوں نے......؟''

''کس طرح کا تعاون چاہتے ہیں وہ لوگ۔''

''میں نہیں جانتی۔'' لڑکی نے کہا اور میں بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ تعجب سے میری شکل دیکھنے لگی پھر بولی۔

''کیوں ہنس رہے ہو......؟''

''جاؤ...... بے بی جاؤ...... شاباش...... میرا پیغام تم انہیں دے دو۔ ابھی بچی ہو۔ بڑی جاؤ تو ایسی باتیں کرنا۔ چھوٹے چھوٹے بچے اس طرح کی باتیں نہیں کرتے۔''

''مطلب کیا ہے......؟ کیا تم میری بات نہیں مانو گے......؟''

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''دل تو بہت چاہتا ہے تمہاری بات مان لینے کو لیکن جو میں جانتا ہی نہیں وہ کیسے کرلوں ......؟''

''وہ کیا چاہتے ہیں تم سے......؟''

''ان کا کہنا ہے کہ میں جان سن بن جاؤں۔ اب بتاؤ جان سن بن کر میں کیا کروں گا ......؟''

''مگر کیوں......؟ وہ تم سے ایسا کیوں چاہتے ہیں......؟''

''یہی تو تعجب کی بات ہے پہلے تم ان سے معلوم کرو کہ وہ مجھ سے ایسا کیوں چاہتے ہیں......؟''

''ٹھیک ہے...... میں ان سے بات کرلوں گی۔''

''بہت بہت شکریہ۔''

''کسی چیز کی ضرورت ہو تو یہ گھنٹی بجا دینا۔ میں تمہارے پاس آجاؤں گی۔''

''او...... کے...... ڈیئر نینی ...... تم بہت اچھی لڑکی ہو۔''

بہرحال...... وہ چلی گئی اور میں یہاں جھک مارتا رہا۔ پتا نہیں ...... یہ سلسلہ کتنا طویل ہوگا۔ یہ بات جاننے کے بعد کہ میں جان سن نہیں ہوں۔ وہ کیا ردعمل ظاہر کریں گے......؟ اس کا مجھے کوئی اندازہ نہیں تھا۔ بہرحال......انہوں نے مجھے چھوڑا ابھی نہیں تھا۔ پتا نہیں اس کی وجہ کیا تھی......؟ لیکن میں خاصی بوریت محسوس کر رہا تھا۔ دو دن گزر گئے مجھے کوئی خاص ردعمل کا احساس نہیں ہوا تھا۔ نینی ہر طرح سے میری دیکھ بھال کرتی تھی۔ اس وقت بھی وہ خاموشی سے میرے پاس آئی تھی۔ اچھی خاصی بے وقوف لڑکی تھی۔ میں نے اس سے کہا۔

''نینی ...... اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم نے ان سے میرے بارے میں بات کی تھی ......؟''

''ہاں......کی تھی۔''

''کیا جواب دیا انہوں نے......؟''

''کچھ نہیں۔''

''کیوں۔''

''میں کیا کہہ سکتی ہوں......؟''

''اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم میرے لئے سینڈرا کو تلاش کرسکتی ہو۔''

''میں نہیں جانتی کہ سینڈرا کون ہے......؟ اور کہاں رہتی ہے......؟ بلاوجہ تم یہ سینڈرا سینڈرا لگائے رکھتے ہو۔ مجھے کیا معلوم......؟ وہ کہاں ہے اور کون ہے......؟ میں تو اسے جانتی تک نہیں ہوں۔'' مجھے ہنسی آنے لگی پھر میں نے کہا۔

''اچھا یہ بتاؤ...... کہ اس وقت ہم کہاں ہیں؟''

''یہ نہیں بتایا جاسکتا۔''

''کیوں......؟''

''انہوں نے منع کردیا ہے۔''

''اور اگر میں تمہاری زبان کھلوانے کے لئے تمہاری گردن دبا دوں تو۔''

''ایک ہی بات ہے۔'' وہ سکون سے بولی۔

''کیا مطلب......؟''

''نہ بتانے پر تم مار ڈالو گے اور بتانے پر وہ مار ڈالیں گے۔ شاید تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ ہم اس وقت بڑی مشکل کا شکار ہیں۔''

''ہم سے تمہاری کیا مراد ہے......؟''

''میں بھی...... کیا سمجھے......؟''

''کاش! تمہاری کوئی بات میری سمجھ میں آسکے۔'' میں نے کہا۔

''تو پھر میں کیا کروں......؟ مجھے بتاؤ۔'' اس نے کہا اور میں خاموش ہوگیا۔ کوئی تین دن کے بعد پھر مجھے ایک سفر کرنا پڑا تھا اور لینڈ کروزر مجھے لے کر چل پڑی تھی۔ پتا نہیں...... کیا مصیبت تھی......؟ اس سے زیادہ برداشت کرنا میرے بس سے باہر تھا۔ ایک اور عمارت میں مجھے بازوؤں سے پکڑ کر اتارا گیا اور میری آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی۔ میں کافی دور تک پیدل چلتا رہا اور اس کے بعد مجھے ایک عجیب سی جگہ پہنچا دیا گیا۔ مجھے سیڑھیاں طے کرنی پڑی تھیں اور اس کے بعد ایک ٹوٹے پھوٹے سے گول کمرے میں داخل کرکے میری آنکھوں کی پٹی کھول دی گئی تھی۔ مجھے حیرت تھی کہ یہ کیسی جگہ ہے......؟ یہاں کاہی اور سیلن کی بدبو پھیلی ہوئی تھی۔ درمیان میں ایک چارپائی سی پڑی ہوئی تھی۔ چھوٹے چھوٹے سوراخ جگہ جگہ بنے ہوئے تھے۔ میری نئی رہائش گاہ میں لاکر ان میں سے ایک نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

''سنو...... یہاں تمہیں کھانے پینے کی چیزیں آسانی سے مل جائیں گی لیکن باہر نکلنے کی اجازت اس وقت تک نہیں ہو گی جب تک ہم تمہارے بارے میں کوئی مناسب فیصلہ نہ کریں۔'' میں نے انہیں گھور کر دیکھا تھا اور دل ہی دل میں کہا تھا کہ دوستو اپنے آپ کو آزما رہا ہوں۔ اپنے دماغ کو سکون دینے کی کوشش کر رہا ہوں جس وقت یہ دماغ پر سکون ہو جائے گا تو میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم لوگ کتنے پانی میں ہو۔ بہر حال وہ لوگ چلے گئے۔ دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا تھا۔ ان کے جانے کے بعد کچھ دیر وہیں کھڑا رہا۔ یہ قید خانہ بڑا ہی انوکھا لگتا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ یہاں کون رہتا ہو گا......؟ اور کیسے یہاں لایا گیا ہو گا......؟ میں نے اس کمرے کا جائزہ لیا۔ تو سوراخوں میں نہ تو شیشے تھے، نہ سلاخیں لیکن وہ انسانی قد سے بلند تھے۔ میز پر چڑھ کر میں نے ان سے باہر کا جائزہ لیا۔ یہاں سے سمندر کے نظارے نظر آتے تھے اور یہاں آ کر مجھے معلوم ہوا تھا کہ میں سمندر کے کنارے ہوں۔ چھوٹے چھوٹے پرندے فضا میں پرواز کر رہے تھے۔ ماحول میں ایک عجیب سی فرحت بکھری ہوئی تھی۔ میں کافی دیر تک سوچتا رہا اور پھر اس ٹوٹی پھوٹی چار پائی پر آ کر لیٹ گیا۔ پھر دوسرے دن صبح کو کچھ آوازیں بلند ہوئیں۔ تھوڑی دیر کے بعد دو آدمی نظر آئے جو اسٹین گنوں سے مسلح تھے۔ پیچھے دو افراد اور آ رہے تھے جن کے ہاتھوں میں برتن تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

''یہ تمہاری خوراک ہے۔ کم از کم تین دن کے لئے اسے محفوظ کر لو۔ یہاں ہم روزانہ تمہیں تازہ خوراک مہیا نہیں کر سکتے۔ یہ پانی ہے اسے کم پینے کے لئے استعمال کرو گے اور یہ کھانے پینے کی چیزیں۔ باتھ روم میں سمندر کے پانی کا انتظام ہے۔ تم نے جائزہ لے لیا ہو گا۔ سمندر کا نمکین پانی وہاں آتا ہے کیا سمجھے......؟'' یہ کہہ کر وہ وہاں سے نکل گیا۔ دروازہ پھر بند کر دیا گیا تھا۔ میں بہت بھوکا تھا اس لئے کھانے میں مصروف ہو گیا۔ نہایت گھٹیا کھانا تھا لیکن بھوک میں سب چلتا ہے۔ پانی پینے کے بعد ہاتھ پاؤں میں سرسراہٹ ہونے لگی اور میں لیٹ گیا۔ پھر نیند آ گئی تھی۔ نجانے کب تک سوتا رہا۔ اس وقت شاید آدھی رات گزر چکی تھی جب آنکھ کھلی۔ چاند آسمان کی بلندیوں میں تھا۔ ایک کھڑکی سے روشنی اندر آ رہی تھی۔ کانوں میں سمندر کی آواز سنائی دے رہی تھی اور ماحول کی خاموشی پانی کے شور سے مجروح ہو رہی تھی۔ طبیعت پر شدید اکتاہٹ طاری تھی اور دل چاہ رہا تھا کہ اب کچھ کر ہی ڈالا جائے۔ چاہے اس کا نتیجہ کچھ بھی نکلے لیکن سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں...... بظاہر کوئی صورت حال ایسی نہیں

تھی جس سے بچت کا امکان ہو سکے۔ چنانچہ انتظار ہی کرتا رہا۔ البتہ دوسری صبح ایک تبدیلی ہوئی۔ ایک اور شخص کو اسی قید خانے میں پہنچایا گیا یہ ایک تندرست وتوانا نوجوان تھا جس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ اچھی شکل وصورت کا مالک...... کسی یورپین ملک کا باشندہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ لوگ اسے یہاں چھوڑ کر چلے گئے۔ دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔ اس نے چند لمحات کے بعد مسکراتے ہوئے مجھے دیکھا اور کہا۔

''مجھے ٹونی بورس کہتے ہیں۔ اب تم چاہو تو مجھے بورس کہہ لو یا ٹونی......''

''چلو...... ٹھیک ہے میں تمہیں بورس کہوں گا۔''

''ٹھیک ہے...... لیکن تمہاری یہ سزا کس سلسلے میں ہے۔''

''کوئی سلسلہ نہیں ہے۔ میں بس بدقسمتی سے ان لوگوں کے چنگل میں پھنس گیا ہوں۔''

''میں تمہاری اس بدقسمتی کے بارے میں نہیں پوچھوں گا۔''

''پوچھنا بھی بیکار ہے...... ویسے اطمینان رکھو ہمیں بہت جلد یہاں سے رہائی مل جائے گی۔'' اس نے کہا اور میں تعجب سے اسے دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔

''کیسے......؟''

''بیس گھنٹے کی زندگی ہے ہماری...... صرف بیس گھنٹے کی اور اس کے بعد ہمیں قتل کر دیا جائے گا۔''

''کیا تم کوئی ستارہ شناس ہو......؟''

''نہیں...... میں حقیقت شناساس ہوں۔'' اس نے برجستگی سے جواب دیا۔

''اپنی زندگی کے بارے میں اگر تمہارا ایسا کوئی خیال ہے تو میرے بارے میں تم کیسے کہہ سکتے ہو......؟''

''بس...... یوں سمجھ لو کہ میں ارش داش کا معتوب ہوں۔ یعنی میں اس کے زیر عتاب تھا حالانکہ کچھ عرصہ قبل میں اس کے خاص آدمیوں میں شامل ہوتا تھا۔'' میں نے ایک لمحے کے لئے خاموشی اختیار کی۔ پھر اس سے کہا۔

''ارش داش تو قتل ہو چکا ہے۔'' جواب میں وہ مسکرا دیا پھر بولا۔

''ہاں...... یہ بات مجھے معلوم ہے۔'' اچانک ہی میرے دل میں ایک اور خیال آیا۔ یہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ٹونی بورس کہیں انہی کا تو خاص آدمی نہیں ہے اور میرے پاس اسے خاص کسی مقصد کے تحت بھیجا گیا ہے۔ بہرحال اس بات کو ذہن میں ضرور رکھنا تھا۔ میں نے کہا۔

''ایک بات بتاؤ کیا تم نے بیس گھنٹے کے بعد موت کو قبول کرلیا ہے۔''

''ہرگز نہیں۔''

''کیا مطلب......؟''

''میں تمہارے ساتھ بیٹھ کر پلاننگ کروں گا اور ہم لوگ یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔تو پھر کیا خیال ہے......؟ اگر یہاں سے نکلنے کی کوشش کی جائے تو برا تو نہیں رہے گا۔''

''مگر کیسے۔''

''سیدھی سیدھی بات ہے۔ ہم انہیں پریشان کرتے ہیں دروازہ بجاتے ہیں۔'' پھر ہم نے اپنے منصوبے کے مطابق عمل شروع کردیا۔ ابھی تک میں یہ فیصلہ ہی نہیں کر پایا تھا کہ یہ شخص میرے ساتھ فریب کر رہا ہے یا پھر سچ مچ ایسی کوئی بات ہے جس سے یہ شخص یہاں سے نکل جانا چاہتا ہے۔ ہم دروازے پر ضربیں لگاتے رہے اور تھوڑی دیر کے بعد غرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اگر تم لوگ دروازے کے پاس سے نہ ہٹ گئے تو ہم اسٹین گن سے فائر کھول دیں گے۔''

''دروازہ کھولو...... میرا ساتھی حادثے کا شکار ہوگیا ہے۔'' ٹونی بورس نے کہا اور کچھ لمحوں کے توقف کے بعد دروازہ کھل گیا۔ دونوں محافظ اسٹین گنیں لئے ہوئے اندر آئے تھے۔ میں فرش پر اوندھا لیٹ گیا تھا۔ ان میں سے ایک نے تشویش کے انداز میں کہا۔

''کیا ہوا...... کیا ہوگیا اسے۔''

''پتا نہیں...... تھوڑی دیر پہلے ٹھیک تھا۔ اچانک ہی فرش پر گر کر تڑپنے لگا اور پھر بے ہوش ہوگیا۔'' ٹونی بورس نے کہا۔ ان میں سے ایک نے جھک کر دیکھا۔ دوسرے نے اسٹین گن سنبھالی اور پیچھے جاکر کھڑا ہوگیا۔ پہلا آدمی اپنی اسٹین گن اس کے ہاتھوں میں تھما کر میری طرف آیا۔ اس نے مجھے سیدھا کیا اور اسی دوران مجھے اپنا کام کرنا تھا۔ میں نے دونوں ٹانگیں جوڑ کر پوری قوت سے اس کے سینے پر ماریں۔ نشانہ اس طرح رکھا تاکہ وہ پوری قوت سے جاکر اپنے ساتھی پر گرے اور میری یہ کارکردگی انتہائی شاندار رہی۔ اسٹین گن کی آوازیں

ابھریں اور اس کے ساتھ ہی اس شخص کا جسم جس کو میں نے اچھال کر دوسری طرف پھینکا تھا گولیوں سے چھلنی ہوگیا۔ میں نے اسے موقع نہیں دیا تھا۔ ادھر بورس نے اپنی جگہ چھوڑی اور اس شخص کی کمر پر لات ماری۔ وہ مجھ پر آیا تو میں نے اس کے پیٹ پر لات مار کر اسے دیوار سے دے مارا۔ وہ دیوار کی طرف گیا تو بورس نے اسٹین گن اس کے ہاتھ سے چھین لی اور پھر بورس کے ہاتھوں میں دبی اسٹین گن سے گولیاں نکلیں اور دوسرا آدمی بھی ڈھیر ہوگیا۔ بورس نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیا عمدہ تجربہ ہے۔ آؤ......'' اور پھر ہم دونوں باہر نکل آئے۔ بورس دوڑتا ہوا بولا۔

''تم ذہین بھی ہو اور پھرتیلے بھی۔ ہم دونوں تو ان کا حشر نشر کردیں گے۔'' اس کے بعد ہم سوچے سمجھے بغیر باہر بھاگ نکلے تھے۔ پتا نہیں کیا قصہ تھا اس وقت......؟ اس عمارت میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ ہم نیچے پہنچ گئے ایک پرہول منظر ہمارے سامنے تھا۔ بورس نے ادھر ادھر دیکھا پھر بولا۔

''فی الحال تو ہم محفوظ ہیں کیونکہ اور کوئی یہاں موجود نہیں ہے لیکن اب یہ بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔''

''سب سے پہلے کم از کم اتنا فاصلہ طے کرلینا چاہئے کہ ہم کسی کے آجانے پر ان کے جال میں نہ پھنس سکیں۔''

''آؤ......'' اور پھر اس کے بعد ہم برق رفتاری سے چل پڑے تھے۔ کسی خاص سمت کا تعین تو کرنا نہیں تھا۔ بس ایک سفر جاری تھا اور ساحل کے ساتھ ساتھ ہم ریتلے ٹیلوں کے درمیان چل رہے تھے۔ دور دور تک کسی عمارت کا نشان نظر نہیں آرہا تھا جس سے یہ محسوس ہو کہ آس پاس کوئی بستی موجود ہے۔ آسمان پر سیاہ بادل جمع ہو رہے تھے۔ بورس نے تشویش زدہ نگاہوں سے اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

''جس گاڑی میں مجھے لایا گیا تھا اس میں تقریباً ڈھائی گھنٹے کا سفر تھا اور اس کی رفتار بہت تیز تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم ایک سو بیس میل فی گھنٹہ یعنی ڈھائی گھنٹہ کا تعین کرلو۔ اگر وہی فاصلہ باقی ہے تو ہم کسی بستی تک آسانی سے نہیں پہنچ سکیں گے۔''

''بارش ہوگئی تو ہمیں کہیں پناہ نہیں ملے گی۔'' بہرحال ہم دونوں تیز رفتاری سے سفر کرتے رہے تھے۔ خطرہ سر پر آتا چلا جارہا تھا۔ اب بجلی بھی چمکنے لگی تھی اور بادل گرج رہے تھے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہواؤں کا طوفان بھی آرہا تھا اور اڑنے والی ریت کے باریک باریک ذرات ہمارے کھلے ہوئے حصوں پر لگ رہے تھے۔ پھر ایک دم بارش شروع ہوگئی اور اس کا آغاز جیسا تھا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ کیا صورت حال ہوگی۔ بارش کے شور سے کوئی آواز کانوں تک نہیں پہنچ پارہی تھی۔ مجبوری تھی آگے بڑھنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرسکتے تھے۔ چنانچہ چلتے رہے اور کوئی پناہ نہ ملی۔ نجانے کتنی دیر تک سفر کیا تھا اور اس سفر نے جو ہمارا حال کیا تھا۔ وہ ہمارا دل ہی جانتا تھا۔ اگر ہم غیر معمولی قوت برداشت کا مظاہرہ نہ کرتے تو اس بارش کا شکار ہوجاتے۔ وقت تیزی سے آگے بڑھتا رہا اور اس کے بعد ہم نے دور سے ایک سیاہی سی دیکھی۔ ریت کے ٹیلوں کے آخری سرے پر یہ سیاہی نظر آرہی تھی۔ بورس نے کہا۔

''یقیناً یہ جنگل ہے۔''

''آؤ رفتار تیز کردیں۔'' ابھی ہم زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ فضا میں ایک آواز ابھری اور ہم چونک پڑے۔

''ہیلی کاپٹر......'' بورس کی آواز سنائی دی۔

''اور سو فیصد یہ ہماری تلاش میں یہاں آیا ہے۔''

''اور انہوں نے سمت کا بھی اندازہ لگالیا ہے۔''

''ہاں......'' میں نے کہا۔ ہیلی کاپٹر اسی سمت آرہا تھا۔ اب بس اتنا معاملہ تھا کہ ہم درختوں کی آڑ میں پہنچ جائیں۔ چنانچہ ہم دوڑنے لگے اور ہیلی کاپٹر ہمارا تعاقب کرنے لگا۔ پھر ہیلی کاپٹر سے ہم پر برسٹ مارا گیا اور ہم بال بال بچے لیکن یہ پتا نہیں چلا تھا کہ جنگل اچانک اتنی قریب کیسے آگیا تھا......؟ پہلے تو ہمیں دور ہی نظر آیا تھا وہ......لیکن ہیلی کاپٹر کو دیکھتے ہی ہماری رفتار شاید ناقابل یقین حد تک تیز ہوگئی تھی اور ہم درختوں کی چھاؤں میں پہنچ گئے تھے۔ ہیلی کاپٹر سے ہم پر تین چار برسٹ مارے گئے تھے لیکن اللہ نے ہماری حفاظت کی تھی۔ البتہ درختوں کی چھاؤں میں ہم نے محفوظ جگہ تلاش کرلی تھی۔ بارش کا پانی یہاں بھی کہیں کہیں جمع ہوگیا تھا۔ درختوں کے دامن میں پھیلی ہوئی گھاس خطرناک بھی ہوسکتی تھی لیکن کیا کیا جاتا۔ ہر خطرے کا مقابلہ محنت سے کرنا تھا۔ کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ پھر بورس نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر اتر رہا ہے مجھے اس کا کافی تجربہ ہے۔'' میں نے بھی یہ بات محسوس کرلی تھی اور جانتا تھا کہ ہیلی کاپٹر نیچے اترے گا۔ بہر حال ہم لوگ ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر پہنچ

گئے اور ہمارا یہ منصوبہ بڑی عمدگی سے اپنی تکمیل تک پہنچنے لگا کہ ہم اکٹھے ان کے ہاتھ نہیں آئے گے اور اپنے طور پر بچنے کی جدوجہد کریں گے۔ ہم نے درخت کی شاخوں پر پناہ لی تھی۔

میں نے ٹونی بورس کی طرف دیکھا وہ بھی میری جانب دیکھ رہا تھا۔ بہر حال ہم خاموش تو نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ پھر ہم نے وہ کام کیا جو زندگی ختم کردینے والا کام تھا۔ درخت کی شاخوں سے ہم اس وقت ان لوگوں پر کودے جب وہ ہماری رینج میں آئے اور ہم نے دونوں ہی کو زمین بوس کردیا۔ ٹونی بورس بھی بڑی شاندار شخصیت کا حامل تھا۔ وہ دونوں نیچے گرے تھے جن پر ہم نے چھلانگ لگائی تھی لیکن ٹونی بورس نے فوراً ہی سنبھل کر اسٹین گن اٹھائی تھی اور پھر تیسری ٹولی پر فائرنگ شروع کردی تھی۔ تیسری ٹولی کے دو افراد سامنے ہی سے آرہے تھے۔ میں نے ان کے جسموں کو فضا میں اچھلتے ہوئے پھر زمین پر گرتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی میرے دونوں شکار مجھے زمین سے اکھاڑنے میں کامیاب ہوگئے۔ ان دونوں نے پوری قوت سے مجھے فضا میں اچھالا یہیں میں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا تھا۔ فضا میں ایک قلا بازی کھا کر میں نے دونوں پاؤں ان کے چہروں پر مارے اور ان کے حلق سے مکروہ آوازیں نکل گئیں۔ وہ زمین پر چت گرے تھے اور اس کے بعد میرے منہ سے غراہٹ نکلی۔ میں نے ان کی گردنیں اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیں اور انہیں اس طرح دبایا کہ ان کی زبانیں باہر نکل آئیں۔ اس وحشیانہ عمل کی وجہ خود میری سمجھ میں نہیں آئی لیکن وہ ساکت ہوئے تو مجھے حیرت ہوئی اچھے خاصے تن و توش کے مالک تھے۔ لمحوں میں زندگی سے محروم ہوگئے۔ ادھر ٹونی بورس بھی اپنا کام کرچکا تھا۔ اسٹین گنیں تو ہم اپنے قید خانے سے بھی لاسکتے تھے لیکن اس وقت پتا نہیں کیوں دماغ عقل سے خالی ہوگیا تھا چنانچہ اب ہم مسلح ہوگئے تھے۔ ٹونی بورس میرے قریب آگیا اور بولا۔

''ایک ہیلی کاپٹر میں چھ سے زیادہ افراد نہیں ہوسکتے تھے۔ کیا خیال ہے تمہارا......؟''

''ہاں......میرا خیال ہے پائلٹ ہیلی کاپٹر کے پاس موجود ہوگا۔''

''اور سوچ رہا ہوگا کہ اس کے ساتھیوں نے ہم دونوں کا کام تمام کردیا ہے۔''

''پھر آؤ......ہم اس کا کام تمام کردیں۔''

''ہمیشہ میرے منہ کی بات چھین لیتے ہو۔'' ٹونی بورس مسکراتا ہوا بولا اور اس کے بعد ہم درختوں کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے جنگل کے آخری درخت کے پاس پہنچ گئے اور سامنے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہی ہم نے ایک صاف ستھری جگہ پر ہیلی کاپٹر کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ ہمارا اندازہ بالکل درست تھا ہیلی کاپٹر کا پائلٹ کسی زخمی چیتے کی طرح ہیلی کاپٹر کے آس پاس ٹہل رہا تھا۔ اس کی نگاہیں جنگل کی جانب اٹھی ہوئی تھیں اور اس وقت ہماری کوئی بھی غلط حرکت اسے ہوشیار کر سکتی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں بھی اسٹین گن نظر آ رہی تھی۔ ہم درخت کے تنوں کی آڑ میں کھڑے ہو گئے۔ میں نے بورس سے کہا۔

''تم اسے بالکل نہ چھیڑنا میں زاویہ بدل رہا ہوں ہم اسے ایسی جگہ سے گولیوں کا نشانہ بنائیں گے جہاں سے ہماری چلائی ہوئی گولی ہیلی کاپٹر کو نہ لگ سکے۔''

''ٹھیک ہے...... ڈیئر دانش منصور اگر تم یہ کام کر سکتے ہو تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ ورنہ میری ڈیوٹی لگاؤ۔''

''اس وقت ہمارے پاس نکلنے کا واحد ذریعہ یہ ہیلی کاپٹر ہے۔ اگر اسے نقصان پہنچ گیا تو ہم اپنے آپ کو معاف نہیں کر سکیں گے۔''

''اوکے...... پھر یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔'' اس نے کہا اور میں اپنی ذمہ داری پوری کرنے کے لئے ہوشیار ہو گیا۔ میں نے تین چار جگہ سے زاویہ بدلا تھا اور آخر کار میں نے اسے نشانے پر لے لیا تھا۔ وہ خود بھی بے چینی سے نتیجے کا منتظر تھا اور حیران تھا کہ اب تک اس کے ساتھی یہاں کیوں نہیں آئے۔ چنانچہ وہ تھوڑا سا آگے بڑھ آیا تھا۔ پھر اچانک ہی اسٹین گن نے گولیاں اگلیں اور وہ زمین پر رقص کرنے لگا۔ اس کا خون اگلتا ہوا جسم کئی فٹ اوپر اچھلا تھا اس کے بعد وہ دونوں ہاتھ پاؤں پھیلا کر وہیں ساکت ہو گیا تھا۔ ٹونی بورس خاموشی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ قریب پہنچ گیا اور اس نے کہا۔

''بدنصیب ہیں یہ کم بخت جو بار بار ہمارے راستے میں آ رہے ہیں اور زندگیاں کھو رہے ہیں۔ آؤ...... اب یہاں سے واپس چلتے ہیں۔''

''کیا تم ہیلی کاپٹر پائلٹ کر سکتے ہو......'' میں نے سوال کیا۔

''ہاں۔''

''اور کیا کسی مناسب راستے کا تعین بھی کر سکتے ہو۔''

''سو فیصد۔'' بہرحال ٹونی بورس اب تک ایک عجیب و غریب شخصیت ثابت ہوتا رہا تھا۔ میں بھی یہاں سے نکلنا چاہتا تھا۔ ایک ایسا شخص قابل اعتماد ہو سکتا ہے جس نے اب

تک بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہو۔ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔ میں ٹونی بورس کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا اور خاموشی سے اس کی کارروائی دیکھ رہا تھا میں نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے......؟ اب ایسے سوالات مجھے احمقانہ ہی محسوس ہوتے تھے کیونکہ خود میری اپنی کوئی منزل نہیں تھی۔ ہیلی کاپٹر کا یہ سفر جہاں ختم ہوا وہ ایک کچی آبادی تھی۔ ٹوٹے پھوٹے مکانات پر مشتمل یہ تل ابیب کا جنوبی گوشہ تھا۔ ایک لمحے کے لئے میرے ذہن میں ایک تصور ابھرا جہاں تک میری معلومات کا تعلق تھا تل ابیب کی ایسی آبادیوں میں زیادہ تر فلسطینی آباد تھے۔ بے گھر بے خانماں لوگ ''ٹونی بورس تم نے یہاں ہیلی کاپٹر کیوں اتارا ہے......؟'' اس نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''مسٹر دانش منصور...... اب وہ لمحات آ گئے ہیں جب میں آپ کو صورت حال بتا دوں۔ میرا چہرہ اصل چہرہ نہیں ہے۔ پہلے آپ میری صورت دیکھئے پھر میں آپ کو اپنے بارے میں بتاؤں گا۔'' اور اس کے بعد اس نے چہرے سے ایک جھلی سی اتار دی۔ وہ اس بات کی توقع رکھتا تھا کہ میں اس کے میک اپ پر حیرت کا اظہار کروں گا لیکن ظاہر ہے یہ بات میرے لئے باعث حیرت نہیں تھی۔ میں نے خاموشی سے اسے دیکھا تو وہ بولا۔

''میرا اصل نام راحیل فرازی ہے اور آپ سے شناسائی کے لئے میں احمدانی کا نام لوں گا۔ احمدانی۔ جس نے آپ کو عدنان زیبی کا حوالہ دیا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ میں جان بوجھ کر ان لوگوں کی قید میں گیا تھا اور آپ کی رہائی کا خواہش مند تھا۔ آیئے۔ عدنان زیبی آپ کے منتظر ہیں۔'' تقدیر کے فیصلے کتنے عجیب ہوتے ہیں۔ میں اپنی زندگی کی اس داستان کو سناتے ہوئے بار بار آپ کو ان فیصلوں کی تفصیل بتاتا رہا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان ایک بلبلے کی مانند ہے۔ وہ خود بھی کوئی فیصلہ کر لے لیکن اس کے فیصلے پانی کے بلبلوں کی مانند ہوتے ہیں۔ فیصلے کرنے والی ذات کوئی اور ہی ہے اور اس میں کسی صاحب ایمان کو شک نہیں۔ عدنان زیبی نے مجھ سے ملاقات کی۔ اس کے ساتھ ایک ایسا چہرہ موجود تھا جسے دیکھ کر میرے دل کو ایک شدید دھکا لگا تھا بات کتنی ہی پرانی ہو گئی تھی لیکن کچھ نقش ایسے تھے جو میرے دل و دماغ میں پیوست تھے۔ آہ...... یہ میری قدیم دوست ایک ایسی شخصیت تھی جسے شاید میں اندھا ہو کر بھی پہچان لیتا۔ نادرہ...... آپ کو یاد ہوگا کہ نادرہ نے میرے والدین کو ڈھونڈنے کا بیڑہ اٹھایا تھا اور اس کے بعد میں نے نادرہ کی اس قدر تلاش کی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ میں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اسے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتا رہا اس کا چہرہ بہت بدل گیا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس کی مٹھیاں بھنچ گئی تھیں اور وہ بے اختیار کھڑی ہو گئی تھی۔ غالباً اس بات کی منتظر تھی کہ میں اسے پہچانتا ہوں یا نہیں لیکن اب میں سب کچھ بھول کر اس کی طرف لپکا تھا اور اس سے جا لپٹا تھا۔ نادرہ زار و قطار روتی رہی۔ میں نے اس سے بہت سے سوالات کر ڈالے۔

"تم زندہ ہو...... تم نادرہ ہی ہو...... تم نے ایک بار کہا تھا کہ تمہیں میرے والدین کا سراغ مل چکا تھا۔ مذاق کیا تھا مجھ سے۔ کیا تقدیر میں یہ لمحات بھی تھے۔" میں آنسو بھری آنکھوں اور آنسو بھری آواز میں اس سے پوچھ رہا تھا۔ عدنان زیبی نے اپنی جگہ چھوڑ دی تھی۔ ان اچھے مناظر میں شاید یہ لوگ مداخلت نہیں کرنا چاہتے تھے۔ نادرہ بھی روتی رہی اور میں بھی مجھے کوئی چاپ نہیں سنائی دی تھی لیکن پھر عقب سے ایک ہاتھ میرے شانے پر آ ٹکا اور میں نے بے اختیار پلٹ کر دیکھا۔ آہ...... ناقابل یقین تھا سب کچھ...... ناقابل یقین وہ رخسار تھی...... یہ خواب نہیں تھے۔ حقیقتیں تھیں۔ کیونکہ حقیقتوں کا شناور مجھ سے زیادہ اور کون ہو سکتا تھا......؟ بعد میں ساری تفصیلات کا علم ہوا۔

عدنان زیبی میرے محسن تھے۔ ایرش واش سے رخسار کو ان لوگوں ہی نے اپنی تنظیم کے ذریعے حاصل کیا تھا اور آرگنائزیشن کے ایک ٹھکانے پر چھاپہ مار کر نادرہ کو قبضے میں لیا گیا تھا۔ جب ان لوگوں کو ایرش واش کے قتل کی اطلاع ملی اور اس سلسلے میں دانش منصور کا نام بھی ان کے علم میں آ گیا چنانچہ راحیل فرازی کو بورس کی حیثیت سے ان لوگوں کی قید میں بھیجا گیا اور آخر میں راحیل فرازی مجھ تک پہنچ گیا جب عدنان زیبی نے رخسار اور نادرہ کو میرے وطن کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا تو وہاں کے اعلیٰ حکام کو اس بارے میں اطلاع دی اور میرے حوالے سے بھی چنانچہ میرے وطن کا وہ دلیر سپاہی جس کی سپرد میں نے وطن کا ایک راز کیا تھا اور لندن میں اسے مشکلات سے بچایا تھا۔ اعلیٰ حکام سے رجوع کر کے یہ اجازت لینے میں کامیاب ہو گیا کہ رخسار اور نادرہ کو وہ وطن لے آئے اور اس وقت بھی اس نے یہیں مجھ سے ملاقات کی اور مجھے بتایا کہ میرے وطن میں میرا انتظار کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ یہ رابطے وہ قائم کر چکا ہے۔ نادرہ سے میں کرید کرید کر واپسی کے سفر میں سارے راستے یہ معلوم کرتا رہا کہ میرے ماں باپ کون ہے......؟ نادرہ نے کہا۔

"نہیں...... میں تمہیں سرپرائز دوں گی۔" اور یہ سرپرائز واقعی میری زندگی کا سب

سے اہم واقعہ تھا۔ وہی کوٹھی جو پہلے کبھی غزنوی صاحب کے پاس تھی اب غزنوی خاندان سے آباد تھی۔ اس خاندان کے تمام افراد وہاں موجود تھے لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ اپنے استقبال میں...... میں نے رفیق احمد صاحب کو بھی دیکھا اور ان کی بیٹی عافیہ کو بھی لیکن عافیہ کے ساتھ ایک نئی شخصیت کو دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی تھی۔ عافیہ بیگم اچھی خاصی نظر آ رہی تھیں۔ پھر وہ چند قدم آگے بڑھیں اور انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے۔ انا ماں اور بڑے غزنوی صاحب بھی بے حد کمزور ہو چکے تھے۔ اپنے بقیہ بیٹوں کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ پھر عافیہ بیگم نے جب مجھے۔ میرا بچہ...... کہہ کر اپنے سینے سے لپٹایا تو شاید میں زندگی بھر کی جادو بیانی استعمال کر لوں میں اس کیفیت کا اظہار نہیں کر سکتا جو اس وقت میری ہوئی تھی۔ عافیہ بیگم...... میری ماں......

کہانی یوں تھی کہ جو صاحب عافیہ بیگم کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ ان کا نام ہاشم غزنوی تھا اور وہ میرے والد بزرگوار تھے۔ یعنی بڑے غزنوی صاحب کے سب سے بڑے بیٹے۔ جنہوں نے اپنی مرضی سے ایک لڑکی یعنی عافیہ بیگم سے شادی کر لی تھی اور بڑے غزنوی صاحب نے یہ قسم کھائی تھی کہ اس چالاکی کا بدلہ لیں گے وہ۔ تو انہوں نے ہاشم غزنوی کو ملک سے باہر نکال دیا تھا۔ عافیہ بیگم کو ان کے والد رفیق احمد صاحب نے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ میری پیدائش کے بعد غزنوی صاحب نے مجھے اغوا کروا لیا اور عافیہ بیگم اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھیں غزنوی صاحب نے اپنے انتقام کو سرد کرنے کیلئے مجھے ایک ملازمہ شہزادی کے سپرد کر دیا۔ جو میری پرورش کرنے لگی اور پھر ایک ادنیٰ ملازم کی حیثیت سے میں نے ہوش سنبھالا۔ لیکن انا ماں جانتی تھیں کہ میں ان کا پوتا ہوں البتہ بڑے غزنوی صاحب ہر طرح کے معاملات کو کنٹرول کرتے تھے چنانچہ میری زندگی ایک تازیانہ بن کر رہ گئی۔ وقت نے ان لوگوں کو ہوش دلایا اور ادھر میرے اہل وطن جنہوں نے مجھے سنگ راہ سمجھ کر ٹھکرا دیا تھا۔ میری وطن دوستی کے قائل ہو گئے۔

فوجی حکام نے بھی میری مدد کی تھی۔ وہ جنہیں میں نے لندن میں تحفظ دیا تھا۔ چنانچہ اب اہل وطن نے میری حقیقتوں کو تسلیم کر لیا تھا لیکن میرے دل کے زخموں کو بھلا کون بھر سکتا ہے۔ رشید ناگی مٹھل شاہ میرے وہ دوست تھے جنہوں نے میرے خوابوں کی تکمیل میں میری بھرپور مدد کی تھی۔ وہ سب میرے نام پر شہید ہو گئے تھے۔ وطن کے نام پر شہید ہو گئے تھے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وقت گزر جاتا ہے اور یادیں باقی رہ جاتی ہیں۔نادرہ ...... الیاس بھائی ...... نازاں باجی ...... عافیہ بیگم سب لوگ زندہ سلامت ہیں۔آج میں اپنے وطن کی ایک محترم شخصیت تصور کیا جاتا ہوں۔سیاسی حلقوں میں مجھے بہت بڑا مقام حاصل ہے۔لوگ مجھے بادشاہ گر کہتے ہیں لیکن یہ بادشاہ گری کتنے مدارج کو کتنے پیاروں کو کھو کر مجھے حاصل ہوئی ہے کوئی میرے دل سے پوچھے۔

وہ اپنی ذات میں آتش فشاں بھی تھا اور شبنم کے قطرے کی مانند حساس بھی ہنگامے اس سے ہم قدم تھے موت کی بُو اس کے پہلو میں سفر کرتی تھی اور وہ ہر خطرہ ہر رکاوٹ سے بے پرواہ ناموری کی بلند چوٹیاں سر کرنے میں مصروف تھا۔

ایم اے راحت کے شاہکار ناول

مجرم گر | روح کی پیاس | روح کے صحرا | تاریک جزیرہ | بلیک چینل
تلاشِ روح | نادیدہ تحریر | جرم زادہ | خیال قاتل | قاتل ویرانے
نادیدہ غبار | خونی تحریر | پتھر کے سپاہی | بادشاہ گر

مقبول اکیڈمی
199۔سرکلر روڈ چوک اُردو بازار لاہور فون: 7324164-7233165

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

منفرد اسلوب نگارش کی حامل ایک شعلہ فشاں داستان، جس میں مجرم ضمیر اور ماحول کے بدنما کردار بے نقاب ہوتے ہیں اور انہیں بے نقاب کرنیوالا ہے۔

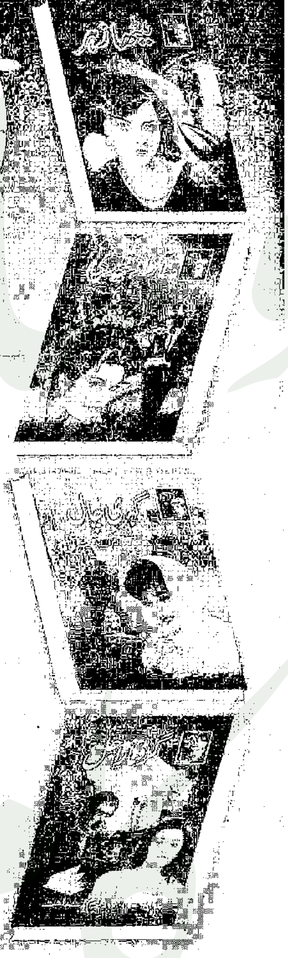

جرم وسزا، مزاح اور ایڈونچر کے منفرد گلدستے، ہر کتاب اپنی جگہ ایک مکمل ناول، مخصوص کرداروں کے ساتھ ایک جدت طرازی

شہنشاہ

ایم اے راحت کے قلم سے شہنشاہ سیریز کے شاہکار ناول

میٹھا زہر — خود پرست
آزاد قیدی — لہو کے داغ
گرفتار اجل — خوف کے سائے
گہری چال — خون کی پیاس
موت کے مسافر — شاطر

مقبول اکیڈمی

199۔ سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور۔
فون: 7324164-7233165

ملکۂ صحرا

ایم اے راحت
کا ایک عظیم ناول

6 جلدوں میں ایک دلچسپ اور مکمل داستان

پراسرار وجود • سحر زادی
وہ کون تھی • سازشوں کے جال
وادی سنگ • مقدس امانت

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

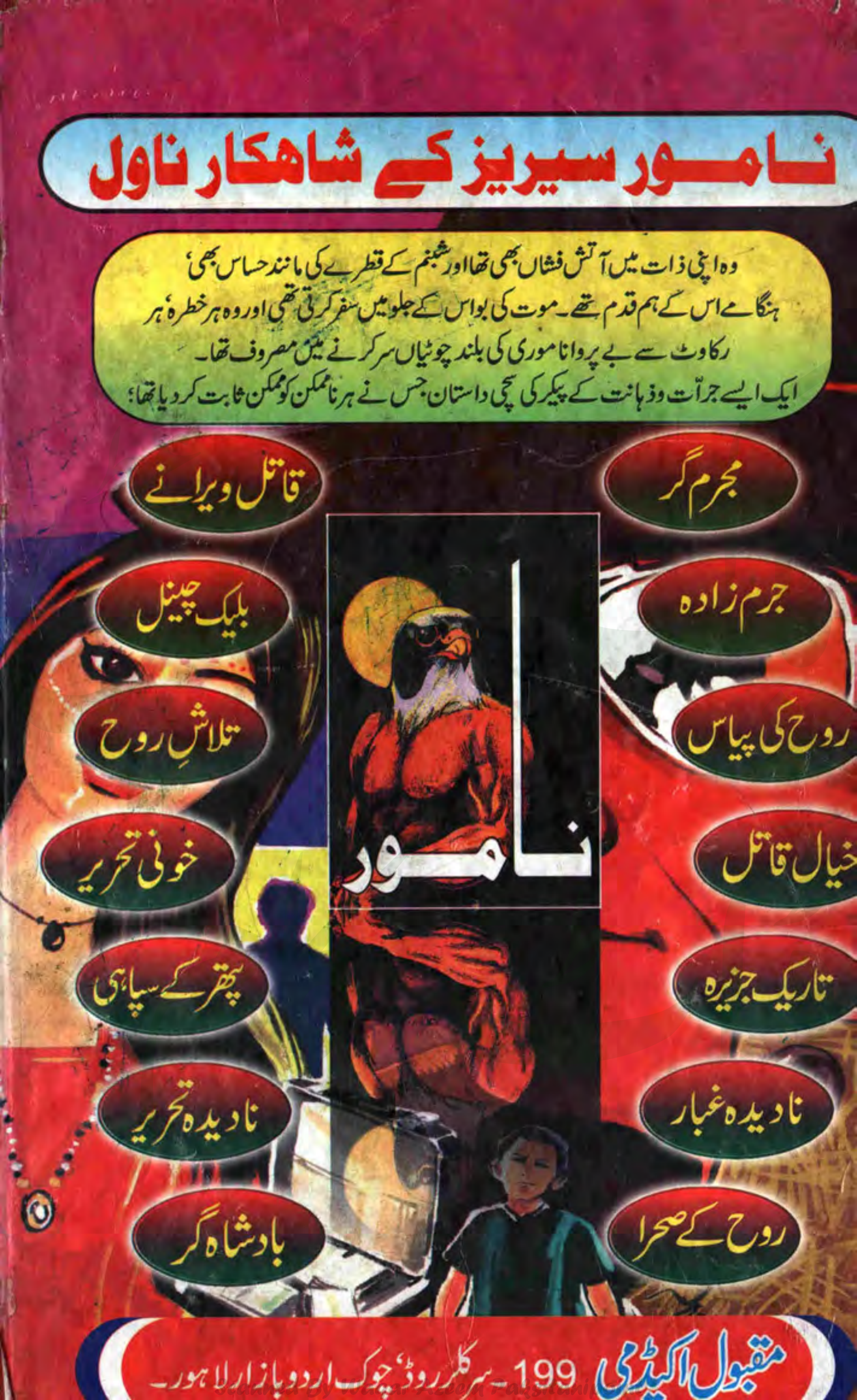
نامور سیریز کے شاہکار ناول
وہ اپنی ذات میں آتش فشاں بھی تھا اور شبنم کے قطرے کی مانند حساس بھی،
ہنگامے اس کے ہم قدم تھے۔ موت کی بو اس کے جلو میں سفر کرتی تھی اور وہ ہر خطرہ، ہر
رکاوٹ سے بے پروا ناموری کی بلند چوٹیاں سر کرنے میں مصروف تھا۔
ایک ایسے جرأت و ذہانت کے پیکر کی سچی داستان جس نے ہر ناممکن کو ممکن ثابت کر دیا تھا؛
مجرم گر
قاتل ویرانے
جرم زادہ
بلیک چینل
روح کی پیاس
تلاشِ روح
خیال قاتل
خونی تحریر
تاریک جزیرہ
پتھر کے سپاہی
نادیدہ غبار
نادیدہ تحریر
روح کے صحرا
بادشاہ گر
نامور
مقبول اکیڈمی 199۔ سرکلر روڈ، چوک اردو بازار لاہور۔